عہدنامجات

واقرارنامجات وعطایاے سند سرکار کمپنی انگریز بہادر و ملکہ معظمہ شاہنشاہ انگلستان و ہندوستان

با والیان ملک وراجگان و نوابان و رؤساے اندرونی و بیرونی وحدود ملک ہند وغیرہ

حسب الایماے گورنمنٹ

جناب سی یو ایچسن صاحب بہادر سابق سکرٹری آف انڈیا حال ڈپٹی کمشنر لاہور نے

ہنگام سکرٹری سات جلدون مین ترتیب وتالیف واسطے گورنمنٹ کی کیا منجملہ اوسکے

جلد ہفتم

جسمین عہدنامجات واقرارنامجات وسندہاے متعلقہ سندہ و بلوچستان وفارس وہرات

وعرب وترکستان و خلیج فارس وساحلان عرب وافریقہ

ہین

حسب الایماے منشی نول کشور صاحب مالک ومہتمم مطبع ہذا کے پنڈت کنہیا لال صاحب منصرم علاقہ راجہ

لال بادہو سنگھ بہادر رئیس امیٹھی نے ترجمہ اسکا زبان اردو مین فرمایا اور بحفظ حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۸۷۶ع

کسیوقت مین فروخت ہو جاویگا تو محصول
معینہ ازروسے عہدنامۂ سابق کے واجب
ہوگا اور بلا اجازت نیٹو اجنٹ مذکور کے
کوئی گٹھہ اسباب کا کھولا یا روانہ کیا جاویگا
ورنہ پورا محصول دینا پڑیگا فقط —

امر ششم

صاحب گورنر جنرل کی یہ مرضی ہے کہ ایک
سالانہ میلہ مقرر ہو کہ جسمین ہر قوم کے
سوداگر اپنا اسباب لیکر فروخت کرین یا
تبدیل کرین اور اسطرح پر سوداگران بلخ
و بخارا ترکستان و کابل وغیرہ کی اپنے
ملک کی پیدا وار چیزون کو لاکر یورپ
اور ہندوستان وغیرہ کی چیزون سے
جوکہ سوداگران سندہ اور ہندوستان
کے اوینگے بدلینگے اور اگر سرکار
سندہ اس امر مین مدد دے اور ایک میلہ
اپنے ملک مین بھی معین کرے تو ترقی
دولت رعایا و آمدنی سرکار کی ہوگی اسلیے
یہ تجویز ہوتا ہے کہ ایک میلہ بہ تحت مہاراجہ
رنجیت سنگہ کے بہ مقام مٹن کوٹ کے
یا اور کسی مقام متصل مین ہوا کرے اور
اگر امراے سندہ منظور کرین تو ایک میلہ اوسی
قسم کا ہر سال تاتا مین ہوا کرے فقط

جواب ششم

منظور ایک میلہ تاتا یا کگڑ مین ہوا کرے

عہدنامجات

اعلان

یہہ گورنمنٹ کے حکم سے شائع نہین ہوا بلکہ راقم نے اپنے خرچ
کے مصارف اور سنج کے بندوبست سے ترجمہ کرایا ہے
اور چھپوایا ہے الابعد چھپوانے کے حسب ضابطہ قانون نمبر ۱۸ سنہ ۴۷ء
گورنمنٹ انڈیا مین رجسٹری کرائی گئی تاکہ صاحبان ہم عصر اس کے
طبع مین مبادرت نفرماوین فقط العبد نولکشور مالک مطبع اودہ اخبار

مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ

عہدنامجات

و اقرارنامجات و عطایاے سند سرکار کمپنی انگریز بہادر و ملکۂ معظمہ شاہنشاہ انگلستان و ہندوستان

با والیان ملک و راجگان و نوابان و روساے اندرونی و بیرونی و حدود ملک ہند وغیرہ

جو حسب الایماے گورنمنٹ

جناب سی یو ایچسن صاحب بہادر سابق سکرٹری آف انڈیا حال ڈپٹی کمشنر لاہور نے

ہنگام سکرٹری سات جلدون مین ترتیب و تالیف واسطے گورنمنٹ کی کیا منجملہ اوسکے

جلد ہفتم

جسمین عہدنامجات و اقرارنامجات و سندہاے متعلقہ سندہ و بلوچستان و فارس و ہرات

و عرب و ترکستان و خلیج فارس و ساحلان عرب و افریقہ

ہین

حسب الایماء منشی نول کشور صاحب مالک و مہتمم مطبع ہذا کے پنڈت کنھیا لال صاحب منصرم علاقۂ راجہ

لال مادہو سنگہ بہادر رئیس امیٹھی نے ترجمہ اسکا زبان اردو مین فرمایا اور بحفظ حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ بست سنہ ۱۸۴۷ع

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۸۶۶ع

فہرست

جلد ہفتم

عہد نامجات و اقرار نامجات و سندہای متعلقہ سندھ و بلوچستان و فارس و ہرات و عرب و ترکستان و خلیج فارس و ساحلان عرب و افریقہ

مضمون	نمبر صفحہ
عہد در محافظت سڑک وغیرہ	۲۶۳
عہدنامہ سلطان حیدر بن مہدی	۲۶۳
خط شیخ عبداللہ اکرابی	۲۶۴
سند شیخ عبداللہ	۲۶۵
تحریر سلطان ابوبکر سردار قوم اولا	۲۶۶
عہدنامہ شیخ حامد بن عبداللہ ہزیل ہزلی	۲۶۷
اقرارنامہ شیخ ارسل بن حیدی	۲۶۹
اقرارنامہ شیخ محمد سعید سیدی	۲۷۱
عہد وپیمان سید محمد جعفر	۲۷۲
اقرارنامہ باہمی شیخ جواس بن سلام العبادی اور اوسکی قوم کے	۲۷۳
اقرارنامہ صلح شیخ حمدی بن علی زبادی	۲۷۳
〃 شیخ زبیدی	۲۷۴
〃 عون بن یوسف	〃
عہد وپیمان ساتھ امام سنا کے	۲۷۸
تحریر سند صلاح محمد	۲۸۲
عہد وپیمان باہمی سیلاسلاسی بادشاہ شوا	۲۸۴
عہد وپیمان باہمی سلطان محمد بن محمد سردار تجورا	۲۸۷
ایضاً سید محمد یار حاکم ریلا	۲۹۰
عہود نسبت کار تجارت باہمی شیخ ہائے قوم جراول	۲۹۲
عہود باہمی قوم جراول سمالی	۲۹۳

نمبر	مضمون	نمبر صفحہ
۱۰۱	[illegible] بن [illegible] والی [illegible]	۲۹۰
۱۰۲	ترجمہ اقرارنامہ [illegible] [illegible] ۲۳ جولائی [illegible]	۳۰۲
۱۰۳	اقرارنامہ [illegible] ۱۹ مارچ [illegible]	۳۰۳
۱۰۴	اقرارنامہ سردار لنگری	۳۰۶
۱۰۵	اقرارنامہ از جانب راجہ [illegible]	۳۰۹
۱۰۶	معاہدہ قوم [illegible]	۳۱۲
۱۰۷	ایضاً معاہدہ قوم الور	۳۱۴
۱۰۸	خریطہ بنام راجہ دیپ [illegible] ۹ جون [illegible]	۳۲۹
۱۰۹	اشتہار فارن ڈپارٹمنٹ پولیٹیکل بمقام کلکتہ	۳۳۳
۱۱۰	نقل سند بنام راجہ کوچ بہار ۱۱ مارچ	۳۳۴
۱۱۱	نقل سند بنام سرداران محالات خراجی [illegible]	۳۳۶
۱۱۲	عہد وپیمان ساتھ بادشاہ برہما کے	۳۳۷
۱۱۳	عہدنامہ باہمی بمقدمہ ریاست [illegible]	۳۳۸
۱۱۴	عہد وپیمان با والی [illegible]	۳۴۲
۱۱۵	[illegible]	۳۴۴
۱۱۶	بمقدمہ راجہ [illegible]	۳۴۰
۱۱۷	مسودہ اقرارنامہ بمقدمہ ٹھیکہ جنگل [illegible]	۳۴۸
۱۱۸	سند دلیپ سنگھ والی [illegible]	۳۵۲
۱۱۹	ترجمہ خریطہ مہاراجہ [illegible]	۳۵۳

حصہ اول درباب عہدنامجات وسند وغیرہ بہ نسبت سندہ بلوچستان فارس وہرات کے

سندہ

واضح رہے کہ قوم راجپوت کو کہ جنکی حکومت ملک سندہ مین تھی عنقریب ۷۱۱ سنہ عیسوی کے عرب کے مسلمانون نے فتح کیا اور تین سو گیارہ برس بعد یعنی قریب ایک ہزار پچیس عیسوی کے ملک مذکور کو محمود نے شامل بہ سلطنت غزنوی کے کیا اور بعد چند تغیرات حکامون کے ۱۵۹۱ع مین اکبر نے شمول بہ سلطنت دہلی کے کرلیا بعد ازان ۱۷۴۰ عیسوی مین بقبضۂ نادرشاہ کے آیا اور اونھون نے زائد از بیس لاکھ کے خراج اوسکا تعین کیا بعد قتل نادرشاہ مذکور کے سندہ بہ تحت حکومت شاہان درّانی قندہار کے آیا قبل از چڑہائی نادرشاہ کے کلورس جو ایک دینی قوم تھی ملک سندہ مین ذی اختیار ہوئی اور نور محمد سردار قوم مذکور اوس صوبہ کا حاکم مقرر ہوا اور مخفی نرہے کہ بعد اوسکے بھائی غلام شاہ کے سرکار انگریزی کا واسطہ ساتھ ملک سندہ کے بذریعۂ قائم کرنے چند کارخانجات بمقام تاتا وشاہ بندر کے ۱۷۵۸ع مین شروع ہوا اور سنہ مذکور مین غلام شاہ کا حکم نمبری ایک درباب قائم کرنے کارخانجات تجارت کے صادر ہوا اور ۱۷۶۱ع مین حکم ثانی یعنی نمبری ۲ بمضمون حکم اولا کے نافذ ہوا چنانچہ

بعہد حکومت سرفراز خان یعنی بڑے بیٹے غلام شاہ کے اسقدر دست اندازیان کارۂ تجارت
مین ہوئین کہ سرکار انگریزی نے اپنے کارخانجات موقوف کرنا مناسب سمجھا اور یہ وقوع
سنہ ۱۷۷۵ عیسوی مین ہوا ظلم و تعدی سرفراز خان اور اوسکے جانشینون کا کہ جنہون نے
عداوتاً قوم تال پور کے تین سردارون کو مار ڈالا باعث بربادی نسل کلورا کا ہوا تال پور
قوم بلوچ ہین اور اونکے سردار حکام سندہ کے معزز عہدون پر مامور تھے چنانچہ تال پور نکور
بنظر لینے عوض قتل اپنے سردارون کے مستعد ہوئے اور میر فتح علیخان اونکا سرغنہ
تھا چنانچہ تال پور نے حاکم کلورا یعنی عبدالنبی کو نکال دیا یہ ماجرا سنہ ۱۷۸۳ عیسوی مین ہوا
اور اون کارروائیون سے جو کہ فتح علیخان نے بنظر قائم کرنے اپنی حکومت کی عمل
مین لایا اوسکے یگانے سہراب اور میر تھارا خوف کھاکر بھاگ گئے اور خیرپور اور شاہ بندر
کو قبضہ اپنے لاکر منحرف حکومت اپنے رشتہ دار کے ہوگئے واضح رہے کہ میر فتحعلیخان اپنی
حکومت کو اوپر کل صوبہ کے کبھی دراز نکرسکا اور اوسیوقت سے تین حصون متفرق مین
منقسم ہوگیا یعنی حیدرآباد کہ جسکو سندہ ترائی بھی کہتے ہین زیر حکومت فتحعلیخان اور خیرپور
زیر حکومت میر سہراب اور میرپور زیر حکومت میر تھارا کے رہا اور حکومت حیدرآباد و فتحعلیخان
نے اپنے تین بھائیون یعنی غلام علی اور کرم علی اور مراد علی کو تقسیم کردیا چنانچہ اسی اتفاق
ظاہری یا باطنی کے باعث سے وہ ملقب بچاریار ہوئے —

سنہ ۱۷۹۹ع مین سوداگری سرکاری و اسطہ مابین سرکار انگریزی و سندہ کے پھر جاری ہوا اور فتحعلیخان
نے حکمنامہ نمبری ۳ مشعر مفید مطلب تجارت انگریزی کے جاری کیا چنانچہ نتیجہ تجارت ہذا
کا منافع کثیر ہوا جو کہ عہد امیرون کا ناصادق تھا اس سبب سے سرکار انگریزی نے مجبور ہوکر پھر
اپنا واسطہ اون لوگون سے بند کیا لہذا اختتام ردور سرکار انگریزی کا ملک سندہ مین ہوا مخفی نرہے
کہ یہ کردار گستاخانہ فاسق امرا کا بباعث شکایت زمان شاہ کے اور افواہ ترقی پانے اختیار
سرکار انگریزی کا بوجہ شکست ٹیپو سلطان کے ہوا —

سنہ ۱۸۰۱ عیسوی مین فتحعلیخان نے وفات پائی اور نصف ملک بہ تحت اوسکے بھائی غلام علی کی
رہا اور باقی ملک بہ تحت اوسکے دوسرے دو بھائیون کے بحصہ مساوی بشرط ادائے اخراجات

سلطنت و خراج تیرہ لاکھہ نشست کامل کے رہا اسی بندوبست مین فتحعلی خان کے بیٹے
صوبہ دار کو کچہ حصہ اختیار کا نہ ملا سنہ ۱۸۱۱ ع مین غلام علی مرگیا اور اوسکا بیٹا میر محمد بھی
سلطنت سے محروم رہا اور سلطنت مذکور باہم اوسکے اور دو بھائیون یعنی کرم علی اور مراد علی
مین منقسم ہو گئی سنہ ۱۸۲۸ عیسوی مین کرم علی لاولد مرگیا اور کل ملک سندہ ترائی زیر حکومت
مراد علی کے رہا سنہ ۱۸۳۵ عیسوی مین مراد علی بھی دو بیٹے نور محمد اور نصیر خان کو چھوڑ کر مرگیا
واضح رہے کہ اوسوقت سے سنہ ۱۸۴۳ عیسوی تک سلطنت حیدر آباد کی چاریار کے چارون
بیٹون یعنی نور محمد سردار میر اوسکا بھائی نصیر خان اور اوسکے دو چچا زاد بھائی یعنی صوبہ دار
بیٹا فتح علی اور میر محمد بیٹا غلام علی کے تحت حکومت رہی سنہ ۱۸۴۱ ع مین نور محمد اپنے دو بیٹے
شہداد اور حسین علی کو بحافظت اونکے چچا نصیر خان کے چھوڑ کر مرا نام سرداران خاندان
حیدر آباد جو بوقت شمول سندہ کے سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین تھے حسب تفصیل ذیل ہے یعنی نصیر خان
صوبہ دار میر محمد شہداد اور حسین علی واضح رہے کہ کسان مذکورۂ بالا کو نور محمد نے اپنے ملک کو
برضامندی تقسیم کیا ——— واضح رہے کہ دوسرا حصہ سندہ کا یعنی اپر سندہ اور میر پور بلاتقسیم ایک
سردار کی حکومت مین رہا کیا سنہ ۱۸۳۰ عیسوی مین میر شہراب اپنا ملک اپنے بیٹے میر رستم کو دیکر
مرا اور شیر محمد بیٹا میر تھارا کا سلطنت میر پور مین بجاے اپنے باپ میر تھارا کے ایک
برس قبل اوسکے وارث ہوا اور ملک مذکور یعنی میر پور اور اپر سندہ انھین دونون سرداران
مذکورۂ بالا کے تحت مین شمول رہا ——— مخفی نرہے کہ واسطہ سرکار انگریزی کا خاندان
حیدر آباد کے اون سردارون سے کہ جنکی حکومت دریاے سندہ کی ترائی کی تھی نسبت
حاکمان خیرپور و میر پور کے کہ جو قرابت داران دور سے تھے زیادہ تر تھا اور غلام علی
نے بعد جلوس فرمانے کے سنہ ۱۸۰۳ عیسوی مین ایک کارندہ کو بسمت بمبئی بنظر کرنے
معذرت بنسبت اِس حرکت بیجا کے یعنی اوٹھا دینے اجنٹ انگریزی کو جو اوسکے بھائی
متوفی نے کیا تھا بھیجا لیکن بوجہ بیت ولعل دربارۂ دینے زرہرچہ جو سرکار انگریزی
نے دعوے کیا دفعتہً دوستی بھی قائم ہوئی سنہ ۱۸۰۹ عیسوی مین جسوقت کہ سرکار انگریزی
سامان کرنے چڑہائی اوپر فرنیس اور فارس کے براہ افغانستان کے کررہے تھے بذریعہ

چھوڑ دینا مناسب سمجھا چنانچہ کپتان سٹن صاحب کو سرکار بمبئی نے اپنی طرف سے ملک سندھ
کو بطور ایلچی کے بھیجا اور صاحب موصوف نے غلام شاہ کے ساتھ ایک عہد نامہ آٹھ
دفعہ کا کہ جسکا ذکر ذیل مین ہے قائم کیا۔

ترجمۂ عہد نامہ جو میر غلام علی حاکم سندھ نے بدستخط اپنے ۱۸ جولائی ۱۷۵۸ عیسوی کو کپتان ڈیوٹ سٹن صاحب سے مقام حیدر آباد مین کیا

واضح رہے کہ عہد نامۂ مذکورۂ بالا بوجہ جانے کپتان ڈیوٹ سٹن صاحب بمقام حیدر آباد وازجانب
آنریبل جانتھن ڈنکن صاحب بہادر گورنر بمبئی کے بنظر قائم کرنے ایک عہد مستحکم باہم سرکار سندھ
و سرکار انگریزی اور گورنر مذکورۂ بالا کے قرار پایا۔

دفعہ ۱۔ باہم دونون سرکارون کے یہ عہد و پیمان ہوتا ہے کہ ہم آپس مین دوست ہین اور ایک سرکار کا دوست
دوسرے کا بھی دوست ہے اور ایک سرکار کا مخالف دوسری سرکار کا بھی مخالف متصور ہوگا
اور عہد و پیمان ہذا مدام کے لیے ہے۔

دفعہ ۲۔ جب منجملہ دونون سرکارون کے کسی سرکار کو ضرورت مدد فوج کی ہوگی تو عند الطلب ایک
دوسرے کو دینگے۔

دفعہ ۳۔ بدخواہ ایک سرکار کا دوسری سرکار مین پناہ نہین پاویگا۔

دفعہ ۴۔ جب کوئی ملازم سرکار سندھ کا کسی لشکر گاہ موقوعۂ ملک سرکار کمپنی مین کوئی جنس
سامان لڑائی کا خرید کرنا چاہے تو اوسکو سرکار کمپنی خرید کرنے دیگی بلکہ اوسکے خرید کرنے مین مدد اپنی
طرف سے بھی دیگی اور بشرط ادائے قیمت بلا مزاحمت چلے جانے پاوینگے۔

دفعہ ۵۔ سرکار کمپنی کی طرف سے ایک کارندہ بنظر ترقی دوستی اور خیر خواہی کے دربار میر سندھ مین رہیگا۔

دفعہ ۶۔ دعوی نقصان جو بعہد کرد صاحب کے سابق مین ہوا منسوخ ہے۔

دفعہ ۷۔ فقط بمقام تاتا مین ایک کارخانہ انگریزی اوسیطور پہ جیسا کہ بعہد کلوری کے تھا
حسب رضامندی و اجازت سرکار ہذا کے قائم ہوگا فقط ——— بفضل الہی اس عہد
و پیمان مستحکم مین کسیطرح کا فرق نہوگا — محررۂ ۲۲ جولائی ۱۷۵۸ع بموجب پہلی جمادی الثانی ۱۱۷۲

چنانچہ سوپریم گورنمنٹ نے عہد وپیمان مذکورہ بالا کو بوجہ اسکے کہ اسمین سندہ سے نہایت ہی ربط اتحاد سے انکار کیا اور مسٹر این ایچ اسمتھ صاحب کو اپنی طرف سے بطور ایلچی کے واسطے قائم کرنے عہد وپیمان جدید کے بھیجا چنانچہ ۱۲-اگست ۱۸۰۹ء مین کونسل حیدرآباد کے مابقی بھائیون کے ساتھہ ایک عہد وپیمان نمبری ۴-چار دفعون مین قرار پایا اور یہ عہد وپیمان بمضمون نکال دینے قوم فرانسس کو از ملک سندہ و آمد و رفت وکلاے ہر دو سرکار یعنی سرکار انگریزی و سندہ کے ہوا ۱۸۲۰ء مین دوسرا عہدنامہ نمبری ۵ ساتہ کرم علی و مراد علی باقی دو بھائیون کے ہوا کہ جس سے وہ قوم یورپیا کو اپنے ملک سے نکالنے اور روکنے جملہ عملداری سرکار مین متفق ہوئے —

واضح رہے کہ ہر دو سرکار کی رعایا کو ایک دوسری کی عملداری مین رہنے کی اجازت بھی بشرطیکہ نیک چلنی اور صلح سے رہین —

۴-اپریل ۱۸۳۲ء کو پہلا عہدنامہ نمبری ۶ خاندان خیرپور سے قرار پایا اور بشیر و متضمن کاروبار تجارت کے تھا میر رستم* دریاے سندہ کے لنگرگاہ کو اوسی شرط پر کہ جو حیدرآباد کی امیرون سے قرار پاوے جاری کرنے مین راضی ہوئے ۲۰ و ۲۲-اپریل ۱۸۳۲ء کو عہد وپیمان نمبری ۷ ساتہ امرا حیدرآباد کے قرار پایا اور ازروے اوسکے تجار کو اجازت آمد و رفت از راہ خشکی و تری ملک سندہ مین بشرط اداے محصول معینہ اور نیز باین شرط کہ ہتیار یا سامان لڑائی نہ لیجاوین اور نہ تجار انگریزی ملک سندہ مین زیادہ قیام کرین بلکہ بعد ختم کرنے اپنی لین دین کے ملک مذکور سے فوراً چلے جایا کرین ہوئی —

۱۸۳۴ء مین عہد وپیمان مذکور تبدیل ہو کر بجاے اوسکے عہدنامہ نمبری ۸ قرار پایا کہ جسکے روسے بعوض محصول کہ جو مال پر تعین ہوا تھا یہ قرار پایا کہ درمیان سمندر اور روپور کے ۵۷۰ بطور چونگی کے معین ہوا اور منجملہ اوسکے ۷۵۱۷ امراے سندہ کو دیا جاے اور باقی بہاولپور و رنجیت سنگہ کو مگر اثناے راہ مین کوئی اسباب فروخت ہو تو او سپر محصول

*بہ نسبت تجارت دریاے سندہ کے عہدنامجات سندہ جلد دوم صفحات ۲۳۱ و ۳۵۵ کو کہ ساتہ رنجیت سنگہ و نواب بہاول پور کے قرار پایا دیکھو —

جس سرکار کے عملداری مین فروختگی عمل مین آوے وہ مستوجب پاسنے محصول معینہ کا ہوگا
عہدنامجات اخیر جو باہم امرا و سندہ کے ہوئے انتظام ملک ... نسبت رکھتے تھے ...
اون طریقون پر جو سرکار انگریزی نے بنظر قائم کرنے ... شاہ ... کو ... کابل
سے کہ جسکا بیان کرنا مخصوص ہے مبنی تھے —

۱۸۳۶ء مین رنجیت سنگہ نے دعوی ... لاکہہ روپیہ خراج کا ملک سندہ سے کیا اور
شکارپور پر چڑہائی کرنے کی دہمکی دی مگر سرکار انگریزی نے رنجیت سنگہ مذکور کو مخالفت
سے باز آنے کی ترغیب دی اور امیران سندہ سے تصفیہ کروا دینے دعوے رنجیت سنگہ کا
باین شرط کہ دریاے سندہ کی تجارت کے بہ نسبت چند امور مفید مطالب اونکے قائم کرین
اور نیز ایک کارندہ انگریزی ملک حیدرآباد مین رہے اور جملہ معاملات ساتہ لاہور کے
معرفت سرکار انگریزی کے ہون وعدہ کیا چنانچہ براے جاری کرنے تجارت دریای
سندہ پر و نیز مقام رہنے ایک کارندہ انگریزی بمقام شکارپور کے ایک عہدنامہ جدید نمبری
۹ ساتہ امرا حیدرآباد کے قرار پایا مگر بہ نسبت مقیم کرنے ایک کارندہ انگریزی ملک حیدرآباد
مین بڑا اعتراض پایا گیا اور نور محمد خان نے دربارہ اسکے یہ بیان کیا کہ ہم ایسے امر کو
کہ جو خلاف رضامندی ہمارے خاندان و نیز کل قوم تالپور کے ہے منظور نہین کرسکتے
مگر چونکہ یہ شرط مقدم واسطے درمیانی ہونے سرکار انگریزی براے تصفیہ ساتہ رنجیت سنگہ کی
تہی اسلیے اخیر کو راضی ہوا اور ۲۰ اپریل ۱۸۳۸ء کو نور محمد کے ساتہ ایک عہدنامہ نمبری ۱۰
قرار پایا اور اسی مضمون کا علیحدہ اقرارنامجات حسب درخواست نور محمد امداد دیگر یعنی صوبہ دار خان
و نصیر خان کو بنظر محفوظ رکہنے نور محمد کو اوپر عہدہ سرداری خاندان حیدرآباد کے دیا
واضح رہے کہ از روے ضمن چوتہا عہدنامہ مندرجہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۳ جو باہم سرکار انگریزی
و رنجیت سنگہ و شاہ شجاع کے قرار پایا تہا شاہ شجاع کو بسطر حیر سرکار انگریزی بہ نسبت
شکارپور اور ملک سندہ کے اون ملکون کے جو دریاے سندہ کے داہنے جانب کو ہین
بندوبست کرے او سیطور پر قائم رہنا فرض تہا اور ضمن ۱۶ کا مضمون یہ تہا کہ شاہ شجاع
اپنے دعوے سے بہ نسبت بقیہ خراج اور سرداری سے اوپر ملک سندہ کے بشرطیکہ امرا سندہ

اوسیقدر زر نقد کو کہ جو سرکار انگریزی تجویز کرے کہ منجملہ جسکے پندرہ لاکھ روپیہ رنجیت سنگھ
کو دیا جاوے شاہ شجاع کو دینا قبول کرین بازآوین گے اور بلحاظ فوائد کہ جو امراء سندھ
کو بوجہ اونکی مخلصی از تابعداری کابل و نیز دعوے خراج کے ہوئی سرکار انگریزی نی
یہ اوپر فرض کیا کہ فوج انگریزی جو افغانستان کو جاتی ہے مدد پاوے اور شکارپور
اور دیگر ملک مین بقدر حاجت تھوڑے روز تک فوج رہنے پاوے واسطے لڑائی
مذکورۂ بالا کی جس سی لڑائی کی نسبت روک ٹوک نہوا اور عہدنامہ ۱۸۳۲ع کی وہ دفعہ کہ جو
بنسبت امتناع لیجانے اسباب لڑائی ازطرف سندہ کے ہے منسوخ ہوجاوے اور
اوس سی یہ بھی کہا گیا کہ کاش کوئی عہدوپیمان مابین اونکے اور شاہ فارس کے ہوتو اوسکو
سرکار انگریزی نسبت اپنے عداوت متصور کرے گی اور رزیڈنٹ سندہ مجاز اس امر کے
ہین کہ درحالیتکہ اُمرا انتظام انگریزی مین مخل ہون کسی ایسے شخص کو اوسی خاندان
سے کہ جس سے لوگ راضی ہون اور ساعی ہون واسطے انتظام کے سردار مقرر کرین
باستثنار صوبہ دار خان کی جملہ امراء حیدرآباد نے شرائط مندرجۂ بالا سے نہایت اپنی ناراضمندی
ظاہر کی —

واضح رہے کہ اس سے خیرپور کے خاندان کو کچھ چندان قباحت نہین ہے اور مبارک خان
اور اوسکے مصاحبین اپنے قرابت مندان حیدرآباد کے مشورہ کے پاسدار تھے مگر
میر رستم علی خان کہ جسنے مدت پیشتر سے التجا عہدوپیمان کی ساتھ سرکار انگریزی کے
منظر ہونے ازاد امراء حیدرآباد سے کی تھی بخوشی وہ تنہا ہندی انتظام انگریزی کو قبول کیا
چنانچہ ایک عہدوپیمان نمبری ۱۱ مثل اوس عہد کے کہ جو ساتہ نواب بہاولپور کے حسب
مندرجۂ جلد دوم صفحہ ۳۶۷ کے اوسی سال مین ہوا تھا ۲۴ دسمبر ۱۸۳۹ع مین قرار پایا
کہ جسکے روسے اوسکا ملک بحفاظت سرکار انگریزی کے آیا اور اُسنے سرکار انگریزی کی
اطاعت قبول کی اور اقرار کیا کہ اور کسی صوبہ سے تعلق بہ نسبت انتظام ملک کے
نہین ہوگا اور ملک کا منتظم ازاد قرار پایا اور نیز یہ کہ سرکار انگریزی کی فوج جو ہمارے
ملک سے جادیگی ہمسے مدد پاویگی اور قلعہ بکر کا تھوڑے روز کے لیے واسطے مہیا ہونے

خزانہ مین لڑائی کے دیدیوین گے + اور امرا دیگر خاندان حیدرپور یعنی مبارک خان و محمد خان و علیمراد خان کو بھی اقرارنامجات دیے گئے اولاً تو ان انتظام سے مبارک خان کو بوجہ اوسکے انحراف کرنے سرکار انگریزی سے خارج کر دینے کا ارادہ کیا گیا تب اندرین اثنا رستم خان سے مبارک خان کو بھی مثل دیگر امرا کے ایک اقرارنامہ دیا اس عرصہ مین رزیڈنٹ حیدرآباد نے انواع قسم کا متابلہ و مخالفت از جانب امرا کے حیدرآباد مین دیکھا یعنی امرا نے زر متدعویہ شاہ شجاع کو دینے سے اپنی نارضامندی ظاہر کی اور بیان کیا کہ شاہ مذکور نے کل خراج حسب اقرارنامہ مندرجہ ذیل کے معاف کر دیا اور اوسکی مہر قرآن پر کر دی —

ترجمہ اقرارنامہ متذکرہ بالا جو باہم شجاع الملک مراد علی خان کے ہوا

چونکہ خادمان اینجانب واسطے لڑائی ایران و خراسان کے جانے والے ہین اسلیے ہم از روے حلف خدا اور قرآن کو ضامن دیکر چند کلمہ مندرجۂ ذیل بطریق اقرارنامہ کے لکھدیتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ اسکے بموجب کاربند ہونگے یعنی مقام شکارپور مین پچاس دن سے زائد مقیم نہونگے اور باغ شاہی مین فروکش ہونگے بعد انقضاے میعاد متذکرۂ بالا خادمان اینجانب قندہار کو جاوینگے اور ہم ملک سندھ و شکارپور اور ممالک ماتحت اونکے کو تمکو اور تمہارے وارثان اور جانشینان کو اسیطرح عطا کرتا ہون جیسے وہ اب تمہارے قبضہ مین ہین اور وہ ہر نوع تمہارا ملک اور تمہاری جاگیر متصور ہوگی اور اوسمین کسیطرح کی مزاحمت نہین ہوگی اور ماوراے اسکے بڑی رعایت تمہارے ساتھ کیجاوے گی کہ تمام خلقت پر روشن ہو اور بنا بر تمہاری دلجمعی کے اسکی مہر قرآن شریف پر کر دیگئی

محررہ ۷ محرم سنہ ۱۲[illegible] ہجری دستخط

مہر بادشاہی

کیفیت ذیل بادشاہ نے بقلم خود لکھی —

واضح رہے کہ عہدنامہ کی مہر قرآن پر ہوئی اور خادمان بادشاہی سنے میر مراد علیخان کو ملک سندھ اور شکارپور کا بخوشی و رضامندی اپنی بطور جاگیر کے عطا کیا —

واضح رہے کہ صوبہ دارخان برابر متفق دوستانہ رہا مگر امرا دیگر علی الخصوص نور محمد اور
مرادخان نے ریاکاری کو راہ دی اپنی ظاہر تو اشتیاق دوستی ساتھ سرکار انگریزی
و باطن مین اتحاد ساتھ فارس سے کیا اور شاہ شجاع کی آمدرفت کو روکنے کی گستاخانہ دہکی
دی رزیڈنٹ کو بذلت تمام سنگسار کروادیا او نہیں احکام بنا بر ندیئے کسیطرح مدد فوج سرکار
انگریزی کو جو ہی سے آوے جاری کیا اور نواب بہاولپور کو بھی عہدنامہ قرارداد باہم
نواب مذکور و سرکار انگریزی سے منحرف ہونے کے لیے ورغلانا بوجہ اسکے کہ لڑائی
افغانستان کے واسطے سامان لڑائی کا بعجلت تمام کرنا ایک نہایت کار عظیم تھا بغیر سرکار
انگریزی اپنے دعوے کو باین شرط کم کردینا مناسب سمجھا کہ آمدرفت فوج مین مزاحمت
نکیجاوے غرض کہ رزیڈنٹ نے امراے مذکورہ بالا کو ایک اقرارنامہ باین مضمون دیا
کہ ہر ایک اون مین سے مطلق آزاد رہین مگر ایک فوج سرکاری اونکے ملک مین واسطے
مدد کے رہیگی اور نیز صوبہ دارخان خرچہ فوج کا دیگا ۔ ہینکا مگر امرا نے عہدنامہ ہذا سے بھی
بالکل انکار کیا اور ہر طرح کی مخالفت علانیہ ظاہر کی چنانچہ سامان واسطے حملہ کرنے اور برباد

نوشتہ شاہ شجاع الملک بنام امیر نور محمد و نظیر محمد کے مضمون ذیل ہے

مین اوپر دست قرآن شریف اور خدا کے اقرارنامہ ہذا کو کہ جسکے رو سے مین نے ملک سندہ او
شکارپور کا مع علاقجات ماتحت اونکی کے بطور جاگیر کے تمکو نسلاً بعد نسلٍ عطا کیا قائم کرتا ہون اور ملک
مذکور آیندہ کو بقبضہ تمہارے رہیگا اور کسیطرح کی دست اندازی عمداً یا حرکتاً نہین کیجاوے گی
دوست اور دشمن بادشاہ کے تمہارے دوست و دشمن متصور ہونگے اور درحالیکہ بہ نسبت سندہ او
شکارپور کے تمکو حاجت کمک فوج کی ہو تو اوسصورت مین فوج شاہی کی تمکو حسب درخواست تمہارے
مدد دیجاویگی خادمان شاہی بہ نسبت سندہ اور شکارپور مذکورہ و دیگر علاقجات ماتحت اونکی کے کسیطرح کا مطالبہ
نہین رکھتے اور نہ آیندہ کو کرینگے عہدنامہ کہ جسکو خادمان خوشش نصیب نے بقلم شاہی مہر قرآن مجید مین
بنام مرادعلیخان کے کیا تھا از سر نو قائم ہوا اور اوسمین ایک سرمو بھی فرق نہین ہوگا —
اور مخفی نرہے کہ بہ نسبت دیگر خواہان شاہی کے تمپر زیادہ عنایت و شفقت ظاہر کیجاوے گی -

دستخط بادشاہی بخط سرخی

دارالخلافت کے ہوا تب امرا خیرپور اکرنے مطالبہ پر راضی ہوکر عہدنامہ پر دستخط کیا مگر بطور تنبیہ
اونکی مخالفت کے واسطے قائم کرنے ایک شرط جدید بمضمون ذیل کے سرکار انگریزی
نے ضد کیا یعنی یہ کہ سواے صوبہ دار خان کے اور دیگر امراسے حیدرآباد تقدر سات سات
لاکہہ روپیہ کے اپنے اپنے پاس سے یعنی ہمگین اکیس لاکہہ روپیہ شاہ شجاع کو دین تو البتہ
آیندہ کو اونسے اور کچھہ دعوی نہین کیا جائیگا —

ہنوز یہ مباحثہ بمقام حیدرآباد کے درپیش تہا کہ فوج بمبئی پر جو کہ راہ مین تہی بر وقت پہونچنے
کراچی کے فیر کیا اور اونکے جہازسے اوترنے کے مزاحم ہوئے انجام کار قلعہ پر کہ جو از جانب
سمندر بہت دور تہا گولہ چلنے لگا آخرالامر قلعہ فتح ہوا اور حاکم مقام اوس قصبہ کو بذریعہ نامہ
نمبری ۱۲ کے لکہا گیا کہ وہ اوسے یعنی قصبہ کو سرکار انگریزی کے حوالہ کر دے —

واضح رہے کہ اوس عہدنامہ پر جو باہم رزیڈنٹ اور امراکے قرار پایا تہا ہنوز منظوری سرکار
انگریزی کی بخوبی نہین ہوئی تہی کہ اوس مین چند تغیر و تبدل مضمون ہوکر ۲۲ دفعہ سے ۱۴
دفعہ قائم کی گئی اور عہدنامہ مبدل نمبری ۱۳ پر نواب عالی القاب گورنر جنرل صاحب بہادر
کے دستخط کرکے واسطے منظوری چارون امراکے علیحدہ علیحدہ روانہ کیا اور امرا مذکورنے بعد
چندے پس و پیش کے دستخط کیا —

پوشیدہ نرہے کہ فوائد صوبہ دار خان کا جو کہ اونکو بسبب ریاضت سابقہ کے سرکار انگریزی
کے ہوا تہا باعث دستخط امرایان مذکور کا ہوا —

اس اثنا مین شیر محمد خان والی میرپور نے بہی التجا درباب کرنے عہد و پیمان ساتہ سرکار
انگریزی کے باین عرض کیا کہ جو شرائط درمیان صوبہ دار خان اور سرکار انگریزی کے
قرار پائے ہین یعنی اخراجات فوج سے بری رہین لاکن سرکار انگریزی نے اس شرط کو
منظور نہین کیا اور تعدادی مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالیانہ امیر مذکور سے طلب کیا چنانچہ
امیر مذکور نے دینا مبلغ پچاس ہزار روپیہ کا تسلیم کیا اور عہدنامہ نمبری ۱۴ ساتہ اوسکے ماہ
جون سنہ ۱۸۴۱ء مین تحریر ہوا —

جبکہ امرا لوگون سے وصول کرنے زرخراج مین قباحت اور توقف ظہور مین آیا تب

لارڈ الن بیرو صاحب بہادر نے ریاست ہندوستانی سے مطالبہ خراج کو باعث فساد دائمی تصور کر کے حتی الامکان لینا اراضی بالعوض زر نقد کے بنظر اس انتظام کے بہ نسبت چھوڑ دینے ملک شکارپور کے بالعوض خراج مذکور الصدر کے اقرارنامہ تحریر کروایا۔

چنانچہ میر نصیر خان والی حیدرآباد اپنا خاص حصہ شکارپور اور نیز حصہ اپنے متوفی بھائی نور محمد کا فوراً باین شرط دیدینے سے راضی ہوا کہ نام پادشاہی اوسکے خاندان سے بحال رہے قریب تھا کہ یہ معاملہ طے ہو جاوے کہ اس اثنا مین افواہ فساد ملک کابل کا پہونچا کہ جسکے باعث سے جملہ امرا کی طبیعت مبدل ہو گئی اور اس افواہ کے باعث سر وسے آمادہ واسطے توڑنے قول وقرار کے ہوئے میر رستم علی والی خیرپور اور نصیر خان والی حیدرآباد بھی دربارہ نکال دینے فوج انگریزی کے ملک سندہ سے سازش کرنے لگے پس اونکو صاف بہ نسبت اس امر کے از جانب سرکار انگریزی فہمایش کی گئی کہ اونکو واضح رہے کہ جسوقت اونکے جانب سے کسیطرح کی نمک حرامی ثبوت ہوگی فوراً اونکا ملک اونسے واگذاشت کر لیا جائیگا۔

اگست ۱۸۴۲ء مین سر چارلس نپیر صاحب ملک بلوچستان اور سندہ کے فوج پر سپہ سالار مقرر ہوئے اور صاحب موصوف کو جملہ حکام ملکی وغیرہ متعینہ اوس ملک کے اوپر اختیار دیا گیا علاوہ اشتباہ نمک حرامی امرا کے اختلاف راے بھی اوس عہدنامہ کے اون دفعات پر جو درباب پیشۂ تجارت کے تھے قابل تبدیلی کے تھے وجہ نفاق کا ہوا چنانچہ مباحثہ عظیم بہ نسبت دفعہ ۱۱ کے تھا اور امرا لوگ اس بات پہ مُصر تھے کہ دریاے سندہ مین از روے دفعہ مذکورۂ بالا صرف اون کشتیون پہ محصول معاف ہے جو غیر ملک سے آوین مگر سرکار انگریزی کا قول یہ تھا کہ سندہ وغیرہ کی بھی کشتیون کا محصول معاف ہے۔

مخفی نرہے کہ امرا سے عہد و پیمان جدید تحریر کروانے مین سرکار کی صرف یہی غرض تھی کہ دریاے سندہ پہ آمد و رفت کشتی کی بلا محصول ہو اور بعوض خراج زر نقد کے ملک لین اور ملک سندہ مین یکسان بندوبست رہے اور نیز بعوض نمک حلالی جو از جانب نواب بہاولپور بوقت ہنگامہ افغانستان کے ظہور مین آئی اوسکو ملک چھوڑ دین چنانچہ مضمون مذکورۂ بالا ایک مسودہ عہد و پیمان

قریب الاختتام ۱۸۴۲ء کے پاس امرا کے بھیجا گیا لیکن بہت سی رد و قدح اون شرطون کے قبول کرنے پر جسکے لیے سرکار انگریزی نے اونکو دبانے چاہا تھا ہوئی نوبت کسی کو کوئی اچھا بندوبست ہونے کی صورت نظر نہین آتی تھی چنانچہ فوج انگریزی اوسکے جبراً قبول کروانے اپنے مطالبہ کے جاتی تھی کہ اس عرصہ مین بتاریخ نوین فروری ۱۸۴۳ء کے امرا نے اپنی رضامندی دربارہ دستخط کرنے عہدنامہ مذکور بپا این شرط کہ رستم علیخان والی خیرپور اپنے حقوق پر کہ جس سے اوسکے چھوٹے بھائی علیمراد نے اوسکو محروم کیا تھا بحال کیا جاوے ظاہر کیا —

واضح رہے کہ ۱۸۱۱ء مین میر سہراب والی خیرپور نے جان بحق تسلیم کیا اور میر رستم علی اپنے بیٹے کو وارث چھوڑ گیا مگر از روے وراثت نامہ جو ۱۸۲۹ء مین ہوا تھا میر سہراب نے اپنے ملک کو اپنے چار بیٹون مین تقسیم کر دیا تھا منجملہ جسکے دو حصہ میر رستم کو کہ جو جانشین گدی یعنی حکومت تھا ملا اور مبارک علی اور علیمراد کو ایک ایک حصہ ملا علیمراد کو کہ بر وقت وفات اپنے باپ کی نابالغ اور بسپردگی مبارک علی کے تھا ہمیشہ یہی یقین تھا کہ اوسکا محافظ یعنی مبارک علی اوسکو فریب دیتا ہے غرض ۱۸۳۲ء مین ایک علحدہ اقرارنامہ جسکا ذکر صفحہ ۷ مین ہے بہ نسبت حصہ مقبوضہ جو خیرپور مین واقع تھا از جانب سرکار انگریزی کے عطا ہوا ۱۸۳۹ء مین مبارک علی مرگیا اور یہ قضیہ اوسکے بیٹے نصیرخان سے ساتھ جاری رہا اور رستم علی اوسکا طرفدار ہوا آخر کار انجام اوسکا یہ ہوا کہ ستمبر ۱۸۴۲ء مین دونون بھائیون مین جنگ ہوئی رستم علی اور نصیرخان نے شکست کھا کر عہد و پیمان لکھا کہ جسکا ترجمہ مندرج حاشیہ ہے اور جسکے روسے اونھون نے ۹ موضع علیمراد کو دیے کہ منجملہ جسکے معہ میر رستم کا اور دو نصیرخان کا تھا دستخط کیا —

ترجمہ عہدنامہ جو باہم میر رستم خان تالپور اور میر علیمراد خان تالپور کے قرار پایا معرفت علیمراد ۱۸۴۵ء مین پیش ہوا کہ جسکی صداقت کی واسطے مہران شریف پیر ہوئی حسب ذیل ہے —

میر صاحب میر رستم خان تالپور مصالحہ کر کے میر علیمراد خان تالپور سے یہ اقرار کرتے ہین کہ جو کہ باہم میر علیمراد خان اور میر نصیرخان کے دربارہ سرحد سندربیلی کے نزاع ہوئی تھی کہ جسمین سراسر دست درازی

جب سر چارلس نپیر صاحب بہادر سندھ مین پہونچے تب علیمراد نے فریاد بہ نسبت اس امر کے کیا کہ اوسکا بہائی رستم بہ نسبت سرداری یا ت کے پیروی کر رہا ہے کہ پگری حکومت کی اپنے ایک بیٹے کو بغرض ضرر پہونچانے اوپر حق علی مراد کے دی اسپر سر چارلس نپیر صاحب نے جواب دیا کہ ازروے عہدنامہ کے سرداری حین حیات میر رستم کی ہے اور بعد اوسکی وفات کے علی مراد کو اس جواب سے علیمراد کو تسکین ہوئی اور اوس روز سے وہ خواستگاری فوائد سرکار انگریزی مین مستقل رہا۔

واضح رہے کہ جب فوج انگریزی اپنے مطالبہ مندرجہ مسودہ عہدنامہ کو قبول کروانے کے واسطے جاتی تہی اوسوقت مین میر رستم نے سر چارلس نپیر صاحب کے خیمہ گاہ میں آکر پناہ لینے کی التجا کی چنانچہ صاحب موصوف نے اوسکو ہدایت درباره لینے پناہ

نصیرخان کی ثابت ہوئی اور میر علیمراد نے لکہو کہا روپیہ خرچ کرکے میر نصیرخان کے ساتہ جنگ کیا اسلئے ہمنے بنظر رفع فساد و نیز بنظر صرف نقدی جاگیر جو علیمراد خان کو اس لڑائی کے باعث سے ہوا بخوشی و رضامندی اپنے و نصیرخان کے مواضعات کھنواہن آبیانی تچہ ڈیری گھرکنا نریا پلیجا علیمراد خان کو بخشش دیا کہ علیمراد خان مذکور سنہ ۱۲۵۳ فصلخریف سے مواضعات مذکورہ کو اپنے تصرف مین لاوے اور یہین میر رستم عہد پیمان ہذا کو بذریعہ اپنے وکیل کے حکام سرکار انگریزی کے پاس واسطے منظوری کے بہیجونگا اور مین خواہ میرے وارث اور نصیرخان خواہ اوسکے وارث کسیطرح کا فساد یا دست اندازی بہ نسبت مواضعات مذکورہ کے نہین کرینگے اور اگر کرین تو باطل متصور ہو اور بہ نسبت مواضعات پیر پولی اوبری شاہ بیلا محمد واہ باگ مہلانی کہ جو باوجود ہونے حقوق میر علیمراد کے بقبضہ میر مبارک خان کے تہے کہ جسکو میر علیمراد نے پہر بذریعہ سرکار انگریزی کے واپس پایا نصیرخان کو خواہ اوسکے وارثان کو پہر واپس پانیکا خواہ دینے درخواست بنظر واپسی سرکار انگریزی کو اختیار نہین کاش وہ ایسا کرین تو باطل متصور ہو در معاملہ حق پر ہم مع اپنے بیٹون کے علیمراد کیطرف ہونگے اور بہ نسبت سرحد سندربیلی کے جسطرح چیر امرا لوگ تصفیہ کردیوین ہم میر علیمراد کو دخل دینگے اور ہم خدا کو درمیان دیکر اقرار کرتے ہین کہ اقرارنامہ ہذا مین کسیطرح کا فرق نہوگا اور نہ ہے۔

مہر: رستم فقیر تالپور | مہر: میر علی اکبر خان تالپور | مہر: میر نصیرخان تالپور

محررہ ۹ شعبان سنہ ۱۲۵۸ ہجری

علیمراد کے کیا اور اوسنے بھی ایساہی کیا اور چند سے بعد یہ خبر ہوئی کہ اوسنے خود پگڑی سرداری سے مستعفی ہوکر اپنے چھوٹے بھائی پر رکھا اور استعفا لکھکر قرآن پر مہر کردیا چنانچہ ترجمہ اوسکا درج حاشیہ ہے —

انتخاب ترجمہ عہدنامہ نونہار کہ جو قرآن شریف سے منتخب ہوا ہے

میر صاحب میر رستم خان تالپور نے مصالحہ کرکے میر علیمراد خان تالپور سے یہ اقرار کیا کہ جو کہ بابت سرحد سندربیلی کے باہم علیمراد خان و نصیرخان کے نزاع ہوئی اور اوسمین دست درازی میر نصیرخان کی ثابت ہوئی اور میر علیمراد نے کچھ بکار روپیہ صرف کرکے میر نصیرخان سے جنگ کیا اس اثنا مین خطرفع شر و فساد کے و بخیال صرف نقد و جنس جو کہ مراد علیخان کا اس لڑائی مین ہوا اپنی ہوا خواہات کمینوںمین اتفاقی منجملہ دیہی نظر گنا زیبا پلیجا برضامندی اپنے اور موضع دولہ اور پرگنہ مہلا برضامندی اپنے اور میر نصیرخان کے علیمراد خان کو بخش دیا —

ترجمہ استعفا جو میر رستم نے دیکر میر علیمراد پر پگڑی سرداری کی رکھی حسب ذیل ہے

ہم میر رستم خان اس ایام حکومت سرکار انگریزی مین شروع فصل خریف ۱۲۵۹ فصلی سے بخوشی و رضامندی اپنے بموجب قاعدہ اور دستور سرداران حیدرآباد کے میر علیمراد خان کو جو قابل سرداری کے ہے پگڑی سرداری و یگانگت کی مع حکومت اپنی کل ریاست کے یعنی حاصلات محصول وغیرہ سرشمیاری اور میر بحری یعنی محصول دریا اور جیسا یعنی دیگر قسم کے جملہ محصول اور جو سواے قوم اسلام کے اور لوگون سے لیا جاتا ہے — ہر قسم کی آمدنی پر سپرد کیا اور لکھدیا کہ حین حیات ہمارے گدی سرداری پر بیٹھکر ریاست مندرجۂ ذیل کو بالکل اپنے قبضہ مین لاوے اور میرا بیٹا خواہ میرا بھتیجا کسیطرح پر اوس ملک اور پگڑی مین کہ جسکو مین بخوشی و رضامندی اپنے عطا کیا دست اندازی نہین کرسکتے ہین اور اگر کوئی کسیطرح کا دعوے کرے تو بالکل باطل متصور ہووے —

واضح رہے کہ جملہ انتظام حکومت فوج و معاملات باہم سرکار انگریزی کا بالکل وارہ مدار اوپر مرضی میر علیمراد خان کے ہے اور خدا اور قرآن شریف کو درمیان دیکر قسم کہاتا ہون کہ اسمین سرمو کا بھی فرق نہ پڑیگا —

محررہ ۱۷ ذیقعد ۱۲۵۸ھ مطابق ۳۰ دسمبر ۱۸۴۲ء

واضح رہے کہ قبل از دینے استعفا کے میر رستم نے بنظر پرورش اپنی ذات خود اپنے لڑکون
اور بھتیجون کے علی مراد سے ایک اقرار نامہ کہ جسکا ترجمہ حاشیہ مین ہے تحریر کرو الیا

تفصیل ریاستہاے مذکورہ بالا

کھولیرا اچہورہ الیریا وکلترا　پرگنہ نوشیر یا پراز　پرگنہ گمند بارامع خیرپورو لہارتی　پرگنہ سدکوکن

پرگنہ سیرپور بہنلاس وکنور کی　ریگستان رین اورزارہ　قلعہ شاہ گڈہ سرداس گڈہ دیگر قلعہ　پرگنہ ادیرا اسیرپور کی

[illegible]　پرگنہ اماموا　پرگنہ بھونگ اوربرا　سبرل اور پرگنہ مرکاکا　پرگنہ شنکارپور موارالی　پرگنہ روہا

پرگنہ بل بڈکا　پرگنہ چک مرگا　ایک ثلث چک کسمور ــــ

مین میر مراد علی تال پور نے میر رستم علی سے بباعث اسکے کہ وہ ضعیف اور کمزور ہیگا اس امر کا استدعا کیا کہ پگڑی
سرداری اور تمام ملک ہمکو لکہدے اور ہم سرکار انگریزی سے ہر طرح پر جواب دہ اور ذمہ دار رہینگے چنانچہ
میر صاحب موصوف امر مذکورہ بالا پر یعنی بہ نسبت دیدینے پگڑی سرداری و نیز تمام ریاست و قلعہ ہاے
وغیرہ کے راضی ہوئے اور مجسے قبل از سپرد کردینے پگڑی سرداری اور تمام ملک کے چاہا کہ ایک اقرار نامہ
متضمن چار دفعات پر کہ جسکا ذکر ذیل مین ہے دستخط کرون چنانچہ مین نے ویساہی کیا ــــ

دفعہ ۱ کہ بموجب اشتہار کے ملک سمت اوترا ورئی کے سرکار انگریزی کا ہے ــــ

دفعہ ۲ فلان فلان ملک بقبضہ میر مبارک خان ــــ

دفعہ ۳ ایضاً بقبضہ میر رستم خان ــــ

دفعہ ۴ میرا یعنی خرچ ذاتی میر رستم خان ــــ

چنانچہ مین دفعات متذکرہ بالا پر راضی ہوا اور کل ذمہ داری اپنے سر پر لیا اور اسپات کا اقرار کرتا ہون اور
لکہدیتا ہون کہ اگر سرکار انگریزی نسبت اس امر کے شکایت خواہ مطالبہ کرین کہ ملک سمت اوترا ورئی کو
تمنے علیمراد کو کیون دیا تو اسکا جواب دہ مین ہونگا اور سرکار انگریزی کو راضی کرونگا کاش وہ دعوی ملک کا
کرین تو ہم فوراً چہوڑ دینگے اور میر رستم خان پر کسیطرحپر نوبت تنگی نہ پہونچیگی پسران میر رستم خان کو کہ جنکو
مین اپنا بہائی خاص سمجہتا ہون اونکی جاگیر بحال کرونگا اور اوسمین کسیطرحکا فرق نہین ہوگا اور اونکی جاگیر سے
ایک بالشت زمین کا لینا بہی روا نہین ہے اونکی جاگیر پر ہمارا کچہ دعوے نہین یہ اونکا حق ہے اور اونکو
ملنا چاہیے جاگیر پسران میر مبارک خان کو بہی ہم نہین لینگے کاش سرکار انگریزی سے لے اس نظر سے

جب سر چارلس نپیر نے خبر اس استعفا کی سنی اوسنے میر رستم کی ملاقات چاہا مگر امیر موصوف
اوسکی انتظار ہی نکرکے سمت جنگل کے بھاگ گیا اور سر چارلس نپیر صاحب نے علی مراد
کو سرداری خیرپور کی عطا کی —

واضح رہے کہ بحالی میر رستم کی اوپر اون حقوق کے کہ جنسے وہ لاچاری سے محروم ہوا تھا
دربارہ دستخط کرنے اقرارنامہ بتجویز شدہ کے ایک شرط خاص تھی جنکو امیرون نے ٹھہرایا
تھا میجر اوٹرم صاحب کمشنر انگریزی مجاز پھر بحث کرنے اوپر اس معاملہ کے نہ تھے انکا
۱۴ فروری کو جملہ امراؤ سواے نصیر خان والی خیرپور کے عہدنامہ نمبری ۱۵ پر دستخط کیا
اور حقوق میر رستم کو تحقیقات آئندہ پر چھوڑ دیا دوسرے روز امراکی فوج نے آٹھ ہزار
آدمیون نے میجر اوٹرم صاحب کے مسکن پر حملہ کیا خیر بعد مقابلہ کے اپنی فوج مین آملے
واضح رہے کہ میانی اور دوبا کی لڑائیون کے باعث سے تمام ملک سندہ سواے ملک متعلقہ
علیمراد کے کہ سردار خیرپور بجاے میر رستم کے بلحاظ حق وراثت وگیری حکومت کے تھا
اور جو اراضی کہ اوسکا حق تھا اور وہ سپر بوقت لڑائی کے قابض تھا بہ تحت حکومت سرکار
انگریزی کے آگیا —

جو کہ تمام ملک سندہ کو سواے حصہ علیمراد کے سرکار انگریزی نے ضبط کر لیا اسلیے خواہ مخواہ

سرپرست ہم اپنے قبضہ مین لاتے ہین بعد ازان پھر اونکو واپس کر دینگے ہمکو اونکے ملک پر کچھ دعوی
نہین اور اونکے ملک کی ایک بالشت زمین بھی ہمارے لیے ناجائز ہے اور اونکا حق سب اونکو
پانا چاہیے میر رستم خان کی اور اوسکے خاندان نوکر غلام وغیرہ سب کی پرورش کرونگا خواہ زر نقد و دیگر
اراضی غرضکہ کسی بات کی کمی نہین ہوگی اور ہم اوسکی خدمت حسب مرضی اوسکے کرینگے اسلیے یہ چند کلمہ بطور
اقرارنامہ کے لکھدیا کہ وقت پر کام آوے اور خدا کو درمیان دیکر اقرار کرتے ہین کہ اسمین کسیطرح کا فرق
نہوگا محررہ ۱۰ ذیقعد ۱۲۵۹ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۱۸۴۳ع

تتمہ

میر رستم خان تعلقہ خیرپور پر حین حیات اپنے قابض رہین —— مرقومہ تاریخ مذکور الصدر منظور کیا —

مہر میر علیمراد

علیمراد کو فائدہ بہ نسبت اس امر کے ہوا کہ ملک خیرپور مین جسقدر چاہین اپنا حق بڑہالین چنانچہ اس نظر سے اوسنے ارادہ تبدیل کردینے اوس عبارت عہدنامہ نونہار کا کہ جسکے روسے دو گانون نصیرخان کے اوسکو ملے تھے کیا اور بجاے اون چھوٹے چھوٹے گانون کے بھاری بھاری نام کرنے چاہا لیکن وہ صفحہ قران شریف کا کہ جسپر وہ عہدنامہ لکھا تھا خراب ہوگیا بعدازان عہدنامہ دوسرے ورق پر حسب مطلب مفید مرادعلیخان کے لکھا گیا اور وہ ورق نکال لیا گیا الایہ جعلسازی ظاہر ہوگئی اور ۱۸۵۲ء مین اُسکی تحقیقات ہوئی اور علی مراد کو سزا دی گئی یعنی عہدۂ ریاست خیرپور سے معزول ہوا اور کل علاقہ سواے اون علاقون کے کہ جو اوسکے باپ نے اوسے بذریعہ وراثت نامہ کے دیے تھے چھین لیے گئے —

واضح رہے کہ اب علیمراد کے پاس ساڑھے تین لاکھ روپیہ کا علاقہ ہے اوسکی بسر اچھی طرح ہوتی ہے یعنی اختیار اوسکا بھاری بھاری مقدمات فیصل کرنے اور سزا دینے سواے قوم انگریزون کے اور دیگر مجرمان کے ہے —

بعد فتحیابی کے امرا معزول شدہ سندہ سے نکالدیے گئے اور سرکار انگریزی کے جانب سے وثیقے مقرر ہوگئے —

واضح رہے کہ سواے شیر محمد والی میرپور کے کل اور اُمرا مرگئے مگر اونکے خاندان کو خوب وثیقہ ملتا ہے —

مخفی نرہے کہ خاندان تالپور مین اکثرون کو اجازت واپس آنیکی سندہ کی ملی تعداد وثیقہ جواب اونکو ملتا ہے حسب ذیل ہے یعنی خاندان حیدرآباد ~~سالانہ~~ یکلاکھ سالانہ

خیرپور	میرپور	
یکلاکھ وسترہ ہزار	مالانہ	اٹہہ لاکھ جملہ بیہ لاکھ ماہ بدھ

نمبر ۱

پروانجات وغیرہ شاہ سندہ جو ۱۸۵۳ء مین جاری ہوئی

نمبر ۱ — نقل پروانہ غلام شاہ عباسی مرقومہ ۲۲ ستمبر ۱۷۵۸ء دستخطی قاضی محمد یحییٰ

جملہ افسران فوج وملکی و فقرا و کاشتکاران و باشندگان دورات لاری بندر اور ٹگا بندر
کرانچہ درا جا جوانیرہ ماسوتنگ نکاس بربندی گالاجار اگر گوزیرا جہ گنگہ
جوہی بار سرکار جاکوم چرکارہلو ناسی پور ہول کانڈی سرکار سووسیتن کوداہچ
سرکار نوہری ابی وغیرہ مواضع ہاے عملداری سرکار یہ واضح رہے کہ سمیٹن صاحب
گماشتہ سرکار کمپنی انگریزی نے آج ہمکو بہ نسبت اس امر کے اطلاع دیا کہ جملہ اسباب کہ
جو صاحب موصوف واسطے سرکار کمپنی موصوف کو خرید کرکے بمبئی کو روانہ کرتے ہین نبرخ بازار
ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ سے زیادہ دستوری نہین دستیے چنانچہ ہم اوسکو منظور کرکے حکم دیتے
ہین کہ صاحب موصوف سے سواے رقم معمولی کے زیادہ ایک حبہ نہ لیا جاوے
مگر اون اسباب ولایتی پر کہ جو بمبئی سے کوداہچ ولاری وٹھٹہ وغیرہ کو روانہ ہوتی
ہین اوس سے کہ جو تجار ٹھٹہ دیتے ہین نصف محصول دوان ٹوٹ کنا وغیرہ لیا جاوے
کاش کوئی جنس ایسی ہو کہ جسکو تجار ٹھٹہ کبھی نہین لیجاتے اوسکی دستوری وغیرہ معلوم
نہین ہوسکتی تو ایسی صورت مین انگریزون سے صرف نصف اوسقدر کا لینا چاہیے کہ جو
بھاری تجار اوس قسم کی جنس پر دیتے ہون مگر احتیاط اس امر کی رہے کہ اونسے اوس سے
زیادہ نہ طلب کیا جاوے اور نیل وغیرہ پر بھی کہ جسکو وہ کبھی پیشتر نہین لاسئے بشرح
متذکرۂ بالا دینا ہوگا اور اگر وے خود خواہ کوئی اور واسطے اونکے شورہ عملداری سرکار
مین یا اور کسی مقام مین خرید کرین او ایسی صورت مین بھی بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ دنیا ہوگا مگر
خوب خیال بہ نسبت اس امر کے رہے کہ کوئی عہدہ دار خواہ کاشتکار وغیرہ کسی حالت
مین شرح متذکرۂ بالا سے زیادہ طلب نہ کرین اور کسیطرح کی مزاحمت اونکے کار تجارت
مین نہ کرین اور یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ کاش بوجہ عدم فروختگی کے کوئی جنس واپس لیجانی
چاہین تو اوسمین کسیطرح کا محصول نہین پڑیگا اور نہ کوئی جنس از قسم کھانے پر جو جنس منگا
اسنیے جہاز پر کسی مقام سے روانہ کرین محصول پڑیگا اور اونکی باغ کے لیے بھی کچھہ مطالبہ
نہ کرین اور نہ کوئی باغبان کشتی یا جہاز وغیرہ پر کسیطرح کی مزاحمت کرین خواہ اونکو کسی
کار سرکار پر بھیجین اور یہ بھی حکم ہوتا ہے کہ اونکے کپڑے کی صندوق بھی کسیطرح پر نہ کھلی

اور نہ اونکی آمد ورفت مین کسیطرح کی دست اندازی ہو کیونکہ خلاف قاعدہ ہے اور بعد
چندے کوئی نیا محصول اونپر نہ لگایا جاوے اور نہ کسیطرح کی دقت اونکو خواہ اونکے
لوگون کو ہووے اونکو اختیار ہے کہ وہ کوئی جنس از قسم غلہ اور کوئی جنس انگریزی حسب
نرخ سے چاہین بیچین اور گھی اور تیل وغیرہ کے کپون پر اور نیز اجناس کے صندوقون اور
برتنون پر محصول بموجب وزن برتنون وغیرہ کے لگایا جائیگا اور دوبارہ پھر وزن نہین
ہوگا اور محصول ہاتھی دانت پر بموجب قیمت فروختگی کے ہوگا اور کاشش سمپٹن صاحب
کوئی مکان اورنگا بندر خواہ ناما مین خرید کرین یا بناوین تو ایسی صورت مین ہمارے نائبین
کو چاہیے کہ جہانتک ممکن ہو صاحب موصوف کو مدد دیوین تاکہ عمارت مطلوبہ مین زیادہ
صرف نہو غرض کہ ہرطرح کی دلجوئی اور دلاسا صاحب موصوف کا اونکے کارتجارت مین
کہ جس سے نہایت بہبودی سرکار کی متصور ہے کرنا چاہیے مگر کوئی دیگر انگریز کو مکان
وغیرہ نہین دینا چاہیے اور چونکہ انگریزون کو خوش رکھنا اور اونکی دلجوئی کرنا ہرطرح
سے مناسب ہے اسلیے حکم یہ ہے کہ کارروائی حکمنامہ کی بلا انتظاری ایک حکم جدید
ہر سال کے بخوبی ہوا کرے —

نمبر ۲ ترجمہ پروانہ غلام شاہ والی سندہ مشعر محصول وغیرہ سرکار کمپنی بمقام سندہ
مرقومہ ۲۲ ستمبر ۱۷۵۸ء —

جملہ فقرا یعنی جملہ کسان از قوم شاہی باشندگان اپی سندہ دیہداران متصدیان جوکہ اب
محکمہ جوگیون مین موجود ہین خواہ آیندہ آوین خواہ بہ تحت سرکار خواہ ہیٹکہ ورتہہ
لاری بندر اورنگا بندر کراچی وراچا چواترہ مسوٹی نکاس باربندی گلا بیچہ خواہ
مکان محصول غلہ یعنی اگر گزر راجہ گنتہہ جوہی بار سرکار کہلن چارکارہو سرکار ناسی پور
ہولکانڈی سرکار سودیسٹن کوداچ روہری اور جملہ مقامات تحت سلطنت ہمارے کو
واضح ہو ہے کہ صاحب دولت صاحب صداقت صاحب ایمان مشفق مہربان سمپٹن صاحب
کارندہ سرکار کمپنی نے یہ درخواست کی ہے کہ سرکار موصوف اپی اور ہندوستان

جملہ اشیاے سوداگری آمدنی خواہ رفتنی خرید خواہ فروخت پر بموجب اصل قیمت اوس
مقام کے ڈیڑھ روپیہ سیکڑہ محصول لیا جاوے چنانچہ ہمنے اوسکو منظور کیا ماورا
اسکے ہدایت بہ نسبت اس امر کے ہوتی ہے کہ گماشتہ موصوف کو جملہ اشیاے پر
جو وہ ادہر اودہر سے لاکر کوڑا بادروری وملتن وغیرہ کو روانہ کرتے ہین ایک پٹہ
یعنی اجازت نامہ لکہنا چاہیے اور جو اسباب کہ وہان پر وہ خرید کرین اوسپر بہی شرح
مذکورۂ بالا سے زیادہ نہ لیا جاوے اور اجناس مندرجہ ٹپہ پر نوشتہ یعنی محصول راہ پر
اجناس از قسم راہداری دیرہ داری منکٹ نٹ فرہت نگما دستیوباسے دوانہ
ہوتا جو بمقام کوڑا باد کرکارداری دولی مین ہوتی ہین و دیگر مثل نوسم کانسی دوانہ
پسجاری جواب خانہ وغیرہ پر نصف اوسقدر کا لیا جاوے جو سوداگران ملتن سے دیتے
ہین اور واضح رہے کہ اسپر خوب احتیاط چاہیے اور جس مقام پر کہ کوئی شرح معینہ
واسطے سوداگران ملتن کے نہو تو ایسی صورت مین اوسکا نصف لینا چاہیے جو اور بڑے
بڑے سوداگرون سے لیا جاتا ہے اور کسیطرح پر اون سے زیادہ نہ طلب کیا جاوے
اور کاشش کارندہ موصوف کوئی جنس مثلاً از قسم ہینگ یا نیل وغیرہ تاتا سے
لے آوے یا لے جاوے کہ جسکو وہ پیشتر کبہی نہ لایا ہوا اور نہ لے گیا ہوا ور نہ جسکے
لیے کوئی شرح معین ہو تو ایسی صورت مین مہتمم محصول دوانہ وغیرہ کو بموجب شرح
مذکورۂ بالا کے لینا چاہیے ماورا اسکے اگر گماشتہ موصوف کسی مقام موقوعہ عملداری
ہماری مین شورہ بناوین یا کسی دوسرے سے خرید کرین تو ایسی صورت مین اوپر اصل
قیمت مقام خریدنے کے ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ محصول لینا چاہیے ہمارے متصدیان و
مہتمم محصول دیرہ دار رہدار گذربان وغیرہ جملہ ملازمان مجاز تحصیل کرنے محصول
کشتیون مرکبیر یا چپٹ وغیرہ اور محصول معمولی کسیطرح سمری دیگر کسی مقام موقوعہ
عملداری ہماری مین نہین ہے اور نہ کسیطرح کی مزاحمت کرین اور گماشتہ موصوف
بہر حال اپنی تجارت و کاروبار بلا روک ٹوک حسب دلخواہ اپنے کرے اور اجناس
متذکرہ بالا سواے صاحب موصوف اور کوئی نہ لیجانے پاوے اور جو اسباب ہماشٹ

عدم فروختگی کے صاحب موصوف واپس لیجاوین تو اوسکو کسیطرح کی مزاحمت
نکیجاوے اور نہ اونسے محصول طلب کیا جاوے —

اور بروقت پہونچنے جہاز کسی بندرگاہ ہماری کے اگر صاحب موصوف کوئی جنس
واسطے آسایش ہمراہیان جہاز از قسم بیل گاے بھیڑی بکری وغیرہ کی از مقام تاتا
اور کہین خرید کرکے جہاز مین لیجاوین تو اون سے اوسپر محصول نہین طلب کرنا چاہیے
اور نہ باغ وغیرہ پر جو بنظر آرام اونکے کے ہے محصول لیا جاوے اور اونکے
باغبانون کو کسیطرح کی تکلیف ندیجاوے —

تمکو واضح رہے کہ ہمنے اونکو ان سب باتون سے بری کیا اور اونکے پہننے کے کپڑے
کی صندوق وغیرہ جو وہ لیجاوین تو کسیطرح پر کھولی نجاوین اور نہ کسیطرح کا دعوی
واسطے دیکھنے اونکے کے کیا جاوے۔ اور نہ موری دمصری وغیرہ پر جو وہ لیجاوین
محصول طلب کیا جاوے اور نہ اونکے ملازمان اور زیرپناہ اونکے سے بھی کسیطرح
کا محصول طلب کیا جاوے اور نہ اونکو کسیطرح کی تکلیف بسبب کسی محصول کے
جو ہمارے حکم سے لیا جاتا ہو یا بموجب دستور جدید کے آیندہ کو لیا جاوے دیجاوے
اور رنگانہ یعنی محصول چاور جو مقام تاتا مین یا نیگانہ مین فروخت ہوتا ہے اور نہ روئی
پر جو ادہر اودہر سے لاتے ہین کسیطرح کا محصول طلب کیا جاوے اور تنیل
یا گھی کے لیے بشرح معین واسطے فی کپّہ کے حسب معمول حساب کرکے محصول لیا جاوے
اور خواہ کپّہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو فی کپّہ آٹھ من قائم ہونا چاہیے اور تووشنہ یعنی ٹکڑے
ہاتھی دانت پر بشرح لعہ سیکڑا اوپر قیمت خرید کے لیا جاوے اور اس سے زیادہ
نہ لیا جاوے اور کاش گماشتہ موصوف بمقام تاتا یا اورنگا بندر مین کوئی مکان واسطے
کارخانہ اپنے کے بنایا چاہین تو ایسی صورت مین بہ تعمیر اوس مکان کے تم لوگون کو
بخوبی مدد دینا چاہیے تاکہ مکان بکفایت تمام طیار ہو کہ جس سے ہمارے ملک مین خوب
جمکر کار تجارت کا حسب دلخواہ اپنے کرین کہ جس سے ترقی مالگذاری اور بہبودی ملک
ہمارے کی منصور ہے اور واضح رہے کہ کسی دوسرے انگریز کے ساتھ ایسی عنایت

نہ کیجاوے اور نہ اونسے حسب رضامندی اونکی محصول اونکے کارخانجات کا لیا جاوے
جوکہ حضور کو رکھنا دوستی انگریزون کے ساتھ منظور ہے اسلیے حکم دیا جاتا ہے کہ سند ہذا
پر بخوبی لحاظ رہے اور اسناد جدید کی کچھ حاجت نہین ہے —
محررہ ۱۸۔ محرم ۱۲۷۳ھ یعنی ۲۲۔ستمبر ۱۷۵۸ء بمقام احمدآباد ملک سندہ —

چٹھی مرسلۂ غلام شاہ صوبۂ سندہ بنام مسٹر رابرٹ سپیٹن صاحب کارندہ سرکار انگریزی نمبری ۳ مرقومہ ۱۱۔ دسمبر ۱۷۵۸ء بمضمون ذیل بھیجی گئی —

واضح رہے کہ ہمنے اپنے جملہ ملازمان متعینان شاہ بندر کو بہ نسبت اِس امر کے ہدایت کیا ہے کہ کسی اسباب پر جو تجار بادشاہی شاہ بندر کو بے آوین کچھ محصول نہ لیا جاوے بجز اوسکے کہ جو وہ یہان سے لیجاوین کہ جسپر بھی بموجب شرح مقید کے لیا جاوے اسلیے ہم آپکو اطلاع دیتے ہین کہ آپ بدلجمعی تمام شوق سے جو اسباب جہان سے چاہیے خرید لاکر یہان تجارت کیجیے اور امید ہے کہ آپ کسی شخص کو واسطے پسند کرنے کوئی مقام بنا بر طیاری مکان واسطے کارخانہ کے بھیجیے گا —

حکمنامہ نمبری ۴ مرسلۂ غلام شاہ صوبہ سندہ بنام شاہ کستم داس مرقومہ ۱۸۔ دسمبر ۱۷۵۸ء مہر کردۂ قاضی صاحب بمضمون ذیل ہے —

تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ سپیٹن صاحب سے کسی اسباب پر جو باہر سے لے آوین محصول نہ طلب کرو اور نیز جس مقام پر صاحب موصوف واسطے بنانے مکان کارخانہ کے تجویز کرین بنانے دو اور طیاری مکان مذکور مین بخوبی مدد دو اور صاحب موصوف سے یگانگت حاصل کرو تاکہ وہ بآسایش تمام اسباب سوداگری کا لاوین کہ جس سے بہتری لنگرگاہ کی متصور ہے —

نمبر ۵ نقل پروانہ غلام شاہ عباسی محررہ ۱۸۔ محرم یعنی ۲۲ ستمبر ۱۷۵۸ عیسوی

مہری قاضی محمد یحیی —

جملہ کمائیران و افسران و باشندگان مقامات دورات لاری بندر اورنگا بندر
گرا انچیر وراجا چاوترا مسوٹی نکاس بہ بندی گلابجر گنڈ راجہ گنتہ جوہی بار
سرکار چلپن چارکارہلو سرکار ناسی پور ہلکا انڈہی سرکار سوو شٹن کودابیچ
سرکار بورا وغیرہ اور جملہ مقامات متعلق سرکار کو واضح رہے کہ مسٹر سمیٹن صاحب
گماشتۂ سرکار انگریزی سے نے ازجانب گورنر سرکار موصوف ملک ہندوستان و بمبئی
کے اطلاع بنسبت اس امر کے کیا ہے کہ جملہ اشیا سے پر جو صاحب موصوف ازجانب
سرکار ممدوحہ کے خرید یا فروخت کرین تو حسب نرخ بازار بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ کو
محصول دیتے ہین چنانچہ ہم اوسکو منظور کرکے لکھتے ہین کہ شرح مذکورۂ بالا سے یعنی جو
صاحب موصوف دیا کرتے ہین اوس سے زیادہ محصول نلیا جاوے اور اون اخبار
ولایتی پر جو بمبئی سے اسطرف کو آتی ہین اور یہان سے کودابیچ اور لاری وملتن
وغیرہ کو بھیجی جاتی ہین یا وہان سے آتی ہین اوسقدر کا نصف لینا چاہیے کہ جو تجار ملتن
سے بنسبت محصول لاہی لگاہی اور دوان ٹوف اور کنا اور چوکی وغیرہ سکے جو لیا جاتا ہے —
اور کاشش کوئی جنس ایسی ہو کہ جسکو تجار ملتن کبھی نہ لائے ہون اور جسکی شرح دریافت
کرنا ممکن نہو تو ایسی صورت مین انگریزون سے نصف اوسقدر کا لینا چاہیے جو عموماً اوپر
تجار عظیم اس قسم کے اجناس پر دیتے ہون مگر کسیحالت مین اوس سے زیادہ مطالبہ
نکیا جاوے اور ہینگ وزیل وغیرہ پر بھی جو ہنوز کبھی پیشتر نہین آیا بشرح مذکورۂ بالا کی
محصول لیا جاسے اور شورہ پر بھی جو وہ خود لاوین یا اوسنکے لیے اور کوئی دوسرا عملدار
سرکار یا درکہین سے لاوے بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑہ کے محصول لیا جائیگا اور کوئی شخص
اوس سے زیادہ نہ طلب کرے اور اوسنکے کار تجارت مین کسیطرح کا مخل نہو —
اور واضح رہے کہ اجناس مذکورۂ بالا کے خرید کرنے کا کوئی شخص مجاز نہ ہے گا اور یہ بھی
واضح رہے کہ کوئی چیز جو باعث عدم فروختگی کے واپس لیجاوین واجب المحصول نہوگی
اور نہ کسی چیز از قسم کھانی وغیرہ پر جو تانا وغیرہ سے لیجاوین بنظر آسایش انہی کے محصول

عائد ہوگا اور اونکے باغ یا باغبانان وغیرہ سے کسیطرح کا مطالبہ نہین ہونا چاہیئے —
اور اونکی کشتی باربرداری وغیرہ سے کسی طرح کی مزاحمت نہین کرنا چاہیے اور نہ اونسے
کام سرکار ہذا کا لینا چاہیے اور یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ اونکے صندوق ہاے محمولہ کپڑا
وغیرہ کھولی نجاوین اور نہ اونکی آمد ورفت مین کسیطرح کی دست اندازی کیجاے کیونکہ
یہ بات خلاف قواعد سرکار ہذا کے ہے اور کوئی طریقہ جدید مضر اونکے بجز شرح ہاے
اور قواعد سابق کے اختیار نکیا جاوے —
مخفی نرہے کہ اونکو اختیار رہے کہ کوئی چیز از قسم غلہ خواہ اور کوئی جنس ولایتی جس شہر مین
چاہین فروخت کرین —
اور محصول برتن محمولۂ گھی اور تیل وغیرہ پر و نیز صندوق و دیگر ظروف ہاے محمولۂ جنس پر
بموجب وزن ظروف کے محصول لیا جاوے گا اور حاجت وزن کرنے دوبارہ کی نہین
ہے اور محصول ہاتھی دانت پر بموجب قیمت فروختگی بشرح مجوزہ شاہ محمد مراد کی لیا جاویگا
کاش گورنر موصوف کوئی مکان واسطے کارخانہ مقام اورنگابندر یا تاتا بندر کے خرید کرین
یا تعمیر کرین تو ایسی صورت مین جملہ اہالیان ممالک مذکورۂ بالا کو مدد دینا صاحب موصوف
کو چاہیے تاکہ سرانجام تعمیر مکان بہ کفایت تمام ہو اور صاحب موصوف کو ہر طرح دلجمعی
بیچ کارروائی تجارت کے کہ جس سے بہتری سرکار ہذا کی متصور ہے کرنا چاہیے مگر اور
کسی قوم کلاہ پوش کو اسطرح کی اجازت حاصل نہین اور چونکہ ہمکو سرکار انگریزی کو خوش
کرنا ضرور ہے اسیلیے حکم ہوتا ہے کہ پروانۂ ہذا کی بلا انتظاری حکم ثانی کے تعمیل
بخوبی عمل مین آوے —

نمبر ۲

تین پروانجات شاہ سندھ جو ۱۸۶۱ء مین جاری ہوئے —
ترجمہ پروانۂ اول — جو غلام شاہ شاہ سندھ نے ۲۲ - اپریل ۱۸۶۱ء عیسوی کو ارقام
فرمایا حسب ذیل ہے —
جملہ فقرا و حاکمان خواہ دیگر عہدہ داران موجودہ حال اور نیز جو آیندہ محکمۂ محصول

ٹاٹا شاہ بندر اور لگا بندر کراچی یا وراچا و نیز تمامگان محکمہ محصول مویشی وغیرہ یعنی لکاسر و نیز غلہ و چرسا وغیرہ و گاٹ بیچواہر سرکار کھیلن چہ کار ہلو سرکار ناسی پور وغیرہ ہلکاند ہی سرکار سو ولسٹن کودا بادرورہی و جملہ مقامات بیچ قلمرو سرکار ہذا کو واضح رہے کہ مستر ارسکن صاحب آیر رزیڈنٹ سرکار انگریزی مقام سندہ دیا ہمارے مین آکر واسطے مستحکم کرنے کار تجارت اپنے افسران اعلی کے درخواست کیا چنانچہ بہ نظر بہا دوستی باہم سرکار ہذا و آنریبل کمپنی کے درخواست مذکورہ کو ہمنے منظور کیا اور حکم دیتے ہین کہ سواے انگریز کے اور کوئی قوم ولایتی اجناس سوداگری ملک سندہ یا صوبہ اور بچور مین خواہ اور کسی بندرگاہ متعلقہ سرکار ہذا مین سے آنے خواہ سے جانے کا مجاز نہ ہووے گا۔

واضح رہے کہ کوئی اسباب سوداگری متعلقہ کمپنی مذکورہ بالا خواہ کسی رعایا کمپنی موصوف کا کہ جو کسی بندرگاہ موقوعہ ملک ہمارے سے روانہ ہو تو مستوجب ادای محصول حسب الاجازت نامہ سابق نہوگا اور نہ اون سے کسیطرح کا مطالبہ کیا جاویگا اور جو اسباب کسی بندرگاہ سے بعد دینے محصول بشرح سابق کے مقام ٹاٹا مین لے آوین تو ایسی صورت مین اونکو سارٹیفکیٹ دینا چاہیے اور کسیطرح کا مطالبہ نہین ہونا چاہیے تاکہ کار تجارت اپنا اطمینان اور آسایش سے کرین اور جو اجناس کہ کسی بندرگاہ سے اور کہین لیجاوین تو اوس صورت مین حسب مضمون پروانہ سابق بشرح ڈیڑہ روپیہ سیکڑا محصول لیا جاوے اور درحالیکہ اجناس ٹاٹا سے خرید ہو کر روانہ کیجاوین تو اسصورت مین بجز شرح قرارداده سابق کے اور زیادہ محصول کا مطالبہ نکیا جاوے اور مخفی نرہے کہ سواے صاحب رزیڈنٹ موصوف کے اور کسی سوداگر کو اختیار خریدگی و روانگی شورہ جو مقام سندی یا اور کسی مقام موقوعہ عملداری ہماری مین پیدا ہوتا ہے حاصل نہین اور اگر کوئی سوداگر ایسا کرے یعنی خرید کرکے روانہ کرے تو اوسکی سزا ایسی کیجاے گی کہ آیندہ کو ایسی دست اندازی سے باز آوے اور جو شورہ رزیڈنٹ کمپنی موصوف کسی مقام موقوعہ عملداری ہماری مین لیجاے خواہ کسی سوداگر سے خرید کرکے

تو ایسی صورت مین اشخاص محکمہ محصول بشرح قرارداد سابق کے محصول لین تاکہ اہالیان
کمپنی موصوف اپنا کار تجارت بدلجمعی تمام کرین اور اونکی ڈونگی و کشتی وغیرہ کو بعد حاصل
کرنے اجازت کے کسیطرح کی روک ٹوک نہو اور نہ اونکے جہاز سوداگری کہ شاہ گڈہ
ہوکے جاوین جہازان گاردنر وکین غرض کہ کسیطرح کی دقت واقع نہونے پاوے ۔
خدانخواستہ کوئی جہاز و کشتی وغیرہ اونکی ریت پر آجاوے خواہ کسیطرح پر ہماری سرحد پر
شکست ہوجاوے تو ایسی صورت مین جملہ اہالیان سرکار کو لازم ہے کہ بخوبی مدد دین
اور جو کچھ اسباب وغیرہ متعلق ایسے جہاز کا بچ جاوے تو وہ فوراً سپرد رزیڈنٹ مذکور کر
دیا جاوے اور صاحب موصوف واسطے جانفشانی اور محنت کے کہ جو بیچ بچانے جہاز کے
ظہور مین آئی ہو انعام معقول دینگے کاش رزیڈنٹ موصوف ارادہ تعمیر کسی مکان پختہ
خواہ باغچہ کا مقام شاہ بندر مین کرین صاحب موصوف کو اختیار ہے کہ جو مقام پسند
کرین وہان تعمیر مکان مطلوبہ کی کرین اور اہالیان سرکار ہذا کو لازم ہے کہ صاحب
موصوف کی مدد کرین تاکہ تعمیر مکان کی جلد ہوجاوے اور واضح رہے کہ اسناد سابق
کسیطرح پر باطل نہین متصور ہین اور اونکی کارروائی بلاعذر ہوتی رہے جوکہ ہمارا منشا
راضی رکھنے سرکار انگریزی کو ہے نظر بران حکم ہوا کہ تعمیل مضمون پروانہ ہذا کی بخوبی
احتیاط رہے اور پروانجات جدید کی انتظاری نرہے محررہ ۱۶ رمضان ۱۲۵۴ ہجری
یعنی ۲۲ اپریل ۱۸۳۸ء ۔

پروانہ غلام شاہ صوبہ سندہ محررہ ۲۳ اپریل ۱۸۳۸ء ۔
جملہ اہالیان محکمہ محصول خواہ ٹھیکہ داران مالگذاری مقام شاہ بندر و کھرالی کو واضح ہے
کہ مسٹر ارسکن صاحب رزیڈنٹ سرکار انگریزی سندہ نے آج بہ نسبت اس امر کے
درخواست کی کہ جو فی جہاز پر موری سابق مین امام کو دیا جاتا تھا بہ نسبت انکے او
جہازون کے معاف کیا جاوے چنانچہ ہمنے درخواست مذکورہ بالا منظور کرکے روپیہ
محصول موری تعدادی مذکورہ بالا کا معاف کرکے تمکو لکھتے ہین کہ اونسے مطالبہ موری کا

نکرو اور واضح رہے کہ کاش سابق مین صعہ سے زیادہ فی جہازکے لیے دیاگیا ہو تو ایسی صورت مین جسقدر زیادہ دیاگیا ہو پھر واپس کیا جاوے تاکید مزید جانو مورخہ ۱۷- رمضان ۱۲۷۷ھ مطابق ۲۳-اپریل ۱۸۶۱ء

پروانہ غلام شاہ صوبہ سندہ مرقومہ ۲۲-اپریل ۱۸۶۱ عیسوی کا ترجمہ حسب ذیل ہے
جملہ فقرا حاکمان و دیگر عہدہ داران کو جو سررشتہ تحصیل محصول خواہ ٹھیکہ محصول سمندر سے مقام راری تک یا اور مقامات اور عملداری سرکار ہذا مین تعینات ہین یا آیندہ کو ہون واضح رہے کہ ارسکن صاحب رزیڈنٹ انریبل کمپنی سرکار ملک سندہ و توابعین صاحب موصوف کی کشتیان و شتر محمولہ اسباب سوداگری ہماری سلطنت مین روانہ کرتے ہین اسلیے تمکو لکھا جاتا ہے کہ بفور ورود پروانہ ہذا محصول معمولی موری و مصری یا گذربانی یا سوزکا اونسے نہ لو اور نہ کسیطرح پر اونسے اپنا کام لو اور نہ کوئی ہمارے توابعین اونکو کسیطرح پر ایذا پہونچاوے خواہ اونکی کشتیان یا شتر وغیرہ سے کسیطرح پر مزاحمت کرے تاکہ وہ اپنا کاروبار بآسایش تمام کرین کہ جس سے ترقی آمدنی محصول کی متصور ہے تاکید مزید جانو اور اسمین کسیطرح کا اعتراض نہو—
محررہ ۱۶-رمضان ۱۲۷۷ھ یعنی ۲۲-اپریل ۱۸۶۱ء

نمبر ۳

دستخط پرائیوٹ سکرٹری

دستخط پبلک سکرٹری

دستخط میر فتعلیخان

دستخط منشی

دستخط اکونٹنٹ

کلکٹران و ٹھیکہ داران موجودہ حال و آیندہ مقام کراچی کو واضح رہے کہ آج اِن کرنل صاحب انگریز وکیل آنریبل جانتھن ڈنکن صاحب گورنر بمبئی و بصورت ازجانب سرکار ملکہ معظمہ انگریز کمپنی بہادر نے یہان پہونچکر درخواست مشعر قایم کرنے کارخانہ تجارت بمقام کراچی کے

ونیز تعین کرنے شرح محصول اوپر جملہ اشیائے سوداگری آمدنی وروانگی عملداری ہماری خواہ بیرونجات وخرید وفروخت عملداری سندہ وآمدنی وروانگی کے کیا اسلیے بلحاظ دوستی مابین سرکار ہذا وانریبل کمپنی موصوف کے حکم دیا جاتا ہے کہ جملہ اشیاء سوداگری سرکار انگریزی پر محصول معمولی جو اور سوداگرون سے لیا جاتا ہے اوسکا ایک ثلث لیا جاویگا تاکہ سوداگر انگریزی باطمینان تمام اپنے کار سوداگری ونیز آمدنی محصول کی ترقی کرنے مین مشغول ہون اور احتیاط بنسبت اس امر کے رہے کہ رزیڈنٹ صاحب کے اسباب کی صندوق کے دیکھنے کے لیے یا کسی اسباب کے وزن کرنے کے لیے کسیطرح کی مزاحمت نکیجاوے بلکہ صرف زبان اور بیجک صاحب موصوف پر اعتبار کرنا چاہیے مخفی نرہے کہ اجناس خورد ونوش پیجو واسطے ہمراہیان جہاز کے ہوا ونیز محصول بنسبت اونکے سوای جہاز ڈونگی وغیرہ بشرح مروجہ جو سوداگران دیگر سے لیا جاتا ہے حساب کیا جاویگا کاش کسی اتفاق ناگہانی سے کوئی جہاز یا ڈونگی انگریزی جو سندہ سے لدی ہوئی جاتی ہو حد کراچی مین ڈوب جائے یا شکست ہو تو ایسی صورت مین ہمارے تواجین متعینہ کراچی کو اوسکی بحالی اور برآمد کرنے مین نہایت مدد کرنا چاہیئے اور بعد برآمد ہونے کے فوراً اونکے حوالہ کر دینا چاہیے اور جو کچھ صرف اوس امداد مین ہوگا صاحب رزیڈنٹ موصوف دینگے اور یہ بہی واضح رہے کہ تواجین صاحب رزیڈنٹ موصوف سے کوئی کام سرکار ہذا کا براہ زبردستی نہ لیا جاوے اور نہ اون سے کوئی اسباب متعلقہ سرکار ہذا کا زبردستی خرید کرایا جاوے رزیڈنٹ صاحب موصوف کو ایک چک زمین واسطے تعمیر مکان کارخانہ انگریزی ونیز للعہ بیگہ زمین باہر قلعہ کراچی واسطے باغیچہ کے بلا لگان دیا گیا اور یہ حکم ہوتا ہے کہ جہان کہین صاحب موصوف پسند کرین بشرطیکہ وہ آباد نہو اور نہ کوئی شخص دعویدار قبضہ کا ہو اراضی دیجاوے اور تمکو چاہیے کہ بہ تعمیر مکان مطلوبہ کے بخوبی مدد دو جو تصرف صاحب رزیڈنٹ موصوف کے ہوگا مستر سچانند کلکٹر حال کو لازم ہے کہ جملہ اشیائے سوداگری انگریزی پر اور نیز اونکے جہاز وغیرہ پر حسب مضمون پروانہ ہذا کے باستثنائے باغ مذکورہ بالا کے وصول کیا کرے

اور واضح رہے کہ پروانۂ ہذا ناطق ہے مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۲۱۴ھ مطابق ۱۸ اگست ۱۷۹۹ء عیسوی

مگر یہ کہ جملہ محصول وفیس وغیرہ بشرح معینہ کہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے لیا جاوے
شرح جملہ اشیاے آمدنی وروانگی بذریعہ جہاز کے ۳؍ سیکڑہ شرح محصول قیمت بازار
اوپر اشیاے آمدنی دو روپیہ سیکڑہ اوپر اشیاے روانگی منجملہ اوسکے صرف ایک ثلث
بابت چونگی کے منہائی کیا جاے —
اور فی صندوق اسباب روانگی از مقام تاتا پر بشرح ۵؍ لوازمہ کہرئی موری اوپر جہاز
ہر قسم محمولہ اسباب کے آمدنی پر ۴؍ روانگی پر ۲؍ خرواره اوپر گندم چاول وجوار
کے ۴؍ رہنوار جو ودھان پر ۲؍ رہنوار دیگر اجناس از قسم غلہ ۳؍

یہ تفصیل دستوری کی ہے

فیس زر دستوری پر فی روپیہ ایک پیسا مواجد ریہ
قیمت خرید پر ۴؍ روپیہ سیکڑہ موجداری روپیہ
دستوری ومحصول جملہ اشیاے آمدنی وروانگی
از راہ خشکی دستوری وفیس جو تجاران ٹہن
سے کیا جاتا ہے —

دستوری

قیمت فروختگی وخریدگی پر بحساب ۱؍ سیکڑہ

فیس

قیمت فروختگی وخریدگی پر ۲؍ سیکڑہ براتن روپیہ
دستوری فی روپیہ ایک پیسا مواجد ریہ
نٹ فی اونٹ ڈھائی پیسا
دستوری مقام کراچی اوپر جملہ اشیاے آمدنی بشرح
۳؍ سیکڑہ —

اوپر اشیاے آمدنی کے اگر للعہ سے زیادہ قیمت ہو تو فی روپیہ تین پیا

اور اگر اس سے کم ہو تو بموجب قیمت بازار اشیاے روانگی پر عا ر سیکڑہ

واضح رہے کہ جملہ اشیاے پر بجز غلہ کے اسی شرح سے لینا چاہیے ۔

فیس

جملہ اشیاے آمدنی خواہ روانگی پر بموجب قیمت بازار ایک روپیہ سیکڑہ

براتن روپیہ لینا چاہیے ۔

ہر شتر غلہ آمدنی یا روانگی پر ۱۰ ر نٹ لینا چاہیے ۔

ڈہائی پیا فی شتر دیگر اجناس روانگی خواہ آمدنی پر ۔

اور ایک پیا سواجد دریہ فی روپیہ دستوری پر ۔

ڈیٹمر تو یا ڈیڑہ سیر اور ۲ ر بھر سیے رہنوار غلہ پر بشرطیکہ کہی اور جگہ سے

آوے اور فوراً کشتی پر لد جاوے ۔ ۴ ۲ ر جو نگی فی رہنوار پر بشرح مذکورہ بالا

شرح

نیل کی فی شتر بڑے پر عسہ اور چھوٹے پر پندرہ جو خراسان سے واسطے روانگی

کے آوے ۔

اسافینڈہ پر جو خراسان سے واسطے روانگی کے آوے اوس پر فی

آٹھ منی للوسہ ۔

علاوہ اسکے جملہ اشیاے پر جو اطراف سے آتی ہین اور فوراً روانہ

کی جاتی ہین عا ر سیکڑہ ۔

فیس

شیشہ اور توہا جو کراچی مین خرید ہوتے ہین فیس کلکٹر مہ ر من

اوپر شیشہ کے ۔

اور ہ ر من لوہے پر ۔ فقط

دستخط
پرائی ویٹ سکرٹری

دستخط
پبلک سکرٹری

دستخط
میر محمد خان

دستخط
منشی

دستخط
اکونٹنٹ

جملہ جاگیرداران صاحبان مجسٹریٹ اور کلکٹر و ٹھیکہ داران وغیرہ متعینہ شہر تاتا شاہ بندر متوقعہ ملک سندہ و لارکو جو عملداری سرکار ہذا کی ہے واضح رہے کہ آج ان کرو صاحب وکیل عالی مرتبت صاحب عقل آنریبل جانتھن ڈنکن صاحب گورنر بمبئی و معورت نے از جانب سرکار کمپنی معظمہ بہادر کے حضور مین اگر درخواست مشعر تصفیہ ہونے معاملات کا تجارت واسطے اپنے رقا ۔۔۔ ہا ۔۔۔ کے گذرانا اسلیے بنظر قائم رکھنے دوستی ساتھ کمپنی معظمہ ممدوحہ کے ہنے ایک ہدایت نسبت محصول جملہ اشیاے سوداگری آمدنی و روانگی ممالک بیرونجات و نیز خرید و فروخت ممالک سندہ عملداری سرکار ہذا کے جاری کیا ہے اور حکم دیتے ہین کہ تحصیل محصول جملہ اشیاے تجارت آمدنی و روانگی نیز خرید و فروخت کے بشرح مندرجہ جیسا کہ بعہد غلام شاہ راٹھورہ متوفے کے ہوتی تھی ہوا کرے اوس مین کسیطرح کی تبدیلی واقع نہو اور سواے رزیڈنٹ کمپنی موصوف کے اور کوئی دوسرا شخص از قوم یورپ مجاز لے آنے یا لے جانے اشیاے تجارت کا نہوگا واضح رہے کہ جنس شورہ قلمی و آبی کو اگر انگریز یہ عملداری ہذا مین بنانا چاہین تو اوسکا محصول بھی اوسیطرح سے لیا جائیگا جو بعہد میر غلام شاہ راٹھورہ کے لیا جاتا تھا اور قطعہ بگیہ اراضی برلا لگان صاحب موصوف کو واسطے طیاری باغ کے دی گئی اور نسبت اس امر کے بخوبی احتیاط رہے کہ صاحب موصوف کے دلال مودی دھوبی پینھر بڑھئی انیٹ پز اور صراف وغیرہ یعنی جملہ ملازمان گودام سے کوئی کام سرکار ہذا کا نہ لیا جاے بلکہ اونکو اسیقدر رعایت کا مستحق سمجھنا چاہیے جو کہ بعہد شاہ مذکور کے تھا اور نہ واسطے خریدنے کسی اسباب کے اونسے زبردستی کیجاے تاکہ کارندگان انگریز باطمینان تمام و اعتبار تمام

سے کے تبرقی اپنے کارتجارت وآمدنی محصول سرکارہذا بدل مشغول ہون اوراس امرکی بھی احتیاط
رہے کہ بنظر معاینہ صندوقہاے محمولۂ کپڑا رزیڈنٹ صاحب خواہ وزن کرنے کسی کے
کسیطرح کی مزاحمت یا روک ٹوک نکیجاوے بلکہ صرف بیجک اور بات پر صاحب موصوف
کے کاربند ہونا چاہیے ۔

بہ تعمیر کسی مکان واسطے کارخانہ کہ جو بصرف زر سرکار انگریزیہ کے ہوگا ہمارے تو ابین کو لازم
ہے کہ کارندۂ انگریز متعینہ کو بخوبی مدد دین اور نسبت مطالبہ محصول اوپر اجناس از قسم
کھانا وغیرہ جو واسطے ہمراہیان جہاز کے ہو و نیز محصول موری جہاز وکشتی وغیرہ کی نسبت
وہی قواعد جاری رہینگے کہ جو میر غلام شاہ کے عہد مین تھے ۔

کاش باتفاق ناگہانی کوئی جہاز کشتی یا ڈونگی انگریزی بوقت آنے یا جانے ملک سندہ سے
مع اسباب کے سمندر یا دریا مین شکست ہو جاوے یا ڈوب جاے تو ایسی صورت مین
جہانتک ممکن ہو اوسکے بچانے مین مدد دینا چاہیے کہ جسکا صرف رزیڈنٹ انگریزی کے
طرف سے ہوے گا اور یہ بھی واضح رہے کہ جو اسباب بباعث عدم فروختگی کے واپس
جاوے تو اوسمین طریقۂ مجوزہ بعہد غلام شاہ راٹھور اپہ کاربند ہونا چاہیے اور اوسمین
کسیطرح کا فرق نہوگا ۔

واضح رہے کہ جملہ اشیاے تاتا پر محصول بشرح مجوزۂ میر غلام شاہ راٹھور احسب رپورٹ
دستخطی شیخ بیگ محمد اور ابسرداس کلکٹران سابق کے لینا چاہیے ۔

مارمن سے صامن تک اسباب پر جو شاہ بندر سے تاتا گھاٹ کو آوے اوسپر ایکصد شش روپیہ
تاتا لینا چاہیے ۔

اور سا سے سامن تک لہ لہ ۔

اور ۱۰۰ اسے سامن تک صہ ۔

ور ۱۰۰ امن سے کم بشرح ۵ ر من ۔

اضح رہے کہ یہ شرح واسطے اون اشیاے کے ہے جو براہ تری کے آوین اور ہر من
اسطے اون اسباب کے جو براہ خشکی کے آوے اور کوٹ ہا فینڈہ شال وغیرہ و دیگر اشیای

شمالی پر روانگی اور آمدنی کے بیے اوپر اصل قیمت مقام تاتا کے ڈیڑہ روپیہ چھنی لیا جائیگا اور اونی کپڑا جو شاہ بندر سے آتا ہے اوسپر بشرح آٹھ آنہ فی من کے لینا چاہیے اور نسبت اون اشیاء کے جو تاتا سے شاہ بندر کو یا اور کسی شہر موقوعہ ملک سندہ مین بھیجی جاتی ہین شرح مجوزہ غلام شاہ ٹھورا یا تحصیل شیخ حسین راہدار مرعی متصور ہے اور تشخص اونکی بموجب دستور دیگر سوداگران کے کیجاسے اور محصول اوپر مہر کرنے پیسون کے چھہ روپیہ من چھنی روپیہ لینا چاہیے قیمت ہاتھی دانت پر شخص خرید کنندہ سے بشرح عہ چھنی فی سیکڑہ تاتا روپیہ لیا جاویگا۔

اوپر غلہ قسم اول بشرح ۱۲ار فی رہنوار اور واقع نکاری فی ۳۰۰ رہنوار پر ۱۲ار اور قسم دوم پر ۶ر فی رہنوار اور واقع نکاری ۱۲ار فی ۳۰۰ رہنوار — واضح رہے کہ جو غلہ تاتا سے خرید ہو کر روانہ ہوا اوسپر فی رہنوار سے تاتا محصول اور فیس صندوق وغیرہ عہ اور چنگی فی رہنوار ۳ٹوگا —

واضح رہے کہ اجازت نامہ براے خریدگی غلہ اور روانگی شاہ بندر کے لیے قسم اول فی رہنوار بشرح عہ تاتا کے اور قسم دوم پر بشرح ۱۲ار فی رہنوار کے لینا چاہیے — فیس چٹی سلامتی اور نذرانہ آمد رفت جہاز کا اوسی شرح سے لیا جائیگا جو اور سوداگرون مین مروج ہے —

اور چھوٹے غلہ پر جو شاہ بندر سے روانہ ہوتے ہین اصل قیمت پر للعہ چھنی سیکڑہ کے لیا جائیگا —

واضح رہے کہ اون اسباب پر جو باہر آوین انگریزون سے بشرح ڈیڑہ روپیہ چھنی کے اوپر قیمت کے دستوری لینا چاہیے اور شورہ قلمی و آبی پر بشرح عہ تاتا کے اوپر کل قیمت کے لینا چاہیے —

اور کشتیان محمولہ اسباب پر جو اور جگہ سے تاتا مین آوین ایک روپیہ اور ۳۰ پیسہ لینا چاہیے کرایہ کی کشتیون پر مالکان کشتی سے بشرح رائج الملک کے موذی لینا چاہیے اور کشتی انگریزی پر ایک روپیہ تاتا —

شتر اور گھوڑے اور بیل اور دیگر مویشیان پر بشرح ۱۲ اور کل قیمت کے جملہ لینا چاہیے —
اور اجناس از قسم خوانچہ یا صندوق وغیرہ پر اصل قیمت پر ۵ سیکڑہ تاتا لینا چاہیے
پھل و ترکاری وغیرہ پر اوسی شرح سے دینا چاہیے جو اور رعایا ملک سے لیا جاتا ہے
گھاس خشک پر جو خرید کیجائے بشرح ایک روپیہ فی ۱۰ گٹھہ کے لیا جاوے —
سرتی پر بشرح ایک روپیہ فی چھہ من کے لیا جاوے اور ۲ من پھونکے ہوئے چونہ پر جو بطور رنج طیار کیے جاتے ہین لیا جاوے —
گوند پر جو باغ مین پیدا ہو کر زکی دار کے ہاتہ فروخت کیا جاتا ہے اوسی شرح سے لینا چاہیے جیساکہ کسان سے لیا جاتا ہے اور لکڑی وغیرہ پر جو بہ تعمیل عمارت مستعمل ہوتی ہے بقدر نصف اوسکے لینا چاہیے جو پیشتر سے معین ہے اور واضح رہے کہ جنس جو پیر اور رنبی بنی بشرح ایک روپیہ تاتا فی کشتی لدی ہوئی آمدنی و رفتنی پر لیا جائیگا اور کشتی کرایہ پر موری بشرح [illegible] کے لیا جائیگا —
رسوم قانونگو اوپر جملہ اشیائے جو از راہ تری کے جاتے ہین بشرح ذیل ہے یعنی ۱ من سے ۲۰۰ من تک ۱ تاتا —
۳ من سے ۵۰۰ من تک [illegible] —
۱۰ من سے ۳۰۰ من تک [illegible] — اور ٹھوکا ہیرنبڈی و چوپار بموجب شرح رائج الوقت غلام شاہ کے قائم رہنا مقصود کرنا چاہیے اور کل تعداد کم از ۱۰۰ روپیہ کے تین پیسا یعنی فی روپیہ گمذر سو بھی لینا چاہیے افسوس ہے کہ محرر جو اسکے بارہ مین زیادہ تفصیل بیان کرسکتا تھا مر گیا اور واضح رہے کہ دستوری میر غلام شاہ ٹھوراکی بھی تحصیل کرنا چاہیے اور زر معینہ جو سابق مین ٹکیس بعد کلکٹری چندی رام کے گودام انگریزی سے بطور خیرات کے پاتے تھے وہ اب شمول بہ مالگذاری سرکار ہو گیا اور اوس کا صرف حسب تجویز سرکار کے ہوگا —
مخفی نرہے کہ حساب آمدنی محصول شاہ بندر موقوعہ پرگنہ رکاہی کے اوسیطرح ہونا چاہیے

جیساکہ بعہد غلام شاہ رٹھورا بموجب نقل شرح معینہ دستخطی و مہری شیخ بیگ محمد و انسر واسم
زکی داران سابق کے ہوتا تھا۔

واضح رہے کہ جس اشیاے آمدنی سمندر پر محمد مراد الجان نے محصول معین کیا تھا اور بعد ازان
میر غلام علیشاہ نے معاف کردیا تھا وہ ابھی معاف متصور ہونگے۔

جو اجناس کہ تاتا سے شاہ بندر کو روانہ ہوتے ہین اونپر بموجب اصل قیمت خرید سند زجہ بحساب
کے ساڑھے سات آنی تاتا فی سیکڑہ چٹھی پر لیا جاتگا غلہ اور گھی پچو پرگنہ رکرا ٹا سے خرید ہوکر روانہ
ہوتا ہے بشرح عہ سیکڑہ تاتا روپیہ لینا چاہیے اجناس جو اور ملک سے تاتا ہوکر جائین
اونپر بموجب تعداد معینہ اوس مقام کے بشرح عہ سیکڑہ تاتا کے بوقت روانگی لینا چاہیے
لوازمہ پیمانی پر بشرح ایک تریا فی رہنوار کے لینا چاہیے اونٹ ہاتھی دانت پر ۸۰ رہنوار
پر ۲۱ر لینا چاہیے اونٹ مسلمانی پر ار تاتا فی رہنوار لینا چاہیے اور فی گٹھر جہی پر جو روانہ ہوتی ہین تاتا اور
لینا چاہیے لوازمہ پینگی فی ۱۰۰ من چوبیا روانگی پر ایک ند لینا چاہیے اور فروختنی ہاتھی دانت پر ۵ر سیکڑہ اصل قیمت تاتا روپیہ لینا

تفصیل محصول اون اجناس کا جو گودام سے براہ خشکی یا تری تاتا کو بھیجی جائین۔

کشتیان محمولہ اسباب بتعداد زائد از ۱۰۰ من پر لہ تاتا اور ۲ر من اوپر اسباب محمولہ گاری
اور غلہ پر جو رکرا ٹا سے خرید ہوکر تاتا کو روانہ کیا جاوے اوسپر اول قسم پر ۲ پیسا فی رہنوار
اور قسم دوم ۵ پیسا اور پیمالی ایک تریا فی رہنوار کے لینا چاہیے۔

محصول زمینداری شاہ بندر کا حسب متذکرۂ بالا بموجب قاعدۂ مجاریۂ اعہد غلام و سیر
کے قائم رہے۔

اور واضح رہے کہ جملہ اشیا نے روانگی پر بموجب چالان انگریزی سوا روپیہ سیکڑہ اور اشیاے
آمدنی پر ۱۲ر سیکڑہ لیا جاوے۔

لوازمہ منزلانہ فی کشتی ۱۰ر تاتا لیا جاوے اور فی من ار بار برداری خشکی پر لیا جاوے۔
اور ہاتھی دانت پر جو نصیر پور اور ہتی کانڈی کو روانہ ہوتا ہے اوپر اصل قیمت کے
بشرح ۱۰ر سیکڑہ تاتا روپیہ کے لیا جاوے اور رسوم تانگو رکرالا کا بموجب شرح
آج الوقت کے قائم رہے۔

لوازمہ ہاتھی دانت روانگی و آمدنی پر ۸۰ رہنوار پر پہرتاتا لینا چاہیے بشرطیکہ وزن مین آٹھ من ہو ورنہ بموجب قیمت فی ۱۰۰ رہنوار کے لینا چاہیے —

لوازمہ مسلمانی پر بشرح ۸ رفی رہنوار کے لینا چاہیے —

چونکہ کل شرح معینۂ عہد میر غلام شاہ رٹھورا کے دستیاب نہین ہوسکتی اسلیے حکم دیا جاتا ہے کہ تحصیل محصول جملہ مقامات موقوفہ سندھ و فار علداری سرکار مین بموجب مضمون نقل پروانۂ زمانۂ سابق کے کہ جو پاس انگریزون کے موجود ہے کیجاوے یعنی تاتا روپیہ ڈیڑھ روپیہ سیکڑہ محصول اور فیس ہاے معمولی کا نصف اون سے لیا جاوے پس چاہیے کہ ہین ترچیندی الحال متم محصول تاتا و شاہ بندر و فار عمل و نان عمل کلکٹران سندھ اور لار بموجب اُسکے بلا اعتراض کاربند ہون —

محررۂ ۲۱ ربیع الاول ۱۲۵۱ھ مطابق ۲۳ اگست سنہ ۶ —

بموجب حکم شاہی کے لکھا جاتا ہے کہ تعمیل مضمون سند ہذا کی از تاریخ سند ہذا ہو

مہر شاہ
میر فتحعلیخان

مہر حیدر
شاہ مذکور

کلکٹران و ٹھیکہ داران موجودہ و آیندہ مقام کراچی کو واضح ہو کہ آج مسٹر کر و صاحب وکیل عالی القاب اہل فراست آنریبل جانٹن ڈنکن صاحب گورنر بمبئی و سورت از جانب معظمۂ سرکار انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر دربار ہذا مین تشریف لائے جو کہ صاحب گورنر موصوف نے دربارۂ قائم کرنے دوستی مابین دونون سرکارون کے ازبس سرگرمی و توجہی ظاہر کی اسلیے ہمنے بنظر آسایش و خوشی کمپنی موصوف کے تجویز کیا کہ اونسے منجملہ فیس فوجداری کے ایک ثلث یعنی ڈیڑھ روپیہ سیکڑا اوپر کل قیمت اشیاے سوداگری کے معاف کرین اور فیس سوا جدوا یہ کا تمام و کمال معاف کر دیا اور نیز دو کھیپ جہاز محمولہ اسباب کے اور ملک سے آوے سال مین دو کھیپ کا موری کل کشتیون و جہاز وغیرہ کا معاف کر دیا

اسلیے بذریعہ پروانہ ہذا انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ بموجب اسکے تاریخ مندرجہ سے سکاربند ہوا اور دو ثلث فیس فوجداری اور دو ثلث محصول بموجب مضمون سند سابق کے وصول کرکے جمع ہمیچ کیا کرو۔

محررہ ۱۷۔ ذیقعدہ ۱۲۱۴ھ مطابق ۱۲۔ اپریل ۱۸۰۰ء۔

مہر شاہ میر فتح علی

پروانہ مجاریہ حضور

جوکہ ہم مسٹر کرو صاحب کو منجملہ اپنے دوستان خیرخواہ کے تصور کرتے ہین اسلیے بنظر منزلت صاحب موصوف اوا اونکے آقا کے تم قلعداران اور افسران متعینہ قصبہ کراچی کو ہدایت بنسبت اس امر کے کیجاتی ہے کہ اگر صاحب موصوف اندر خواہ باہر قلعہ کے پھاٹک ہوکر مسلحہ جائین تو کسیطرح پیر صاحب موصوف سے روک ٹوک نہ کرو بلکہ نہایت محبت اور اخلاق کے ساتھ پیش آو تاکید جانو۔ مورخہ ۱۹۔ ذیقعدہ یعنی ۱۴۔ اپریل ۱۸۰۰ء

نمبر نہم

عہدوپیمان جو باہم سرکار انگریزی اور امراء سندہ کے بتاریخ ۲۲۔ اگست ۱۸۰۹ عیسوی کو قرار پایا۔

مہر غلام علی شاہ

ضمن اول

باہم سرکار انگریزی و سرکار سندہ یعنی میر غلام علی و میر کریم علی و میر مراد علی کے ہمیشہ دوستی قائم رہے گی۔

ضمن ۲

مابین دونون سرکارون کے کبھی نفاق نہین ہوگا۔

ضمن ۳

آمدورفت وکلاے ہردوسرکار یعنی سرکار انگریزی و سرکار سندہ کے ہمیشہ جاری رہے گی۔

ضمن ۴

سرکار سندہ قوم فرانسیس کو ملک سندہ مین قیام نہین کرنے دینگے فقط محررہ ۱۰- رجب المرجب ۱۲۲۴ھ یعنی ۲۲- اگست ۱۸۰۹ء -

واضح رہے کہ تصدیق عہدنامہ مذکورہ بالا کی رایٹ انریبل گورنر جنرل نے بمقام فورٹ جارج کے بتاریخ ۱۶- نومبر ۱۸۰۹ء کو کیا -

دستخط ان. بی. ایڈمنسٹن

مہر

سکرٹر

نمبر ۵

عہدنامہ جو مابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و امرائے سندہ کے بتاریخ ۹- نومبر ۱۸۲۰ء کے قرار پایا -

بنظر محفوظ رکھنے کسیطرح کے قضیہ باہم سرکار انگریزی و سرکار سندہ کے و نیز مستحکم کرنے دوستی باہم دونون سرکارہاے موصوف کے میر اسمعیل شاہ واسطے کرنے عہد و پیمان از جانب سرکار سندہ سات انریبل گورنر ممبئی کے مجاز کیے گئے ہین اور ضمنہاے مندرجہ ذیل بالاتفاق ہر دو فریق کے قایم کیے گئے ہین -

ضمن اول

باہم سرکار انگریزی ایکطرف اور میر کریم علی میر مراد علی طرف ثانی کے ہمیشہ دوستی قائم رہیگی

ضمن ۲

آمد و رفت ہر دو سرکار کی بذریعہ وکلاے فریقین آپس مین قائم رہے گی -

ضمن ۳

امرا سندہ کسی اہل یورپ یا امریکہ کو اپنی سلطنت مین قیام نکرنے دینگے

ضمن ۴

اور کاشتکار کوئی رعایا منجملہ ہر دو سرکار کا ایک سرکار کو چھوڑ کر دوسری سرکار کی عملداری مین جاوے تو ایسی صورت مین بشرطیکہ آدمی نیک چلن ہو اوس عملداری مین ہونے دیا جاوے گا

اور اگر شخص مفرور کسی بلوہ وغیرہ کا مجرم ہو تو ایسی صورت میں اوس سرکار کو کہ جسکی عملداری میں
جا کر رہا ہے لازم کہ مجرم کو گرفتار کرکے سزا دے اور اپنے ملک سے نکال دیوے۔

فصل ۴

امرا سندھ کو لازم ہے کہ قوم خاص کی غارتگری کو و دیگر اقوام کو اپنی سرحد میں روکین اور
نیز حکومت انگریزی میں کوئی چڑھائی نہونے دین۔

(مہر ایسٹ انڈیا کمپنی)

مرقومہ ۹ نومبر ۱۸۲۰ع دستخط ایم الفنسٹن

واضح رہے

کہ عہد و پیمان ہذا باہم میر صاحب یعنی میر اسمٰعیل شاہ وکیل میر کریم علی خان رکن الدولہ و میر شاہ
مراد خان امیر الدولہ [illegible] و مسٹر الفنسٹن صاحب گورنر بمبئی کے بروز پنجشنبہ ماہ صفر
سنہ ۱۲۳۶ ہجری میں قرار پایا انشاء اللہ تعالیٰ اسمین کسی طرح کا فرق نہین ہوگا۔

(مہر میر اسمٰعیل شاہ)
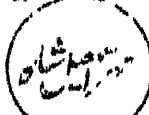
واضح رہے کہ عہد و پیمان مذکورہ بالا کو سپریم گورنمنٹ نے ۱۰ فروری ۱۸۲۱ع کو منظور فرمایا

نمبر ۶

عہدنامہ ساتھ میر رستم خان سردار خیرپور کے

واضح رہے کہ ایک عہدنامہ مشتمل ۴ دفعات باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و میر رستم خان
تالپور سردار خیرپور کے بمعرفت لفٹنٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب وکیل از جانب سرکار انگریزی کہ
جنکو رایٹ آنریبل لارڈ ولیم بینٹنک صاحب بہادر جی سی بی اور جی سی ایچ
گورنر جنرل ہند نے اختیار دیا تھا بتاریخ دوسری ذیقعدہ ۱۲۴۷ھ یعنی ۴ اپریل ۱۸۳۲ع کو قرار پایا
عہدنامہ مذکور بطور علامت [illegible] کے بتاریخ ۱۹ جون ۱۸۳۲ع کو بمقام شملہ زبان
انگریزی و فارسی میں بمضمون ذیل کے تحریر ہوا۔

دفعہ اول باہم ہر دو سرکار دوستی دوامی رہیگی۔

دفعہ ۲ ہر دو سرکار اقرار اس بات کی کرتے ہین کہ پشت در پشت ایکدوسرے کی حکومت اور اختیار پر طمع نہین کرین —

دفعہ ۳ حسب الدرخواست سرکار انگریزی مشعر جاری رکھنے دسیشے راہ دریاے سندہ اور دیگر راستہ ہاے سندہ واسطے سوداگران ہندوستان وغیرہ کے سرکار خیرپور اپنی سرحد مین مراتب درخواست کردہ کو اون شرطون کو کہ جو سرکار حیدر اباد یعنی میر مراد علیخان تالپور سے ساتھ طے پاوے منظور کرتی ہے —

دفعہ ۴ سرکار خیرپور ایک نوشتہ نقشہ دربارہ ٹھیک اور واجبی محصول بہ نسبت جملہ اشیاے کے کہ جوازروے عہدوپیمان ہذا کے آیا جایا کرے سرکار انگریزی کو دنیا قبول کرتی ہے اور بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتی ہے کہ کسی تاجر پہ کسیطرح کی روک ٹوک دربارہ اونکے کارخانجات کے نہین ہوگا —

مہر گورنر جنرل — دستخط ڈبلیو بنٹنگ — مہر انریبل کمپنی

نمبر ۷

عہدوپیمان جو ساتھ سرکار حیدرآباد کے سندہ مین ہوا —

واضح رہے کہ ایک عہدنامہ متضمن بہ دفعات ۷ باہم انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و میر مراد علیخان تالپور بہادر حاکم حیدرآباد کے معرفت لفٹنٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب ایلچی ازجانب سرکار انگریزی کہ جنکو رایٹ انریبل لارڈ ولیم کیونڈس بنٹنک صاحب بہادر جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند نے اختیار دیا تھا بتاریخ ۱۸ ذیقعدہ مطابق ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۳۲ع کو قرار پایا اور عہدنامہ مذکور بطور علامت رضامندی کے بتاریخ ۱۹ جون ۱۸۳۲ع کو بمقام شملہ بزبان انگریزی و فارسی بمضمون ذیل تحریر ہوا —

دفعہ ۱

دوستی ہر دو سرکار مندرجہ عہدنامجات سابق بیزوال رہے گی بلکہ عہدنامہ مذکور مین بوجہ درمیانی ہونے لفٹنٹ کرنیل پاٹنجر صاحب ایلچی کے چند باتین مفید باین نظر شامل کی گئی ہین

کہ دوستی باہم ہردو سرکار مذکورۂ بالا کے میر مراد علی کے خاندان مین نسلاً بعد نسل قائم رہے۔

دفعہ ۲

ایک سرکار دوسرے سرکار کے ملک کو نظر طمع سے نہ دیکھے۔

دفعہ ۳

سرکار انگریزی نے دربارۂ آمدرفت تجاران ہندوستان ازراہ خشکی وتری سندہ کے ونیز آمدرفت جملہ اشیاے سوداگری کے ایک ملک سے دوسرے ملک کو سرکار حیدرآباد سے درخواست کیا اور سرکار موصوف نے درخواست مذکور کو بشرائط ذیل منظور کیا۔
شرط اول کوئی شخص راستہ ہا اور دریای مذکورۂ بالا سے کوئی اسباب لڑائی کا نہ لیجاسے۔
شرط دوم کوئی جہاز یا کشتی مسلح دریاے مذکور سے نجاے۔
شرط سوم کوئی سوداگر انگریزی ملک سندہ مین قیام نہ کرنے پاوے گا مگر اونکو اختیار ہے کہ بوقت ضرورت آوین اور بعد فارغ ہونے اپنے کام سے ہندوستان کو واپس چلے جاوین۔ فقط

دفعہ ۴

جب کسی سوداگر کا ارادہ آنے ملک سندہ مین ہو تو اوسکو سرکار انگریزی سے ایک نوشتہ حاصل کرنا چاہیے اور اوس نوشتہ کی اطلاع سرکار حیدرآباد کو بذریعہ رزیڈنٹ متعینہ کچھ یا اور کسی عہدہ دار سرکار انگریزی کے ہونا چاہیے۔

دفعہ ۵

سرکار حیدرآباد نے جملہ اشیاے سوداگری پر جو اوس راستہ سے آیا جایا کرین ایک شرح محصول کا معین کیا ہے کہ حسب شرح معینہ مین کسیطرح کی کمی یا بیشی نہین ہوگی تاکہ کسی طرح کا ہرج یا روک ٹوک بیچ کار تجارت کے نہو اور نیز جملہ افسران محصول و مالگذار سرکار سندہ کو ہدایت بہ نسبت اس امر کے ہو کہ وے بحیلۂ انتظاری دربارۂ صدور احکام جدید واسطے تحصیل محصول کے کسیطرح پر سوداگران کو روک نہ رکھین اور سرکار موصوف ایک فہرست یعنی نارخ محصول کے جو ہر قسم کی شے پر معین ہو سرکار انگریزی کو دین۔ فقط

دفعہ

واضح رہے کہ عہدنامجات سابق کے وے اجزا جوکسیطرح پر عہدنامجات جدید مین تبدیل نہین ہوئے ہین اور نیز شرائط قرارداد بحال بلا زوال اور مرعی متصور ہین اور انشا اللہ تعالی اسمین کسیطرح کا فرق واقع نہو گا —

دفعہ

واضح رہے کہ آمدورفت وکلاے ہر دو فریق کی درحالیکہ بنظر کارروائی کسی حق یا بہ ترقی دوستی کے اونکا بھیجا جانا مصلحت معلوم ہو ہوا کریگی —

مہر گورنر جنرل — دستخط ڈبلیو سی بنٹنگ — مہر آنریبل کمپنی

تتمۂ عہدنامہ جو ساتہ گورنمنٹ حیدرآباد کے ملک سندہ مین ہوا —

واضح رہے کہ دفعات مندرجۂ ذیل بطور تتمۂ عہدنامہ سابق محررہ ۲۰ اپریل ۱۸۳۲ء کے باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و میر مراد علیخان تالپور بہادر حاکم حیدرآباد کے معرفت لفٹنٹ کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب ایلچی ازجانب سرکار انگریزی کے کہ جنکو رزیڈنٹ آنریبل لارڈ ولیم کیونڈس بنٹنگ صاحب بہادر جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند نے اختیار دیا تاریخ ۲۲ اپریل ۱۸۳۲ء کو قرار پایا اور عہدنامہ مذکور بطور علامت رضامندی کے تاریخ ۱۹ جون ۱۸۳۲ عیسوی کو بتقام شملہ بزبان انگریزی و فارسی بمضمون ذیل تحریر ہوا

دفعہ

واضح رہے کہ عہدنامۂ سابق کی پانچوین دفعہ مین لکھا ہے کہ سرکار حیدرآباد سے سرکار انگریز کو ایک فہرست بہ نسبت محصول کے دی گئی کہ جس فہرست کو سرکار انگریز کے عہدہ داران متعلق کار تجارت وغیرہ جانچینگے درحالیکہ فہرست مذکور بہ انسبت افسران مذکورہ بالا صحیح اور مناسب معلوم ہوگی تو بعد منظوری کے جاری ہوگی اور اگر شرح اوسکی زیادہ معلوم ہو تو ویسی صورت مین میر مراد علیخان بعد مطلع ہونے بذریعہ کرنیل پاٹنجر صاحب

شرح مندرجۂ فہرست مذکور کو تخفیف کر دینگے۔

دفعہ ۲

جو کہ یہ امر مثل روشنی چاند کے روشن ہے کہ انسداد غارتگری یا کہروٹھل وغیرہ کے ونیز تنبیہ اونکی کسی سرکار واحد سے دشوار ہے اور جو کہ ہر دو سرکار کو لازم ہے کہ اپنی رعایا کی خوشی و محافظت مین کوشش اور مدد کریں اسلیے یہ امر قرار دیا جاتا ہے کہ شروع سال بارش مین کہ جسکی اطلاع میر مراد علیخان بروقت دینگے سرکار انگریز سرکار سندہ جو دپور متفق ہوکر غارتگران مذکورہ بالا پر بمراد مذکور الصدر حملہ کرین۔

دفعہ ۳

جو کہ ایک عہدنامہ قرارداده سابق مین ہر دو سرکار یعنی آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار خیرپور یعنی میر رستم نے عہد و پیمان بہ نسبت اس امر کے کیا ہے کہ جو کچھ انتظام بہ نسبت جاری کرنے راستہ دریاے سندہ کا حیدرآباد مین ہووے اوسپر ہر دو فریق کاربند ہووینگے اسلیے لازم ہے کہ نقول عہدنامہ کو از جانب ہر دو سرکار یعنی سرکار انگریز و حیدرآباد کے پاس میر رستم خان کے واسطے ہدایت و رضامندی کے بھیجی جائین۔

دستخط ڈبلیو سی بنٹنگ

مہر آنریبل کمپنی

مہر گورنر جنرل

نمبر ۸

عہدنامجات درباب کار تجارت جو باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار حیدرآباد کے ملک سندہ مین بتاریخ ۲۔جولائی ۱۸۳۲ء کو قرار پایا۔

جو کہ تتمۂ عہدنامۂ قرارداده باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار حیدرآباد بتاریخ ۲۲۔اپریل ۱۸۳۳ء مطابق ۳۰۔ذیقعدہ ۱۲۴۸ھ کے دفعہ اول مین مندرج ہے کہ سرکار حیدرآباد سرکار انگریز کو ایک نقشہ دربارۂ شرح محصول وغیرہ کے دیگی کہ جو نقشہ بشرط ہونے صحیح اور واجب بدانست حکام سرکار انگریز کی منظور ہو کر جاری کیا جائیگا اور کاش بدانست افسران مذکورہ بالا شرح مندرجۂ نقشۂ مطلوبہ سے کے زیادہ ہوگی تو ایسی صورت مین میر مراد علیخان

مطلع ہونے از جانب سرکار انگریز معرفت کرنیل پانجر صاحب کے شرح مذکور کو کم کردینگی اسلیے بعد طے کرنے جملہ مراتب تحقیقات ہردو سرکار اقرارنامہ متضمن بدفعات ذیل پر راضی ومتفق ہوتے ہین —

دفعہ ۱

واضح رہے کہ بعوض محصول مندرجۂ دفعہ ۵ عہدنامہ سابق بہ نسبت اون اشیاے کے کہ جنکی آمدرفت دریاے سندہ سے ہوتی ہے یہ امر قرار دیا جاتا ہے کہ درمیان سمندر اور روپور کے ہر کشتیون پر بشرح ...؎ تاتا فی تاتا خرار کے لیا جائیگا اور منجملہ اوسکے ...؎ سرکار حیدرآباد اور خیرپور لین گے اور ...؎ سرکارہاے دیگر کہ جنکی سرحدین دریا واقع ہے یعنی بہاول خان ومہاراجہ رنجیت سنگہ اور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی لیا کرینگے —

دفعہ ۲

بنظر محفوظ رکھنے کسیطرح کی وقت یا تردد بروقت آمدورفت سوداگران اور نیز رفع کرنی شبہہ اور قضیہ کہ جسکی باعث سے توقف اور ہرج آمدورفت مین واقع ہو یہ قرار دیا جاتا ہے کہ شرح مذکورۂ بالا بمقدار کشتیان ۳۰ تاتا خرار پر معین کیا گیا ہے اور خواہ کشتی چھوٹی ہو یا بڑی ہو خواہ پانچ خرار ہو یا سو خرار ہو مگر شمار اوسکا تیس ہی خرار مین کیا جاوے گا اور محصول بہی اوسی شرح سے لیا جاویگا —

دفعہ ۳

واضح رہے کہ شرح مذکورۂ بالا ملک سندہ مین کہ جو زر تاتا مین تعدادی ...؎ فی کشتی کی ہوگا اوس مقام بندر پر وصول کیا جاویگا کہ جہان سے اسباب کشتی پر لادا جاوے اور بعدازان سرکارہاے مذکورۂ بالا مین حسب راے سرکارہاے حیدرآباد وخیرپور کے تقسیم ہووے —

دفعہ ۴

بنظر مددہی دربارۂ وصول محصول کے ونیز واسطے رفع قضیہ وغیرہ جو سوداگرون وملاحون وغیرہ سے دربارۂ تحصیل کرنے زرمحصول اور حفظ رکھنے دوستی باہم سرکارہاے مذکورۂ

کے یہ تجویز ہوا کہ ایک کارندہ از جانب سرکار انگریزی کے لفٹنٹ کرنیل ہنری پانجر صاحب
اجنٹ گورنر جنرل ہند کی ماتحتی مین واسطے امورات سندہ کے مقرر کیا جاوے اور وہ از قوم
یورپ نہو اور کارندہ مذکور کا قیام اوس مقام بندر مین ہوگا کہ جہان سے اسباب ایک کشتی سے
دوسری کشتی پر منتقل کیا جاتا ہے اور سرکار انگریز اس امر کا عہد کرتی ہے کہ کارندہ مذکور
نہ کار تجارت کریگا اور نہ کسیطرح سے دیگر معاملات ملکی سرکار سندہ مین دست اندازی کریگا
اور کاش کوئی ضرورت واقع ہو تو ایسی صورت مین اجنٹ گورنر جنرل اس امر کے مجاز
ہونگے کہ واسطے تصفیہ کرنے کسیطرح کی حجت جو واقع ہوئی ہو اپنے کسی ماتحت کو بندر
مذکورۂ بالا مین بھیجدیوے کہ جو بعد طے کرنے حجت موقوعہ کے مقام اپنے کو واپس آویگا۔

دفعہ ۶

واضح رہے کہ بنظر تکمیل عہدنامۂ ہذا کے یہ امر بھی صاف مندرج کیا جاتا ہے کہ کاش کوئی
اشیاء سوداگری یا جزو اوسکا کشتی سے اوترکر واسطے فروخت کے خشکی مین لایا جاوے تو ایسی
صورت مین اسباب مذکور مستوجب ادای زر محصول مروج الوقت اوس سرکار کے ہوگا کہ
جسمین یہ امر واقع ہوا اور شرح معینہ کشتی کا دیگر محصول ہا کو جو سرکار ہاے متفرق مین معین
ہین مسترد نہین کر سکتی بلکہ بوجہ ادای محصول کے ہر طرح کی حفاظت ضروری اونکی کیجاویگی
مخفی نرہے کہ اس دفعہ پانچ سے صرف یہ غرض نہین ہے کہ صرف محصول معینہ کشتی کا
مطالبہ کیا جاویگا بلکہ یہ غرض ہے کہ علاوہ اوس مطالبہ کے اون اشیاء سے پر محصول لیا جاویگا
کہ جو کشتی سے اوترکے خشکی مین اگر فروخت کی جاتی ہین بلا لحاظ تعداد کے۔

محررہ ۲ جولائی سنہ ۱۸۳۴ء مطابق ۲۴ صفر سنہ ۱۲۵۰ھ

دستخط ڈبلیو سی بنٹنک

فریڈرک اڈم

ڈبلیو مارسن

ایڈورڈ آئی پیسائڈ

واضح رہے کہ عہدنامۂ مذکور کو جناب گورنر جنرل صاحب بہادر نے بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۸۳۴ء

بمقام اونکا منڈے کے منظور فرمایا۔

دستخط ڈبلیو ایچ مکناٹن صاحب
سکریٹر گورنمنٹ ہند۔

نمبر ۹

مراتب امورسوداگری جو باہم سرکار حیدرآباد و ملک سندہ کے اور کرنیل ہنری پانجر صاحب اجنٹ گورجنرل امورات سندہ حسب الاختیار عطیہ رایٹ انریبل لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند کے باجلاس کونسل سطے ہوئی حسب ذیل ہے

امر اول	جواب اول
جوکہ ترائی سندہ اونچی نہین ہے اور نہ اوسمین کوئی پہاڑی وغیرہ واقع ہے بلکہ ایسی نشیب مین ہے کہ بعض وقت مہانے دریا پر ہونچنے کا راستہ نہین ملتا اسلیئے اجازت بہ نسبت اس امر کے مطلوب ہے کہ پانی مین لنگر وغیرہ ونیز دیگر شئے چوبی بطور علامت راستہ کے خاص مقامون پر ڈالدیے جاوین اور وہ علامت بروقت واقع ہونے کسیطرح کی تبدیلی دریا کی تبدیل کیے جاوین فقط	منظور نشانیان کنارو دریا پر بنائی جاوینگی اور پانی مین لنگر ڈالا جاوی اور عندالضرورت تبدیل کیا جاوے۔

امر دوم	جواب دوم
بعض وقت ایسا ہو جایا کرے گا کہ باعث تندی ہوا جہاز وغیرہ دریا مین نہ آسکین گے تو ایسی صورت مین حاجت پکڑنے پناہ کی کسی لنگرگاہ کی ہوگی اسلیے جگہ لنگرگاہ کی بمقام کچہہ اور سندہ کے منڈا دیے	منظور اور عندالدرخواست ایک کشتی اور کشتیان مطلوبہ دیے جاوین۔

کرانچی تک لہ معائنہ کیے جانے کا حکم ہوا ہے
اسلیے درخواست یہ ہے کہ حضور نے اپنے توابعین
کو ہدایت اِس مضمون کی کر دیوین اور
واضح رہے کہ جہاز لڑائی کے مصروف اِس
کام مین نہ کیے جاوین اور جب لنگرگاہ کرانچی
کا معاینہ کیا جاوے کہ جسکا معاینہ از وقت
اسمتہ صاحب یعنی ۱۲۲۴ ہجری سے نہین ہوا
ہے افسر تعینہ معرفت اجنٹ کے مشعر حال
کرنے ایک پروانہ بنام نواب کرانچی دربارۂ
مرحمت ہونے ایک چھوٹی کشتی و دو تین
کسان واقف کار کے واسطے مدد دہی کے
درخواست کرینگے۔ فقط

امر سوم

چونکہ محصول کشتیان یعنی تھوری کشتیان
لنگر پر بموجب قد اونکے کے تبدیل و تغیر
ہوا کرے گا اسلیے بنظر رفع کرنے تصفیہ
و نیز بڑہانے حوصلہ سوداگران اوس بندر
و نیز بندر ہاے دیگر کا دربارۂ آمد و رفت
سوداگران کے اس امر کی سفارش
کیجاتی ہے کہ محصول مذکور تخفیف ہو کر محدود
کیجاوے تاکہ اسکی اطلاع سوداگران
متعلق کو کیجاوے۔

جواب سوم

تصفیہ اس امر کا منحصر اوپر راے کرنیل
پاٹنجر صاحب کے ہے اور افسران سرکار
ہذا یعنی حیدرآباد کو حکم دربارہ تحصیل کرنے
محصول بشرح معینہ کرنیل صاحب موصوف
کے دیا جاویگا۔
کرنیل پاٹنجر صاحب نے یہ تصفیہ کیا علاوہ
شرح معینہ اوپر کشتی کے کہ جس کا بیان
اوپر ہو چکا ہے فی کشتی سے نصف روپیہ
ادا کیا جاوے۔

امر چہارم

جواب چہارم

جو کہ سید عظیم الدین حسین از جانب گورنمنٹ واسطے رہنے کے ... ہو کر ہمارے ساتہ آئے ہین اور اوس مقام متعینہ کو روانہ ہونگے اسلیئے حضور سے یہ درخواست ہے کہ اپنے تابعین کو حکم بہ نسبت اس امر کے ... کہ سید مذکور کے ساتہہ بہ توجہ عنایت پیش آوین اور بروقت واقع ہونے کسیطرح کا قضیہ درباب محصول کشتیان یا دیگر امورات مندرجہ عہدنامہ کے اجنٹ مذکور سے اطلاع کرین اور سواے محصول مندرجہ عہدنامہ اور کسیطرح کا مطالبہ ممنوع رہے —

منظور افسران سرکار ابنی حیدرآباد و کوتہا بہ نسبت اس امر کے کیجاوے —

امر پنجم

جو کہ اچہی فصل واسطے بہیجنے اشیاء کے راہ تری سے ایسے وقت مین واقع ہوتی ہے کہ جسوقت مین اونکی آمدنی ازراہ سمندر نہین ہوسکتی اسلیئے اس بارہ مین بہی کوئی بندوبست کرنا ضرور ہے نظر بران یہ تجویز ہے کہ جملہ اشیا جو واسطے روانگی ازراستہ دریا کے آتی ہین مقام تاتا یا گگر مین اوتار کر مکان کارخانہ مین بہ مہر نیٹو اجنٹ تا آنے فصل روانگی ازراستہ دریا کے رکہی جاوین اور واضح رہے کہ اگر کوئی جزو اوس اشیا کا

جواب پنجم

منظور اغباس حسب تجویز صاحب موصوف کے گگر یا تاتا کے گودام مین رکہا جاوے

کسیوقت مین فروخت ہو جاویگا تو محصول
معینہ از روے عہدنامہ سابق کے واجب
ہوگا اور بلا اجازت نیٹیو اجنٹ مذکور کے
کوئی گانٹہ اسباب کا کھولا یا روانہ کیا جاویگا
ورنہ پورا محصول دینا پڑیگا فقط۔

امر ششم

صاحب گورنر جنرل کی یہ مرضی ہے کہ ایک
سالانہ میلہ مقرر ہو کہ جسمین ہر قوم کے
سوداگر اپنا اسباب لیکر فروخت کرین یا
تبدیل کرین اور اسطرح پر سوداگران بلخ
و بخارا ترکستان و کابل وغیرہ کی اپنے
ملک کی پیداوار چیزون کو لاکر یورپ
اور ہندوستان وغیرہ کی چیزون سے
جو کہ سوداگران سندہ اور ہندوستان
کے لاوین گے بدلین سکے اور اگر سرکار
سندہ اس امر مین مدد دے اور ایک میلہ
اپنے ملک مین بھی معین کرے تو ترقی
دولت رعایا و آمدنی سرکار کی ہوگی اسلیے
یہ تجویز ہوتا ہے کہ ایک میلہ بہ تحت مہارا
رنجیت سنگہ کے بہ مقام مٹن کوٹ کے
اور کسی مقام متصل مین ہوا کرے اور
امرا سندہ منظور کرین تو ایک میلہ اوسی
قسم کا ہرسال تاتا مین ہوا کرے فقط

جواب ششم

منظور ایک میلہ تاتا یا کگڑ مین ہوا کرے

امر دہم

واضح رہے کہ گورنر جنرل و نیز کرنیل پاٹنجر صاحب
بسبب انتظام کرنے دوستی سندہ اور مطلب
باہم سرکار انگریزی اور سندہ کے اور نیز انسداد
قضیہ وغیرہ اور رکھنے نوشت و خواند کی
ایک افسر انگریزی کا مقرر ہونا بطور سپرنٹنڈنٹ
کے مناسب معلوم ہوتا ہے فقط

جواب دہم

امر اسکا تعلق عہدنامہ سابق مین ہو گیا
ہے اسلیئے ایک انگریز حسب ضرورت مقرر
ہو کر آوے اور دو تین مہینے ٹھہرے
اسمین کسیطرح کا عذر نہین ہوگا فقط —

امر یازدہم

واضح رہے کہ سرکارہاے مذکورہ بالا انتظام
قرارداد اسکے شروع کرنے مین کسیطرح پر
ہونا [illegible] دشواری ظاہر کے باز نہ آوے
کیونکہ ابتدا ہر امر کا مشکل معلوم ہوتا ہے مگر
بعد چندے کوشش و پیروی سے کل مشکلات
رفع ہو جاتی ہین فقط —

جواب یازدہم

دو دل یک شود بشکند کوہ را — پراگندگی آرد
انبوہ را — یعنی جہان پر دوستی پہلی ہوتی ہے
وہان پر کسیطرح کی مشکل نہین ہو سکتی —

محررہ ۸ شعبان ۱۲۵۲ ہجری مطابق
۲۸ نومبر ۱۸۳۶ء مقام حیدرآباد فقط

نمبر ۱۰

عہدنامہ جو باہم انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور امراے سندہ معرفت کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب اجنٹ گورنر جنرل واسطے امورات سندہ ایک طرف اور میر نور محمد خان اور میر نصیر محمد خان طرف ثانی کے بتاریخ ۲۰ اپریل ۱۸۳۸ء کے قرار پایا — بمضمون ذیل ہے —

دفعہ ۱

بلحاظ دوستی قدیمہ جو باہم امراے سندہ اور سرکار انگریزی کی چلی آتی ہے گورنر جنرل کا ارادہ بہ نسبت اس امر کے ہے کہ اوس نفاق کو جو باہم امراے سندہ اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے

چلا آتا ہے بدل وجان کوشش تمام رفع کرین تاکہ مابین ہر دو سرکار ہاے کی دوستی اور صلح قرار پاوے —

دفعہ ۵

تبطر حفظ رکھنے اور ترقی کرنے دوستی سرکار سندھ اور سرکار انگریز کے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ایک معتمد وزیر از جانب انگریزی کے دربار حیدرآباد مین رہیگا اور اُمراو سندھ کو بھی اختیار ہے کہ ایک وکیل دربار سرکار انگریز مین بھیج دین اور وزیر متعینہ از جانب سرکار کو وقتاً فوقتاً عند المناسب اختیار ہوگا کہ اپنی جاے سکونت کو تبدیل کیا کرے اور اوسکے ہمراہ مین ایک گارد بتعداد مناسب حسب مرضی اوس سرکار کے واسطے حفاظت تعینات رہیگا

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر بتاریخ ۲۰ - اپریل ۱۸۳۸ء مقام شملہ مین منظوری ایٹ انریبل گورنر جنرل صاحب بہادر کی ہوئی —

دستخط اکلینڈ صاحب

نمبر ۱۱

عہدوپیمان جو مابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر رستم خان والی خیرپور کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے —

دفعہ - ۱

واضح رہے کہ مابین انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر رستم خان تالپور اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے دوستی نسلاً بعد نسل رہے گی اور ایک فریق کا دوست اور دشمن دوسرے فریق کا دوست اور دشمن متصور ہوگا —

دفعہ ۲

سرکار انگریزی اس امر کا قرار کرتی ہے کہ دار السلطنت اور ملک خیرپور کو ہمیشہ محفوظ رکھیگی

دفعہ ۳

میر رستم خان اور اوسکے ورثا اور جانشین باتفاق راے سرکار انگریزی کے کام کرینگے اور سرکار انگریزی کی اطاعت قبول کرینگے اور کسی دوسری سرکار یا سردار سے تعلق نہین رکھینگے

دفعہ ۴

امیر مذکور اور اوسکے ورثا اور جانشینان بلا وقفیت اور منظوری سرکار انگریز کے کسی دوسری سرکار یا سردار سے کسیطرح کا عہد وپیمان نہ کرینگے لیکن نوشت وخواند دوستان اور قرابت مندان کی جاری رہیگی —

دفعہ ۵

امیر اور اوسکے ورثا اور جانشینان کسی پر ظلم نہ کرینگے اگر باتفاق ناگہانی کسی سے کوئی قضیہ ہو تو انفصال اوسکا سرکار انگریزی کریگی —

دفعہ ۶

عند الضرورت امیر سرکار انگریز کو فوج واسطے مدد کسی لڑائی کے اور نیز ہر طرح کی کوشش دربارہ رکھنے امن اون ملکون مین جو سندھ کے اوس پار ہین کہ جسمین خوف فساد ہی دینگے لیکن سرکار انگریزی داعی یا دعوی ملک مقبوضہ میر اور اوسکے ورثا پر اور نہ قلعہ ہاے موقعہ اسطرف یا اوسطرف دریاے سندہ کے کسیطرح کی لالچ کریگی

دفعہ ۷

امیر اور اوسکے ورثا اور جانشینان حاکم مطلق اپنے ملک کے رہین گے اور اونکے ملک مین حکم احکام سرکار انگریزی کی مداخلت نہین ہوگی اور نہ کسیطرح کی نالش جوانب خادمان تو ابعین قرابت مندان یار جایا امیر کے بہ نسبت امیر موصوف کی ہو سنی جاویگی

دفعہ ۸

بنظر ترقی آمد ورفت سوداگران از راستہ دریاے سندہ کے میر رستم خان وعدہ کرتے ہین کہ ہر طرحپر صلاح ومشورت کرکے فکر اور کوشش دربارہ پھیلانے اور آسایش کرنے کار تجارت از راہ سندہ کے کیجاویگی —

دفعہ ۹

بنظر حفظ رکھنے اور ترقی کرنے دوستی باہم سرکار خیرپور اور سرکار انگریز کے یہ تجویز کیگئی ہے کہ ایک معتبر وزیر از جانب سرکار انگریزی کے دربار خیرپور مین رہیگا اور امیر کو بھی

اختیار ہے کہ ایک وکیل دربار سرکار انگریزی کو بھیجد یوین اور وزیر متعینہ ازجانب سرکار کو وقتاً فوقتاً عندالمناسب اختیار ہوگا کہ اپنی جاے سکونت کو تبدیل کیا کرے اور اوسکے ہمراہ مین ایک گارد بتعداد مناسب حسب مرضی اوس سرکار کے واسطے حفاظت تعینات رہیگا

دفعہ ۱۰

واضح رہے کہ عہدنامۂ ہذا متضمن بدفعات ۹ دستخطی اور مہری لفٹنٹ کرنیل سر ایچ برنس نایٹ صاحب ایلچی ازجانب رایٹ انریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند ایکطرف اور میر رستم خان سردار خیرپور ازجانب خود طرف دیگر سے قرار پایا اور اندر ۴۵ روز تاریخ ہذا سے منظوری رایٹ انریبل گورنر جنرل کی ہوگی فقط محررہ ۲۴ دسمبر ۱۸۳۸ء مطابق ۶ شوال ۱۲۵۴ھ بمقام خیرپور —

دستخط الگزنڈر برنس ایلچی خلعت
منظور شدہ ازجانب انریبل گورنر جنرل
ہند بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۸۳۹ء بمقام
لشکرگاہ بھاگا پڑانا دستخط ایچ ٹارنس
قایمقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہمراہی
لشکر گورنر جنرل —

ضمن علحدہ

جوکہ سرکار انگریزی نے دربارہ حفظ رکھنے سرکار خیرپور کو جملہ دشمنان موجودہ وآیندہ سے اپنی ذمہ داری کی ہے ونیز اقرار کیا ہے کہ اونکے قبضہ خواہ قلعجات موقوعہ اسطرف دریاے سندھ یا طرف دیگر کے کسیطرح کی طمع نہین کریگی اسلیے میر رستم خان اور اوسکے ورثا اور جانشینان یہ اقرار کرتے ہین کہ بروقت لڑائی کے اگر گورنر جنرل صاحب بہادر قلعۂ بکھر کو واسطے رکھنے خزانہ اور میگزین کے اپنے قبضہ مین رکھنے چاہین تو ہم کو کسی طرح عذر نہین ہوگا —

واضح رہے کہ اقرارنامۂ ہذا بدستخط اور مہر لفٹنٹ کرنیل سر الگزنڈر برنس نایٹ ایلچی ازجانب

رایٹ انربیل جارج لارڈ آکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند اور میر رستم خان سردار
خیرپور کے از جانب خود ثبت کی گئی اور منظوری اسپر رایٹ انربیل گورنر صاحب کی از تاریخ
تحریر اندر ۴۵ روز کے ہوگی — محررہ ۲۴ - دسمبر ۱۸۳۸ء عیسوی مطابق ۶ - شوال ۱۲۵۴ھ
مقام خیرپور —

دستخط اے برنس صاحب ایلچی خیرپور

نامہ گورنر جنرل بنام میر رستم خان والی خیرپور از مقام بھاگا بورانا بتاریخ ۱۰ - جنوری ۱۸۳۹ء کو
لکھا گیا مضمون ذیل ہے —

واضح رہے کہ بفضل آلہی بباعث عمدہ درمیانی تمہارے دوست سر اے برنس صاحب
جو کہ ایک صاحب قدردان اور ذی لیاقت اجنٹ سرکار ہذا کے ہین اور بالفعل آپکے ہمراہ
ہین باہم سرکار ہذا اور آپ کے دوستی قائم ہوکر عہدنامہ بشرایط مستحکم اور پایدار قرار پایا -
یقین ہے کہ بباعث اوس ذمہ داری کے جو سرکار انگریزی نے بحق آپ کے کیا ہے
آپکو بہت مدد ہوگی جس سے تقویت آیندہ کی اور بفضل آلہی بہبودی ملک آپ کی ہمیشہ کے
لیے متصور ہے اور ہم بھی بباعث اون فوائد کے جنکی تمہاری دوستی سے اور نیز مدد
اوس لڑائی کے جو عنقریب ہونے والی ہے ہونیکی امید ہے نہایت خوش ہین -

جو کہ عہد و پیمان ساتھ آپ کے اور سرکار ہذا کے صدق دلی اور ایمانداری کے ساتھ قرار
پایا ہے پس اوسوقت مین ہمکو ملال ہوگا جب کوئی جانشین ہمارے یا آپ کو یہ خیال ہوگا
کہ عہدنامہ کسی مطلب خاص کے لیے بارادہ کینہ یا فریب کے تحریر ہوا ہے -

ظاہرا اوسقدر عبارت عہدنامۂ سابق کی جو دربارہ اِس امر کے ہے کہ انگریز لوگ گاہ گاہ
سندہ مین واسطے چند روز کے دخیل رہین گے اوس خیال ناپسند کے پیدا کرنے والی
معلوم ہوتی ہے —

اسلیے بنظر رفع شک جو ہمارے صدق ارادون مین پیدا ہوتا ہے اوس عبارت کو کاٹ کر
ہم آپکو دوستانہ اوس اقرار علیحدہ کی عبارت صاف صاف لکھتے ہین یعنی صرف بوقت
لڑائی و سامان لڑائی مثل حال کی قلعہ بکر بہ ملکیت اوسکے دوست میر خیرپور بقبضہ انگریزونکے رہیگا

اب امید ہے کہ اس اطمینان دوبارہ سے آپ کا اطمینان بخوبی ہو جاویگا اور بباعث دینے آپکو ایک اقرارنامہ تحریری بمضمون مذکور کے آپ مطمئن اور خاطرجمع ہوجائینگے اور دستاویز مذکور آپکے دفتر مین بطور ثبوت صداقت سرکار انگریزی کی رہیگی ۔

دستخط آکلینڈ صاحب

اقرارنامہ جوساتہ میر مبارک خان والی خیرپور

کے ہوا بمضمون ذیل ہے ۔

جوکہ باہم انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار خیرپور متوعہ سندہ کے عہدنامجات دربارۂ دوستی مستحکم اور صدق دلی کے تحریر ہوئی ہین اسلیے حسب الدرخواست میر رستم خان تالپور اور واسطے اطمینان میر مبارک خان تالپور کے یہ چند کلمہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے بطریق تتمہ اقرارنامہ کے معرفت لفٹنٹ کرنیل سر الگزنڈر برنس نایٹ صاحب اجنٹ ایلچی ازجانب گورنر جنرل کہ جنکو رایٹ انریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند نے پورا اختیار دیا ہے قرار پایا ۔

سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ سندہ مین میر مبارک خان کے قبضہ کی مالگذاری مین سے ایک جبہ کی بہی طمع نہین کریگی اور نہ کسیطرح پر اوس کے انتظام مین دخل دیگی ۔ ـــ

سرکار موصوف یہ بہی اقرار کرتی ہے کہ میر مبارک خان ممدوح اور اوسکی نسل پر اوسیقدر دوستی رکہیگی کہ جیسا ازروے شرائط اوس عہدنامہ کے جو میر رستم خان کے ساتہ قرارپایا ہے میر رستم خان موصوف سے رکہتی ہے ۔

محررہ ۲۸ دسمبر ۱۸۳۸ع مطابق ۱ شوال ۱۲۵۴ھ مقام خیرپور

دستخط اے برنس

منظوری گورنر جنرل ہند

مرقومہ ۱۶ جنوری ۱۸۳۹ع

بمقام لشکرگاہ ڈنولہ

دستخط

دستخط ایچ ٹارنس قائمقام سکرٹر گورنمنٹ ہند ہمراہی لشکر گورنر جنرل

واضح رہے کہ نامجات بنام میر محمد خان اور میر علی داد خان ... کے بمضمون بالا تحریر ہوئے ہیں فقط۔

نمبر ۱۲

اقرارنامہ دربارۂ تفویض کرنے کراچی بہ تحت حکومت سرکار انگریزی کے جو بتاریخ ۷ فروری ۱۸۳۹ء کے تحریر ہوا ہے بمضمون ذیل ہے۔

واضح رہے کہ آج بتاریخ ۳۔ فروری ۱۸۳۹ء کو حاصل بن بچہ خان صوبہ دار گورنر قلعہ اور قصبۂ کراچی و نیز کمانیر سابق قلعہ موقوصہ مہانہ بندر کا از جانب گورنر موصوف یعنی خیر محمد اوپر کشتی انگریزی ملقب ویلسلی پر ہمراہ سینا خان ملازم میر نور محمد کے کہ جسکو صاحبان نے اوسی کام کے لیے بھیجا تھا سوار ہو کر از جانب سرکار واسطے تفویض کرنے قلعہ موصوف اور قصبۂ کراچی کے بہ تحت حکومت حکام انگریزی کے جانب سرکار ہذا روانہ کیا گیا تھا۔

آج باہم حاصل بن بچہ خان و سینا خان مذکور الصدر از جانب ہر دو گورنران مذکورۂ بالا عالیطرف اور عالی القاب صاحب خطاب سر فریڈرک لیوس میٹلینڈ صاحب کمانڈر انچیف افواج سرکاری ایسٹ انڈیا اور برگیڈیر طامس ولیئٹ صاحب کے ایچ کمانیر فوج انگریزی مقام سندھ از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے طرف دیگر اقرارنامہ مضمون ذیل تحریر ہوا۔

دفعہ ۱

آج گورنر موصوف نے قلعہ اور قصبۂ کراچی کو افواج انگریزی کے تحت حکومت کر دیا۔

دفعہ ۲

آج یا مابعد یعنی جس وقت برگیڈیر صاحب کو منظور ہو فوج انگریزی مقیمہ سابق کہ جو بہ تحت برگیڈیر ولیئٹ صاحب موصوف کے تھی قریب قصبہ مذکور کے خیمہ زن ہو اور جسقدر کشتی وشتر وغیرہ دیگر بار برداری کی فوج انگریزی میں ضرورت ہوگی وہ از جانب سرکار ہذا بشرط ادا ے زر کرایہ وغیرہ مہیا کر دی جاوے گی اور جسقدر رسد وغیرہ کی ضرورت واسطے فوج مذکور کے

ہوگی وہ بھی بشرط ادا سے زر قیمت بموجب شرح مروج الملک کے بہم پہنچاو ینگے۔

واضح رہے کہ بوجہ پوری ہونے ان شرائط کے حکام انگریز مذکورہ بالا از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے اقرار کرتے ہین کہ باشندگان قلعہ اور کراچی کے کل اسباب بطور امانت کے ہے یعنی ہلوگ اوسمین کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور باشندگان مذکور کو اختیار ہے کہ مثل سابق کے اپنے کاروبار مین مصروف رہین اور اونکے جہاز سوداگری بندرگاہ مین آنی پاوینگے غرض کہ اونکے کاروبار معمولی مین کسیطرح کا خلل واقع نہین ہوگا اور ملکی کام قصبہ کراچی کا حکام مقیمہ قصبہ مذکور کیا کرینگے۔

اسلیے یہ عبارت بشہادت اسکے آج بتاریخ ۳- فروری ۱۸۳۹ء کے جہاز سرکار انگریزی ملقب ویسلی پہ بمقام کراچی کے تحریر کیا ہے۔

دستخط فریڈرک لیوس میٹلینڈ صاحب

ریر اڈمیرل اور کمانڈر ان چیف

افواج جہازی سرکار انگریز مقیمہ ہندوستان

دستخط ٹی ولیٹ صاحب برگیڈیر کمینڈر

فوج رزرو مقیم ہندوستان

علامت + حاصل بن یحیی

علامت + سیبا خان

واضح رہے کہ ہم امور تصفیہ کردہ اسپنے ملازمان کو تسلیم کرتے ہین اور اوسپر اپنی رضامندی قرار دیتے ہین۔

علامت + خیر محمد

علامت + سے لے رکھے

گواہ

مرقومہ ۷- فروری ۱۸۳۹ء

دستخط جی گری افسر

سیتیینہ موشوین رجمٹ

دستخط ٹی پوسٹن

لفٹننٹ اور مترجم رزیڈنٹ فوج

نمبر ۱۳

عہدنامہ جو باہم سرکار انگریزی و امرائے حیدرآباد یعنی میر نور محمد خان و میر نصیر محمد خان و میر پیر محمد خان و میر صوبہ دار خان کے ۱۸۳۹ء مین قرار پایا۔ مضمون ذیل ہے۔

چونکہ وقتاً فوقتاً عہدنامجات دوستی اور رفاقت کے باہم سرکار انگریزی و امرائے سندھ کے قرار پائے ہین اور حال مین چند امور ایسے واقع ہوئے ہین کہ جس سے عہدنامجات سابق کو تصحیح کرنا ضرورت معلوم ہوتا ہے اور ایک عہدنامہ علحدہ باہم سرکار انگریزی و میر رستم خان والی خیرپور کے قرار پاچکا ہے اسیلیے ہم اقرارنامہ ہذا متضمن بدفعات مذکورہ ذیل کو قائم کرتے ہین۔

دفعہ اول

مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر نور محمد خان و میر نصیر محمد خان و میر پیر محمد خان و میر صوبہ دار خان امرائے حیدرآباد کے ایک دوستی اور ملاپ مستحکم قائم رہے گا۔

دفعہ ۲

ملک سندھ مین ایک فوج انگریزی بمقام تاتا یا اور کسی مقام موقوعہ جانب غروب از دریائے سندھ کے جہانتک کہ گورنر جنرل ہند پسند فرماوین مقیم رہے گی اور تعداد اوس فوج کی حسب تجویز گورنر جنرل کے تعین ہوگی اور پانچہزار کسان جنگی سے زیادہ نہین ہونگے۔

دفعہ ۳

میر محمد خان اور میر نصیر محمد خان اور میر پیر محمد خان وعدہ کرتے ہین کہ فی کس ایک ایک لاکھ روپیہ یعنی ہمگین تین لاکھ روپیہ سکہ کمپنی یعنی بکر دیا تیموری کا واسطے خرچ فوج انگریزی کے سالانہ دیا کرینگے اور میر صوبہ دار خان اخراجات فوج سے بری رہے۔

دفعہ ۴

سرکار انگریزی اس امر کی ذمہ داری اوپر اپنے لیتی ہے کہ ملک مقبوضۂ امرائے حیدرآباد کو

سندہ کے جاویگی تو اوسحالت مین اوسکا خرچ خزانہ سرکار انگریزی سے ملیگا۔

دفعہ ۱۰

چونکہ سکہ ٹکرو یا تیموری رائج الملک سندہ اور سکہ آنریبل کمپنی بلحاظ قیمت برابر ہی اسلیے ملک سندہ مین سکہ سرکاری کا چلن ہوا اور کاش افسران سرکار انگریزی ملک امرائی مندرجہ عہد نامۂ ہذا مین ایک ٹکسال معین کرین کہ جسمین سکہ ٹکرو یا تیموری بناوین تو اوسصورت مین بعد اختتام لڑائی افغانستان کے امرا مستحق پانے رسوم سکہ زدی بموجب رواج ملک کے ہونگے۔

دفعہ ۱۱

اون کشتیون پر جو سمندر موقوعہ از جانب شمال دریائے سندہ سے دریا مذکور ہوکر ملک امرائے حیدرآباد مین آتی جاتی ہین محصول نہین لیا جاویگا۔

دفعہ ۱۲

مگر کوئی اسباب سوداگری جو اثنا راہ مین اوسی کشتی سے اوتر کر بکے تو ایسی صورت مین اسباب مذکور مستوجب ادای محصول معمولی کے ہوگا مگر اس امر کا لحاظ رہے کہ اجناس فروخت شدہ لشکرگاہ سرکاری یا بارہ تیھر مین مستوجب ادای محصول نہونگی۔

دفعہ ۱۳

ہرقسم کی اجناس جو سوداگران دریای مہانۂ سندہ یعنی گورہ باری پر فصل معقول مین لاوین اورہ اسباب تا آنے فصل قابل روانگی از راستہ تری کے حسب رضامندی مالکان اسباب کے وہان پر مکان کارخانہ مین رکھے جاوین کاش کوئی سوداگر کوئی اسباب مقام گورہ باری یا اور کہین باستثنا سے بارہ تیھر سرکار انگریزی کے فروخت کرین تو ایسی صورت مین وے مستوجب ادای زرمحصول کے ہونگے۔

دفعہ ۱۴

واضح رہے کہ مضمون اقرارنامۂ ہذا کا کہ جسکو گورنر جنرل ہند بکیطرف اور امرا میر نور محمد خان و میر نصیر محمد خان و میر پیر محمد خان و میر صوبہ دار خان طرف دیگر نے منظور کیا ہے ہمیشہ کے لیے اور بہ جملہ جانشینان سرکار ہذا اور وثنا و جانشینان امرائے مذکور کے جاری رہے گا مخفی نرہے کہ

عہدنامجات سابق کہ جو بمنشاء عہدنامہ ہذا کے منسوخ نہین ہوئی ہین جاری رہین گے

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا متضمن بدفعات ۴ ایسا چار پرت نقل ہوکر رایٹ آنریبل جارج لارڈ اکلنڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند نے ۱۱ مارچ ۱۸۳۹ء کو بمقام بسی کے دستخط کیا اور یہ چارون پرت منجملہ چارون امیر مندرجہ عہدنامہ ہذا کے فی کس ایک ایک پرت معرفت کرنیل ہنری پاٹنجر صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد میاپخی عہدنامجات سے کے بعد دینے ایک اقرارنامہ مہری اور دستخطی اپنا رزیڈنٹ انگریزی متعینہ سندہ سے کے تقسیم کیے جاوین گے —

دستخط اکلنڈ صاحب

محررہ ۱۱ مارچ ۱۸۳۹ء

نمبر ۱۴

عہدوپیمان متضمن بدفعات ۱۴ جو باہم سرکار انگریزی و امیر میرپور یعنی میر شیر محمد خان کے قرار پایا

مضمون ذیل ہے

جوکہ عہدنامجات مشعر دوستی و رفاقت مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و امراے حیدرآباد کے قرار پائے ہین اسلیے اوسی مضمون کا ایک علیحدہ اقرارنامہ بمضمون مندرجہ دفعات ذیل برضامندی ہر دو سرکار یعنی آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر شیر محمد خان والی میرپور کے قرار پایا ہے —

دفعہ ۱ مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور میر شیر محمد خان امیر مذکور کے دوستی اور رفاقت مدام رہی گی —

دفعہ ۲ ہر سال بتاریخ یکم فروری میر شیر محمد خان سرکار انگریز کو واسطے خرچ فوج مقیمہ سندہ کی پچاس ہزار روپیہ سکہ کمپنی سالانہ دینے کا وعدہ کرتے ہین —

دفعہ ۳ سرکار انگریزی دربارہ محفوظ رکھنے ملک مقبوضہ امیر میرپور کی جملہ بیرونجات سے اپنی ذمہ داری کرتی ہے —

دفعہ ۴ میر شیر محمد خان اپنی ملک کا حاکم مطلق رہیگا اور اوسکی ملک مین مداخلت سرکار انگریزی

کی نہین ہوگی اور نہ افسران سرکار موصوف کی کسی طرحکی شکایت یا نالش ازجانب
رعایا امرا لحق اوسکی ہوسکی گی —
دفعہ ۵ چونکہ ازروی دفعہ ماقبل کے امیر مذکور اپنے قبضہ موجودہ پر مستحکم ہوا
اسلیے بروقت واقع ہونی کسیطرح کا فساد ساتہ ایک دوسرے کے رزیڈنٹ
سندہ کو اطلاع دینا چاہیے اور رزیڈنٹ موصوف بمنظوری گورنر جیف کے
اوسکا درمیانی ہوکر نفاق موقوعہ کا تصفیہ کردیگا فقط
دفعہ ۶ تصفیہ اون ملکون کا کہ جسکے بہ نسبت باہم میر شیر محمد خان اور امرا حیدرآباد
کے بالفعل تنازع واقع ہے منحصر اوپر تصفیہ پیمان قرارداده ازجانب فریقین و
ثالث قرارداده از صاحب رزیڈنٹ منحصر ہے —
دفعہ ۷ درحالیکہ ایک امیر کا رعایا دوسرے امیر کے ملک پر کسیطرح کا
ظلم کرے اور وہ امیر کہ جسکا رعایا ظلم کرتا ہے بباعث اسکے کہ اشخاص مجرم اوسکے
بغاوت مین ہین انسداد ظلم کا نہین کرسکتا تو ایسی صورت مین اوس امیر کی کیفیت
بذریعہ صاحب رزیڈنٹ کے صاحب گورنر جیف پر ظاہر کرنا چاہیے اور
صاحب موصوف کو اگر مناسب معلوم ہوگا تو واسطے مدد دہی و بارہ
سزا دہی کرنے مجرمان کے حکم صادر فرماوین گے —
دفعہ ۸ ۔ امیر مذکور کسی غیر سردار یا سرکار کے ساتہ بلا وقفیت
و منظوری سرکار انگریز کے کسیطرح کا عہد و پیمان نہین کرے گا اور نوشت
و خواند اوسکی رشتہ داران اور دوستداران کا جاری رہے —
دفعہ ۹ ۔ امیر مذکور واسطے امن و امان کے بصلاح سرکار انگریز
کے کاربند رہیگا اور عند الضرورت واسطے کام سرکار انگریز
کے کسی قدر فوج بطور کمک کے اوسوقت دیا کرے گا
جب دیگر امرا دیتے گے اور حصہ فوج اندر حکم افسر کمانیر
افواج سرکاری کے رہی گی اور جب فوج امیر کی باہر سرحد سندہ کے

جاوے گی تو اوسحالت مین اوسکا نصف محصول سرکار انگریزی سے لیگا —

دفعہ ۱۰

جو سکہ ٹکہ یا تیموری رائج الحال ملک سندھ کا قیمت مین سکہ انڈیا کمپنی سے برابر ہے اسلیے سکہ کمپنی موصوف کا امیر مذکور کے ملک مین چلن پاوے —

دفعہ ۱۱

جن کشتیون پر جو سمندر موقوعہ از جانب شمال دریا سندھ سے دریای مذکور ہو کر امیر مذکور کی ملک مین آ جاتی ہین محصول نہین پڑیگا —

دفعہ ۱۲

اگر کوئی اسباب سوداگری جو اثنا راہ مین اوسی کشتی سے اوتارے جاوینگے تو ایسی صورت مین اسباب مذکور پر بقدر نصف ادا سے زر محصول کا ہوگا مگر اس امر کا [illegible] جہاز مین فروخت شدہ لشکر گاہ سرکاری یا بارہ تیچھ مین مستوجب ادا محصول نہوگی —

دفعہ ۱۳

ہر قسم کی اجناس جو سوداگران بیچ مہانہ سندھ یعنی گورہ باری بہ قصد معمول مین سے آوین اور وہ اسباب تا آنکہ فصل قابل روانگی از راستہ تری کے حسب رضامندی مالکان اسباب کے وہان بیچ مکان کارخانہ مین رکھے جاوین کاش کوئی سوداگر کوئی اسباب مقام گورہ باری یا اور کہین علاوہ بارہ تیچھ سرکار انگریزی کے فروخت کرین تو ایسی صورت مین وے مستوجب ادائے زر محصول کے ہونگے فقط —

دفعہ ۱۴

واضح رہے کہ مضمون اقرارنامہ ہذا کا کہ جسکو گورنر جنرل ہند ایکطرف اور میر نصیر محمد خان طرف دیگر نے منظور کیا ہے ہمیشہ کے لیے اوپر جملہ جانشینان سرکار ہند اور ورثا و جانشینان امیر مذکور کے جاری رہیگا —

دستخط اکلینڈ

محررہ ۲۷ ربیع الاول ۱۲۵۸ھ مطابق ۱۸ جون ۱۸۴۲ء —

۱۶-اگست ۱۸۱۹ء کو عہد نامہ مذکورۂ بالا پر منظوری اور دستخط رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند بمقام فورٹ ولیم یعنی بنبئی سے کے ہوئی ـ

دستخط ٹی ایچ مٹیڈک صاحب
سکرٹر گورنمنٹ ہند

نمبر ۱۵

مسودہ ایک عہد نامہ جو باہم امرا حیدرآباد اور سرکار انگریزی کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے

دفعہ ۱

امرا حیدرآباد اون جملہ خرچ کے دینے سے بری کیے جاتے ہین جو بموجب اقرار نامجات موجو سے کے ۱ جنوری ۱۸۲۳ء کے بعد سرکار انگریزی کو پانا چاہیے ـ

دفعہ ۲

واضح ہے کہ پہلی جنوری ۱۸۲۵ء سے ممالک امرا حیدرآباد مین صرف سکہ کمپنی اور وہ سکہ کہ جسکا ذکر نیچے سے کیا جایگا سے چلے گا ـ

دفعہ ۳

جو سکہ کہ سرکار انگریزی واسطے امرا حیدرآباد کے وقتاً فوقتاً عند الضرورت کے بناسئے گی اوسپر ایکطرف شکل شاہ انگلینڈ مع سرنامہ حسب تجویز سرکار انگریزی کے رہیگا اور طرف دیگر سرنامہ یا عبارت حسب تجویز امرا کے رہیگا ـ

دفعہ ۴

واضح ہے کہ ان سکون کے کہ جو واسطے امرا کے بنائے جاوینگے وزن اور صفت مین چاندی برابر سکہ کمپنی کے رہیگی اور امرا افسر مہتمم ٹکسال تعینہ از جانب سرکار انگریزی کو یا دیگر افسر جسکی تعیناتی وقتاً فوقتاً کیجاوے چاندی بوزن اور صفت برابر یا ہنڈوی اوسقدر کی دیدیا کرینا کہ افسر متعینہ تاریخ یافتنی چاندی یا بل مذکور سے اندر چار مہینے کے سکہ طیار کرکے حوالہ امرا کے کردیا کریگا اور اوسپر کسیطرح کا خرچ دربارہ سکہ زدمی کے امرا سے نہین لیا جاویگا بلکہ سرکار انگریزی خود گوارا کرے گی ـ

دفعہ ۵

بلحاظ عہدنامہ ہذا کے امرا حقوق سکہ زنی کو چھوڑ کر اقرار کرتے ہین کہ تاریخ دستخط عہدنامہ ہذا سے سکہ نہین ٹھونکا کرین گے ۔

دفعہ ۶

نبظر رفع حاجت لکڑی مطلوبہ دُہوان کش جو دریای سندہ وغیرہ سے آتے جاتے ہین سرکار انگریزی امرا کے ملک مین دریای سندہ کے ہردو جوانب کے سَو سَو گز کے اندر کل لکڑی کاٹ لینے کی مجاز ہوگی مگر چونکہ سرکار انگریز کو ایسا امر کرنا منظور نہین کہ جو ناگوار خاطر امرا کے ہو اسلیے تاوقتیکہ امرا اون مقامات مین کہ جہان سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً مانگے لکڑی واسطے جلانیکے دیدیا کرین تو سرکار انگریزی اس مداخلت سی باز آویگی ۔

دفعہ ۷

مقامات ذیل یعنی کرانچی اور تاتا سرکار انگریزی کو ہمیشہ کیلیے اون شرائط پر دیے گئے حسب تجویز میجر جنرل سر چارلس نیپر صاحب کی ضرور معلوم ہوا اور نیز حق آمد و رفت بلا محصول اوپر ممالک امرا موقوعہ مابین کرانچی اور تاتا کے اور نیز اوسکی سرحد مین جہان میجر جنرل موصوف تجویز کرین اور اوس حد مین صرف حکومت افسران سرکار انگریزی کی رہیگی ۔

دفعہ ۸

جملہ حقوق اور قواعد امرا یا امیر کے جو سبزل کوٹ و نیز کل ملک موقوعہ مابین سرحد حال بہاولپور اور روری کے ہے واسطے دوام کے نواب بہاول پور کو جو خیرخواہ اور دوست قدیم سرکار انگریز کا ہے عطا کیے گئے ۔

دفعہ ۹

واضح ہے کہ میر صوبہ دار خان کو کہ جو ہمیشہ خیرخواہ سرکار رہا بعوض اوس تاوان کے کہ جو اوسکو باعث انتقال کرانچی کے بہ تحت حکومت سرکار انگریزی کے ہوگا اور نیز بہ جلدوے خیرخواہی کے ملک جاگیر صہ۔ روپیہ مالگذاری کے عطا کیے جاتے ہین ۔

دفعہ ۱۰

صاحب کمشنر کہ جسنے میجر جنرل سر چارلس نیپر صاحب بہادر واسطے تکمیل اس عہدنامہ کے متعین کرینگے بعد استفسار چند امرا سے بہ نسبت اس امر کے تصفیہ کرین کہ تا باید مندرجہ مضمون دفعہ ماقبل سے کون سی اراضی میر صوبہ دار خان کو جاگیر مین دیجاویگی ۔

دفعہ ۱۱

جو کہ املاک جسے امراسنے از روی منشار عہدنامہ ہذا کے دیدی ہے بجمع متفرق ہے اور تعداد خراج بہی جو اب امرا کو دینا پڑتی ہے یکسان نہین ہے اسلیے کمشنر متعینہ بعد استفسار از امرا درباب جمع سالانہ اراضی علیہ کے یہ امر ظاہر کریگا کہ کسقدر زر نقد یا اراضی بعوض اوسکے امرا دین گے اور مخفی نرہے کہ بعوض اراضی بیش قیمت کی اراضی کم قیمت کی نہین لیجاوے گی تاکہ قیمت اراضی جبکو سوائے امیر صوبہ دار خان کے اور امرا نے چہوڑ دیا ہے قریب تعداد خراج کے کہ قبل اسکے ہر امیر دیا کرتے تھے ہو ۔

دفعہ ۱۲

باقی خراج جو اب دیجاتی ہین کہ جسکا معاوضہ اسطرح پر یعنی دیدینے اراضی بقیمت برابر اوسکی کے نہین کیا جایگا اسلیے اسکا تصفیہ باختیار سرکار انگریزی کے ہوگا اور اسمین سرکار ذرہ بہی واسطے اپنے نہین رکھے گی ۔

مقام شملہ مورخہ ۴ ۔ نومبر ۱۸۴۲ع ۔

مسودہ عہدنامہ جو باہم سرکار انگریزی و امراخیرپور کے قرار پایا ہے ۔ بمضمون ذیل کہ

دفعہ ۱

واضح رہے کہ پرگنہ بہونگ بہارہ اور ایک ثلث ضلع سبزل کوٹ کا و موضع گوٹکی وملاّی و چونگا وداد دولہ و عزیزپور و دیگر مواضعات امراخیرپور کے جو مابین حکومت حال نواب بہاولپور اور قصبۂ ضلع روڑی کے واقع ہین ہمیشہ کے لیے نواب ممدوح کو عطا کیے گئے ۔

دفعہ ۲

قصبۂ سکر بپابندی شرائط جو میجر جنرل سر چارلس نیپر صاحب کی دانست مین ضرور ہوا اور جزیرہ بکر و دیگر جزیرہ ہا سے متصل سکھے اور قصبہ روڑی کا بشرائط مذکورۂ بالا ہمیشہ کے لیے

سرکار انگریزی کو عطا کیے گئے۔

دفعہ ۳

کمشنر جو از جانب میجر جنرل سر چارلس نیپیر صاحب کی واسطے تکمیل اس عہد وپیمان کے ونیز واسطے عہدنامہ ہائے کہ مابین امرای حیدرآباد کے قرار پاوینگا تعین ہوا ہے بحث خراج کو کہ جسکی ازروے اوس عہدنامہ کے امراے حیدرآبادی ہونگے خواہ بعوض اوسکے اراضی بقدر قیمت ضروری کے دیوین گے اول تو بجاے اون امرای خیرپور کا ہے کہ جو سواے میر رستم خان اور میر نصیر خان کے ازروے عہدنامہ ملک دین اور بعد اسکے باعث مقدار قیمت سالانہ اراضی واگذاشت گذشتہ کے کہ جو اونھون نے ازروی عہد وپیمان ہذا کے کیا ہے فائدہ میر رستم خان و میر نصیر خان کا بھی متصور ہے خرچ کرین گے۔

دفعہ ۴

جو کہ امرای خیرپور نے ازروی عہدنامہ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۸۳۸ء کے دربارہ مشورہ کرنے دیگر حاکمان سے بنظر پھیلانے اور آسایش کرنے کار تجارت اور آمد ورفت جہاز ازراستہ سندھ کی اور نیز امراے حیدرآباد نے ازروے عہدنامہ قرارداده ۱۸۳۹ء کے دربارہ نہ لینے محصول اوپر اون کشتیون کے جو دریاے سندھ مین اوس سمندر سے جو از جانب شمال دریاے موصوف سے اندر ملک اونکے کے آتی جاتی ہین باستثناے لیے جانے محصول اون اشیاے سوداگری جو اون کشتیون سے اوتر کر سواے خیمہ گاہ سرکاری یا گورنمنٹ یعنی بارہ تیجر کہ جو بری الادا محصول سے ہونگے اقرار کیا ہے اسلیے امرای خیرپور بھی مضمون مذکورۂ بالا پر قائم ہوکر اقرار کرتے ہین کہ جملہ مراتب مندرجہ اوس عہدنامہ کے جو ۱۸۳۸ء مین قرار پایا قبول ہین۔

دفعہ ۵

یکم جنوری ۱۸۴۵ء سے حکومت امرای خیرپور مین صرف سکہ کمپنی کا اور نیز وہ سکہ کہ جسکا ذکر پیچھے سے ہوگا جاری رہیگا۔

دفعہ ۶

سرکار انگریزی واسطے امرای خیرپور کے وقتاً فوقتاً بتعداد مطلوبہ سکہ بناکر اور اوس سکہ پر

ایطرف

ایکطرف شکل شاہ انگلینڈ مع سرنامہ جو سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً تجویز کرے اور طرف دیگر سنہ یا تغمہ حسب تجویز امراء کے رہیگا —

دفعہ ۷

واضح رہے کہ ان سکون کے کہ جو واسطے امراء کے بنائے جاوینگے وزن اور صفت مین چاندی مثل سکہ کمپنی کے رہیگی اور امراء افسر مہتمم ٹکسال تعینہ از جانب سرکار انگریزی کو یا دیگر افسر کو جسکی تعیناتی وقتاً فوقتاً کیجاوے چاندی بوزن اور صفت برابر یا ہنڈوی اوسقدر کی دیدیا کرین اور افسر متعینہ تاریخ یافتنی چاندی یا مال مذکور سے اندر چار مہینے کے سکہ طیار کرکے حوالہ امراء کے کردیا کریگا اور اوسپر کسیطرح کا خرچ دربارہ سکہ زدی کے امراء سے نہین لیا جاویگا بلکہ سرکار انگریزی اوسکو خود گوارا کریگی —

دفعہ ۸

بلحاظ عہدنامہ ہذا کے امرا حقوق سکہ زدی کو چھوڑ کر اقرار کرتے ہین کہ تاریخ دستخط عہدنامہ ہذا سے سکہ نہین ٹھونکا کرینگے —

دفعہ ۹

بنظر رفع حاجت لکڑی مطلوبہ دہوان کش جو دریای سندہ وغیرہ سے آتے جاتے ہین سرکار انگریزی امراء کے ملک مین دریای سندہ کے ہر دو جانب سو سو گز کے اندر کل لکڑی کاٹ لینے کے مستحق تھے مگر چونکہ سرکار انگریز کو ایسا امر کہ جو ناگوار خاطر امراء کے ہوکر نا منظور نہین ہے اسلیے تاوقتیکہ امراء اون مقامات مین کہ جہان سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً مانگے لکڑی واسطے جلانے کے دیدیا کرین تو سرکار انگریزی اس مداخلت سے باز آویگی —

دفعہ ۱۰

سرکار انگریز اون مطالبون سے جو ابتک میر مبارک خان متوفی اور اوسکے بیٹے میر نصیر خان خواہ دیگر از نسل میر مبارک خان متوفی سے دربارہ نذرانہ بحق شاہ شجاع متوفی کے سالانہ خراج لیا جاتا تھا مع سود اور بقایا کے باز آئے —

مہر بہ مہر نومبر ۱۸۴۲ء مقام شملہ

خلعت

واضح رہے کہ ملک برہوئی خانہای خلعت کا کنارہ مکران سے قریب چارسو میل تک بجانب شمال کو ہے اور قریب اوسیقدر تفاوت کے بجانب غروب صوبہ کچگوڑ و کیچ کے سرحد سندھ ہے مخفی نرہے کہ خان کے بیرونجات کے صوبہ مین اطاعت براے نام ہے کیونکہ اونکی سردار اپنے ارادہ کے قائم کرنے مین موقع پاکر دریغ نہین کرتے تھے ۔

عبداللہ خان پہلا خان تھا کہ جو خانون مین مشہور تھا کہ جسنے ابتداے سنہ ۱۷۳۰ع مین سلطنت دہلی سے آزاد ہوکر کئی صوبون کو بہ تحت حکومت اپنے کرلیا اور اوسکے بیٹے نہال خان کے عہد مین نادرشاہ نے ہندوستان پر چڑہائی کرکے بالکل ملک موقوعہ بجانب غروب دریاے سندہ کے اپنی سلطنت مین ملا لیا اور بعد وفات نادرشاہ کے یعنی بروقت متفرق ہونے سلطنت فارس کے خلعت ایک جزاون ملکون کا ہوگیا کہ جسمین احمد شاہ درانی نے اپنی حکومت قائم کی محابت خان کو جو اپنے سرداران پر مہربانی سے پیش نہین آتا تھا احمد شاہ نے حکومت سے نکال دیا اور بجاے اوسکے اوسکے چھوٹے بھائی نصیر خان کو مقرر کیا ۔

واضح رہے کہ اوسیوقت سے تاوقتیکہ وہ عزم موقوفانہ جو سرکار انگریزی نے بنظر تبدیل کرنی سلسلہ تخت نشینی کے بعد لڑائی افغانستان کے کیا حکومت خاندان چھوٹے مین رہی ۔

منجملہ خاندان خلعت کے نصیر خان نہایت مشہور آدمی تھا اور اوسکی حکومت زور آور تھی اور اوسکی تدبیر نے جو اوسنے دربارہ ملانے قوم بلوچ کے کی اسقدر اوسکی حکومت کو مضبوط کیا کہ اوسنے اپنے کو قابل کرنے بغاوت ساتہ احمد شاہ کے کہ جنہون نے اضلاع سال اور ٹنک کو اوسے چھوڑ دیا کافی اور قوی پایا ۔

واضح رہے کہ باعث فتحیابی کچگوڑ اور کیچ کے اوسکی حکومت جانب غروب کو بڑہ گئی سنہ ۱۷۹۵ع مین اوسکا بیٹا محمود خان اوسکا جانشین ہوا اور سنہ ۱۸۱۹ع مین محراب خان بیٹا محمود خان کا جانشین ہوا اور اوسکی وقت مین سرکار انگریزی اور خلعت کے ساتہ ملاپ شروع ہوا ۔

نصیر خان کے عہد سے سرداران خلعت فرمانبرداری کامل مین باپائداری ثابت رہے اپنی حکومت ملکی مین وے کاربند بمشورت سرداران سراوان و جلاوان کے کہ جو مشیر کار موروثی

تھے رہے ۔

واضح ہے کہ عہدہ وزارت کا بھی موروثی تھا محراب خان باوجودیکہ ہوشیار تھا لیکن کار حکومت مین کمزور تھا مخفی نرہے کہ باعث دینے زیادہ رسوخ داد و محمد کو اپنی حکومت مین کہ جو ایک شخص ازنسل ذلیل تھا کہ جسکے سبب اوسنے فتح محمد وزیر موروثی کو قربان کیا تھا اوسکے سرداران برہم ہوے مگر فتح محمد خان کے بیٹے نائب ملا حسین نے داد و محمد مذکور کو مار کر پھر اپنے عہدہ وزارت موروثی پر بحال ہوا اگر صدمہ جو اوسکے باپ نے اوٹھایا اس شخص کے خیال سے ہرگز نہین بھولا اور جسقدر آفتین بعد ازان محراب خان پر لاحق ہوئین وہ بہ باعث بدلہ فریبانہ جو ملا حسین نے لیا متصور ہین ۔

واضح ہے کہ بروقت عدم کامیابی پہلے حملہ کے جو شاہ شجاع نے اپنی حکومت واپس کرنے کے لیے ۱۸۳۳ع مین کیا بادشاہ نے بہرا لے چند سے قبل از واپس آنے مقام لودہیانہ مین بطور جلاوطن کے خلعت مین پناہ لی جب عزم لڑائی واسطے بچانے حکومت شاہ کے ۱۸۳۹ع مین ہوا اوسوقت ایک افسر انگریزی لفٹنٹ لیچ صاحب نامے مقام خلعت کو واسطے کرنے مشورہ ساتھ محراب خان کے کہ جسکے ملک مین ہوکر فوج جانے والی تھی بھیجا لیکن ملا حسین نے باہم خان اور لفٹنٹ لیچ صاحب موصوف کے نفاق پیدا کرنے کی فکر کی چنانچہ لفٹنٹ صاحب کو بلا حصول مراد مطلوبہ کے واپس آئے اور اس دغاباز کو یہ بھی معلوم ہوا کہ خان نے واسطے فوج سرکار انگریزی کی غلہ جمع کروایا تب اوسنے احکام از جانب خان بلا واقفیت اوسکی رعایا پر اس مضمون کا جاری کیا کہ بروقت روانگی فوج سرکار انگریزی کے اونکو تکلیف دیوین اور لڑین اوسنے سر الگزنڈر برنس صاحب واسطے ٹھنڈہی کرنے مخالفت خان کے و نیز قائم کرنے ایک عہد و پیمان جسکا ذکر حاشیہ مین ہے ساتھ اوسکے مقام خلعت کو بھیجے گیے ۔[۲]

بنام عہد و پیمان قرارداد باہم سرکار انگریز اور

محراب خان سردار خلعت کے حسب ذیل ہے

چونکہ ایک عہدنامہ واسطے قائم رکھنے دوستی کے باہم سرکار انگریزی اور شاہ شجاع الملک کے قرار پایا اور محراب خان سردار خلعت اور اوسکے متقدمان نے ہمیشہ تابعداری خاندان بادشاہت صدوزیون کی

مقام خلعت

واضح رہے کہ عہد و پیمان ہذا پر دستخط خلاف مرضی باطنی ملا حسین کے ہوا ور خان سے نے مقام کوئیٹہ کو واسطے ملاقات شاہ شجاع کے جانا چاہا چنانچہ سو اسے برنس صاحب قبل اسکی روانہ ہوئے

کیا ہے اسیلیے حسب رائے اور رضامندی شاہ کے اب خان اور اوسکی الابنا لا بعد نسل عہد و پیمان متضمن بدفعات ذیل کو قبول کرتے ہین اور جبتک کہ خان خیرخواہ رہین گے دفعات ذیل کی تکمیل اور لحاظ بخوبی ہوگی۔

دفعہ ۱

واضح رہے کہ نصیر خان اور اوسکی اولاد اور اوسکی قوم اور فرزند جسطرح بعہد احمد شاہ ور انی کے ملک خلعت کچھی کموستان بیکرن کیچ بیلا اور لنگرگاہ سونمیانی پر قابض رہی اوسیطرح پر آیندہ کو بھی رہین گے۔

دفعہ ۲

سرکار انگریزی معاملات خان اوسکی رعایا اور توابعین مین کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور خاطر کرکے شاہ نواز فتح خان اور نسل خاندان مہتر زئی کو مدد نہین دین گے بلکہ سرکار موصوف شاہ درپے رفع کرنے برائی اوسکے خاندان کے رہیگی درحالیکہ شاہ صاحب خان خلعت سے ناخوش ہون گے تو ایسی صورت میں سرکار انگریزی یہ تدبیر مناسب اور پسندیدہ شاہ و مطابق حقوق خان کے اوس نارضامندی کے دفع کرنے کے درپے ہوگی۔

دفعہ ۳

جبتک کہ فوج سرکاری ملک خراسان مین مقیم رہیگی اوسوقت تک سرکار انگریزی ڈیڑھ لاکھہ روپیہ سکہ کمپنی تاریخ تحریر اس اقرارنامہ سے بہ قسط ششماہی محراب خان کو دیا کرینگے۔

دفعہ ۴

اور چونکہ خان شاہ کے فرمانبردار اور انگریز کے دوست ہین اسیلیے بعوض اوس روپیہ کے ہر طرح کی کوشش دربارہ مہیا کرنے رسد و باربرداری اور تعینات کرنے پہرہ واسطے حفاظت رسد و غلہ وغیرہ جو لشکر پور سے کچلاک کو ایک سرحد سے دوسری سرحد تک ازراہ روزان داور بولان کے شامل ہوکر آوین کرنیکو قبول کرتے ہین

دفعہ ۵

جو رسد و باربرداری وغیرہ معرفت خان کے دستیاب ہو اوسکی قیمت فورا دیجاوی۔

اور اثنا سے راہ مین چند کسان کہ جسکو ملا حسین سنے تعینات کیا تھا حملہ کرکے مسودۂ عہدنامہ دستخطی خان کو چھین لیا اور سرکار انگریز کے دل مین اس امر کا بخوبی یقین ہوگیا کہ یہ واقعہ حسب اشارہ خان کے ہوا ہے اور ملا حسین سنے خان کو ٹیہ کے جانے سے باز رکھا اور اوسکو یہ خوف دیا کہ سرکار انگریز کا ارادہ اوسے قید کرنے کا ہے پس واضح رہے کہ مخالفت خان کی نسبت اب بدلائل مکمل ظاہر ہوئی اور سرکار انگریز نے عند الموقع اوسکی سزادہی کا ارادہ کیا۔

چنانچہ جسوقت کہ جنرل ولٹب شایر صاحب کا لشکر ۱۸۳۹ء مین کابل سے واپس آیا تھا اوسوقت ایک گروہ خلعت واسطے سزادہی خان کے روانہ کیا گیا اور ۱۳۔ نومبر کو قصبہ پر حملہ کیا محراب خان مارا گیا اور اوسکا بیٹا حسین خان بھاگ گیا بعد ازان اون کاغذات سے جو کہ قلعہ سے برآمد ہوئے تھے ملا حسین کی نمک حرامی بخوبی ثابت ہوئی اسلیے وہ قید ہوگیا واضح رہے کہ ہمراہ فوج انگریزی کے شاہ نواز خان نامے ایک شخص کہ جو تخمیناً ۱۸ برس کی عمر کا تھا اور سے از نسل محابت خان کہ جسکو احمد شاہ سنے نکال دیا تھا اور اس جوان اور اوسکے بھائی فتح خان کو محراب خان سنے قید کیا تھا مگر یہ کسی حکمت عملی سے بھاگ گئے تھے موجود تھا چنانچہ سرکار انگریزی سنے شاہ نواز خان مذکور کو خان خلعت کا مقرر کیا مگر صوبہ سیراودن اور کیچ اور گنڈاوا شمول سلطنت شاہ کابل کے ہوگئے چند سے بعد جلوس شاہ نواز خان کے

نقطہ اسباب پہ بخوبی اعتبار اور یقین کرنا چاہیے کہ محراب خان سنے جسقدر دوستی بباعث خیرخواہی اور اطاعت بعد وفدی خاندان کے سرکار انگریز کے نزدیک ظاہر کی تھی اوسیقدر ترقی دوستی باہم اوسکے اور سرکار انگریزی کے ہوگی۔

واضح سے ہے کہ عہدنامۂ ہذا قرار پایا کر دستخط اور مہر لفٹنٹ کرنیل سر اسے برنس نایٹ صاحب ایلچی از جانب رائٹ آنریبل جارج لارڈ اکلینڈ صاحب جی سی بی گورنر جنرل ہند اور محراب خان والی خلعت کی از جانب خود اونپر اور اوسپر منظوری رایٹ انریبل گورنر جنرل کی ہوگی۔

محررہ ۲۸ مارچ ۱۸۳۹ء مطابق ۱۲۔ محرم ۱۲۵۵ھ

دستخط اسے برنس ایلچی خلعت

ایک بلوہ ہوا کہ جسکا سرغنہ نصیر خان نامے بیٹا محراب خان کا تھا اور انجام اوس بلوہ کا یہ ہوا کہ شاہنواز
حکومت سے نکال دیا گیا اور وکیل سرکار انگریزی متعینہ خلعت مارا گیا غرض کہ باہم نصیر خان اور
سرکار انگریز کے علانیہ لڑائی ٹھنی جو کہ سرکار انگریز نے ملک کا چھوڑ دینا ہی صرف موجب نصائحت
اور یادگاری بحق بیچارہ محراب خان مقتول کے مناسب سمجھا اس نظر سے انتظام موجودہ کو رد کر کے
نصیر خان کو حاکم خلعت کا مقرر کیا اور اضلاع مشمولہ سلطنت کابل کو پھر اوسکی حکومت مین قائم کیا
اور بعد ازان ۱۶- اکتوبر ۱۸۴۱ع کو ایک عہدنامہ ساتھ اوسکے قرار پایا-

واضح ہے کہ بعد واپس جانے فوج انگریزی کے ملک کابل سے عہد و پیمان ہذا کہ جسکے رو سے خلعت
کابل کا ملک قرار دیا گیا تھا بطور ایک خط لاوارثی کے ہوگیا غرضکہ ۱۸۴۲ع مین ایک تتمہ عہدنامہ
باین مضمون کہ بعوض مدد فوج کے زر نقد لیا جاوے گا کیا گیا مگر اوسکی تکمیل نہین ہوئی ۱۸۵۴ع
مین جب خوف جنگ باہم انگلستان اور روس کے ہوا تو اوسوقت مین زور سرکار انگریزی کا
سرحد مغربی پر مضبوط کرنا پڑا چنانچہ ایک عہدنامہ جدید نمبری ۱۷ - کہ جس سے عہدنامہ سابق
۱۸۴۱ع کا منسوخ ہوا ساتھ خان کے قرار پایا اور اقرارنامہ باین شرائط کہ جو دربارۂ مقابلہ کرنے
خان ہذا کے جملہ دشمنان سرکار انگریزی سے و نیز باطاعت سرکار انگریزی کے کاربند ہونے کے
اور نہ کرنے عہد و پیمان کسی دوسری سرکار سے بلا مرضی سرکار انگریزی کے اور نیز عند الضرورت
فوج سرکاری اپنے ملک مین رہنے دینے کے نسبت سے از سر نو قائم ہوئے مخفی نرہے کہ از رو ے
عہد و پیمان ہذا کے سرکار انگریزی نے خان کو پچاس ہزار روپیہ باین شرط دینے کو قبول کیا کہ خان
اپنی رعایا کو کرنے ظلم و بدعت اندر ملک زیر حکومت سرکار انگریزی یا غیر حکومت اوسکے مانع ہو
نیز حفاظت سوداگران کی کرے اور محصول معینہ سے کسیطرح زائد نہ لینے دین-

۱۸۵۷ع مین نصیر خان نے جان بحق تسلیم کی اور بعد ازان یہ معلوم ہوا کہ اوسکو کسی نے
زہر دیا سلطنت کے تین شخص دعویدار ہوئے یعنی اعظم خان بھائی محراب خان اور اوسکا
لڑکا اوسی نام کا اور خداداد خان سوتیلا بھائی سردار متوفی کا خداداد خان کو کہ شخص مستقل
تھا سرداران نے واسطے سلطنت کے پسند کیا چنانچہ جلد اوسنے سرداران کے ساتھ فساد کیا
مخفی نرہے کہ اوسکو فتح خان بھائی شاہ نواز خان کہ جسکی مدد آزاد خان والی خاران نے دی تھی

لڑائی کرتا تھا مگر بباعث مدد سرکار انگریزی کے وہ اپنے اختیار حکومت پر قائم نرہ سکا بہت روز تک
۱۸۵۶ء مین سرکار انگریز نے خان کو پچاس ہزار روپیہ ازروی عہدنامہ قرارداد ہ کے براے
اخراجات باغیان مری کے جو سرحد سرکار انگریزی پر ہنگامہ کر رہے تھے
سر کرنے مین صرف ہو دیا اور یہ روپیہ چار برس تک برابر دیا گیا مگر چندان فائدہ نہین ظاہر ہوا
بعد ازان سرداران قلات نے خداداد خان کے خلاف بندش کر کے ۱۷ مارچ ۱۸۶۳ عیسوی
کو اوسکے چچازاد بہائی شیر دل خان کو اپنا حاکم مقرر کیا چنانچہ قصبہ اور قلعہ قلات کا باغیون کے
ہاتہ مین پڑا اور ظاہر اکوئی صورت بچاؤ کی نہین معلوم ہوتی تہی مئی ۱۸۶۴ء مین شیر دل خان
مارا گیا اور خداداد خان پھر سردار سلطنت کا مقرر ہوا خداداد خان مذکور کو سرکار انگریز نے بہی
خان قلات کا قرار دیکر دینا اوس خراج تعدادی ۵۰۰۰۰ روپیہ کا جو ازروے عہدنامہ قرارداد ہ
۱۸۵۴ء کے تعین ہوا تھا اور جسکا دیا جانا بباعث فساد ملک کے ملتوی ہو گیا تھا پھر جاری ہوا
۱۸۶۳ء مین ایک عہد وپیمان نمبری ۱۸ ساتہ خداداد خان کے قرار پایا کہ ازروے جسکے خان
مذکور نے بشرط اداے تعدادی ۵۰۰۰ روپیہ سرداران کو نکرن کی تار برقی موقوعہ عملداری سرداران
جھگڑالو کے محفوظ رکھنے کا اقرار کیا اور سرکار انگریزی کو مجاز کرنے انتظام بطور خود واسطے بہ تشیر
کرنے اوسکے سرکشان کو کیا واضح رہے کہ کارروائی عہدنامہ ہذا کی اوسوقت مین جاری ہوئی
کہ جب ملک قلات مین گڑبڑ واقع ہوئی۔

نمبر ۱۶

عہدنامہ مابین گورنمنٹ ہند اور میر نصیر خان سردار قلات ـ مضمون ذیل ہو

جو کہ میر نصیر خان بیٹا محراب خان متوفے نے اطاعت اور فرمانبرداری کی ہے اسلیے
سرکار انگریزی و بادشاہ شجاع الملک نے نصیر خان مذکور اور اوسکے خاندان کو قلات نصیر پر حسب
شرائط مندرجہ ذیل کے سردار مقرر کیا۔

دفعہ ۱

نصیر خان اور اوسکی نسل اپنے کو شاہ کابل کی رعیت اوسیطرح پر قرار دیتے ہین جسطرح سے
کہ اوسکے بزرگان شاہ کابل کی رعیت تہے۔

دفعہ ۲

واضح ہے کہ منجملہ اون قصبون کے جو محراب خان کے وفات پانے کے بعد نکال لیے گئے تھے یعنی کچھی مشتنگ و شال کے یعنی کچھی اور مشتنگ بعنایت شاہ شجاع الملک کے پھر نصیر خان کو ملین گے —

دفعہ ۳

کاش کسی فوج سرکار انگریز کمپنی یا شاہ شجاع الملک کے ملک خلعت کے کسی مقام مین رہنی کی ضرورت معلوم ہو تو ایسی صورت مین جہان اونکا رہنا مناسب معلوم ہو رہ سکتے ہین —

دفعہ ۴

افسر سرکار انگریزی متعینۂ دربار میر نصیر خان ہمیشہ میر نصیر خان اور اوسکے ورثا و جانشینان کو ہدایت کیا کرین گے —

دفعہ ۵

راستہ آمد و رفت سوداگران افغانستان مین دریاے سندھ سے لنگر گاہ شعو میانی تک کی حفاظت میر نصیر خان بخوبی کرین گے اور کسی آدمی پر لوٹ پاٹ ہونے دینگے اور نہ سواے اوس محصول معینہ کے جو باہم سرکار انگریزی اور میر نصیر خان کے تعین ہو زیادہ محصول لیا جاوے گا —

دفعہ ۶

میر نصیر خان اقرار کرتا ہے کہ وہ خود اور اوسکے ورثا اور جانشینان بلا رضامندی سرکار انگریز اور شاہ شجاع الملک کے کسی صوبہ یا سرکار اجنبٹ سے کسیطرحکا عہد و پیمان نہین کریگا اور ہر حال میں پابند اور پیراسے سرکار انگریزی اور شاہ موصوف کے رہے گا مگر نوشت و خواند مابین دوستان و قرابتمندان کے جاری رہیگی —

دفعہ ۷

درحالیکہ کوئی غنیم میر نصیر خان پر حملہ کرے یا کسی طرح کی مخالفت مابین اوس کے اور کسی صوبہ اجنبٹ کی پیدا ہو تو اوس حالت مین سرکار انگریزی حسب مناسبت وقت کی درباره بچانے اوسکے حقوق کے اونکی مدد بخوبی کرینگے —

دفعہ ۹

میر نصیر خان شاہنواز خان کی خور و نوش کے لیے خواہ کچھ وثیقہ کہ جو معرفت سرکار انگریزی کے شش ہزار روپئے اوسکے ملک انگریزی مین دیا جایا کرے مقرر کرینگے یا کچھ جاگیر ملک خراج مین جیسا کہ سرکار انگریزی بعد اوسکے تجویز کرے دینگے ـ

محررہ ۶ - اکتوبر ۱۸۴۱ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۲۵۷ھ

دستخط اکلینڈ (مہر) دستخط میر نصیر خان (مہر)

واضح ہے کہ آج بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۸۴۲ء اقرار نامہ ہذا پر منظوری رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل ہبئی کے ہوئی ـ

دستخط ٹی ایچ مڈ ھک سکرٹر گورنمنٹ ہند

نمبر ۱۷

عہدنامہ جو باہم سرکار انگریزی و نصیر خان سردار خلعت کے معرفت میجر جان جیکب صاحب سی بی از جانب سرکار انگریزکہ جسکو عالی مرتبت موسٹ نوبل مارکس ول ہوسی کے ٹی گورنر جنرل ہند نے اختیار دیا ایک طرف اور میر نصیر خان سردار خلعت طرف دیگر کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے ـ

جو کہ بنظر مناسب ایک عہدنامہ جدید باہم سرکار انگریزی اور میر نصیر خان سردار خلعت کے قائم ہونا چاہیے اسیلیے ہر دو سرکار ہاے مذکورہ بالا کے مابین عہد و پیمان مندرجہ دفعات ذیل قائم ہوا ـ

دفعہ ۱

ازروے عہد و پیمان ہذا کے وہ عہدنامہ جو باہم میر نصیر خان اور سرکار انگریز کے ۶ اکتوبر ۱۸۴۱ء کو معرفت میجر اوٹرم صاحب کے قرار پایا تھا منسوخ متصور ہو ـ

دفعہ ۲

باہم سرکار انگریز اور میر نصیر خان سردار خلعت اوس کے ورثا اور جانشینان کے ہمیشہ دوستی رہے گی ـ

دفعہ ۳

میر نصیر خان اور اُسکے ورثا و جانشینان دشمنان سرکار انگریز سے مقابلہ کرینگے اور ہمیشہ سرکار موصوف کی راے پر کاربند ہونگے اور بلا رضامندی سرکار موصوف کسی دوسری سرکار کے ساتھ کسیطرحکا عہد و پیمان نہین کرینگے۔

دفعہ ۴

کاش خلعت کے کسی ملک مین سرکار انگریزی کو اپنی فوج رکھنا مناسب معلوم ہو تو ایسی صورت مین سرکار موصوف حسب تجویز اپنی جس مقام پر مناسب جانے اپنی فوج رکھے۔

دفعہ ۵

میر نصیر خان وعدہ کرتے ہین کہ ہم خود اور ہمارے ورثا اور جانشینان اپنی رعایا کو کرنے غارتگری بیچ ملک سرکار انگریز خواہ قریب اوسکے سے باز رکھین گے اور نیز آمد و رفت سوداگران کی مابین حکومت سرکار انگریز و افغانستان کے براہ شاہ یا لنگر گاہ سومیانی یا اور کسی لنگر گاہ بنکر اُسکے ہو حفاظت کرین گے اور علاوہ اوس محصول کے جو باہم سرکار انگریز اور میر نصیر خان کے تعین ہو کر درج عہدنامہ ہذا ہوا اور کچھ زیادہ نہین لین گے۔

دفعہ ۶

بنظر مددہی درباره تکمیل شرائط مندرجۂ عہدنامۂ ہذا اسکے بشرط کاربند رہنے ساتھ ایمانداری کے سرکار انگریز میر نصیر خان اور اُسکے ورثا اور جانشینان کو ۵۰۰۰۰ ہزار روپیہ سکہ کمپنی سالانہ دینا قبول کرتے ہین۔

دفعہ ۷

اگر کسی سال مین از جانب میر نصیر خان مذکور اور اوسکے ورثا اور جانشینان کے تعمیل شرائط مندرجہ کی بایمانداری تمام نہو تو ایسی صورت مین ۵۰۰۰۰ ہزار روپیہ مذکورہ بالا سرکار انگریز نہین دین گے۔ محررہ ۱۴ مئی ۱۸۵۴ء مقام مستونگ

دستخط جان جیکب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ اور کمشنر اپر سندھ۔

ضمیمۂ نسبت شرح محصول اشیاے سوداگری بیچ جنکی آمد و رفت براہ ملک خان خلعت کے ہوتی ہے کہ جسکا ذکر

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر دستخط اور مہر میجر جان جیکب صاحب سی بی کی از جانب سرکار انگریز ایکطرف اور میر نصیر خان کے از جانب خود طرف دیگر ۱۴ مئی ۱۸۵۴ء مطابق ۱۶ شعبان ۱۲۷۰ھ کے مقام مستونگ مین ہوا اور ایک نقل اوسکی منظور شدہ بخدمت میر نصیر خان موصوف کے تاریخ حال سے اندر دو ماہ کے مرسل ہوگی۔

دستخط ول ہوسی

جی ڈارن جی لوجی

پی گرانٹ بی پی کاک

۲ جون ۱۸۵۴ء کو اسپر منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل کے ہوئی۔

دستخط جی ایف ایڈمنسٹن

سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۱۸

عہد و پیمان جو باہم خداداد خان خان خلعت اور بلوچیان اور سرکار انگریزی کے دربارہ پھیلانے تار برقی اپنی عملداری کرن مین درمیان سرحد غربی حکومت جام بیلا اور یورپ سرحد ملک گوادر کے قرار پایا۔ بمضمون ذیل ہے۔

دفعہ ۱

خان خلعت تار برقی موقوعہ مابین سرحد مغرب حکومت جام بیلا اور سرحد مشرقی ملک گوادر کے اور نیز ملازمان متعینہ طیاری اوسکی کی بخوبی حفاظت کرین گے۔

دفعہ ۵ عہدنامہ ہذا مین مندرج ہے۔

فی اونٹ جو سرحد شمالی سے سمندر کراچی یا اور بندرگاہ کو جاتے ہین بلا لحاظ قیمت چھہ روپیہ سکہ کمپنی لیا جاویگا

فی رر جو سرحد شمالی سے شکارپور کو جاتے ہین صہ رر لیا جاویگا۔

اور یہی محصول اون اشیاے سوداگری پر بھی فرض کرنا چاہیے جو اور اطراف سمندر سے خواہ سندھ سے ملک خلعت کو آتے جاتے ہین۔

دستخط جان جیکب میجر پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ اور کمانیر متعینہ سرحد اپر سندھ۔

دفعہ ۲

سرکار انگریزی اون مقامات پر جہان اونکو موقع معلوم ہو چوکیہا یعنی اسٹیشن تار برقی کے مقرر کرنے کے مجاز ہین۔

دفعہ ۳

لوازمہ تار برقی کا جس لنگرگاہ موقوعہ ملک خان مین آسائش معلوم ہو بلا مطالبہ محصول کے اوترا کرے۔

دفعہ ۴

قیمت اسباب تار برقی او مزدوری اور اوترائی و رسد وغیرہ کا صرف بذمہ سرکار انگریز کے ہوگا اور سرکار انگریز درباره اپنی رسد وغیرہ کے انتظام معقول حسب تجویز اپنے کرینگے اور خان وعدہ کرتے ہین کہ کسیطرح کی روک ٹوک راستہ مین نہین کیجاوے گی بلکہ از جانب خان کے ہر طرح مدد اور حفاظت کی جاوے گی۔

دفعہ ۵

واسطے حفاظت تار برقی مذکور اور اوسکے ملازمان کے سرکار انگریز سے صرف ۵۰۰۰ ہزار روپیہ سالانہ ملا کریگا اور سوا اے زر مذکور کے اور زیادہ صرف از جانب خان خلعت کے نہین ہوگا۔

دفعہ ۶

بذریعۂ رزیڈنٹ سرکار انگریز کے خان نسبت اس امر کے اطلاع دینگے کہ کس کسقدر روپیہ مندرجۂ زر مذکور کے کن کن سرداران متفرق کو کہ جنکی تحت حفاظت مین تار برقی کے دینا چاہیے مخفی نرہے کہ یہ روپیہ اونہین سرداران کو دیا جاویگا کہ جنکے ملک مین ہو کر تار برقی جاتی ہے اور بر وقت ملنے اجازت خان کے زر مذکور معرفت رزیڈنٹ سرکار انگریزی کے اشخاص مندرجہ کو تقسیم کر دیا جاوے گا۔

دفعہ ۷

واضح رہے کہ زر سالانہ مذکور کا دینا اوسوقت سے شروع ہوگا کہ جب افسران متعلقۂ تار برقی بہ نسبت اس امر کے اطلاع کرینگے کہ پچاس میل تک طیار ہو گئی ہے اور اوس پچاس میل تک

کے لیے بندوبست کافی کیا گیا ہے۔

دفعہ ۸

کاش باہم افسران تاربرقی اور رعایاخان خلعت کی کسیطرحکا تنازعہ ہوکہ جسکا تصفیہ بخوبی معرفت اجنٹ خان مذکور کے نہوسکے تو ایسی صورت مین اس امر کی اطلاع صاحب رزیدنٹ قیمہ خلعت کو دیاجاوے گا۔

دفعہ ۹

بوجہ مزاحمت یاکسیطرح کے نقصان تاربرقی کے اقرارنامۂ ہذا ازجانب سرکار کسیوقت باطل ہوسکتا ہے۔ مورخہ ۲۴۔فروری ۱۸۶۳ء

دستخط ام گرین میجر

قائمقام رزیڈنٹ متعینہ دربار

خان خلعت مقام کشموڑ۔

تتمۂ دفعہ ۱۰ ایک عہدنامہ کا

جو باہم خان خلعت اور سرکار انگریزی کے دربارۂ تاربرقی کے جو واسطے ملک مکران مین ہوکر جاتی ہو قرارپایا بمضمون ذیل ہے۔

دفعہ ۱۰

خان خلعت تنظر جلد طیار ہونے تاربرقی کے نسبت اس امر کے اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریز کو اختیار ہے رعایا مکران سے اپنے طور پر بندوبست کرے

چونکہ ملک خلعت مین کسی مقام پر بلا خان کی رضامندی تاربرقی نہین قائم ہوگی اسلیے جہان کہین ملک مذکور مین مکانات واسطے تاربرقی کے تعمیر ہونگے وہ عملداری سرکار خلعت مین متصور ہوکر تعمیر کیے جائین گے۔

ازجانب سرکار انگریز

دستخط ام گرین میجر

رزیڈنٹ متعینہ خلعت

دستخط خداداد خان حاکم قلات (مہر) مقام جکو بابا دمو قوعہ اپریسندہ

تاریخ ۲۳ - مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

بیلا یعنی بس

واضح رہے کہ صوبہ بس کا کسی بزرگ جام بیلا کو بجلدوے خیر خواہی لڑائی کے از جانب عبداللہ خان والی خلعت کی عطا ہوا تھا اور شرائط اوسکے یہ تھے کہ جام اطاعت خان کی قبول کرے اور کچھ فوج اس نظر سے رکھے کہ بروقت ضرورت کے کام آوے اور بعد وفات عبداللہ خان کے مہابت خان نے جام علی کو کہ جسکی نسل سے جام میر خان سردار موجودہ حال ہے اوس عطاے کو مستحکم کیا ۔

سنہ ۱۸۳۰ء مین جام حال نے اپنے باپ جام میر علی کی جانشینی کی سابق مین اونھون فراطاعت خان سے منحرف ہونے کی اور اپنے کو آزاد کرنے کی کوشش کی اوسکے ملک کی آبادی تخمیناً ... ہزار آدمی کی ہے اور قریب ... ہزار یعنی ... ہزار روپیہ محصول سمندر اور ... ہزار اراضی کاشتکاری کی آمدنی ہے ۔

دربارہ حفاظت کرنے اوس جز تار برقی مکران کے جو بس ہو کر جاتی ہے ایک عہدنامہ نمبری ۱۹ دسمبر سنہ ۱۸۶۱ء مین ساتھ جام میر خان کے قرار پایا اور ... ہزار روپیہ سالانہ اوسکو دینا واسطے اس حفاظت کے تعین کیا گیا اور بعد ازان ... ہزار روپیہ اور بیشی کرکے ... ہزار روپیہ تعین ہوا فقط ۔

نمبر ۱۹

ترجمہ عہد و پیمان کا جو ساتھ جام بیلا کے

بتاریخ ۲۱ - دسمبر سنہ ۱۸۶۱ عیسوی کے

قرار پایا ــــــــ بمضمون ذیل ہے

جو کہ اب نوشت و خواند دربارہ قائم کرنے تار برقی کا نسٹنٹی نوبل اور بغداد سے کراچی تک ساتھ فارس اور بلوچستان کے مابین سرکار انگریزی اور دیگر سرکار ہاے عظیم یورپ اور ایشیا کے

شروع ہوا اور بنظر تکمیل امر مطلب مفید کے تدبیر حفاظت تار برقی مذکور کی ضرور متصور ہے اسیلیے سرکار بمبئی سے نے میجر ایف جی گولڈاسمتھ صاحب کو خاص کر واسطے کرنے عہد وپیمان سات اون سرداران کے کہ جنکی عملداری مابین کراچی اور گوادر کے ہو بھیجا۔

جوکہ دریاے ہب سے کھوش کلمت یا قریب اوسکے تک بہ تفاوت مالعیس کے ملک جام میل خان سردار لس بیلا کے واقع ہے اسیلیے میجر ایف جی گولڈاسمتھ صاحب حسب خمامندی خداداد خان حاکم شاہ خلعت جو دوست ومحب سرکار انگریزی کا ہے ازجانب سرکار موصوف کے اجام میل خان مذکور کے ساتھہ واسطے طیاری اور حفاظت تار برقی موقوعۂ مقامات مذکور کے عہد پیمان مضمون ذیل کرتے ہین —

دفعہ ۱

اشیا طیاری تار برقی مذکور کا جس جگہ سرکار چاہیں مابین دریاے ہب اور کھوش کلمت کے اوتر سکتے ہین اور درباب اوسکی حفاظت اور آسایش طیاری کے بخوبی مدد دیجاویگی بشرطیکہ زر تصرف اور قیمت اون اشیا کی جو خرید ہون ملے —

دفعہ ۲

اسٹیشن ٹیلی گراف کے واسطے دفتر کے ایک بمقام سونمیانی اور دوسرا بمقام اورمارا کے تعمیل ہوگا

دفعہ ۳

اون اشخاص کی جو واسطے طیاری کے متعین ہین بیچ طیاری اور جاری کرنے اوسکے مین و نیز حفاظت کرنے مین بخوبی مدد دیجاویگی تاکہ اونکی کارروائی مین کسیطرح کا حرج واقع نہوا اور اجرت وغیرہ ازجانب سرکار انگریز دیجاویگی —

دفعہ ۴

بر وقت یہ معلوم ہونے کے کہ جام بیلا نے اسقدر آدمی بشرح اسقدر ماہواری کے واسطے حفاظت اور نیز مدد دہی کے جو وقتاً فوقتاً افسران تار برقی متعینۂ اوس سرحد کو مطلوب ہوے ہزار روپیہ سالانہ معرفت رزیڈنٹ متعینہ خلعت کے جام بیلا کو دیا جاویگا —٭

٭ واضح ہے کہ دینے مدد سالانہ کا منحصر اوپر ضرورت کے ہے اسیلیے اوسکی تشخیص آیندہ پر موقوف رہی کہ بدانست گورنمنٹ

دفعہ ۵

واضح رہے کہ اگر کسیوقت بین بہ نسبت اس امر کے اطلاع صحیح ہو کہ استقدر ملازم خود بیلا نے تعینات کیا ہے کافی نہین ہے اور استقدر ضرر تاربرقی کو پہونچا کہ جس سے عدم تندہی کا دربارہ حفاظت ازجانب جام بیلا کے گمان ہو تو ایسی صورت مین صاحب رزیڈنٹ متعینہ خلعت مجاز اس امر کے ہونگے کہ جام بیلا سے اوسقدر روپیہ اورلین کہ جو کل تعداد مرقومہ سے زائد نہو۔

دفعہ ۶

دین سالانہ جام مذکور کو اوسوقت سے شروع ہوگا جب کہ یہ معلوم ہوئے کہ ... میل تک تاربرقی درست ہوگئی اور دین جیزویات بموجب اجرت وقیمت اشیاے خرید شدہ حسب مندرجہ بالا کے ہوا کرے گا۔

دفعہ ۷

نالش وغیرہ جو بہ نسبت کسی اشخاص متعینہ تاربرقی کے ہو لیاقتی کہ جبکا تصفیہ حسب دلخواہ نہوسکے تو اوسکی اطلاع رزیڈنٹ متعینہ خلعت کو کیجاوے گی مقدمات ضروری خواہ از قسم نالشہ ہو یا اور کسیطرح کی شکایت نسبت اون شخصون کے ہو وہ پاس مجسٹریٹ یعنی کمانیر پولس متعینہ کراچی کے دائر ہوا کرین گے۔

دفعہ ۸

مخفی نرہے کہ سرکار موصوف درصورتیکہ کسیطرح کی روک ٹوک یا حرج طیاری تاربرقی مذکور مین ہو کسیوقت مجاز منسوخ کردینے اقرارنامہ ہذا کی ہے۔

عہدوپیمان ہذا اوسوقت مین واجب التعمیل متصور ہوگا کہ جب سرکار بمبئی کی منظوری اوسپر ہوجاوے واضح ہو ۱۹ اگست سنہ ۱۸۶۲ء کو اقرارنامہ مذکور پر منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل کی ہوئی

بیان کیچ

... تنخواہ محافظ مندرجہ سے دوچند ہوگا مثلاً تنخواہ محافظ تعدادی ... ماہواری یعنی ... سالانہ کی ہے کہ جسکا دوچند ... قرار ہوا غرض کہ تخمیناً ... ہزار روپیہ ہوگا۔

واضح رہے کہ یہ منجملہ صوبہ ہاے خراج دہندۂ خلعت کے مغربی صوبہ ہے حالانکہ بباعث بارہا ویران کیے جانے افواج خلعت سے اسکی اطاعت صرف براے نام باقی رہگئی بالفعل فقیر نور محمد نامے یکے از قوم بزنجو نائب کیچ کا ہے ۱۸۶۳ء مین ایک عہد و پیان نمبری ۲۰ اوسکے ساتھ کہ جسمین اوسنے بشرط پانے کچھ زر سالانہ کے تار برقی مکرن کو جو اوسکی عملداری مین ہوکر جاتی ہے حفاظت کرنے کو قبول کیا چنانچہ سنہ ۶۰۰ ہزار روپیہ کہ منجملہ جسکی اکیہزار سردار پسنی کو ملتا ہے ازجانب سرکار انگریزی کے تعین ہوا۔

نمبر ۲۰

خلاصہ ترجمہ عہد و پیمان کا کہ جو فقیر نور محمد بزنجو نائب کیچ نے میجر اف جی گولڈاسمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر سندہ سے بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۸۶۳ء کو کیا۔ بمضمون ذیل ہے۔

حسب الہدایت خان خلعت کے فقیر محمد بزنجی نے روبرو میجر اف جی گولڈاسمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر سندہ کے حاضر ہوکر جملہ انتظام جو دربارۂ طیاری تار برقی کے قرار پایا سنا اور بمقابلہ افسر مذکور اور رئیس رحمت اللہ خان ایجنٹ خان مذکور کے یہ اقرار کرتا ہے کہ اگر سرکار انگریز کا ارادہ تیار ائی مکران مین تار برقی بنانے کا ہو تو اوس صورت مین ہم بدل وجان مقام کلمت بندر سے گوادر بندر تک اوسکی حفاظت کے اور نیز بہم پہونچانے مزدوران وغیرہ کے کوشش کرینگے اور اس کام کے لیے حسب منظوری خان کے جسقدر روپیہ سرکار موصوف تجویز کرے معرفت رزیڈنٹ متعینہ خلعت کے فقیر نور محمد خان کو ملا کریگا اور فقیر نور محمد خان مذکور دربارۂ حفاظت لوازمہ وغیرہ تار برقی کے اسطرح پر مدد دیگا کہ جسمین حرج کار واقع نہو مخفی نرہے کہ جملہ اشیاسے کی قیمت جو کسان متعینہ تار برقی خرید کرین ازجانب خرید کنندہ کے دیا جایا کریگا۔

واضح رہے کہ ذمہ داری مذکور صرف بوجہ اوسکے عہدۂ نیابت کیچ کی اوسپر فرض ہے۔

اور تحریر امور مذکورۂ بالا کے روبرو میجر اف جی گولڈاسمہ اسسٹنٹ کمشنر سندہ اور رئیس رحمت اللہ ایجنٹ خان کے بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۸۶۳ء کے دستخط فقیر نور محمد خان کے ہوئے۔

اور چند عبارت روبرو فقیر نور محمد خان نائب کیچ کے لکھی گئی کہ جسکا ذکر ذیل مین ہے اور اوسپر دستخط رئیس رحمت اللہ خان کے بتاریخ یکم فروری ۱۸۶۳ء کے ہوئے۔

لفظ گوادر بندر سے جملہ علاقہ موقوعہ اندر سرحد گوادر کے متصور ہے۔

واضح ہے کہ عہد و پیمان نہا ایر ۱۹ اگست ۱۸۶۳ء عیسوی کو منظوری گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل کے ہوئی۔

بیان فارس

ابتدا سے ۱۶۰۰ صدی یعنی بہنگام حکومت شاہ عباس کے انگریزوں نے پہلے کار تجارت کا فارس مین مقرر کیا پہلے دو دلیر انگریز یعنی سر انتھنی شیرلی صاحب مع اپنے بھائی اور چند ہمراہیان دربار کے فارس کو گئے اور وہان لوگ اون سے بہت اخلاق کے ساتھ پیش آئے اور بعد ازان سر انتھنی صاحب موصوف ازجانب شاہ عباس کے واسطے کرانے عہد و پیمان ساتھ بادشاہان یورپ کے نسبت پامال کرنے قوم ترک کو واجازت ملنے سوداگران انگریز کو واسطے کرنے کار تجارت ساتھ فارس کے بطور ایلچی واپس گئے۔

چنانچہ شاہ عباس کی عنایت سے قوم انگریز فرانسس اور ڈنمارک کے کارخانجات بمقام گون ٹرون مین کہ جسکا نام بادشاہ فارس نے بعد ازان بندر عباس کہ جو ابتک مشہور ہے رکھا تعین ہوئے۔

واضح ہے کہ شاہ عباس کی اجازت بہ نسبت پرتگیز کے جنہون نے ۱۵۰۸ء مین تحتی البوقرقی کے جزیرہ ہرمز موقوعہ دہانہ خلیج فارس کو کہ جو مقام گون ٹرون سے چندان فاصلہ پر نہین ہے فتح کرکے دخل کرلیا تھا کمتر تھے اور اونکے نکال دینے کا ارادہ کیا اور اس عزم مین انگریز جو اون دنون مین مشغول لڑائی ساتھ پرتگل کے تھے شریک شاہ عباس کے ہوئے اور ۱۶۲۲ء مین شاہ عباس موصوف نے ایک اقرار نامہ مندرجہ حاشیہ درباب دینے نصف مال لوٹ جزیرہ مذکور کا و نیز نصف محاصل آئندہ گون ٹرون اور ہرمز کے ساتھ انگریز کے قرار دیا چنانچہ قوم پرتگیز نکال دیئے گئے اور وعدہ شاہ فارس کا وفا ہوا۔

مضمون اقرار نامہ مذکورہ بالا کہ جو مندرج باب ۱۲ مین ہے حسب ذیل ہے۔

اول

یہ کہ جب تک قوم انگریز خوش نمولیوین سپاہیان فارس کسی قسم کی لوٹ مین یعنی جواہر اور سونا دریا بندی ہی نخیرہ

واضح رہے کہ کارخانہ گومبرون کا ۱۷۶۱ء تک بہ تردد اور نقصان تمام جاری رہا آخر کار بباعث ظلم گورنر لار کے اوٹھ گیا —

واضح رہے کہ وفات شاہ عباس سے کہ جو ۱۶۲۳ء مین واقع ہوئی جلد تر خاندان صفادین کو پایہ اختتام کو پہونچا یا چار بادشاہان کمزور اوس خاندان کے متواتر تخت نشین ہوئے اور اونکے عہد حکومت مین ترکون نے سلطنت فارس سے عمدہ عمدہ صوبہ مغربی کو الگ کر لیا حاکم عرب متعینہ مسکٹ نے جزیرہ ہاے موقوعہ خلیج فارس کو بقبضہ اپنے کیا اور افغانان از قوم ابدلی نے اپنے کو ہرات اور غلجیس موقوعہ قندہار مین ازاد قرار دیا ۱۷۲۲ء مین یعنی اندر ایک صد سال بعد وفات شاہ عباس کے محمود والی قندہار نے اصفہان کو گھیر لیا اور شاہ حسین نے اپنا تاج اوسکو چھوڑ دیا —

واضح رہے کہ خاندان افغان تھوڑے روز تک رہا ۱۷۲۵ء مین محمود خفقانی ہوکر مر گیا اور ۱۷۲۹ء مین اوسکا بھتیجا بہ وقت بھاگنے نادر قلی خان یعنی مشہور نادر شاہ کے جنگل مین مارا گیا اور جانشین اشرف چھوڑ دینے تاج شاہ حسین کے اوسکا بیٹا تاماسک نے خطاب شاہی کا پایا اور ہمیشہ کرنے کوشش ناتوان در بارہ پھر حاصل کرنے تاج سے باز نہین آتا تھا چنانچہ اوسنے پادشاہ روس سے ایک عہد و پیمان متضمن دیدینے کل علاقہ فارس موقوعہ کا سپین سمندر پر بشرط نکال دینے قوم افغانان کے اوسکے ملک سے اور پھر ملنے تاج اوسکے کے قائم کیا

دوم

آمدنی بندر عباسی سالانہ یعنی گومبرون سے نصف انگریز کو تقسیم ہو جایا کریگی اور جو جہاز انگریزی بندر گاہ سے ہوکر جاوے اوسپر خراج معاف ہے

سوم

ہر سال تین راس اسپ کہ منجملہ جنکے دو مادین ہونگے اونکے پاس بھیجے جاوین —

شرط اول کہ دو مرد بان سپاہی ہمیشہ واسطے حفاظت خلیج کے تعینات رہین —

دوم انگلش قلعہ ہاے پورتگل کو شاہ فارس کے قبضہ مین دیدین کہ جس سے انگریز شاہ فارس کے دوست شمار کیے جاوینگے

شرط تیسر شاہ مذکور کو اول یہ کی اجلاس کونسل مین بلاوے اور اونکے تو ابعیون کے مرتبہ کا لحاظ رہنے فقط —

او ادسی مرادسے اوسنے ایک عہدنامہ ساتھ ترکون کے بھی جنگی سلطنت سمت مغرب و شمال کو بڑھتی جاتی تھی کیا اور بلا چند بے غور بخاطر تمسپ دربار ہاے سنٹ پیٹرس برگ اور کانسٹنٹی نوپل نے ایک عہدنامہ کہ جسکے روسے ملک فارس کو آپس مین تقسیم کر دیا ۱۷۲۳ عیسوی مین قرار دیا۔

مخفی نرہے کہ صرف بوجہ لیاقت اور کارگذاری نادر قلی خان کے کہ جنھون نے اپنی جوانمردی اور دلیری کے لیے بڑی شہرت پائی تھی نصیب تمسپ کا پھر چمکا ۱۷۲۶ع مین نادر قلی تمسپ کی چھوٹی فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا اور تمام خراسان سے شاہ حسین کے بیٹے کو تغلب کر دیا اور آخر ۱۷۲۹ع مین حاکمان افغان ملک فارس سے نکال دیے گئے اور اونکے بہت سے ہمراہیان تلوار سے مارے گیے غرضکہ ایک مرتبہ اور بباعث شاہ تمسپ کے تخت خاندان شفاوین مین آیا شاہ تمسپ نے بعوض خیرخواہی کے نادر قلی کو ملک خراسان میزن وڑان سیستان اور کرمن کا دیدیا۔

تمسپ شاہ نے صرف براے نام دو برس تک سلطنت کیا اور بعد اوسکے نادر قلی نے اوسکو تخت سے اوتار کر رنج کمسال تمام تاج قبول کیا بعہد نادر شاہ سلطنت فارس کی چند روز تک اپنے جلال سابق پر پہونچ گئی تھی اور واضح رہے کہ نادر شاہ نے نہ صرف اون ملکون کو کہ جسکو ترکون اور روس والون نے فتح کیا تھا سے لیا ملک سندہ قندہار کابل بلخ اور تمام ملک موقوعہ نایز اکشس اور سمندر کسپین تابع کر کے اپنی فوج دہلی کو لایا اور مغلون کی دارالخلافت مین قتل اور لوٹ کرا کر شاہ دہلی سے تمام ممالک موقوعہ جانب غروب دریاے سندہ لینے کیلیے چھوڑ دلیا ۱۷۴۷ع مین نادر شاہ مارا گیا اور اندر چند روز بعد اوسکی وفات کے وہ قوت سلطنت کہ جو اوسنے از سر نو پیدا کی تھی پراگندہ ہوگئی اور احمد خان ابدالی نے اپنے کو افغان کا بادشاہ قرار دیکر قندہار اور ہرات کو لے لیا اور بنیاد ایک سلطنت کی جو بباعث اوسکی فتوحات کے کہ نادر شاہ سے زیادہ تر تیز تھی بڑہ گئی تھی ڈالا اور شاہ رخ اندہا پوتا نادر شاہ کو صرف صوبہ خراسان کا ملا تھا اور صوبہ مذکور کو احمد خان نے اوسکو بطور قبضہ ارادیہ کے عطا کیا تھا مگر جلد بعد بہت سے قصبہ اوسین قائم کیے گئے دکھن اور پچھم صوبہ لار کے فارس اور عراق ارزنجن اور میزن ویڑان کو کریم خان کہ یکے از قوم زند تھا فتح کیا اور شاہ اسمعیل نامے ایک شاہزادہ خاندان شفادیان کا جو شاہ حسین کا ہمشیرزادہ تھا بھانجا بادشاہ مقرر ہوا واضح ہے کہ وہ صرف بطور ایک تپلہ کے تھا اور اخیر کو

قید ہو گیا اور باگ حکومت سلطنت کی بدست کریم خان کے رہی کریم خان ایک حاکم عادل اور عقلمند
تھا چنانچہ اوسنے دربارہ پھیلانے اور ترقی دینے کار تجارت کے بڑی جانفشانی کی اور اوسکی
عہد مین انگریزون نے کہ جنہون نے کہ سابق مین گون برون کو چھوڑ دیا تھا ایک فرمان نمبری
۲۱ مشعر قائم کرنے کارخانہ تجارت بمقام بوشہر اور خلیج فارس کے ۱۷۶۳ء مین حاصل کیا —

۱۷۷۹ء مین کریم خان بعد حکومت قوی ۲۶ برس کے مر گیا واضح ہو کہ اوسکی موت اون باتون جیدیکہ جسمین ظلم شدید
ہوئے اور جسمین کریم خان کے چارون بیٹون کے ہاتھ پاؤن ظلم سے کاٹ لیے گئے یہی علامت
تھی اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ آغا محمد خان ایک از قوم قجر و بانی خاندان حال کا تھا اوپر تخت
فارس کے ۱۷۹۵ء یعنی بروقت اختتام بلوہ کے بیٹھا —

۱۷۸۸ء مین جعفر خان بھتیجا کریم خان کا جو خاندان زند سے سب سے پچھلا تھا عہد حکومت
مین مختصر انگریزون نے کہ جو بلوی مسطورہ بالا مین مبتلا چند فتوحات کے ہوتی تھی معرفت اونکے
سردار مقیمہ بصرہ کے دوسرا فرمان نمبری ۲۲ دربارہ جاری رہنے کار تجارت ملک فارس مین
بلا روک ٹوک کے حاصل کیا —

واضح رہے کہ آغا محمد خان جو بہت روز تک بادشاہت فارس مین ایک صوبہ عظیم کا حاکم تھا
مگر ۱۷۹۵ء تک آزاد نہین قرار دیا گیا تھا بروقت لڑائی روس کے بمشکل تمام اپنی قوت اصلی
کو پہونچا ہراکلیس ولی گورگیانی پریشانی ملک فارس کو اپنا موقع غنیمت اور مفید تصور کر کے
۱۷۸۳ء مین تابعداری فارس سے نکل کر کیتھراین ثانی کی اطاعت قبول کی اور کیتھراین موصوف
نے اوسکو اپنی پناہ مین لیکر اوسکے ملک پر اوسکو بحال رکھا ۱۷۹۵ء مین آغا محمد خان نے
عزم سزادہی قوم گورگیان کی بباعث اونکے فرمانبرداری کے کیا اور بوجہ اضطراب کوچ کر
ولی مذکور کو ملک روس سے مدد نہ مل سکی چنانچہ سواے کسان نوجوان اور خوبصورت کے
کہ جنکو وہ قید کر لایا باقی جملہ باشندگان پر قتل عام کا حکم دیا بعد ازان فارس پر فوراً ایک روسی فوج
نے حملہ کیا اور فتح کرکے طہران کو جاتی تھی مگر بباعث وفات شاہزادہ کے جو ۱۷۹۶ء مین واقع
ہوئی وے اس کام سے باز رہ کر واپس آئی سال آیندہ مین آغا محمد خان جو نہایت شوخ اور قاتل
بادشاہان فارس کے تھا مارا گیا اور اوسکا بھتیجا فتحعلیخان اوسکا جانشین ہوا اور اوسکے عہد

زیادہ تر دوستی باہم انگریز اور فارس کے بباعث خوف لڑائی افغان کے اوپر ہندوستان کے وعزم لڑائی فرانسس کے اوپر ممالک یورب عملداری انگریز کے وبغرض قوی کرنے زور انگریزون کے طہران مین شروع ہوئی —

واضح ہے کہ اوس فتح کے باعث سے کہ جو ہندوستان پر بباعث چڑہائی نادرشاہ اور احمد شاہ ابدالی کے ہوئی بہ نسبت اس امر کے یقین ہوگیا کہ ہندوستان پر وقت ملنے موقع کے کسی حاکم افغانستان کی چڑہائی ہوگی —

۱۷۹۶ء مین جمال شاہ پوتا احمد شاہ ابدالی بہ ارادہ رہا کرنے خاندان تیمور کو اطاعت مرہٹون سے اور بحال کرنے اونکو اوپر حکومت اونکی کے لاہور کو چلا مگر بباعث فساد موقوعہ خود اوسکی عملداری کے اوسکو دوسرے سال مین واپس آنا پڑا مگر سامان لڑائی ہذا اور لڑائی فرانسیسیون کا اوپر ہندوستان کے اور فرستادگی خفیتہً ایک ایلچی کا ازجانب نپولین کے بغرض تعین کرنی اپنا زور اوپر ملک طہران کے انگریزون کو بہ نسبت کرنے تدبیر دربارہ حفظ رکھنے اپنی حکومت ہندوستان کو مجبور کیا چنانچہ کپتان ملکم صاحب ازجانب انگریز بطور ایلچی کے ملک فارس مین واسطے کرنے عہد وپیمان دوستی اور تجارت کے روانہ ہوئے اور اونھون نے ۱۸۰۱ء مین وزیر فارس سے دو عہد وپیمان کہ جنکی منظوری بادشاہ کے بذریعۂ فرمان کے ہوئی قائم کی اور رو سے مضمون شرائط عہدنامہ نمبری ۲۳ کے بادشاہ فارس نے وعدہ دربارہ خراب وخستہ کردینے ملک افغانستان کے درصورت اونکی چڑہائی اوپر ملک ہندوستان کے اور نیز قیام نہ پکڑنی دینی قوم فرانسیس کو ملک فارس مین کیا اور درصورت واقع ہونے لڑائی مابین فارس اور فرانسیس خواہ افغان کے انگریز بادشاہ کی مدد مع سامان لڑائی کے کرین گے مخفی نرہے کہ عہدنامہ نمبری ۲۴ کی روسے جو دربارۂ کار تجارت کے تھا جملہ حقوق کارخانجات تجارت سابق کے بحال ہوئے بلکہ اور چند امور ایزاد کیے گئے اور محصول جو خریدکنندگان سے لیا جاتا تھا تخفیف ہوکر ایک روپیہ سیکڑا تعین پایا —

۱۸۰۴ء مین یعنی ہنگام لڑائی باہم فارس اور روس کے کہ جسکا آغاز چڑہائی جارجیا سے ہوا بادشاہ فارس بعد اوٹھانی بہت سی انقلاب اور تکلیف لیے جانے بدلا قبل سپہ سالار زوبسیون کا

جو از جانب روسیون کے ہونے والا تھا اپنے کو نپولیون کے پناہ مین کہ جو اوسوقت نہایت فی الاقتدار تھے لایا اور اوننسے دربارہ ملاپ فرانسیس کے التجا کی —

واضح ہے کہ اوسکو مطلب عہدنامہ سنہ ۱۸۰۲ کا جو از جانب انگریز ہوا تھا اور اونکے انکار درباب دینے مدد بمقابلہ روس کے کہ جسکا از روے عہدنامہ مذکور کے وہ دعویدار تھا اور نجپال جسکے اوسنے معرفت اپنے ایلچی آقا محمد نبی خان کے دوستی فرانس کی چھوڑ دینے کا اقرار کیا تھا بہت ملال ہوا فرانسیسون کا ارادہ یہ تھا کہ روسیون سے اون صوبون کو جو فارس سے چھین لیے گئے تھے پھر بحال کرا دین اور نیز یہ کہ بادشاہ کو ایشیا سے لڑائی اور افسران لڑائی واسطے درست کرنے فوج بطریقہ انگریزی کے دین تاکہ ہندوستان ہوکر افغانستان پر چڑہائی کرے اور فوج فرانسیس اپنے ملک ہوکر ہندوستان پر چڑہائی کرنے چنانچہ یہ عہدنامہ ساتھ صلح کے باہم نپولین اور بادشاہ سکندر کے بمقام تلست کے قرار پایا لیکن اسکے باعث سے انگریزون نے کوشش دربارہ پھر حاصل کرنے رسوخ دربار طہران مین اور نیز بچانے اپنی حکومت ہندوستان کو بذریعہ کرنے سلسلہ دوستی جملہ سرکارہاے سرحد مغربی کے کیا چنانچہ امراے سندہ رنجیت سنگہ اور سرکار کابل کے پاس پیغام بھیجے گئے اور سر جان ملکم صاحب موصوف بطور ایلچی کے ملک فارس مین بھیجے گئے ناگاہ سر ہارفورڈ جونس صاحب از طرف بادشاہ انگلستان کے بلا مشورہ سرکار ہندوستان کے اور بلا واقفیت تدبیرات قرارداده کے بطور وکیل مطلق کے بھیجے گئے چنانچہ یہ ماجرہ آخر کو بڑا پیچدار ہوگیا اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ ہر دو سرکار کی تہی فارس والون کے نزدیک ہوئی سر جان ملکم کو ہنگام پہونچنے سر ہارفورڈ جونس صاحب کے بمقام بمبئی کے جو فارس کو جاتے تھے ہدایت بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ وہ بنظر قائم کرنے دوستی ساتھ پاچا اور دیگر سرداران خرد عرب کے بغداد کو بطور ایلچی کے جا دین او سر ہارفورڈ جونس صاحب مذکور کو واسطے کرنے عہد و پیمان کے طہران مین چھوڑ دیوین مگر بسبب اور سبب امورات کے فارس کا جانا متقدم تھا نظر بران اوسکا جانا ملک فارس مین بلا توقف بہ ضرور تھا چنانچہ سر جان موصوف ملک فارس مین جا پہونچے اور بادشاہ کو ہنوز یقین وفا ہونے اوس وعدہ کا کہ جو فرانسیسون نے دل کھولکر کیا تھا کہ جس سے اوسکا دل خوش تہا تھا لیکن مرتبہ سرکار انگریزی کو باعث پیغام سابقہ فرانس کے

ذلیل سمجھکر چاہا کہ حضور شاہی سے نکال کر ساتھ تواھینیان متعینہ سرکار کے عہد و پیمان قرار پاوے
کہ جس سے سرجان موصوف کو امید دوستی کی نظر نہ آئی نظر بران اونہون نے یکایک ملک فارس
کو چھوڑکر روانہ کلکتہ کے ہوتے اور لارڈ منٹو صاحب کو واسطے کرنے طیاری برائے دخل کر لینے
جزیرہ خرک کو کہ جو خلیج فارس مین ہے کہ جس مقام سے عہد پیمان اور لڑائی ہر دو امراز جانب
ہر دو سرکار ہو سکتا تھا آمادہ کیا اور سرہارفورجونس صاحب کو ہدایت دربارہ رہنے مقیم بمقام بمبئی
کے تا معلوم کرنے نتیجہ پیغام جان ملکم صاحب کی ہوئی تھی مگر بعد ازان یہ ہدایت ہوئی کہ جسوقت
ملکم صاحب خواہ بلا حصول مطلب یا بعد قائم کرنے عہد و پیمان کے واپس آوین یعنی سرہارفورجونس
صاحب فوراً فارس کو جاوین اسلیے بروقت واپس آنے سرجان ملکم صاحب کے وہ فوراً
طہران کو روانہ ہووے اور ہدایت دربارہ ملتوی کرنے پیغام کے اونکے پاس بعد بہت عرصہ کے
پہونچی چنانچہ وہ طہران مین اوسوقت پہونچا کہ جب بادشاہ کو بالکل اعتبار قول فرانسیسون کا
جو باعث صلح ساتھ فارس کے اور عداوت انگریز کے پورا نہ کرسکے جاتا رہا تب اوسکو دربارہ قائم
کرنے عہدنامہ کے کچھ دشواری نظر نہ آئی چنانچہ ایک عہدنامہ نمبری ۲۵ قرار پایا اور از روے
اوس عہدنامہ کے جو ۱۲ مارچ اور بعد ازان کچھ تبدیل ہو کر ۱۵ مارچ ۱۸۰۹ء کو قرار پایا تھا
جملہ عہدنامجات جو سابق مین ساتھ بادشاہ اور حاکمان یورپ کے ہوتے تھے منسوخ ہوگئے اور
یہ اقرار کیا کہ فوج یورپ کو اپنے ملک ہوکر ہندوستان کیطرف نہین جانے دینگے اور
انگریزون نے دربارہ کرنے مدد فوج کے اوسحالت مین کہ جب فارس پر کوئی فوج یورپ
کی چڑھائی کرے وعدہ کیا اور یہ بھی وعدہ کیا کہ درصورت واقع ہونے کوئی لڑائی مابین فارس
اور افغانستان کے سواے کرنے بیچ بچاؤ کے اور کسیطرح کی طرفداری نہین کرینگے اور عہدنامہ
ہذا کو بشرط اون تغیرات کے جو مابعد مناسب معلوم ہون لارڈ منٹو صاحب نے منظور کرکے
سرایچ جونس کو ہدایت دربارہ واپس آنے از ملک فارس کے کی اور بعد ازان سرجان
ملکم صاحب کو بطور ایلچی کے دربارہ کرنے اور انتظام کے بادشاہ کے پاس بھیجا اس اثنا مین
سرایچ جونس کو حکم نسبت اس امر کے انگلستان سے آیا کہ تا پہونچنے دوسرے وکیل مطلق
یعنی سرگور اوسلی صاحب کے کہ جسکی رسائی سرایچ جونس اور سرجی ملکم دونون سے زیادہ تھی

وہ ملک طہران مین رہے چنانچہ ۱۴ - مارچ ۱۸۱۲ع کو ایک عہدنامہ نمبری ۲۶ ازجانب سرگور اوسلی صاحب کے بربنا عہدنامہ قرارداد ۱۸۰۹ع کے قرار پایا مگر انگلستان مین چند تبدیلات اوس عہدنامہ مین ہوئین غرض کہ ۱۸۱۴ع مین عہدنامہ نمبری ۲۷ - قرار پایا -

واضح رہے کہ بعہد حکومت فتح علیشاہ کے ملک فارس گروشون سے محفوظ رہا مگر باعث لڑائی روسیون کے بڑی سختی رہی صوبہ جارجیا میگریلیا داغستان سروان وکاراباغ اور تالش کے اوسمین سے نکل گئے اور سرکار انگریز کی جس کاروائی سے فوج روسیون کی آگے نہ بڑہ سکی اکتوبر ۱۸۱۳ع مین گلستان مین صلح ہوئی اور ایک عہدنامہ دربارہ قائم کرنے سرحد مابین سلطنت روس اور فارس کے کہ جسکا ٹھیک تصفیہ منحصر اوپر فیصلہ کمشنران کے رہا قائم ہوا واضح رہے کہ کچہ روز تک برائے نام صلح رہی مگر دربارہ سرحد کے اکثر نزاع اور قباحت ہوئی روسیون نے گوکچا کو جسے فارس والے اپنا قرار دیتے تھے اپنے قبضہ مین کرکے اوسکے چھوڑنے سے منکر ہوئے غرض کہ ۱۸۲۶ع مین پھر مخالفت شروع ہوئی اور پہلا حملہ ازجانب عباس مرزا شاہزادہ فارس کے ہوا بروقت شروع ہونے لڑائی کے فارس والون نے ازروے شرط مندرجہ دفعہ ۴ عہدنامہ ۱۸۱۴ع کے سرکار انگریز سے مدد زرنقد یا فوج کی طلب کی مگر بعد چندے تحقیقات انگریزون نے دینے مدد سے اس بنیاد پر انکار کیا کہ مخالفت پہلے ازجانب فارس کے شروع ہوئی اور اسکا تصفیہ بذریعہ عہدنامہ کے ہوجاتا چنانچہ یہ تصفیہ سرکار انگریز کا بادشاہ فارس کو کہ جسکو یہ خیال ہوگیا تھا کہ روسیون کا گوکچا پر قابض ہونا ہماری سلطنت پر ظلم کرنا متصور ہے ناگوار ہوا واضح رہے کہ اس لڑائی مین فارس والون کا بہت نقصان ہوا لیکن آخرش کو باعث بیچ بچاو ایلچی انگریزی کے ایک عہدنامہ صلح کا ۳ - فروری ۱۸۲۸ع کو بمقام ترکومنچائی کہ جسکے روسے فارس والون نے صوبہ اریوان اور نقشی وان کا روس والون کو چھوڑ دیا اور نیز اخراجات لڑائی کے دینے کو قبول کیا قرار پایا اور شاہ روس نے عباس مرزا ولیعہد کو وارث اور جانشین تخت فارس کا مقرر کرنے کا اقرار کیا -

واضح رہے کہ عہدوپیمان مذکورۂ بالا کے قائم ہونے پر ایلچی انگریز کو موقع دربارۂ خرید کرلینے فسوخی دفعات ۳ و ۴ عہدنامۂ قرارداد ۱۸۱۴ع کا بدین دو لاکہ روپیہ سکۂ تومان یعنی خراج

ایکسال کا بذریعہ قائم کرلی ایک عہدنامۂ جدید نمبری ۸ ۲ کو ملا کیونکہ دفعات مذکور بہت سخت اور تردد پیدا کرنیوالی تھین بلکہ ساتہ سرکار فارس کے مقابلہ کی، باعث تہین دفعات سوم و چہارم کی منسوخی کی باعث دفعات ۶ و ۷ بہی منسوخ ہوئین —

اکتوبر ۱۸۳۳ء مین فتح علی شاہ مرگیا اور اوسکا بیٹا مرزا عباس بہی ایکسال پیشتر مرگیا تھا بزور روس اور انگلستان کے محمد شاہ بیٹا مرزا عباس کا باوجود مقابلۂ چند شاہزادگان خاندان شاہی کے تخت نشین ہوا بعد ملاپ یورپ کے ۱۸۱۵ء مین اور نیز رفع ہو جانے اون خطرون کے کہ جنہنے دوستی فارس کو مبالغہ کردیا تھا کوئی تدبیر دربارۂ قائم رکھنے رسائی کونسل ہاے فارس کے کہ جسکو انگریزون نے بذریعہ عہد و پیمان ۱۸۱۴ء کے جو بمقام طہران کے قرار پایا محفوظ رکہا تھا نہین کی گئی بلکہ خلاف اسکے بہت سی باتین بنظر دلشکنی کرنے شاہ کے اور نیز اس امر کا خیال دلوانے اوسکے دل مین کہ انگلستان کو ہماری سلطنت کا ماسن رہنا ناگوار ہے کی گئین واضح رہے کہ انقلاب انتظام یعنی بھیجدیا جانا قرابت سندان فارس کا گورنمنٹ ہند کو اور بجاے اونکے بہیجا جانا ایک ایلچی گورنر جنرل کا بطور وکیل مطلق کے جو ۱۸۲۳ء مین واقع ہوا باعث رنج کا ہوا اور شاہ نے کہ جسکو یہ گمان ہوا کہ اس انقلاب کے باعث سے نہ صرف زوال ہمارے مرتبہ کا ہے بلکہ خطرہ ہماری حکومت کا بہی ہے بہت افسوس سے اوس تغیر کو قبول کیا مخفی نرہے کہ اوس لڑائی نے جو دربارۂ پیغام ۱۸۲۰ء کے باہم تاج اور سرکار ہندوستانی کے ہوئی تہی اوسکی عزت کو بنظر سرکار ہندوستانی کے ہلکی کردیا تھا اور اوسکو یہ بہی یقین ہوا کہ اون کارروائیون کی باعث سے جو سرکار ہندوستانی نے بمقابلۂ ڈاکوان مقیمۂ خلیج فارس کے ۱۸۱۹ء مین کیا تھا اوسکی حکومت پر ظلم ہوگا واضح رہے کہ دربارۂ ترقی دوستی ساتہ فارس کے چندان فکر نہین کی گئی یہانتک کہ بعد عہد و پیمان ترکومانچائی کے اور منسوخی عہد و پیمان ۱۸۱۴ء کے ایک تدبیر کہ جسے شاہ نے صرف بخیال اوس تردد و زر نقد کے جو باعث دینے تاوان روسیون کے ہوا تھا قبول کیا اور اس امر مین عجب نہین ہے کہ طہران مین روسیون کے سامنے سرکار انگریزی کا زور کم ہو جاتا —

کئی برسون تک شاہ نے دربارۂ تبدیلی عہدنامہ ۱۸۱۴ء اور بعوض دفعات منسوخ شدہ کے اور

قائم کیے جانے ایسی شرائط محافظت کے کہ جس سے صاف ثابت ہو کہ سرکار انگریزی کی مرضی خفظ رکھنے آزادی فارس کی ہے عذر معذرت کیا مگر کوئی تدبیر نسبت پوری کرنے امید شاہ کی نہین کی گئی اور اخیر کو بعد مدت کے سنہ ۱۸۲۸ء مین سرکار انگریز نے اپنے حکام متعینۂ فارس کو دوبارہ تبدیل کرنے عہدنامہ کے عہد و پیمان کرنے کی اجازت دی اور واضح رہے کہ اونکے غلبہ کے باعث سے روس والون کو بالکل جگہ مل گئی اور عہد و پیمان سنہ ۱۸۳۶ء تک جاری رہا حالانکہ کچھ مدت تک نتیجہ نہین ہوا ۱۳ برس تک سوداگران انگریزی کو ملک فارس مین کوئی عہد و پیمان دربارۂ خفاظت سوداگری کے چلتا نہین نظر پڑا سواے اوسقدر کے کہ جو بذریعۂ دوستی عام باہم ملک انگلستان اور فارس کے ہوئی تھی اور نیز ایک فرمان نمبری ۲۹ جو دربارۂ منسوخی محصول گھوڑون کے تھا جاری ہوا سنہ ۱۸۳۶ء مین دوسرا فرمان نمبری ۳۰ دربارہ اجازت ہونے سوداگران انگریز کو نسبت دینے اوسیقدر محصول کے جو سوداگران روس سے لیا جاتا ہے جاری ہوا واضح رہے کہ منشاء عہد و پیمان سنہ ۱۸۴۱ء کا یہ تھا کہ بعد اسکے ایک عہدنامہ دربارۂ کار تجارت کے بھی قرار پاوے مگر اوسکی تعمیل نہین ہوئی اور سرکار فارس نے بیان کیا کہ از روے عہدنامۂ اقرار خراج سنہ ۱۸۱۴ء کے عہد و پیمان تجارت کہ جسکو سابق مین سر جان ملکم صاحب نے قرار دیا تھا منسوخ ہوگیا اور حکام انگریز یعنی مسٹر ایلیس صاحب اور مسٹر ماریر صاحب نے سنہ ۱۸۴۱ء مین ایک ضابطہ کا خط بنام شاہ کے بایں مضمون بھیجا تھا کہ عہدنامۂ سنہ ۱۸۰۱ء کے نیچے دربارہ قائم رہنے سوداگری کے بھی تحریر کیا جاے مگر شاہ نے اس امر کو قبول نکیا چنانچہ سنہ ۱۸۴۱ء تک یہ ماجرا اسیطرح پر اختلاف مین رہا اور سنہ مذکور مین ایک عہد و پیمان تجارت نمبر ۳۱ کہ جسکے رو سے سوداگری انگریز اور فارس کی اوسیطرح پر قائم کی گئی کہ جسطرح پر اور مقرر قومون کے ساتھ ہوئی تھی قرار پایا اور بمنشاء عہد و پیمان مذکور کے کارخانہ جات تجارت بھی دو ملکون مین تعین کرنا قرار پایا۔

سنہ ۱۸۴۴ء مین ایک فرمان نمبری ۳۱ مشعر اختیار کرنے کارروائی بنظر بچا لینے سوداگران کے در حالت مفلسی یا دیوالہ کے قرار پایا۔

سنہ ۱۸۴۸ء مین جس وقت کہ سرکار انگریزی نہایت کوشش دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان افریقہ کی کر رہی تھی ایک عہدنامہ نمبری ۳۳ از جانب شاہ مشعر امتناعی آمد غلامان کے ملک فارس مین

براہ سمندر کے قرار پایا واضح رہے کہ خادم دین منسوخی سوداگری غلام مین نہایت برخلاف ہوئی اور شاہ نے اپنکو اونکی مقابلہ کے لائق نپایا کہ جس سے وہ صاف صاف ممانعت بہ نسبت آمد غلامان بیچ حکومت اپنی کے کرے مگر جو کہ گذر براہ خشکی کے ممکن نہین ہے صرف اس خیال سے اوسنی نسبت اونکی آمدنی ازراہ سمندر کے ممانعت کی اور ۱۸۵۱ع مین ایک فرمان مشعر گرفتاری و تلاشی اون جہازون کے کہ جنہین شبہہ سوداگری غلامان کا ہو جاری ہوا۔

واضح رہے کہ پھر فتح افغانستان کی خانخان کپچر کو کہ جنھون نے اپنے حقوق حکومت اوس ملک کے اوسیقدر پائے کہ جیسے زمانۂ بادشاہان شفادین کے تھے ہمیشہ ایک اچھا خواب وخیال رہا۔

واضح رہے کہ جو روسیون نے پہلا کام بعد مصالحہ ۱۸۲۸ع کے کیا سو یہ تھا کہ فتح علی شاہ کو اوسکی حوصلہ نسبت فتحیابی شرقی کے جرات دی اور اسکو ایک وسیلہ دربارۂ غیرواجبی قائم کرنے بنا اختیار دریاء سندہ تک سمجھا فتح علی شاہ نے دو چڑاھیان عدم فتحیاب اوپر افغانستان اور شہر ہرات کے جو کیچی ملک ہے کین اور اوسکے بیٹے محمد شاہ نے جو ہمیشہ سے دوست روسیون کا اور دشمن انگریزون کا رہا منصوبہ اپنے باپ کو زندہ کیا اور ۲۳۔ نومبر ۱۸۳۷ع کو ہرات کو ساتہ فوج کثیر کے گھیر لیا وہ اِس امر سے آگاہ اور مطلع تھا کہ کسی جنبش مخالفانہ سے جو ہرات پر کیجاوے سرکار انگریزی کو ناگوار ہوگا اور باعتبار مدد روس کے اوسنے جملہ عرض جو دربارۂ تصفیہ کرنے قصہ ساتہ شاہ کمران والی ہرات کے بذریعہ عہد وپیمان دوستانہ کے ہوا تھا انکار کیا اور پیغام سرکار انگریزی کو بہت حقیر کیا کہ جس سے ایلچی نے مجبور ہو کر جھنڈا اینچا کر دیا اور اخیر کو دوستی فارس کی قبول کی واضح رہے کہ بنظر باز گردانی شاہ کو اوسکے ارادہ حوصلہ مند سے جزیرۂ خرک موقوعۂ خلیج فارس مین دخل کر لیا گیا کہ جسکے باعث سے بعد محاصرۂ دس مہینے کے کہ جس عرصہ مین اوسکی ساری کوششین دربارۂ لینے شہر کے بباعث جانفشانی اور لیاقت ایلڈرڈ پوٹنجر صاحب ایک جوان افسر انگریزی توپخانہ کے پامال ہوگئین تھین اوسکو ہرات سے ہٹ آنا پڑا واضح رہے کہ بعد واپس آنے افواج انگریزی ملک افغانستان سے شاہ کمران کو اوسکے وزیر یار محمد خان نے کہ جسنے اپنے کو ظاہرا تابع مین شاہ فارس کے قرار دیا تھا مگر فی التحقیقت آزاد

آزاد و رہا کر دالا فقط۔

اگست ۱۸۴۸ء میں محمد شاہ مرگیا اور اوسکی جگہ پر اوسکا بیٹا ناصر الدین جو اب بادشاہ ہے تخت نشین ہوا ۱۸۵۱ء میں بعد وفات یار محمد خان والی ہرات کے اوسکا بیٹا سعید محمد خان اوسکا جانشین ہوا سید محمد خان نے اپنے کو قوت میں کم پاکر اور نجوف دہمکی امیر کابل کے اور کوہندل خان والی قندہار کے فارس سے عذرخواہی کی اور شاہ فارس نے ایک فوج ظاہر انظر تہ و بالا کرنے ترکون کے لیکن باطن میں واسطے دخل کرنے اوپر ہرات کے بہیجی ایلچی انگریزی متعینہ طہران نے اس امر پر اونکو نصیحت کی اور چاہا کہ سرکار فارس بصاف صاف ظاہر کرین کہ اونکا کیا ارادہ ہے چنانچہ ۲۵ جنوری ۱۸۵۳ء کو سرکار فارس نے ایک عہدنامہ نمبری ۳۵ پیشتر بہیجنے اپنی فوج اوپر ملک ہرات کی تاوقتیکہ کوئی دوسری فوج حملہ نکرے و نیز نکرنے کسیطرح کی دست اندازی کسی اور امر میں بجز او ستقدر کے کہ جو بیچ حیات یار محمد کے ہوتی تہین دستخط کیا واضح رہے کہ اس مداخلت سے جو اونکے ارادہ میں ازجانب سرکار انگلستان کے ہوا سرکار فارس کو برا معلوم ہوا اور بہت سی علامتین خفگی اور ناخوشی کی ظاہر ہوئین کہ جنگی باعث سے بیدا دوستی مابین ایلچی سرکار انگریز کے جاتی رہی اور از سرنو فساد کا باعث ہوا۔ ۱۸۵۵ء میں مرزا ہاشم خان کہ جو نوکری شاہ سے برطرف ہوا تھا واسطے پیغام انگریزی کے مقام شیراز میں ایجنٹ مقرر ہوا مگر سرکار فارس نے اوسکی تقرری پر عذر کیا اور اوسکو دہمکایا کہ اگر تم اپنے کام پہ جاؤگے تو قید کرلیے جاؤگے بعد اسکے اوسکی جورو کو قید کرلیا جو کہ جملہ عذرات و صلاح وغیرہ کو شاہ فارس ضد کرکے انکار کرتے تھے اسلیے ایلچی متعینہ طہران نے اپنا جھنڈا اوکھاڑکر علمداری فارس سے چلاگیا بعد ازان ایک اشتہار بہ نسبت اس امر کے ازجانب سرکار فارس کے باضابطہ جاری ہوا کہ اوس مقدمہ مین فائدہ ایلچی سرکار انگریزی کا بباعث سازش جورو مرزا ہاشم خان کے ہوا اس عرصہ مین محمد یوسف پوتا فیروز کے یکے از براوران شاہ شجاع نے سید محمد خان حاکم ہرات کو مارکر شاہ فارس کو واسطے مدد کے درخواست کی تھی اور دسمبر ۱۸۵۵ء مین ایک فوج خلاف مضمون عہدنامہ قرارداد ازجانب سرکار فارس کے بہیجی گئی محمد یوسف قید ہوا اور ۲۶ اکتوبر ۱۸۵۶ء کو ہرات کو لے لیا جو کہ ہرطرح کی کوشش

بارہ [illegible] کرنے [illegible] کی بہ نسبت رفع جھگڑا و تدبیر کرنے خوشنا سرکار انگریزی کے
واسطے ذلیل کرنے اونکے پیغام کے کی گئی مگر کارگر نہوئی اسلیے بمبئی سے ایک فوج واسطے
دخل کر لینے جزیرہ کھرک کے روانہ ہوئی اور پہلی نومبر ۱۸۵۶ء کو لڑائی قرار پائی مگر بعد ایک لڑائی
مختصر کے ترک مخالفت فریقین نے بذریعہ ایک عہدنامہ نمبری ۳۶ جو ۴ مارچ ۱۸۵۷ء کو بمقام پیرس مین
قرار پایا تھا اختتام پایا واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا نے بجز عہدنامہ جو دربارہ بند کرنے تجارت
غلامون کے خلیج فارس مین اگست ۱۸۵۱ء مین قرار پایا تھا کہ جو ازروے دفعہ ۱۳ ماہ اگست
۱۸۶۲ء تک بلکہ اور آیندہ تک یعنی جبتک کہ کوئی فریق خاص کہ فسوخ نہ کرے جاری رہیگا
اور کسی عہدنامجات سابق کو جو بباعث لڑائی فسوخ ہو گئے تھے زندہ نہین کیا۔

۱۸۶۲ء مین تجویز دربارہ کرنے ایک عہد و پیمان باہم سرکار ہاے ہندوستان اور فارس کے
مشعر طیاری تار برقی سرحد ترکستان سے بندر عباس تک ملک فارس ہوکر تار برقی انگلستان سے
ہندوستان تک کے حصہ کے لیے ہوئی بعد چندے ۲۵ اپریل ۱۸۶۲ء کو سرکار فارس نے
شرائط قرارداہ سے انکار کیا اسلیے تار برقی از راہ فارس کے نہین بنی اور تار برقی ترکستان اور
ہندوستان کی خلیج فارس مین شامل ہوئی بعد ازان شاہ فارس نے ایک تار برقی اپنی سرحد
مین مقام خانہ کیم سے سرحد ترکستان پر جو دوسری تار برقی سے مقام بشیر پر جاکر طہران اصفہان
و شیراز ہوکر بنوانے کا تصفیہ کیا نظر بران ایک عہدنامہ نمبری ۳۷ مشعر طیاری تار برقی مذکور
کے باہتمام ایک انگریز کے اور نیز خرید کرنے لوازمات سرکار انگریز سے اور اجازت دینے
سرکار انگریز کو بہ نسبت استعمال کرنے اوس تار برقی کے بشرط دینے اجرت معینہ کے دسمبر
۱۸۶۲ء مین قرار پایا۔

نمبر ۱۲

دفعات عہدنامہ جو ساتھ شیخ نشا ودم والی بشایر کے ۱۲ اپریل ۱۸۳۸ء مین قرار پایا تھا
بمضمون ذیل ہے۔

دفعہ ۱

انگریزون سے اشیاے آمدنی یا روانگی پر کچھ محصول نہین لیا جاوے گا اور اوسیطرح پر

اوس

اون سوداگرون سے جو انگریزون کے ساتھ خرید و فروخت کرتے ہین صرف شرح سے ٹیکس
کے لیا جاوے گا -

دفعہ ۲

آمدنی اور بکری اشیاے اونی کی بالکل بدست انگریزون کے رہیگی اور اگر کوئی شخص اشیاے
اونی چھپ کر لاوے گا تو ایسی صورت مین انگریز لوگ مجاز اونکی گرفتاری کے ہون گے
واضح رہے کہ تاریخ ہذا سے چار مہینے کے بعد دفعہ ہذا جاری و منظور رہوگی -

دفعہ ۳

تاوقتیکہ انگریز یہان پر اپنا کارخانہ رکھین کوئی قوم یورپ کی مقام بشایر مین قیام نہین کرنے پاویگی

دفعہ ۴

ملازمان و دیگر کسان متعلق کاروبار انگریزون پر بالکل حکومت اور محافظت انگریزون کی
رہیگی اور شیخ اور اوس کے توابعین کسیطرح پر اونسے مزاحمت نکرین اور نہ اونکے معاملات
مین دخل دیوین -

دفعہ ۵

درحالیکہ کوئی باشندہ کہ جو انگریزون کا قرضدار ہو اور دینے سے انکار کرے شیخ اونسے
حسب رضامندی انگریزون کے دلوا دیوینگے -

دفعہ ۶

ایک ٹکڑہ زمین کا حسب پسند انگریزون کے واسطے تعمیر مکان کارخانہ کے دیا جاویگا
اور ہر طرح کی آسایش دربارۂ قائم کرنے اونکی تجارت کے بصرف شیخ واسطے تعمیر مکان
کارخانہ کے ہوگی اور اوسپر انگریز لوگ اپنا نشان کرین گے اور ایک ۲۱ ضرب توپ واسطے سلامی
کے رہے گی فقط -

دفعہ ۷

ایک ٹکڑا اراضی کا انگریزون کو واسطے طیاری ایک باغیچہ اور ایک قبرگاہ کے دیا جاویگا -

دفعہ ۸

انگریزون سے اونہین اونکے توابعین سے اونکے مذہب مین کسیطرح کی مزاحمت نہین کیجاویگی

دفعہ ۹

جو سپاہی مانجھی نوکر یا غلام وغیرہ انگریز کے بھاگ جاوین توشیخ اونکو پناہ ندے اور نہ نوکر رکھے بلکہ اونکو پاس انگریزون کے واپس بھیجے —

دفعہ ۱۰

اگر کوئی جہاز کی اسباب سوداگران ملک موقوعۂ کارخانہ سے دور خرید یا فروخت کرین تو ایسی صورت مین سردار وقت کے پاس جو از جانب سرکار ہو حساب اوسکا بہیجا جاویگا اور بنظر اسکے ایک آدمی اوسکا بروقت وزن سپردگی اون اشیاکے جنکی فروختگی اسطرح عمل مین آوے گی ہمراہ موجود رہیگا اور یہ فروختگی اور سپردگی محصول گھر مین ہوا کریگی —

دفعہ ۱۱

اگر اتفاقاً کوئی جہاز انگریزی ملک شیخ مین کنارۂ سمندر پر آجاوی تو اس امر کی احتیاط رہیگی کہ کسیطرح پر لوٹا نجاوے بلکہ شیخ انگریزون کو ہر طرح کی مدد جو اونکے امکان مین ہے دربارہ بچانی جہاز اور اونکے اسباب کے دینگے اور صرف اوسکا از جانب سرکار انگریز کے ہوگا —

دفعہ ۱۲

شیخ اپنی رعایا کو بہ نسبت خرید کرنے کوئی اسباب کسی جہاز انگریزی راستہ مین سوا کنارے کے اجازت نہین دینگے —

مہر شیخ
شادوم

بادشاہی گرانٹ یعنی عطیہ نامہ جو از جانب کریم خان بادشاہ فارس سنہ ۱۷۶۳ء مین جاری ہوا حسب ذیل ہے —

چونکہ خدا نے اپنے فضل سے کریم خان پر فتح بخش کر اوسکو کل بادشاہت فارس کا حاکم اعلیٰ مقرر کیا اور اوسکی تحت مین بادشاہت مذکور کو امن اور صلح بذریعہ اوسکی فتحمند تلوار کے نصیب ہوا ہے اسلیے اب ہمارا یعنی کریم خان کا منشا یہ ہے کہ کل سلطنت زیر حکومت ہمارے خوب رونق پاوے اور رائے بلندی سابق بباعث ترقی کار سوداگری و عدل کو بہم پہونچ

واضح رہے کہ ہمکو اطلاع بہ نسبت اس امر کے ہوئی ہے کہ رایٹ وارشپ فل ولیم اینڈرو پرالبس صاحب بہادر گورنر جنرل انگریز متعینۂ خلیج فارس باختیار تعین کرنے ایک کارخانۂ تجارت کا مقام بشایر مین پہونچے ہین اور حسب الہدایت گورنر جنرل صاحب موصوف کے مسٹر نیجمن جروس صاحب رزیڈنٹ نے ہمارے پاس مسٹر ٹامس ڈرن فورڈ صاحب اور اسٹیفن ہاربیٹ کو واسطے حصول کرنے ایک عطانامہ دربارۂ اونکے حقوق سابق کے جوان ملکون مین تھے بھیجا ہے اسلیے ہم برضامندی اپنی اور بوجہ رفاقت ساتہ قوم انگریز کے گورنر جنرل موصوف کو بحق اوسکے بادشاہ اور کمپنی کے حقوق مندرجہ ذیل کو کہ جسکی بخوبی احتیاط ہوگی اور باپایداری تمام تعمیل کیجاویگی عطا کرتے ہین۔

اول

بشایر مین یا اور لنگرگاہ موقوعہ خلیج مین جہان کہ جسقدر زمین سرکار انگریزی کمپنی پسند کرین واسطے تعمیر ایک کارخانۂ تجارت کے دیجاوے اور اوسپر جسقدر توپ چاہین جو چھ منی سے بڑی نہو اوسپر چڑہاوین اور مملکت کے جس مقام پر چاہین مکانات تجارت کی تعمیر کرین۔

دوم

کسی اسباب آمدنی یا روانگی انگریزون پر جو بشائر یا اور کسی لنگرگاہ موقوعۂ خلیج فارس مین ہو محصول نہین لیا جاوے گا بشرطیکہ وہ اپنے نام سے دوسرے شخصونکا اسباب نہ لایا جایا کرین اور انگریز لوگ اپنا اسباب تمام ملک فارس پر محصول بھیجا کرین اور اون اسبابون پر جو مقام بشائر یا اور کہین فروخت ہون اوسپر شیخ یعنی گورنر صرف بشرح ۳ سیکڑہ محصول معینہ اوپر اسباب روانگی کے لیا کرینگے۔

سوم

سوا کمپنی موصوف کے اور کوئی قوم یورپ یا اشخاص دیگر خلیج فارس کے کسی بندرگاہ مین اشیاے اونی لانے نہین پاوینگے اور کاش کوئی خفیۃً ایسا کرے تو اوسکا اسباب گرفتار ہوکر ضبط ہو جاویگا۔

چہارم

درحالیکہ کوئی سوداگران فارس یا دیگر انگریزون کا قرضدار ہو تو ایسی صورت مین شیخ یعنی گورنر مقام اوس قرض کو دلوا دے گا اور کاش اوس سے نہ ہو سکے تو سردار انگریز مجاز کرنے اپنی تدبیر دربارۂ وصول کرنے زر قرضہ کے ہین —

۵ پنجم

تمام ملک فارس مین انگریز لوگون کو اختیار ہے کہ جس سے مناسب سمجھین خرید یا فروخت کرین اور اسمین کسی مقام کے گورنر یا شیخ اون کے اسباب کی آمد و رفت مین کسیطرح کی مزاحمت نہین کرینگے —

۶ ششم

جب کوئی جہاز انگریزی کسی لنگرگاہ موقوعۂ خلیج فارس مین پہونچے تو کوئی سوداگر بلا رضامندی اور آگاہی سردار انگریز مقیمہ اوس جگہ کے حقیقۃً نہ خرید کرے —

۷ ہفتم

کاش کوئی جہاز انگریزی کسی مقام خلیج فارس مین آکر شکست ہو جاوے تو ایسی صورت مین گورنران متعینۂ مقامات متصل کو لازم ہے کہ بلا دعوے کرنے کسیطرح کے حصۂ جہاز شکست شدہ مین حتی الامکان انگریزون کو دربارۂ بچانے جہاز اور اسباب محمولہ کے بخوبی مدد دین گے —

۸ ہشتم

انگریزون سے خواہ اونکے تابعینون سے جو کسی سمت مین ملک فارس کے ہون کسیطرح کی دست اندازی اونکے مذہب مین نہین کیجاوے گی —

۹ نہم

کاش کوئی سپاہی ماتحتی یا غلام انگریز کا بھاگ کر فارس کے کسی ملک مین جاے تو اوسکو پناہ اور دلاسا نہین چاہیے بلکہ اوسکو انگریزون کے پاس حاضر کر دینا چاہیے لیکن پہلے اور دوسرے قصور کے لیے سزا نہین ہونا چاہیے —

۱۰ دہم

جس مقام موقوعۂ ملک فارس مین انگریزون کا کارخانہ ہووہان پر اونکے دلال مہاجن اورجملہ توابعین ہر قسم کے محصول ذغیرہ سے بری رہینگے اور اونکی حکومت اور انصاف مین بلا دست اندازی کسی کے رہین گے ۔

۱۱ یازدہم

انگریز لوگ جس مقام پر کہ ہین کچہ اراضی واسطے قبرستان کے پاوین گے اور اگر کچہ اراضی واسطے باغیچہ کے چاہین تو بشرطیکہ وہ اراضی بادشاہ کی ہے تو وہ اونکو مفت ملیگی اور اگر کسی رعایا کی ہے تو بشرط دینے قیمت واجبی کے ملے گی ۔

۱۲ دوازدہم

جو مکان کہ کمپنی موصوف کا سابق مین بمقام جبراس کے تہا وہ مع باغیچہ اور تالاب کے ہم اونکو دیتے ہین ــــ

دفعات تجویز شدہ از جانب خان حسب ذیل ہے ــــ

اول

انگریز لوگ حسب رواج سابق اون اشیاسے کو جو قابل بھیجنے ولایت یا ہندوستان کے ہون بشرط رضامندی بہ نسبت قیمت واجبی کے سوداگران فارس سے خرید کیا کرین مگر فارس سے کل قیمت اپنے اسباب فروخت شدہ کی زر نقد مین نہ لیجایا کرین ورنہ بادشاہت خالی از دولت ہوجاوے گی و نیز نقصان کار تجارت مین ہوگا ۔

دوم

جہان کہ انگریز مقیم ہون تو مسلمان سے بدسلوکی نکرین ۔

سوم

جو اسباب کہ انگریز لوگ ملک فارس مین لاوین اونکی بکری حسب تصفیہ سوداگران عظیم و مردمان معتمد کے ہوا کرے ۔

چہارم

کسی رعایا باغی پادشاہ کو انگریز لوگ پناہ نہین دینگے اور نہ سلطنت کے باہر لیجاوین گے

بلکہ جو بھاگ کرا ونکے پاس جاوین اونکو پھر سپرد کردیوین اور اونکی سزا پہلے اور دوسرے قصور کے لیے نہین ہوگی۔

پنجم

انگریز لوگ دشمنان بادشاہ کو کسیطرح ظاہر یا باطن مدد نہین دیوین گے۔

ششم

جملہ ہمارے گورنران متعینۂ صوبۂ لنگرگاہ و دیگر قصبہ جات کو تاکید نسبت اِس امر کے کیجاتی ہے کہ اِن احکام پر بخوبی کاربند رہین ورنہ موجب ہماری نارضامندی کا ہوگا اور واسطے عدول حکمی و غفلت کے مستوجب سزا ہونگے۔

مورخہ ۲۳ سر ہو خاں ۱۲۶۷ مطابق ۱۲ جون ۱۸۵۱ء مقام جراش۔

نمبر ۲۲

ترجمۂ فرمان جعفر خان

بعد تسلیمات کے مدعا طراز ہے کہ جو ہمارا ہمیشہ سے یہ منشا ہے کہ سوداگران و قافلان جو ہمارے ملک کے اطراف مین آیا جایا کرتے ہین ایسی حفاظت پاوین کہ وہ امن و امان سے سویا کرین اور حتی الامکان ہم لوگون کے وے اپنے کار تجارت مین بلاخرچہ و وقت مصروف رہین اسلیے فرمان شریف مشعر تاکید بنام جملہ گورنران و کمانیران ہمارے قصبہ اور قلعجات اور نیز بنام جملہ سرداران اور رعیت داران کے جو راستون مین محصول لیا کرتے ہین اس نظر سے جاری کیا گیا ہے کہ جملہ اشخاص سے جواز جانب قوم انگریز ہمارے ملک مین واسطے کار تجارت کر تعینات ہین آمدنی و روانگی مین بہر صورت اونکے ساتھ بمہربانی تمام پیش آوین اور ہمیشہ اونکی محافظت کے پیرو کار رہین اور ہمارے ملازمان مذکورۂ بالا پر یہ بھی واضح رہے کہ وہ کسیطرح جناب عالی قوم انگریز سے کسیطرح دستوری یا تحایف یا روپیہ طلب کرین بلکہ اونکے ساتھ اسطرح پیش آوین کہ وہ ہمپر اعتبار رکھکر اور بلا کسی طرح کی ذلت یا وقت کے ہمارے ملک مین چارون طرف آمد و رفت کرکے کار تجارت کا بخوبی کرین اور جب وہ اسباب سوداگری کا جو بیچنے کو لائے ہون بیچ چکین تو اونکو اختیار ہے کہ جسوقت چاہین واپس جاوین پس ضرور ہے کہ ہمارے نہایت معزز

دوست انگریز ہیلیس صاحب کو جو بمقام بصرہ مین ہین بخوبی واضح رہے کہ اسطرحپر ہماری دوستی حسب مدعا وارادہ اونکے ظاہر ہے اور یہ بہی ضرورت ہے کہ بنظر آزمایش کے اپنی قوم کو ملک فارس مین واسطے کرنے تجارت کے بخوبی تقویت دیوین اور ہم مکرر وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے کارمین باسایش اور محافظت تمام رہین گے مخفی نرہے کہ جو اسباب سوداگری قوم انگریز واسطے بکری کے لادینگے اوسکی بکری مین کسیطرح کی روک ٹوک نہ کیجاویگی بلکہ بعد اختتام فروخت جسوقت وہ عزم واپس جانے کا کرینگے اوسوقت اونکی ہر طرح کی محافظت کیجاویگی اور ہم بزبان شاہی قسمیہ کہتے ہین کہ اونکو کسیطرح کی تکلیف ندیجاویگی اور کاش پیشتر اسکے کسیطرح کی تکلیف قوم انگریز کو ملک فارس مین دیگئی ہو تو ہماری مرضی یہ ہے کہ آن سے وہ سب باتین بالکل درگذر ہوکے فراموش ہوجاوین اور بباعث دوستی صدق اپنے نہایت عزیز دوست ہیلیس صاحب موصوف کے ہم اس امر کے تکلیف دہ ہین کہ صاحب موصوف اون تحائف کو جو بصرہ مین دستیاب ہون فوراً خرید کرکے قیمت سے مطلع کرین تاکہ کسی برندہ کو قیمت اوسکی دلوادیوین اسلیے ہم چاہتے ہین کہ ہمارا دوست مذکور ہماری دوستی اور حفاظت مین ہمیشہ مطمئن رہکر اپنی مرضی اور ضروریات سے بہر نوع ہمکو اطلاع بخشا کرین اور یقین ہے کہ یہ قول و قرار ہمیشہ کو باہم ہمارے رہیگا —

محررہ ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۲۰۳ھ مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۷۸۹ع —

نیازمند جعفر
بلٹیا محمد صادق

نمبر ۲۳

ترجمہ فرمان فتحعلیشاہ بادشاہ فارس ونیز ایک عہد وپیمان مشمولہ کا جوکہ مابین حاجی ابراہیم خان وزیر اعظم ازجانب بادشاہ فارس ازروے اختیار حاصل شدہ کے اور کپتان جان ملکم صاحب ازجانب سرکار انگریزی ازروے اختیار کے جو موسٹ نوبل مارکس ویلسلی صاحب کے بی گورنر جنرل ہندنے اوسکو دیا تھا قرار پایا —

حسب ذیل ہے —

فرمان

مہر بادشاہ

ہمارے عالیقدر احکام جاری ہوئے ہین کہ عہدہ داران اور بڑے بڑے حاکمان و افسران و محصلان لنگرگاہ کنارۂ سمندر و جزائر موقوعۂ صوبۂ فارس و خوزستان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ عنایات شاہی سے اونکی قدر و منزلت خاص کر کی گئی جو کہ زمانہ حال مین باہم وزراے سرکار فارس و وزراے سرکار عالیہ روشن آفتاب آسمان بادشاہ قدردان بزرگ بادشاہ ممالک انگلینڈ اور ہندوستان کے دوستی اور راہ و رسم نے پایہ داری سے ترقی پائی اور قبل اسکے چند عہدنامجات دربارہ قیام و استحکام دوستی مذکور و نیز میل ملاپ کی قرار پاے ہین اس لیے حکم ہذا از جانب تخت جلال سے بنظر کیجاے تعمیل جاری کیا جاتا ہے کہ تم لوگ بدیانت تمام مطالب اوسکا سمجھکر بخوبی تعمیل کرو اور اگر کوئی شخص از قوم فرانسیس تمہاری بندرگاہ یا سرحد مین ہوکر جانے کا یا اپنے کو کنارۂ سمندر یا سرحد پہ مقیم کرنے کا ارادہ کرے تو ایسی صورت مین تم اونکے نکالنے اور اوکھاڑ دینے کی فکر کرنا اور ہرگز اونکو کسی مقام پر قدم رکھنے نہ دینا بلکہ تم اونکے ذلیل اور قتل کرنے کے مجاز ہو اور قوم انگریز کے جملہ سوداگران و عہدہ داران کی مدد کرنا اور اونکے ساتھ دوستانہ پیش آنا گویا تمہارا ایک خاص کام متصور ہے اور اون لوگون کو بادشاہ کا معزز متصور کرنا چاہیے اور تمکو چاہیے کہ بموجب شرائط مشمولہ جو باہم حاجی ابراہیم خان معتمد سرکار عالیہ اور نامور سرکار اور کپتان مہربان جان ملکم صاحب عالیمرتبت کے قرار پائی ہین کاربند رہو تاکید مزید جانو۔

محررہ ۱۲ شعبان ۱۲۱۵ھ مطابق جنوری ۱۸۰۱ع (مہر)

مہر حسب نمونہ معمولی جو اوپر پشت فرمان کے از جانب وزراے متذکرہ ذیل کے ہے۔

مہر حاجی ابراہیم خان

مہر مرزا شفیع

مہر مرزا رضا قلی

مہر مرزا اسد اللہ

مہر مرزا رضی

مہر مرزا احمد

مہر مرزا مرتضیٰ علی

مہر مرزا فیض اللہ

مہر مرزا یوسف

عہد و پیمان مشمولہ

دیباچہ

حمد ہے اوس اللہ کی کہ جسنے فرمایا کہ تم جو یقین کرتے ہو اپنے قول کو پورا کرو اور جیسا تم خدا کے ساتھ قول کرتے ہو تو اوسے پورا کرو اور بعد تقویت اوسکی کے اوسکو نہ توڑو بعد بلند ہونے صدا تعریف اور حمد خدا کے اور معطر ہونے دماغ کے بوسے ولیون و پیغمبرون سے کہ جنکا جلال اور سلامتی ہمیشہ رہے کہ جنکی مدد مین چڑے خوش آہنگ یعنی فرشتہ کہ جنکے دو دو تین تین اور چار چار جوڑے پر کی موجود ہین اور جو آسمان پر نہایت اونچے درجہ پر بیٹھے ہین کہ جنکے لیے نہر جاری ہے اون لوگون کا مکان بہشت ہی راگ بہشتی بحق قادر مطلق یعنی خدا اور ایسے لوگ اون لوگون کی نظر مین جو بہشت مین رہتے ہین جلال سے معزز معلوم ہوتے ہین صاف مطلب عہدنامہ کا یعنی بنا اوسکے تعین ہونے کی صفحہ ہذا مین بیان کی گئی ہے اور یہ شرعاً اجازت ہے کہ اس دنیاے فانی اور پر مصیبت مین اور اس پیدایش اور ملاپ مین کوئی امر زیادہ تر اس سے بہتر انسان کے لیے نہین ہے کہ آپس مین میل دوستی اور محبت کرین —

واضح رہے کہ ایک عہدنامہ مابین عالی مرتبت بلند اقبال صاحب القدر والا اقتدار وزیر اعظم صاحب معتمد خیرخواہ سرکار صاحب اختیار آراستہ جلال حاجی ابراہیم خان حسب الاجازت و اختیار عطیہ از جانب بادشاہ عالی کہ جسکی عدالت مثل سلیمان کے ہے پناہ دنیا علامت قدرت خدا جو انگوٹھی بادشاہان زیور رخسارہ سلطنت ابدی خوبصورتی بادشاہت بادشاہ دنیا مثل جمشید رحیم و عادل صاحب تقدیر کامیاب بادشاہ زور آور مثل سکندر کہ جسکی ثانی کوئی بادشاہ دنیا مین نہین ہے ایک عکس خدا سے ایک آفتاب کہ جسکا زین ماہتاب مین اور جسکی رکاب ماہتاب جدید

ایک بادشاہ عالیمرتبہ کہ جسکے سامنے سورج چھپ گیا کپتان جان ملکم صاحب عالیمرتبت صاحب لیاقت آرایش کنندہ اشخاص طریقیہ از جانب صاحب تخت پناہ دنیا جوہر کلان تخت بادشاہی لنگر جہاز فتح جہاز سمندر جلال اور سلطنت سورج آسمان بزرگی اور جلال مالک ملک انگلینڈ اور ہندوستان کے کہ ہمیشہ خدا اوراوسکے جلال اور اوسکے حکم سمندرون پر مضبوط کرے اور ہمیشہ اوسکی سلطنت قائم رہے اور خدا ہمیشہ اون کا اختیار اوپر بندگان خدا کے دراز کرین حسب طریقۂ مندرجۂ اسناد کہ جسپر وے اختیار اور جلال صاحب نصیب آغاز مرتبہ جلال وامارت وآرایش دنیا و پوراکرنے والے کام انسان گورنر جنرل صاحب بہادر ملک ہند کی مہرشیت ہے —

واضح رہے کہ عہدنامۂ ہذا باہم دونون سرکارہاے موصوفہ کے نسلاً بعد نسل تا قیام دنیا قائم رہیگا اور بموجب امورات تصفیہ شدہ کے ہر دو سرکار کاربند رہینگے —

دفعہ ۱

جبتک کہ سورج کی گردش رہیگی اور روشنی سورج کی اوپر حکومت ہر دو سرکار اور تمام دنیا کے رہیگی تب تک حسن دوستی کا قائم رہیگا اور تاگا عداوت اور نفاق کا کٹ جاوے گا اور باہم ہر دو سرکار شرائط مددہی باہمی کے قائم ہوسکینگے کینہ اور دشمنی کے بالکل موجبات نکالدیے جاوینگے

دفعہ ۲

اگر بادشاہ افغانستان کا ہندوستان پر کہ جو زیر حکومت عالی مرتبت بادشاہ انگلینڈ کے ہے ارادہ چڑھائی کا کرین تو ایسی صورت مین ایک فوج زبردست مع جملہ سامان لڑائی کے از جانب سرکار عالی القاب صاحب اقتدار شاہ فارس کی واسطے تہ و بالا کرنے اور نیست و نابود کرنے سلطنت افغان کے مقرر کیجاوے گی اور ہر طرح کی کوشش دربارۂ نیست و زیر کرنے قوم مذکورۂ بالا کے کیجاوے گی —

دفعہ ۳

کاش بادشاہ افغان کبھی ارادہ جاری کرنے دوستی ساتھ بادشاہ فارس کے کہ جو عہد میں مثل سلیمان اور مرتبہ مین مثل جمشید سایہ خدا کا کہ جسنے زمین پر رحم اور مہربانی کی ہے کرے

تو ایسی صورت مین بروقت قائم ہونے عہد وپیمان دوستی اس امر کا بہی اقرار لیا جاویگا
کہ شاہ افغان یا اوسکی فوج ارادہ چڑہائی اوپر حکومت بادشاہ مذکورہ بالا یعنی بادشاہ انگلنڈ ترک کرینگے

دفعہ ۴

درحالیکہ کوئی بادشاہ افغان خواہ کوئی شخص قوم فرانسس سے ساتہ بادشاہ فارس کے
لڑائی کرے تو ایسی صورت مین عہدہ داران سرکار انگریز کے کہ جنکا دربار مثل آسمان کے ہے
جسقدر گولہ اور سامان لڑائی کا ممکن ہوسکے مع سامان ضروری وہمراہیان واسپکٹران وغیرہ
کے بہیج دیوین اور یہ اسباب کسی لنگرگاہ فارس مین کہ جسکی سرحد واقع ہے افسران اعلی
بادشاہ فارس کے سپرد کیے جاوینگے —

دفعہ ۵

کاش کبہی ایسا ہو کہ کوئی فوج قوم فرانسس بہ نیت دغا قیام کرنے لینے کا کسی جزیرہ
یا کنارہ سمندر ملک فارس کے ارادہ کرین تو ایسی صورت مین ہردو سرکارہاے مذکورہ بالا
کی فوج شرکت مین مشورہ کاربند ہوکر اونکے نکالنے اور اوکہاڑ دینے اونکی بغاوت کی
بنیاد کے پیروی کرین گے اور شرط یہ ہے کہ جب ایسا امر واقع ہوا اور فوج فتحیاب فارس کی
کوچ کرے تو ایسی صورت مین افسران متعینہ ازجانب سرکار بادشاہ انگلنڈ کہ جنکی قدرت
مثل آسمان کے ہے کہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے جسقدر ضروریات سامان لڑائی اور رسد وغیرہ
ممکن ہوسکے لاد کر اونکے پاس بہیجین اور کاشکہ کوئی رئیس از قوم فرانسس اپنی مرضی در بارہ
حاصل کرنے ایک مقام واسطے قیام اور رہنے اپنے کے کسی جزیرہ یا کنارہ ملک فارس مین
ظاہر کرین تو ایسی درخواست یا اظہار سرکار عالی عادل سرکار فارس مین منظور نہ کیا جاویگی
اور نہ اونکو اجازت واسطے قیام کرنے کے دیجاوے گی واضح رہے کہ جبتک دنیا قائم ہے
مضمون عہدنامہ ہذا کا اور کاربندی عہدنامہ ہذا جو مندرج اس صفحہ مین ہے ہوتی رہیگی —

مہر کپتان جان ملکم صاحب

مہر حاجی ابراہیم خان

دستخط جان ملکم صاحب ایلچی

نمبر ۴۲

ترجمہ فرمان فتح علیشاہ بادشاہ فارس ونیز ایک عہد و پیماں مشمولہ کا جو کہ مابین حاجی ابراہیم خان وزیر اعظم ازجانب بادشاہ فارس از روے اختیار حاصل شدہ کے اور کپتان جان ملکم صاحب ازجانب سرکار انگریزی از روے اختیار کے جو موسٹ نوبل مارکس ویلی صاحب کے پی گورنر جنرل ہند نے اوسکو دیا تھا قرار پایا۔ حسب ذیل ہے۔

فرمان

احکام ہاے عظیم ازجانب ہمارے اس نظر سے جاری ہوتے ہین کہ عالیمرتبت بلند اقبال پناہ اختیار اور جلال صاحب اختیار شرفت پناہ سرداران ولیت اور بیگل برگ و حاکمان و تابعیان اور متعدیان بادشاہت ہماری کو واضح رہے کہ اسوقت عالیمرتبت قدر دان صاحب لیاقت کپتان جان ملکم صاحب کہ جسکو گورنر جنرل ہندوستان نے ازجانب سرکار بادشاہ ولایت کہ جسکا دربار مثل آسمان کے ہے اور جسکا مرتبہ شاہانہ مثل سکندر کے ہے اور جسکا اختیار کرۂ زمین پر ہے جو جلال بزرگی اور لیاقت سے آراستہ اور ریاست اقتدار اور عدل سے پیراستہ ہماری ڈیوڑہی عادل پر پہنچے اور بعد سرفراز ہونے بحضور بادشاہ پر جلال کے ارادہ نسبت قائم کرنے بنیاد دوستی باہم ہر دو سرکار کے ظاہر کر کے بیان کیا کہ ہر دو سرکار آپس مین دوست اور متفق رہین اور ہمیشہ اون مین دوستی اور اتفاق قائم رہے اسلیے ہمنے بخوشی و رضامندی اپنی درخواست اور ارادہ عالیمرتبت مذکورۂ بالا کو منظور کر کے ایک عہدنامہ مہری وزیر اعظم کہ جسپر ہمارا اعتبار ہے صاحب موصوف کو دیا ہے اور تم معززان سلطنت پر ضرور اً فرض ہے کہ بعد مطلع ہونے حکم شاہی سے تم سب ملکر مطابق شرائط مندرجۂ عہدنامہ جو باہم عالیمرتبت معزز سلطنت جلال قدرت نزدیکی تخت معتمد شاہی حاجی ابراہیم خان اور عالیمرتبت کپتان جان ملکم صاحب ایلچی کہ جسکا القاب اوپر تحریر ہو چکا ہے قرار پایا ہے باحتیاط تمام کاربند رہو اور کوئی شخص خلاف حکم ہذا کے خواہ مضمون عہدنامہ مشمولہ کے کاربند نہووے اور اگر ہمکو یہ معلوم ہوگا کہ کسی امرا نے خلاف شرائط عہدنامہ ہذا کے کوئی کارروائی کی ہے یا کسی شخص کی جانب سے غفلت یا کوتاہی بیچ تعمیل اوسکی کے ظہور مین آوے گی تو موجب بار ضمانت

اور غضب شاہی کا جو مثل آگ کے ہے متصور ہو کر سزایاب ہوگا تاکید جانو۔

محررہ ماہ شعبان سنہ ۱۲۱۵ھ مطابق جنوری سنہ ۱۸۰۱ء

مہر حسب نمونہ معمولی جو اوپر پشت فرمان کے ازجانب وزرای متذکرۂ ذیل کے ہے۔

مہر حاجی ابراہیم خان　　مہر مرزا شفیع

مہر مرزا رضا قلی　　مہر مرزا اسد اللہ

مہر مرزا رضی　　مہر میرزا احمد

مہر مرزا مرتضی قلی　　مہر مرزا یوسف　　مہر میرزا فیض اللہ

عہدنامہ مشمولۂ

دیباچہ

حمد ہے اوس اللہ کو کہ جسنے فرمایا ہے کہ اپنا عہد پورا کرو اور واسطے پورا کرنے عہد کے تمہاری پرسش کیجاوے گی چونکہ قائم کرنا دوستی مابین بالکل مخلوقات کے خدا کی طرف سے کہ کارنیک ہے اور یہ عمل نہایت اچھا اور قابل تعریف کے ہے کہ جس سے خالق راضی رہتا ہے اور نیز اوسکے مخلوقات کی خوشی اور امن اِس سے متصور ہے اسلیے اِس زمانہ جسوقت مین ایک عہدنامہ مابین عالیمرتبت معزز سلطنت صاحب نصیب صاحب اقتدار عالی شان وزیر اعظم معتمد و خیرخواہ سرکار زور آور آراستہ بزرگی جلال اختیار شوکت اور نصیب حاجی ابراہیم خان کے حسب الاختیار عطیۂ لنگرگاہ بادشاہ عظیم کہ جسکا دربار مثل سلیمان کے ہے اور پناہ دنیا علامت قدرت خدا جوہر انگوٹھی بادشاہان زیور رخسارۂ سلطنت ابدی فضل خوبصورتی بادشاہی بادشاہ دنیا مثل کاؤ چمن کے بہشت رحمت و عدالت چشمۂ خوش بخشی دام کامیاب بادشاہ و اورنگ مثل سکندر کہ جسکا ثانی اور کوئی بادشاہ نہین ہے ساتہ قادر مطلق ایک آفتاب کہ جسکا زین

مہتاب ہے اور جسکا رکاب ایک ماہتاب جدید ہے ایک بادشاہ بڑے جلال کا کہ جسکے مقابلہ مین سورج شرمندہ ہے اور کپتان جان ملکم صاحب عالیمرتبت صاحب لیاقت آرایش کنندۂ شیخام طریقہ از جانب صاحب تخت پناہ دنیا جوہر کلان شاہ بادشاہی لنگر جہاز فتح و جہاز سمندر جلال اور سلطنت سورج آسمان بزرگی اور جلال مالک ملک انگلستان اور ہندوستان کے کہ ہمیشہ خدا اوسکے جلال اور اوسکے حکم کو سمندرون پر مضبوط کرے ہمیشہ اوسکی سلطنت قائم رہے اور خدا ہمیشہ اونکا اختیار اور پرندۂ خدا اسکے دراز کرے حسب القاب مندرجہ اسناد کہ جسپر وسے اختیار اور جلال صاحب نصیب آغاز مرتبۂ جلال و عمارت و آرایش دنیا و پورا کرنے والے کام انسان گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کی مہر ثبت ہے۔

واضح رہے کہ عہدنامۂ ہذا باہم دونون بڑی سرکار ہاے موصوفہ کے نسلاً بعد نسل تا قیام دنیا قائم رہیگا اور بموجب امورات تصفیہ شدہ کے ہر دو سرکار کاربند رہین گی۔

دفعہ ۱

سوداگران ہر دو سرکار کے دونون قومون کی عملداری مین بحفظ اور احتیاط تمام اپنا کاروبار تجارت کا کرتے رہین اور حکامان و گورنران کل شہرون کے اونکے مویشی اور اسباب وغیرہ کی حفاظت کرنا اپنا خاص کام منصور کرین۔

دفعہ ۲

سوداگران بادشاہت انگلستان یا ہندوستان کے جو ملازم سرکار انگریزی کے ہین دربارہ قیام کرنے کسی لنگر گاہ یا شہر سلطنت غیر محدود فارس کہ جسکو خدا آفت سے بچاوے حسب پسند اپنی اجازت پاوین گے اور اون اشیاء پر کہ جو فی الواقع مال کسیکے از ہر دو سرکار کا ہے کسیطرح کا محصول ٹکس کا مطالبہ نہین کیا جاوے گا ایسے اشیائون پر صرف خرید کنندگان سے محصول معمولی لیا جاوے گا۔

دفعہ ۳

کاش ایسا واقع ہو کہ مردمان یا اسباب سوداگران پر کسیطرح بباعث چورون یا ڈاکوون کے ضرر پہونچے یا کھو جاوے تو ایسی صورت مین دربارہ سزادہی مجرمان اور برامدگی مال کے

نہایت کوشش کیجاوے گی اور اگر کوئی سوداگر فارس دربارہ ادا کرنے قرضہ کہ جو سرکار انگریزی
کو دینا ہو یا حیلہ وحوالہ یا توقف کرے تو ایسی صورت مین سرکار موصوف کو اختیار ہے کہ جس طرح
مناسب سمجھین وصول کرلین مگر احتیاط اِس امر کی رہے کہ ایسی بارہ مین بوقفیت اور صلاح
حاکم موقع کے کہ جسکا کام اپنے موقع مین مدد دینے کا ہے کارروائی کیجاوے اور کاش کوئی
سوداگر فارس کا ملک ہندوستان مین کار تجارت مین مصروف ہو تو ایسی صورت مین افسران
سرکار انگریزی اوسکے کاروبار مین مزاحمت نکرین بلکہ اونکی مدد کرین اور اوسکے ساتھ مہربانی
کے پیش آوین اور دربارہ وصول کرنے زر قرضہ اُن سوداگرون پر بھی وہی رواج اور قانون
مرعی متصور ہے کہ جو نسبت سرکار انگریزیکے حسب متذکرہ بالا ہے —

دفعہ ۴

کاش کوئی شخص سلطنت فارس مین سرکار انگریزیکا مقروض ہوکر مرجاوے تو ایسی حالت مین
حاکم مقام کو چاہیئے کہ کوشش کرے قبل ازادائے قرضہ دیگر اشخاص کے سرکار انگریزیکا مطالبہ
پورا کرا دین ملازمان سرکار انگریز متعینہ فارس مجاز مقرر کرنے باشندگان اوس ملک کے حسب
ضرورت اپنی واسطے کاربار تجارت کے ہین اور نیز مجاز دربارہ سزادہی واسطے بدوضعی اون
شخصون کے حسب طریقہ کہ جو اونکی دانست مین مناسب معلوم ہووین بشرطیکہ سزا ہلاکت
زندگی کی یا قریب اوسکے کی نہو کیونکہ ایسے مقدمون مین حاکم یا گورنر مقام اوسکی سزا دیگا —

دفعہ ۵

سرکار انگریز مجاز اِس امر کی ہے کہ ملک فارس کے کسی لنگرگاہ یا شہر مین جہان وہ پسند
کرین مکانات وغیرہ بنا دین کہ جنکو وہ جسوقت چاہین فروخت کرڈالین یا کرایہ مین دیدین
اور کاش کبھی ایسا اتفاق ہو کہ کوئی جہاز سرکار انگریزی کہ کسی لنگرگاہ فارس مین یا کوئی جہاز
فارس لنگرگاہ انگریزی مین ٹوٹ جاوے تو ایسی صورت مین سرداران وحاکمان ہردو سرکار
دربارہ مدد کرنے اور مرمت کرنے ایسے جہاز کے اپنا خاص کام متصور کرین اور اگر کاش ایسا
بھی ہو کہ ہردو سرکارون مین سے کسی سرکار کی قوم کا جہاز کسی لنگرگاہ متعلقہ عملداری کسی ازہردو
سرکار مین یا قریب اوسکے ڈوب جاوے یا ٹھوکر کھاوے تو ایسی صورت مین جسقدر مال

دستیاب ہو وہ اوسکے مالک یا وارث کو دیا جاوے اور جن لوگون کے باعث سے وہ برآمد ہو
اونکی اجرت واجبی مالک سے لیجاویگی –

دفعہ اخیر

جب کوئی باشندہ انگلنڈ یا ہندوستان کا کہ جو بلازمت سرکار انگریزی کے ہے اور فارس
مین مقیم ہے ارادہ چھوڑنے اوس ملک کا کرے ایسی صورت مین اوسکی کوئی شخص روک ٹوک
نہین کریگا بلکہ اوسکو اختیار رہیگا کہ وہ اپنے مع مال واسباب کے چلا جاویگا –
واضح رہے کہ دفعات عہدنامہ ہذا کا باہم ہر دو سرکارہا کے قرار پاکر تعین ہوئی ہین اور جو کہ
عہد اسسے پھرتا ہے وہ اپنی روح سے پھرتا ہے –

مہر کپتان جان ملکم صاحب — مہر حاجی ابراہیم خان

دستخط جان ملکم صاحب ایلچی

تتمۂ دفعہ ۶

یہ بھی بصداقت تمام تحریر کیا جاتا ہے کہ لوہا سیسہ جست نبات ودیگر اشیا پر جو کہ خاص مال
انگریزی کا ہے سوائے محصول ایک روپیہ سیکڑہ جو خریدکنندگان سے لیا جاوے گا فروخت کنندگان
سے نہ لیا جاوے اور جو کچھ محصول ٹونکٹ وغیرہ اسوقت فارس اور ہندوستان مین تعین ہو
وے قائم رہین بیشی نہ کیجاوے اور نسبت تنقیح اور امورات متعلقہ کار تجارت کے انتظام
بتحت عالی مرتبت حاجی کلیل خان ملک التجار کے کیا جاوے –

مہر کپتان جان ملکم صاحب — مہر حاجی ابراہیم خان

دستخط کپتان جان ملکم صاحب

نمبر ۲۵

اس زمانہ خوشنما مین ایلچی جلیل القدر سر ہارفورڈ جونس صاحب برونٹ ممبر انریبل امپیریل
اوٹومن آرڈر کرسنٹ بمقام شہر شاہی طہران مین بطور ایلچی کے از جانب ملکہ معظمہ بادشاہ انگلستان

ملکہ معظمہ کے اور مامور و اختیار در بارہ ہونے مجاز بہ نسبت قوی کرنے دوستی اور نہایت ملاپ
باہم سرکارہاے عظیم انگلستان و فارس کے آئے ہین اسیلیے بادشاہ فارس نے بذریعہ
فرمان کے جو ایلچی موصوف کو دیا گیا ہے نہایت بڑے اور امیر رئیسان یعنی میرزا محمد شفیع ملقب
بخطاب معتمد الدولہ وزیر اول و حاجی محمد حسین خان صاحب ملقب بخطاب امین الدولہ اپنے
وزراے دفتر کو اپنی جانب سے واسطے کرنے ساتھ ایلچی بادشاہ انگلستان کے بحث بہ نسبت
جملہ امورات دوستی اور ملاپ و نیز کرنے تصفیہ و قائم کرنے اونکے کے واسطے فائدہ ہر دو
بادشاہون کے بطور وکیل مطلق مقرر کیا کہ تعمیل جسکے بعد مباحثہ اور گفتگو کے وکلاے مذکورہ
بالا نے بنظر مفید ہر دو سرکارہا کے و نیز واسطے احتیاط آیندہ کے دفعات ذیل قائم کی ہین

دفعہ ۱

چونکہ در بارہ قائم کرنے ایک عہدنامہ محدود نسبت دوستی و ملاپ ہر دو سرکارہا کے کچھ وقت
چاہیے اور بنظر وجوہات دنیاوی بلا توقف کسی امر کا قائم کرنا ضرور ہے اسیلیے ہم یہ منظور کرتے ہیں
کہ دفعات ہذا کو پیشتر بطور رسمی کے قائم کرکے اونھین بنیاد پر عہدنامہ محدود دوستی اور ملاپ صدق
جو مابعد اسکے قائم ہوگا متصور کرنا چاہیے اور یہ بھی باہم اتفاق کرتے ہین کہ عہدنامہ مذکور بر
حسب مطلب اور فائدہ ہر فریق کے ہوگا دستخط اور مہر وکلاے مذکور الصدر کی ثبت ہوگی اور
بعد ازان ہر دو فریق اوسپر کاربند ہونگے۔

دفعہ ۲

ہم لوگ اِس امر مین بھی اتفاق کرتے ہین کہ دفعات رسمی کہ جو سچائی اور ایمانداری سے
قرار پایا ہے تبدیل یا تغیر نہونگے بلکہ روز بروز ترقی دوستی کہ جو ہمیشہ باہم ہر دو بادشاہان اور
اونکے ورثا اور جانشینان رعایا سلطنت ملک اور صوبہ کے قائم رہے گی ہوتی جاویگی۔

دفعہ ۳

بدانست شاہ فارس کے اس امر کا ظاہر کرنا بھی ضرور معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ قائم ہونے
ان دفعات رسمی سے جملہ عہد و پیمان یا اقرارنامہ جو از جانب بادشاہ مذکور کسی اور حاکم یورپ
سے قرار پایا ہو منسوخ اور باطل متصور ہے اور بادشاہ مذکور کسی فوج یورپ کو ملک فارس کو

نہ ہندوستان کی طرف اور نہ کسی لنگرگاہ موقوعۂ اس ملک کی طرف گذرنے دیوینگے

دفعہ ۴

درحالیکہ عملداری فارس مین کوئی فوج یورپ چڑھائی کرے یا کی ہو تو ایسی صورت مین بادشاہ انگلستان بادشاہ فارس کو ایک فوج بالعوض اسکے یا سامان لڑائی یعنی توپ وبندوق وغیرہ وافسران اسقدر کہ جو دربارہ نکال دینے فوج چڑھائی کنندہ کے واسطے ہر دو سرکار کے پسند ہووین گے دینگے —

اور واضح رہے کہ تعداد اس فوج کی خواہ میگزین وغیرہ کی عہدنامہ محدود مین یا بعد اسکے مندرج ہوگا اور کاش بادشاہ انگلستان اوس فوج یورپ چڑھائی کنندہ سے صلح کرلین تو ایسی صورت مین بادشاہ ممدوح کو دربارہ کرنے عہدوپیمان اور کرانے صلح باہم سرکار فارس اور چڑھائی کنندہ کے نہایت کوشش کرنا چاہیے ہے اور اگر خدانخواستہ اونکی کوشش کچھ کارگر نہو یعنی صلح نہ قرار پاوے تو ایسی صورت مین فوج سرکار انگریزی کہ جسکی تعداد عہدنامہ محدودہ مین مندرج ہوگی تا وقتیکہ افواج یورپ چڑھائی کنندگان عملداری فارس سے نکل نہ جاوین خواہ باہم شاہ اور اونکے صلح نہ قرار پاوے بادشاہ فارس کی ملازمی مین قائم رہیگی اور یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ بروقت واقع ہونے کسیطرح کی لڑائی یا حملہ اوپر عملداری بادشاہ انگلستان کے ہندوستان مین ازجانب افغان یا کسی نصاریٰ قوم کے بادشاہ فارس حسب شرائط مندرجۂ عہدنامہ محدودہ کے فوج واسطے مدد کرنے عملداری سرکار موصوف کے دینگے —

دفعہ ۵

اگر کوئی حصہ فوج انگریزی کا خلیج فارس مین پہونچ کر برضامندی شاہ فارس کے جزیرہ کرک یا اور کسی لنگرگاہ فارس مین اوترے تو اون مقامات پر وہ اپنا قیام نہین کرسکتے بلکہ تاریخ ان دفعات پیش رو سے فوج مذکور کہ جس کی تعداد عہدنامہ محدود مین مندرج کیجاویگی تابع حکومت شاہ فارس کے رہیگی —

دفعہ ۶

اگر فوج مذکور حسب الاجازت بادشاہ فارس کے مقام کرکیا اور کسی لنگرگاہ خلیج فارس مین

متعین رہے گی تو ایسی صورت مین گورنر موقع اوسے بعنایت تمام پیش آوینگے دوستانہ اور بنام جملہ گورنران فارستان کے احکام بمضمون جاری ہونگے کہ رسد وغیرہ مطلوبہ بشرط اداے قیمت واجبی فوج مذکور کو دیجاوے ۔

دفعہ ۷

درحالیکہ کوئی لڑائی باہم بادشاہ فارس اور افغان کے وقوع مین آوے تو ایسی حالت مین بادشاہ انگلستان کسیطرح کی طرفداری تاوقتیکہ فریقین درباره کرانے صلح کے اونکا درمیانی ہونا نچاہین نہ کرین ۔

دفعہ ۸

ہملوگ اون دفعات پیش روی کے مضمون کا اچھا ہونا تسلیم کرتے ہین اور اس امر کا بھی اقرار کرتے ہین کہ جبتک دفعات ہذا جاری رہین گی تب تک بادشاہ فارس کسیطرح کا عہدوپیمان خلاف بادشاہ انگلستان یا مقر سلطنت انگریزی موقوعۂ ملک ہندوستان کے نہین کرینگے اور ہر دو فریق نے عہدنامۂ ہذا کو بامید اسکے ہمیشہ قائم رہنے کے قرار دیا ہے یا کہ اسکے باعث سے ہر دو بادشاہان عظیم کی دوستی مین خوشنما پھل پہلی اور شہادت اسکی ہم وکلاے مطلق متذکرۂ بالا نے اپنی مہر و دستخط آج تباریخ ۱۲ ۔ مارچ ۱۸۰۹ع عیسوی مطابق ۲۶ محرم الحرام ۱۲۲۴ھ کے بمقام دار الخلافت طہران ثبت کیا ۔

مہر محمد شفیع

مہر محمد حسین

مہر ہارفورڈ جونس صاحب

منظوری فتح علیشاہ کی عہدنامہ بہ نسبت رسمی کے ساتھ انگلستان کے قرار پایا مضمون ذیل سے ہے ۔

واضح رہے کہ یہ خوشوقت اور عمدہ سند عہدنامہ پیش رو ہے کہ جسکو قرار دیا

باہم وزراے ہر دو سرکار ہاے عظیم کے عالیجاہ ندان مرزا ابو الحسن خان نے انگلستان کو بھیجا تھا اب ہمارے صادق خیر خواہ سر گور اوسلی صاحب برونٹ ایلچی سرکار معزز انگلستان نے ایک نقل عہد نامۂ مذکور کی کہ جسپر منظوری اور مہر روشن مانند آفتاب ہمارے بھائی جوہر سلطنت مرتبہ مین سیارون سے اونچے بادشاہ انگلستان اور ہندوستان کی ہے لاکر ہمارے سامنے پیش کیا چنانچہ ہم بھی عہد نامۂ پیش رو کو منظور کرکے اپنی مہر کامل اوسپر کردی اور دفعات قرارداوہ مندرجۂ اوسکی اوسطرح کی ہین جسکا بیان خوب تفصیل وار عہد نامۂ محدود مین کیا جاوے گا۔

نمبر ۲۶

حمد ہے خدا کافی اور شافی کو ـــ واضح رہے کہ یہ خوشنما ورق بانغچۂ بے خار دوستی کا ہے کہ جسکو وکلاے ہر دو سرکارین معظمہ نے جبکہ اپنے ہاتہ سے ایک عہد نامہ محدود کی شکل مین باندہا ہے کہ جسمین وضعات دوستی اور ملاپ کی آمیز ہین ایک گلدستہ ہے۔

قبل اسکے عالیمرتبت سر ہارفورد جونس صاحب برونٹ دربار ہذا مین بنظر قائم کرنے دوستی کے تشریف لائے اور بشمول وکلاے فارس یعنی عالی القاب مرزا محمد شفیع اور حاجی محمد حسین خان صاحب کی ایک عہد و پیمان پیش ہو کہ جسکی تفصیل ایک عہد و پیمان محدود مین ہوگی قرار دیا۔

اب عالیمرتبت و خیر خواہ عالی القاب سر گور اوسلی صاحب برونٹ کہ جسکو بادشاہ انگلستان نے بطور ایلچی کے دربار ہذا مین مقرر کرکے بنا قائم کرنے ایک عہد و پیمان محدود بابت ہر دو بادشاہان مختار کے کیا ہے تشریف فرما ہوئے چنانچہ وکلاے دربار ہذا نے بشمول عالی القاب سر گور اوسلی صاحب برونٹ کے مشورہ کرکے عہد و پیمان محدود کہ مشعر دوستی کے شرائط متضمن بدفعات ۱۲ کے کہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے قائم کیا ہے واضح رہے کہ امورات متعلق کار تجارت و سوداگری اور دیگر معاملات کے نسبت ایک عہد و پیمان تجارت کا قائم کیا جاویگا ـــ

دفعہ اول بعد ثبت سرکار فارس کے بعد قرار پانے عہدنامہ مجدد و ہذا کے جملہ عہدنامجات سابق کو جو ساتھ کسی اور سرکار یورپ کے قرار پائے ہون باطل اور منسوخ گردانا چاہیے اور نیز اس امر پر قائم رہنا کہ کوئی فوج یورپ ملک فارس مین ہو کر طرف ہندوستان یا کسی لنگرگاہ موقوعہ اوس ملک کے نہین جانے پاوے گی اور نہ کوئی شخص قوم یورپ کا فارس مین داخل ہونے پاوے گا مناسب معلوم ہوتا ہے اور کاش کوئی اور حاکم یورپ کا ہندوستان پر براہ جاری زن یا توربستان بخارا وسمرقند یا اور کسی راہ سے ارادہ چڑہائی کرنے کا کرے تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ حاکمان وراجون اون ملکون کو دربارہ مقابلہ کرنے ایسی چڑہائی کے حتی الامکان اپنے خواہ بخوف تلوار یا اور کسیطرح پر اوبھارین گے ۔

دفعہ دوم در حالیکہ بوقت چڑہائی ہونے ملک فارس پر از جانب کسی قوم یورپ کی سرکار فارس انگریزون سے درخواست مدد کی کرے تو ایسی صورت مین گورنر جنرل ہند از جانب سرکار انگریز بشرط امکان اور موقع کے درخواست سرکار فارس کی مشتر بھیجے فوج مطلوبہ ہندوستان سے قبول کرینگے اور کاش وجوہات معاملات ہندوستان کے باعث سے فوج کا بھیجنا ممکن نہووے تو ایسی صورت مین سرکار انگریز تا قیام لڑائی بادشاہ فارس کو دو لاکھ روپیہ سکہ تومان سالانہ دیا کرینگے اور چونکہ یہ دادنی صرف نیتظر کھڑا کرنے اور سکھلانے ایک فوج کے ہوگی اسیلیے اسپر اتفاق کیا جاتا ہے کہ ایلچی سرکار انگریزی نگران بہ نسبت اس امر کے رہین گے کہ روپیہ مذکور مطلب مقصود مین صرف کیا جاوے ۔

دفعہ سوم کاش کوئی حاکم یورپ کہ جسسے بادشاہ فارس کی ساتھ لڑائی ہورہی ہو ساتھ سرکار انگریزی کے صلح کرے تو ایسی صورت مین سرکار موصوف دربارہ کرانے ملاپ

باہم سرکار فارس اور اوس عالم یورپ کے نہایت کوشش کرینگے کاش سرکار انگریز اپنی کوشش مین کامیاب بمطلب نہون تو ایسی صورت مین واسطے مدد بادشاہ فارس کے تاقیام لڑائی یا ہونے صلح باہمی کے ایک فوج ہندوستان سے حسب تصریح مندرجہ دفعۂ اخیر کے خواہ دو لاکھ روپیہ سکۂ تومان کے واسطے مدد کے دیا کرے گی اور سرکار انگریز اپنے قول فارس سے اسبارہ مین پورا کرینگے اور کاش باہم سرکار انگریز اور اوس قوم یورپ کے کہ جس سے فارس سے لڑائی ہو رہی ہو تو صلح ہو تو سرکار انگریز تاقیام لڑائی نیز سکھلانے قواعد فوج فارس کو اپنی طرف سے افسران فوج حسب حاجت کے دینگے اور کاش بعد ہونے صلح کے بادشاہ فارس مدد افسران مذکورہ بالا کے واسطے کار متذکرۂ بالا کے طلب کرین تو ایسی صورت مین سرکار انگریزیہ بہ شرط عدم ترددی کے دینگے۔

دفعہ ۴

جو کہ بادشاہ فارس کا دستور اپنی فوج کو ششماہی تنخواہ دینے کا ہی اسیلئے ایلچی سرکار انگریزیہ بھی الوام زر بالعوض فوج کے جلد دینگے۔

دفعہ ۵

کاش افغان ساتہ سرکار انگریزیہ کے لڑائی کرین تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس دربارۂ بھیجنے ایک فوج بمقابلۂ فوج افغان کے حسب الطلب سرکار انگریزیہ کے اقرار کرتے ہین اور اوس فوج کا خرچ ازجانب سرکار انگریز حسب طریقہ جو بروقت حاجت تعین پاویگا ملیگا

دفعہ ۶

درحالیکہ کوئی لڑائی باہم بادشاہ فارس اور افغان کے وقوع مین آوے تو ایسی صورت مین بادشاہ انگلستان کسیطرح کی طرفداری تاوقتیکہ فریقین دربارہ کرنے صلح کے اونکا درمیانی ہونا نچاہین نکرینگے۔

دفعہ ۷

کاش بادشاہ فارس کسی مقام کسپین سمندر پر بلوازمہ ملیاری جہاز کا بناوین اور ارادہ

واسطے مقرر کرنے ایک فوج جہازی کا کرین تو ایسی صورت مین بادشاہ ہندستان انگریزی کو خلاصیان عوطہ خوران و ماہی وغیرہ کو لندان و بمبئی سے ملک فارس مین آکر بادشاہ فارس کی نوکری کرنے دینگے کہ جنکی تنخواہ ازجانب سرکار فارس موجب اوس شرح کے دیجاوے گی کہ جو ایلچی سرکار انگریزی معین کرین —

دفعہ ۸

کاش کوئی رعایا نامی فارس کی مخالفت اور بغاوت کرکے عملداری سرکار انگریزی مین پناہ لے تو ایسی صورت مین سرکار انگریزی بفور اطلاع پانی ازجانب سرکار فارس اوسکو اپنے ملک سے نکالدین اور اگر چھوڑنے ملک سے وہ انکار کرے تو اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بھیجدین اور اگر قبل از پہونچنے اوس شخص بھگوڑا کے عملداری سرکار مین حاکم ضلع کو جسمین اوسکا بھاگا جانا معلوم ہو اگر سرکار فارس کی مرضی نسبت اوسکی سے مطلع ہو تو اوسکو گھسنے ندین اور اگر بعد ممانعت کے وہ شخص بضد اپنے ارادہ کا ہو تو گورنر موصوف اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بھیجدین —

دفعہ ۹

کاش سرکار فارس سرکار انگریز سے خلیج فارس مین مدد مانگے تو سرکار انگریز بشرط آسایش اور ممکن کے جہاز لڑائی اور فوج سے اونکی مدد کریگی اور اوس لڑائی کا خرچ سرکار فارس کیطرف سے لیگا اور جہازان مذکور سوا اوس لنگرگاہون کے کہجان سرکار فارس تجویز کرے اور کہین بشرطیکہ کوئی ضرورت خاص نہو قیام نہین کرینگے —

دفعہ ۱۰

واضح رہے کہ افسران ترتیب کنندگان قواعد وغیرہ کہ جو فوج فارس کی ترتیب کی لیے ازجانب سرکار انگریز بھیجے جاوینگے سرکار موصوف کیطرف سے طلب پاوینگے مگر سرکار فارس کی یہ مرضی نہین ہے کہ کوئی شخص جو اونکی خدمت کرے اونکے قواعد سخاوت سے محروم ہے اسلیے سرکار موصوف بھی اپنی طرف سے حسب شرح مندرجہ ذیل اونکو دیویگی —

واضح رہے کہ افسران وسازیخان وغیرہ کہ جو فارس مین ہین یا آیندہ کو ہون بموجب شرح مذکورہ بالا کے پاوین کے لیکن افسران کلان یعنی افسر کیا غیر کسی عہدہ کا بحساب نصف جو اوسکے عہدہ پر لکھا ہے اور زیادہ اسپے تنخواہ کا شیری نہین پاویگا اور خدانخواستہ اگر کوئی شخص اپنے کام مین غفلت کرے گا تو ایسی صورت مین بعد مطلع کرنے ایلچی کو سرکار فارس کی ملازمت سے موقوف کر دیا جاوے گا۔

دفعہ ۱۱

جو کہ ہر دو بادشاہان عظیم کی کمال آرزو ہے کہ اونکے خاندان مین یہ دوستی ہمیشہ تک قائم رہے اسلیے متفق ہوکر یہ اقرار کرتے ہین کہ وارث تخت ہر دو بادشاہان کا دفعات عہدنامہ ہذا کو حفظ رکھینگے اور کاش وارثہ کیے از ہر دو سرکار کے اوسی قسم کی مدد کہ جو بموجب عہدنامہ ہذا مین ہے مانگے تو ایسی صورت مین وہ مدد حسب لیاقت مشعر شقیہ مطالب اوس سرکار کے جو طالب مدد ہو دیجاوے گی باقی مدد وزر نقد وغیرہ حسب شرائط مشعرکا رمند بعد دفعات متذکرہ بالا عہدنامہ ہذا کے ورثاء ہر دو سلطنت پر جاری اور مرعی رہینگے

دفعہ ۱۲

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا سے نیت ہر دو سرکار کی یہ ہے کہ وہ آپس مین ایک دوسرے کی مدد کرین کہ جس سے اونکی سلطنت قوی اور مضبوط ہو اور اونکا اختیار اور حکومت دشمنون پر فتحیابی کے لائق بڑہ جاوے —

اور جو کہ سرکار انگریز کی نیت صدق دربارہٗ اس امر کے ہے کہ سرکار فارس کی حکومت خاطر خواہ مضبوط اور مستحکم ہو کہ جسکی باعث سے کوئی اجنبی قوم فارس پر چڑہائی نکرے اور اوسکی مدد سے ترقی عملداری اوسکے کی ہو اس لیے سرکار انگریز کسی نزع مین جو بعد اسکے باہم کسی شاہزادہ یا امیر یا سرداران فارس کے ہوتا وقتیکہ بادشاہ وقت فارس اونکی مدد نہ مانگے دست اندازی نہین کریگی اور کاش کوئی فریق جھگڑالو بنظر حاصل کرنے مدد کے ملک فارس کا کوئی صوبہ سرکار انگریز کو عطا کرے تو ایسی صورت مین اوسکو سرکار ممدوح قبول نکرے گی اور نہ اوس صوبہ موقوفہ فارس کو اپنے قبضہ مین لاویگی چنانچہ دفعات متذکرہ بالا بخوشی قائم کی گئین

اور یقین ہے کہ یہ خوشنما اور خوشوقت عہدنامہ قائم رہکر نہایت انجام مفید اور خوشتر پیدا کریگا

واضح رہے کہ ہم وکلاے سرکارہاے عظیم نے کہ جنکے دستخط ذیل مین درج ہین اس عہدنامہ

خوشوقت کو بصدق دل دوستی اور ملاپ کے متضمن بدفعات ۱۲ کہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے

قائم کیکے آج بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۸۱۲ء مطابق ۲۹ صفر المظفر ۱۲۲۷ھ کے بمقام دار الخلافت

طہران کے اپنی مہر اوپر اوسکے کی —

مطابق ورق فارسی

دستخط محمد شفیع	دستخط محمد حسین	دستخط گور اوسلی
ل س	ل س	ل س

مطابق ورق انگریزی

ل س مہر گور اوسلی	ل س مہر محمد حسین	ل س مہر محمد شفیع

نمونہ منظوری کا جوکہ فتحعلی شاہ نے عہدنامہ محدود پرساتھ انگلستان کے کیا —

اس عہدنامہ محدود خوشوقت نے کہ جسکو تین وکلاء ہردو سرکار عالیہ نے بدست صداقت

قائم کیا ہے کہ جسکے مضمون مثل کرن سورج کے دل عالی اور جلیل بادشاہ کو روشن کیا آب

منظوری اوسکے جلال کی حاصل کی ہے الحمد للہ دفعات ذیل کی ہمیشہ مستعدی تمام تعمیل کیجاویگی

نمونہ منظوری کا جوکہ مرزا عباس نے عہدنامہ محدود پرساتھ انگلستان کے کیا —

جوکہ اوسکے عظیم اور زور اور جلال پناہ دنیا نے مجہ غلام مخلوقات کو وارث تخت کا مقرر کیا

ہے اسلیے مین بفرمانبرداری اوسکے احکام کے بفضل وشان آلہی جسپر مین ہمیشہ جانثار

ہون اوسی عہدنامہ قرارداد پر اتفاق کرتا ہون اور آج سے اخیر وقت اپنی حکومت

اور حکومت ورثا کی نسلاً بعد نسل تک دربارہ تعمیل اور لحاظ رکھنے اوپر شرائط پاک کہ جو باہم دو

سرکارہاے عظیم کے از روے عہدنامہ ہذا کے قرار پایا ہے وعدہ کرتے ہین اور بفضل

باری تعالے یہ دوستی ساتہ گریٹ برٹن یعنی سرکار انگریز کے ہمیشہ قائم رہیگی اور بمرضی آلہی

کوئی امر خلاف اسکے واقع نہین ہوگا —

نمبر ۲۷

حمد ہے خداے کافی اور شافی کو یہ خوشنما ورق بانچہ بہار دوستی کا کہ جسکو وکلاے سرہرد و سرکار بزرگ عظمٰی نے چنکے اپنے ہاتھ سے ایک عہدنامہ محدود کی شکل مین باندہا ہے کہ چمن دنیا مین دوستی اور ملاپ کی آئیندہ مین ایک گلدستہ ہی ـــ

واضح رہے کہ قبل اسکے عالیمرتبت سرہارفورجونس صاحب برونٹ ازجانب سرکار انگریزی ایلچی مقرر ہوکر بنظر قایم کرنی ایک دوستی کے دربارہذا مین رہی اور بشرکت وکلای فارس عالی القاب یعنی مرزا محمد شفیع اور حاجی محمد حسین خان کے ایک عہد وپیان پیشیر و کہ جسکی تفصیل ایک عہد وپیان محدود مین ہونے والی تہی قائم کیا اور عہدنامہ مذکورہ بالا پر منظوری سرکار انگریزی کی ہوئی بعدازان عالی القاب سرگور اوسلی صاحب بطور ایلچی ازجانب سرکار انگریز اس دربار نامی پر بنظر پورا کرنے مراتب دوستی باہم ہرد و سرکار ہا آئے اور صاحب موصوف کو ازجانب سرکار اونکے اختیار کلی دربارہ تصفیہ کرنے جملہ مراتب عظیم دوستی کے حاصل تہا چنانچہ بصلاح اور مشورہ ایلچی موصوف کے وزرا اس سرکار نیکبخت نے ایک عہد وپیان محدود متضمن دفعات معینہ اور شرائط قرار داده پر قائم کیا مگر عہد وپیان مذکور مین بعد رسل ہونے سرکار انگریزی میں چند تبدیلات اوسکی دفعات اور مضمون مین کہ جو نسبت دوستی کے مناسب معلوم ہوئین کی گئین چنانچہ ہنری ایلس صاحب بذریعۂ ایک خط شعر تبدلہاے مذکورہ بالا کے دربارہذا مین آئے اسلیے عالی القاب مرزا محمد شفیع وزیر اعظم و مرزا بزرگ کیانیان و مرزا عبدالوہاب سکرٹر اعظم مقرر ہوکر مجاز کرنے عہد وپیان ساتھ وکلاے سرکار انگریز یعنی جمس ماریر صاحب وزیرحال متعینہ دربارہذا و ہنری ایلس صاحب متذکرہ بالا کے کیا اور وکلاے مذکورہ بالا نے شرائط موافق دوستی ہذا کو متضمن بدفعات قائم کیا واضح رہے کہ نسبت تجارت وغیرہ کے ایک علحدہ عہدنامہ تجارت کا قرار پاویگا ـــ

دفعہ

بدانست سرکار فارس کے بعد قرار پانے عہدنامہ محدود ہذا کے جملہ عہدنامجات سابق کہ جو ساتہ کسی اور سرکار یورپ کے قرار پایا ہو باطل اور منسوخ کر دینا اور نیز اس امر کا اقرار کرنا

کہ کوئی فوج یورپ ملک فارس مین ہوکر طرف ہندوستان کے کسی لنگر گاہ موقوعہ اوس ملک کو
نہین جانے پاوے گی اور نہ کوئی شخص قوم یورپ کا کہ جسکا ارادہ چڑھائی ہندوستان کا
ہو خواہ مخالف سرکار انگریز کا ہو فارس مین داخل ہونے پاوے گا مناسب معلوم ہوتا ہے
اور کاش کوئی اور حاکم یورپ کا ہندوستان پر براہ خاریزن تا تورستان بخارا سمرقند
یا اور کسی راہ سے ارادہ چڑھائی کرنے کا کرے تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس اس
امر کا اقرار کرتے ہین کہ حاکمون اور راجاؤن اون ملکون کو دربارہ مقابلہ کرنے ایسے حملے کی
سے حتی الامکان اپنے خواہ بخوف تلوار یا اور کسیطرح پر آمادہ کرینگے ۔

دفعہ ۲

ہم لوگ اس امر مین بھی اتفاق کرتے ہین کہ دفعات ہذا کہ خوشنمائی اور ایمانداری سے
قرار پائی ہین تبدیل یا تغیر نہوگی بلکہ روز بروز ترقی دوستی کہ جو ہمیشہ باہم ہر دو بادشاہان
اوانکے ورثا جانشینان رعایا سلطنت ملک اور صوبہ پر قائم رہے گی ہوتی جاوے گی اور سرکار
انگریزی اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ کسی تنازعہ مین جو مابعد اسکے باہم شاہزادہ امرا اور سرداران
فارس کے واقع ہو کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور اگر کوئی فریق جھگڑا اونمین حاصل
کرنے مدد کے کوئی صوبہ فارس کا سرکار انگریز کو دے تو ایسی صورت مین سرکار موصوف
اوس صوبہ کو قبول نہ کرے گی اور نہ اپنا قبضہ اوس صوبہ موقوعہ ملک فارس پر کرینگے

دفعہ ۳

مراد عہدنامہ ہذا کی نہایت مفید ہے اور خاص مراد اسکی یہ ہے کہ مدد باہمی سے دونون
سرکارون کو قوت اور استحکام حاصل ہوگا اور عہدنامہ ہذا صرف بغرض بچانے ظلم دشمنان
کے قائم کیا گیا ہے اور مطلب لفظ ظلم کا عہدنامہ ہذا مین حملہ سے جو دوسری سرکار کے
ملک پر کیا جاوے ہی واضح رہے کہ سرحد عملداری ہر دو سرکار روس اور فارس کی تنقیح حسب
حسب تصفیہ گریٹ برٹن فارس اور روس کے کیجاوے گی ۔

دفعہ ۴

چونکہ بنسبت اس امر کے عہدنامہ پیش رو کی ایک دفعہ مین قرار پا چکا ہے کہ درحالیکہ

کوئی فوج از قوم یورپ ملک فارس پر چڑہائی کرے اور بادشاہ فارس سرکار انگریز کی مدد مانگے
تو ایسی صورت مین گورنر جنرل ہند از جانب سرکار انگریز حسب استدعا بادشاہ فارس کے فوج
مطلوب مع افسران و میگزین وغیرہ سامان لڑائی کے خواہ بعوض اوسکے واسطے خرچ
سرکار فارس زر سالانہ کہ جسکی تعداد ایک عہد و پیمان محدود مین کہ جو باہم ہر دو سرکار کے
قرار پاوے گا مندرج ہو بہیج دیوینگے چنانچہ خرچ مذکور کہ تعداد دو لاکھ روپیہ سالانہ سکہ
تومان کا قرار پایا ہے مخفی نرہے کہ زر مذکور اوسحالت مین ندیا جاوے گا کہ جب بنا لڑائی
بباعث زیادتی از جانب فارس کے شروع ہوئی ہو اور جو کہ روپیہ مذکور صرف واسطے
ترتیب اور قائم کرنے ایک فوج کے دیا جاوے گا اسلیے یہ اتفاق کیا جاتا ہے کہ وزیر سرکار
انگریز بنسبت اِس امر کے نگران رہیگا کہ اوسکا صرف کار مقصود مین کیا جاوے۔

دفعہ ۵

کاش سرکار فارس کا ارادہ جاری کرنے قواعد ولایتی اپنی فوج مین ہو تو ایسی صورت مین
سرکار موصوف مجاز ہے کہ افسران انگریز کو اوس کام کے لیے مقرر کرے بشرطیکہ وہ عہدہ دار
از قسم دشمنان سرکار انگریز کے نہو۔

دفعہ ۶

کاش کوئی حاکم یورپ کہ جس سے سرکار انگریز سے دوستی ہو شاہ فارس سے لڑائی کرے
تو ایسی صورت مین سرکار انگریز در بارہ کرانے دوستی باہم بادشاہ فارس اور اوس
قوم یورپ کے نہایت کوشش کرینگے اور کاش اوسکی کوشش کارگر نہو تو ایسی صورت
مین شاہ انگلستان بشرط حاجت تعمیل کے شرائط مندرجہ دفعات ماسبق کے ہندوستان
سے ایک فوج بالعوض اوسکے دو لاکہہ روپیہ سکۂ تومان شاہ فارس کے پاس تاوقتیکہ
لڑائی ختم نہووے خواہ صلح باہمی قرار پاوے واسطے مدد اوسکی فوج کے بہیجتے رہینگے

دفعہ ۷

جو کہ بادشاہ فارس کا دستور اپنی فوج مین ششماہی تنخواہ پیشگی دینے کا ہے اسلیے
ایلچی سرکار انگریز حتی الوسع زر بالعوض فوج کے جلد دینگے۔

دفعہ ۸

کاش افغان سرکار انگریز سے لڑائی کرین تو ایسی صورت مین بادشاہ فارس دربارۂ بھیجنے ایک فوج بمقابلۂ فوج افغان کے حسب الطلب سرکار انگریز کے اقرار کرتے ہیں اور اوس فوج کا خرچ ازجانب سرکار انگریز حسب طریقہ جو بنظر حاجت تعین پاوے ملیگا۔

دفعہ ۹

درحالیکہ کوئی لڑائی باہم بادشاہ فارس اور افغان کے وقوع مین آوے تو اسصورت مین سرکار انگریز کسیطرح کی طرفداری تا وقتیکہ فریقین دربارہ کرانے صلح اونکا درمیانی ہونا نچاہین نکرینگے۔

دفعہ ۱۰

کاش کوئی رعایا نامی فارس کی مخالفت اور بغاوت کرکے عملداری سرکار انگریز مین پناہ لے تو ایسی صورت مین سرکار انگریز بفور اطلاعیابی ازجانب سرکار فارس اوسکو اپنے ملک سے نکال دیوین اور اگر چھوڑنے ملک سے وہ انکار کرے تو اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بھیجدیوین اور اگر قبل از پہونچنے اوس شخص بھگیڑو کے عملداری سرکار مین حاکم ضلع کہ جسمین اوسکا بھاگ جانا معلوم ہو اگر سرکار فارس کی مرضی نسبت اسکے سے مطلع ہو تو اوسکو گھسنے ندیوے اور اگر بعد ممانعت کے وہ شخص پر بضد اپنے ارادہ کا ہو تو گورنر مذکور اوسکو گرفتار کرکے ملک فارس مین بھیجدے۔

دفعہ ۱۱

کاش سرکار فارس سرکار انگریز سے خلیج فارس مین مدد مانگے تو سرکار انگریز بشرط آسانی اور ممکن کے جہاز لڑائی اور فوج سے اونکو مدد دیوینگے اور اوس لڑائی کا خرچ سرکار فارس کیطرف سے ملیگا اور جہازات مذکور سوا ے اون لنگرگاہون کے کہ جہان سرکار فارس تجویز کرے اور کہین بغیر کوئی ضرورت خاص نہو قیام نہین کرینگے۔

واضح ہے کہ ایک عہدنامہ محدود سابق مین باہم ہر دو سرکار کے متضمن بدفعات ۱۲ کے قائم ہوا تہا اور بعد ازان کئی امور جو خلاف دوستی کے تہی تبدیل کرنا ضرور ہوا

اسلئے ہم وکلاے ہر دو سرکارین مندرجہ ذیل عہدنامۂ مذکور کو بدفعات ۱۱ قائم کرکے اپنی مہر و دستخط آج بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۸۱۴ع کے مطابق ۱۲ ذالحجہ سنہ ۱۲۲۹ ہجری کے بمقام طہران کے دستخط کیا ہے

(ل س) جیمس ماریر صاحب — (ل س) اس علی

عبدالوہاب (ل س) — محمد شفیع (ل س)

(ل س) ہنری الیس

نمبر ۲۸

ترجمہ ایک دستاویز کا جو عباس مرزا شاہزادہ فارس نے لفٹنٹ کرنیل مکڈانل صاحب ایلچی سرکار انگریز کو دیا بمضمون ذیل

کرنیل مکڈانل صاحب ایلچی انگریزی متعینہ دربار ہمارے کو واضح رہے کہ ہم وارث تخت فارس از روے اختیار عطیہ از جانب شاہ دربارہ ہونے تعلق دوستی سرکارہاے دیگر سے ہم اقرار اور وعدہ کرتے ہین کہ اگر سرکار انگریز دربارہ وصول کرنے دو لاکھ روپیہ تومان کہ جو ہمارے ذمہ روسیون کا بہ نسبت تاوان کے واجبی ہی مدد دی تو آیندہ سے عہدنامہ محدود قرارداد باہم ہر دو سرکار کی دفعات ۳ و ۴ کو کہ جسے ایس صاحب نے قائم کیا تھا منسوخ متصور کرین گے اور حکم بادشاہی اوسپر حاصل کرلین گے

محررہ ماہ شعبان مطابق مارچ سنہ ۱۸۲۸ع فقط

رقم بادشاہ وارث تخت دربارہ منسوخی دفعات ۳ و ۴ عہدنامہ قرارداد ساتھ انگلستان کے حسب ذیل ہے

چونکہ دربارہ دفعہ ۳ و ۴ عہدنامہ قرارداد باہم انگلستان و فارس کے کہ حسب کوشش ایس صاحب آنریبل اقرارنامہ قرارداد ہے مشعر دینے جانے دو لاکھ سکہ تومان کے روسیون کو بعوض تاوان لڑائی کے مہینہ ذوالحجہ سنہ ۱۲۴۳ ہجری میں قیام کیا تھا ہم وارث تخت نے

بموجب اختیار عطیۂ معاملات ملکی قوم ہذا کے یہ اقرار کیا ہے کہ ہر دو دفعات مذکورہ بالا کو
منسوخ کر دینگے اسلیے سند ہذا کہ جو بذات مبارک سے بحضور آپ کے ارسال کیا ہے۔
واضح رہے کہ بماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۲۹ ہجری میں بر وقت جانے ہمارے واسطے انتظام کے بادشاہ سلامت
کے بمقام طہران کے حسب خط مرزا ابو الحسن خان وزیر معاملات بیرونی کے جو حضور کے پاس
مرسل ہوا تھا ہم مختار مطلق از جانب بادشاہ اسمقدمہ میں مقرر ہوئے تھے اور اختیارات غیر محدود
سے مامور ہوئے تھے اور چونکہ سرکار انگلستان نے بذریعہ وزیر یافی کرنیل میکڈانل صاحب کے
ہماری مدد دو لاکھ روپیہ سکۂ تومان سے کیا ہے اسلیے ہم بکالت بادشاہ نے بتاریخ ۱۴ ماہ صفر
مطابق ۲۴ اگست کے ہر دو دفعات مذکورہ بالا کو عہدنامہ سابق سے منسوخ کر دیا ایلچی سرکار
انگریز دربارہ اون دونوں دفعات کے دستاویز ہذا کو بطہ منظوری کے سمجھیں اور کسی کیفیت کو
از جانب وزراے و ورثاے شاہی کے لائق طلب ہونے کے نہ سمجھیں۔

مہر عباس مرزا ولیعہد

ترجمہ فرمان مرسلۂ بادشاہ بنام کرنیل میکڈانل صاحب
ایلچی سرکار انگریز متعینۂ ملک فارس کے۔۔

بعد تسلیمات کے کرنیل میکڈانل صاحب ایلچی سرکار کو واضح ہووے کہ ہمارے صاحبزادہ نے
اس امر کا اظہار ہمپر کیا ہے کہ اونسے دربارۂ دو دفعات عہدنامہ قرارداده ساتھ انگلستان کے
کوئی اقرار حال میں کیا ہے اسلیے ہم آپ کو لکھتے ہیں کہ اس معاملہ میں جو کچھ ہمارے صاحبزادہ
مذکور نے از روے اختیار مطلق جو اوسکو ہمارے فرمان کے ذریعہ سے ملا تھا کیا ہے ہمکو بخوشی
ورضامندی منظور ہے اور ہم آپ کی کوشش کی جو سنہ گذشتہ میں ظہور میں آئی کہ جو باعث
رضامندی شاہ کی ہوئی نہایت تعریف کرتے ہیں بنسبت سکۂ تومان مطلوبہ واسطے رہائی
کھوراکے کہ جواب درپیش ہے ولیعہد عباس مرزا نے دو لاکھ تومان محمد مرزا سے لینے کی
ہدایت کی ہے اور ماوراے اسکے ہمنے ہدایت بنسبت اس امر کے کی ہے کہ ایک لاکھ تومان
براے بھیجے جانے آپ کے پاس مرزا ابو الحسن خان وزیر معاملات بیرونی کے حوالہ کیا جاوے

اسلیے آپ فرمان ہذا کو بطور دستاویز کے متصور کر کے ادائے زر مذکور کا ذمہ داری خود لیجئے کہ جو روپیہ آپکو مابعد اسکے عالی القاب مرزا ابوالحسن خان واپس دیدینگے ہمیشہ اپنے حالات اور ارادہ سے مطلع کرتے رہیے۔

مہر فتحعلی شاہ

نمبر ۲۹

ترجمہ فرمان فتحعلیشاہ فارس بنام عالی القاب حسین علی مرزا گورنر جنرل فارس۔

فرمان ہذا واسطے اطلاع عدہی ہمارے معزز اور نامی بیٹا حسین علی مرزا گورنر جنرل فارس کے بھیجا جاتا ہے کہ ایلچی سرکار انگریزی متعینۂ دربار ہذا نے ہمارے وزرا سے بیان کیا ہے کہ افسران محصول فارس اور لنگرگاہان نے اون گھوڑون پر جو قوم انگریز فارس مین اپنے ملک مین لیجانے کے لیے خرید کرتے ہین محصول جاری کیا ہے اور اونکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین یہ محصول نہین تھا جو کہ بلحاظ دوستی باہم ہر دو سرکار ہاکے کہ جسکی باعث سے اونکے قواعد غیر ممکن الجدائی ہوے ہیں ہماری یہ مرضی ہے کہ بطرح دوستی موجودہ ترقی پاوے اسلیے ہم اپنے عزیز و بیٹے کو یہ حکم دیتے ہین کہ وہ بنسبت اس امر کے ہدایت دین کہ سوا محصول جاریۃ السابق کے اور کسیطرح کا محصول اوپر گھوڑی یا اور اجناس رعایا سرکار انگریزی پر نہین لیا جاوے گا اور تمپر بھی فرمان ہذا پر توجہ کرنا فرض ہے اور نہ صرف رعایا سرکار انگریزی کو نا انصافی اور مزاحمت سے محفوظ رکھنا چاہیے بلکہ اونکی ہر طرح سے حفاظت کرنا چاہیے۔

مہر بادشاہ فتحعلی شاہ

ترجمہ صحیح ہے۔
دستخط جارج دل الک صاحب

ماہ ذیقعدہ ۱۲۳۹ھ مطابق جولائی و اگست ۱۸۲۴ء

نمبر ۳۰

چونکہ دوستی اور ملاپ باہم اور اتحاد اور عالی مرتبت سرکارہاے فارس اور انگلستان کے او پر بنیاد قوی کی
قرار پائی ہے اور بادشاہ کی یہہ راے ہے کہ دوستی مذکور روز بروز ترقی پاتی جاوے کہ جس کی باعث سے
فائدہ طرفین کا متصور ہے اسلیئے اس خوش بخت سال مین اور اب سے آگے کو از روے اس
اشتہار مبارک کی ہم سوداگران قوم انگریز کو اس امر کی اجازت اور اختیار دیتے ہین کہ وہ اپنا اسباب
سوداگری عملداری فارس مین لاکر با من و امان بیچین اور افسران سرکار کو اوسی قدر محصول سرکاری
دیوین گے جو سوداگران روس کے دیتے ہین محررہ بماہ محرم سنہ ۱۲۵۲ ہجری مطابق ماہ مئی سنہ ۱۸۳۶ع
مہر گواہان ذیل مین ہے

نمبر ۱۳

عہدنامہ سوداگری جو ساتھہ شاہ فارس کے سنہ ۱۸۴۱ع مین قرار پایا

دیباچہ

چونکہ بفضل قادر مطلق کہ جسکا فیض بے انتہا روز افزون ہے قائم ہوئی دوستی باہم سرکارہاے جلیل
فارس اور گریٹ برٹن سے نامی اور عادل بادشاہ ہر دو سرکارہاے
پایدار نے روز بروز اور ہر وقت شرایط مندرجہ عہدنامہ مذکور کی بخوبی توجہ
اور اسکی تعمیل کی کہ جسکی باعث سے ہر دو سرکار کی رعایا کو جملہ فوائد سواے قایم ہونے
ایک عہدنامہ سوداگری کے کہ جو ہر دو سرکار نے سنہ ۱۸۱۴ کے
عہدنامہ مین قائم کرنے کا قرار کیا تہا مگر کسی وجہ سے ملتوی اور ناتمام
رہگیا ہوئی ہین اسلئے اس خوش بخت سال مین بنظر پورا ہونے
جملہ شرایط عہدنامہ خوش بخت کے شاہ فارس نے عالی القاب حاجی مرزا
ابو الحسین خان سکرٹر سرکار معاملات بیرونی کو وکیل مطلق مقرر کیا
اور ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور بادشاہ ہندوستانی سر جان میکنیل صاحب
نائٹ گرینڈ کراس موسٹ آنریبل آرڈر آف دی باتھہ ایلچی متعینہ
دربار فارس کو اپنا وکیل مطلق مقرر کیا اور وکلاے مذکورہ بالا نے

متضمن دو دفعات پر ایک عہدنامہ تجارت کا قائم کر کے شامل اصل عہدنامہ کے کیا
تاکہ بفضل الہی باہم ہر دو سرکارہا کے دسپر آئندہ کو لحاظ رہے کہ جس سے فائدہ رعایا ے ہر دو
سرکار کا متصور ہے ۔

دفعہ ۱

ہر دو سرکارہا کی رعایا کو اجازت اور اختیار ہے کہ وہ آپس مین ایک دوسرے کے ملک
مین ہر قسم کی اجناس اور اسباب لایا جایا کرین اور آپس مین ایک دوسرے کے ملک میز
جہان چاہمین بیچین یا تبدیل کرین اور اشیاے آمدنی و روانگی پر صرف محصول چونگی کا
لیا جاوے گا یعنی بروقت داخل ہونے ملک کے ایکمرتبہ وہی محصول چونگی سب سی لیا جاو
جو نہایت معزز سوداگران یورپ سے اسباب آمدنی پر لیا جاتا ہے اور بروقت روانہ ہونے
کے اوسیقدر محصول چونگی کا لیا جاویگا جو سوداگران معزز قوم یورپ سے لیا جاتا ہی سواے
اسکے اور کسیطرح کا مطالبہ کسی حیلہ پر سوداگران ہر دو سرکارہا سے ایک دوسری کی عملداری
مین نہین کیا جاویگا ۔
اور سوداگران یا اشخاص متعلق یا رعایا کوئی یکے از ہر دو فریق کی مدد اور پرورش آپسمین
اوسیطرح پر کیجایگی جسطرح پر کہ اور قوم عزیز کی رعایا کے ساتہ کیجاتی ہے ۔

دفعہ ۲

جو کہ بنظر توجہ کرنے معاملات سوداگران طرفین کے ازجانب ہر دو سرکار کارندگان
سوداگری کے مقامات مخصوص مین تعین ہونا ضرور ہے اسیلیے یہ قرار پایا ہے کہ دو کارندہ
ازجانب سرکار انگریز کے رہین گے ایک دارالخلافت مین اور دوسرا بمقام تابریز کے
رہیگا اور اون مقامون مین مستحق مراتب کنسل جنرل کا وہی شخص ہوگا جو بمقام تابریز کے
رہیگا اور چونکہ سرکار انگریز کیطرف سے کئی برسون تک ایک رزیڈنٹ بمقام لیشایر مین
مقیم رہا ہے اسیلیے سرکار فارس نسبت اس امر کے اجازت دیتے ہین کہ رزیڈنٹ مذکور
آئندہ کو بہی رہے اور اسیطرح پر دو کارندگان سوداگری ازجانب سرکار فارس کو تعینات
ہو کر ایک بمقام پایۂ تخت لندن اور دوسرا لنگرگاہ بمبئی مین مقیم رہیگا اور دوسے لوگ

اونھین حقوق اور مراتب کے مستحق ہونگے جیسا کہ کارندگان سرکار انگریزی ملک فارس مین مو
واضح رہے کہ ہم وکلاے مطابق ہردو سرکار ہا نے عہدنامہ سوداگری ہذا کو منظور کیا ہے
اور بصداقت اسکے کہ اوسپر اپنا ہاتھ رکھکر بمقام دار الخلافت طہران کے آج بتاریخ ۲۸
اکتوبر ۱۸۴۱ء مطابق ۱۲ رمضان ۱۲۵۷ھ کے مہر کی —

دستخط جان میکنیل

مہر مرزا ابو الحسین خان وزیر فارس واسطے معاملات بیرونی

نمبر ۳۲

ترجمۂ فرمان نسبت مفلسی یا دیوالہ کے از جانب سرکار فارس واسطے حفاظت سوداگران انگریزی کے جو بدرخواست کرنیل شیل صاحب مہتمم معاملات طہران متعینہ از جانب ملکہ معظمہ کے بماہ جمادی الاول ۱۲۶۰ ہجری مطابق ماہ مئی وجون ۱۸۴۴ عیسوی کے جاری ہوا۔ حسب مضمون ذیل ہے —

حسین خان عالی مرتبہ اجنٹ ہاشی وگورنر صوبہ آزد عزیز القدر کو واضح ہو کہ وزراے سرکار انگریز نے یہ اظہار کیا ہے کہ نسبت اسکے کہ اسباب دیوالیون اور مفلسون کا اونکے قرضداروں کو بقدر حصہ بانٹ دینا چاہیے رعایا سرکار ممتاز فارس اور سرکار انگریزی کی اسبارہ مین کسیطرح کی تفریق نہین ہوتی ہے اور نہ کسیطرح کی مہربانی اونپر ثابت ہوتی اسلیے معرفت عالی القاب کرنیل شیل صاحب موصوف کے درخواست دربارہ قائم کرنے چند دفعات معقول کے جو خلاف مذہب اسلام کے نہو نبنظر محفوظ رہنے سوداگران رعایای سرکار انگریزی کو جملہ امورات فریب اور دغا اور ندینے دغابازو دیوالیون سے جاری کیا جاوے دی ہے اور سرکار فارس کی یہ بھی راے ہے کہ غیر قوم اور سوداگران زیر حفاظت شاہ بھی فریب دیوالیون کے دینے سے محفوظ رہین نظر بران انتظام سوداگری جو باہم وزراے سرکار فارس اور عالی القاب کرنیل شیل صاحب موصوف کے قرار پاکر خوشوقت منظوری بادشاہ کی حاصل کی ہے واسطے اطلاع دہی عالی مرتبت حسین خان کے سند ہذا کی ذیل مین مندرج ہے —

دفعہ ۱

واضح رہے کہ آج سے جملہ کاغذات خرید و فروخت دستاویزات وغیرہ جو گورنر صوبہ کے پاس سے بعد ثبت کیے جانے مہر کے واپس آتے ہیں رجسٹری دیوانخانہ مین ہو کر دفترین رکھی جاوینگی اور دفتر مذکور مین جملہ دعوی بشرح تاریخ وشمار نمبر کے مندرج کیجائینگے اور اقرارنامہ کے روپہ نمبر اور تاریخ مندرجہ رجسٹر تحریر ہوگی ورق کتابہاے دفتر پر نمبر شمار لکہا جاویگا اور احتیاط اس امر کی رہے کہ ورق مذکور مشکوک نہووے اور نہ وہ چہپایا جاوے۔

دفعہ ۲

جس اقرارنامجات کی بڑے دفتر مین رجسٹری ہو چکی ہو وہ مکرر دیوانخانہ مین بترتیب حرف ہجے نام فریقین کے لکہے جاوینگے اور ایک فہرست کاغذات بڑے دفتر کی مرتب ہوگی۔

دفعہ ۳

درحالیکہ ایک جگہ دو دستاویزین بدعوی روپیہ کے ہون کہ جنکی رجسٹری دیوانخانہ مین کماحقہ ہو چکی ہے تو ایسی صورت مین اوسی دستاویز کی تکمیل پہلے کیجاوے گی کہ جو قبل کی تاریخ کی ہے مگر یہ شرط اوس انتظام کو جو نسبت تقسیم کرنے اسباب دیوالیے کا بوقت دیوالا کے قرار پایا ہو منسوخ نہین کرتے۔

دفعہ ۴

واضح رہے کہ رجسٹری ان دستاویزات کی بناء کافی ثبوت کی نہین متصور ہے بلکہ وہ دستاویز جسکی رجسٹری بموجب اس انتظام کے کماحقہ دیوانخانہ مین ہوگئی ہو نسبت اون دستاویزون کے کہ جنکی تکمیل ہو کر رجسٹری دیوانخانہ مین ہوئی ہو کافی متصور ہوا اسلیے ایسی دستاویزون کی رجسٹری دیوانخانہ مین اندر ایکسال کے ہونا چاہیے۔

دفعہ ۵

جو شخص کسی جایداد غیر منقولہ کو فروخت کرے یا رہن رکہے تو ایسی صورت مین شخص خرید کنندہ کو ایک دستاویز بیچنامہ یا انتقال کی حاصل کریگا اور اگر روپیہ میعاد قرار دادہ مین ادا نہ کردے تو ایسی صورت مین جایداد مستغرقہ فروخت کیجاوے گی اور دیوانخانہ قبل از کرنے رجسٹری

اور مضبوط کرنے ایسی دستاویز خرید یا فروخت کے اس امر کی تحقیقات کریگا کہ آیا شخص خریدکنندہ کے پاس دستاویز فروخت یا انتقالی ہے یا نہین اور نیز اس امر کی کہ جایداد مندرجہ دستاویز کسی دوسرے شخص کے پاس رہن یا مستغرق بضمانت نہین ہے ۔

دفعہ ۶

واضح رہے کہ اوسے زر مندرجہ دستاویز تا وقتیکہ شخص دہندہ اور گیرندۂ قرض کے دستخط دربارۂ وصول ہونے کل روپیہ کے ثبت نہو ثبوت شدہ متصور نہین ہوگی اور ایسی صورت مین بوقت ضرورت بہ نسبت تعین کرنے تصفیہ زر قرضہ کے اظہار گواہان از روے حلف کے ضرور ہوگا فقط ۔

دفعہ ۷

قرضدار کے وفات کے بعد شخص دہندۂ قرض ورثاے متوفے سے جو قبل از پختگی دستاویز مذکور کے ہون دعوے زر قرضہ کا کرے اور ورثا جایداد متوفے سے مطالبہ قرض کو ادا کرینگے

دفعہ ۸

جو سوداگر کہ اپنی مفلسی ظاہر کرے گا وہ حلفاً یہ بیان کریگا کہ اوسنے کوئی جائداد پوشیدہ نہین کر رکھی ہے اور اپنی مفلسی کو ثبوت کرے گا اور اسیطرح پر اوسکے شریک اور کارندگان بھی حلف بہ نسبت اس امر کے لین گے کہ اون لوگون نے بھی کوئی جایداد اوسکی چھپا نہین رکھی

دفعہ ۹

شخص مفلس تا وقتیکہ وہ ضمانت بہ نسبت اپنی حاضری کے داخل نکرے اور صاحب مجسٹریٹ اسباب دیوالیے اور اوسکے لڑکے اور عورتون کا قرق نہ کرے رہا نہین ہوگا مگر حالیکہ یہ امر ثابت ہو کہ بعد ہونے اوسکے مفلس کے کوئی جایداد اوسکے رشتہ داران کی کہ جس سے اس دیوالہ سے کچھ تعلق نہین جو ایک علحدہ تجارت یا پیشہ کا حاصل ہے اور بذریعۂ وراثت اوسکے قبضہ مین آیا ہو یا بطور وثیقۂ دختران شوہر انہ اوسکے پاس آیا ہے تو ایسی جایداد قرقی سے محفوظ رہے گی ۔

دفعہ ۱۰

کاش دیوالہ بباعث کسی امر ناگہانی یعنی آگ لگجانے سے یا شکستگی جہاز سے یا لوٹ لینے

دشمنان سے ہوا ہو تو ایسی صورت مین ضمانت نہین لیجاویگی۔

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ سزا دیوالی فریبی کی اوسی طرح پر ہوگی جیسے کہ چور اور دروغ گو کی ہوتی ہے اور باستثناے چند بانون کے سزا دہی اونکی صرف باختیار بادشاہ ہے اور دیوالی فریبی تا تحقیقات قید رہیگا اور شاہی قید مین وہ کسی شخص سے بلکہ اپنے خاص نوکران کی پاس سے ملن نہین کرنے پاویگا اوسکا سب اسباب قرق ہوجاویگا اور پہر کار تجارت کا نہین کرنے پاویگا اور نہ کسی کارخانہ مین مباشر کار یعنے گماشتہ ہونے پاویگا مخفی نرہے کہ ایسی سزا اوسکی ہمرازون پر اور نیز اون شخصون پر کہ جنہون نے اونکا مال چہپایا ہو ہوگی۔

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ اگر کوئی اقرارنامہ ازجانب مفلس بعد ہونے اوسکی مفلسی کے ہوا ہو تو وہ اقرارنامہ باطل و منسوخ متصور ہوگا اور اسی طرح جملہ بخشش نامہ جو بعد مفلسی کے ہوا ہو باطل اور منسوخ متصور ہونگے۔

دفعہ ۱۳ چار مہینے کے بعد جائداد دیوالی کی اوسکے قرضدارون مین تقسیم کیجاوے گی اور منجملہ جائداد دیوالی کے کوئی چیز ایسی ہوگی کہ جس سے نقصان اور خراب ہوجانے کا احتمال ہو مثلاً مویشی اور اجناس خوردنی وغیرہ تو ایسی صورت مین اونکو فوراً بیچ کر روپیہ کہڑا کر لینا چاہیے اور کاش بعد اشتہار اوسکی مفلسی کے پاس دیوالیہ کے کوئی اسباب سوداگری آوے تو وہ اسباب محصول گہر مین قرق ہوکر دیوانخانہ مین بہیجدیا جاوے اور اسی طرح پر ہر طرح کے خطوط بنام دیوالہ مشعر چہوٹ ہونے اونکی مفلسی کے دیوانخانہ مین بہیجے جاوین گے۔

دفعہ ۱۴ واضح رہے کہ تاحینیکہ دیوالیا اون مطالبون کو جو اوسپر ہون ادا نکرے قرضدار متصور ہوگا اشخاص دہندہ قرض کو اختیار ہے کہ اوسکو مہلت واسطے کرنے حساب بقیہ مطالبہ کا دین اور اس عرصہ مین اوسکی کل آمدنی قرضخواہون

اسعرصہ مین اوسکی کل آمدنی قرضہ مین دیجاویگی —

دفعہ ۱۵

اور کاش کسیطرح کا فرق مابین داخلۂ دفتر اور دست اوینرکے واقع ہوا ور دیوانخانہ نے سوا رجسٹری کردی ہوتو ایسی صورت مین دیوانخانہ زر قرضہ مفلس کا ادا کردیگا —

دفعہ ۱۶

دیوالیے فریبیے اشخاص ذیل متصور ہونگے یعنی اول وے شخص جو اپنی مفلسی ثبوت نہین کرسکتے ہین اور بحساب اوس روپیہ یا اسباب کے جو دوسرے سے لیا ہووے

دوم وسے لوگ جو خفیۃً یا علانیًا اپنے مکان سے اسباب سوداگری کا لے گئے ہوان —

سوم وسے لوگ جو باوجود تقنیت اپنی مفلسی کے ابتدا ظاہر ہونے اپنی مفلسی کے منتقل جایداد اپنے سے لیے اور ہضم کرنے جایداد اپنے قرضداروں کے بخشش دیدین —

چہارم وسے لوگ جو ایسی جایداد غیر منقولہ اپنی کسی دوسرے کے پاس مستغرق یا فروخت ہوگئی ہو دوبارہ فروخت یا مستغرق کرین —

پنجم وسے لوگ جو مال وقف کو بیچین یا دے ڈالین —

دفعہ ۱۷

واضح رہے کہ بادشاہ نے سوا ے چند مسجدون اور مقامات پاک مثل پولہ ماس یعنی مکانات کاہنان اور محلات شاہی کہ جو زمانہ سابق سے مقامات پناہ کے رہے ہین اور جملہ مقامات پناہ موقوعہ مکانات رعایا کو اوٹھا دیا اور یہ حکم دیتے ہین کہ کوئی رعایا سرکار ہذا کی اپنے مکان مین کسی مجرم یعنی چور و دیوالیے وغیرہ کو گھسنے ندیوین اور جو شخص کہ ان احکام شاہی سے عدول کریگا وہ خود مستوجب سزا ہوگا —

دفعہ ۱۸

جو کہ واسطے کاروبار معاملات تجارت کے ایک ملک التجار یعنی سردار سوداگران کا ہر اقلیم مین ضرور ہے نظر بران وزراے سرکار فارس ہر مقام موقوعہ عملداری فارس مین کہ جہان کار تجارت کا جاری ہے ایک ملک التجار مقرر کرینگے اور نیز جب سوداگران انگریز کا معاملہ

دیوانخانہ مین آویگا تب ایسی صورت مین دیوانخانہ اوسکا تصفیہ بمقابلہ ایک نائب سرکار
کے کرینگے اور اسیطرح یہ کارروائی قرقی جایداد دیوالیہ یا قرضدار متوفے کی جو کسی رعایا از
اجنٹ کے ہوئے بمقابلہ ایک نائب کے ازجانب حکام انگریزی ہوگی اور کارندگان انگریز بابت
مطالبہ زر قرضہ وغیرہ اشخاص قرضدار باشندہ ملک ہذا سے اوسیطرح یہ کرینگے کہ جسطرح
رعایا سرکار انگریز سے —

واضح رہے کہ ملک فارس مین تین قسم کے قابض ہین یعنی اول بادشاہ دوم مالک سوم
باشندے ... اور کاشت مالک اپنا گاؤن مستغرق کیا چاہے تو وہ بنظر رفع کرنے قصہ
کے پہلے اجازت سرکار بادشاہ اور رعایا کی حاصل کرے واضح رہے کہ یہ نسبت دفعہ ۵
عہدنامہ ہذا کے یعنی جایداد غیر منقولہ کے عائد ہے —

عالی القاب مذکور الصدر کو چاہیے کہ مراتب مندرجہ بالا کو دیوانخانہ صوبہ تبریز مین حسب ایت
ہذا مشتہر کرا دیوین اور احکام و کارندہ و اعیان دیوانخانہ صوبہ مذکور الصدر کو دربارہ کرنے
بخوبی تعمیل احکام مندرجہ اس عظیم دستاویز کے بخوبی تاکید کر دیوین تاکہ اسیطرح یہ امر
احکام کی عدولی نہ ہووے اور اسکو وہ اپنا خاص کام متصور کرین —

محررہ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۳ ہجری —

نمبر ۳۳

اقرارنامہ دربارۂ امتناع آمدنی غلامان افریقہ کی ملک فارس مین ازراہ سمندر —

خط کرنیل فارنٹ صاحب بنام حاجی مرزا آغاسی محررہ ۱۲ جون سنہ ۱۸۴۸ء

عرصہ دراز ہوا کہ دربارہ اوٹھا دینے سوداگران غلامان کو ازراہ سمندر کے وعدہ کیا گیا تھا
اور آپ نے حال مین بنسبت اس امر کی ہمکو اطلاع دی تھی کہ یہ امر کامیابی سے عنقریب ہی کہ پایہ
اختتام کو پہونچے اور بمرضی الہی یقین ہے کہ چند روز مین یہ سب مراتب طے ہو جاوین لیکن
ابتک ختم نہین ہوا تھا اگر اس بارہ مین سرکار فارس بیان کو اچھا سمجھی ہوتی تو یقین تھا
کہ منظوری اسکی ہو گئی ہوتی مگر ایسا نہین ہوا اسلیے اب ہم آپ سی مجبور ہو کر اس بارہ مین ایک صاف
اور قطعی جواب مانگتے ہین کہ آیا سرکار فارس ایک حکم مشعر ممانعت آمدنی غلامان کی ازراہ سمندر

جاری کریگی یا نہین اگر ارادہ سرکار فارس کا دربارہ جاری کرنے اس
حکم کے ہو تو ہمکو آج اوس سے مطلع کیجیے اور کاش ارادہ تجاری کرنے
اس حکم کا ہو تو ہمکو فوراً اور صاف جواب دیجیے تاکہ ہم اوسکو واسطے اطلاع
دہی کے اپنی سرکار مین روانہ کرین اور آپ سے یہ درخواست ہے کہ دربارہ
دینے جواب قطعی اس امر کے اور کسیطرح کا لیت و لعل نہو۔
چونکہ سرکار انگریزی آرزومند بہت مطلع ہونے ارادہ سرکار فارس کی ہے
اسلیے ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہین کہ آپ براہ عنایت ایک جواب
قطعی ہمارے پاس بھیجدیجیے کیونکہ ہماری سرکار اس بارہ مین ہمارے طرف
سے کسیطرحکا توقف گوارا نہ کریگی

ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب نے ترجمہ خط بادشاہ بنام
حاجی مرزا اعالی محررہ ۱۲ جولائی ۱۸۴۸ء مطابق ۱۰ رجب
۱۲۶۴ ہجری

حاجی صاحب آپ غلامونکو ازراہ تری نہ آنے دیجیے بلکہ صرف ازراہ خشکی آیا کرین اور یہ صرف
بخاطر فارنٹ صاحب یعنی لفٹنٹ کرنیل فارنٹ کے سبب سے بہت راضی ہون کہ تم اسکو قبول
کیا اسبارہ مین گورنران فارس اور عرب کو تحریر کیجیے
واضح رہے کہ صرف بباعث نیکی فارنٹ صاحب کی ہمنے اسکو قبول کیا ورنہ چند حجتین باہم
ہماری اور سرکار انگریزی کی ہنوز باقی ہین۔ ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب کا

ترجمہ خط حاجی مرزا اغاسی بنام لفٹنٹ کرنیل فارنٹ صاحب مورخہ ۱۲ جون ۱۸۴۸ء
نوشتہ آپکا دربارۂ غلامان کے موصول سررشتہ ہوا اور اوسکے مضمون سے بخوبی واقف ہوئے جو کہ درخواست
ازجانب آپ کی تھی جو ہمارے مشفق مہربان اور قدردان ہین اور ہم اونپر نہایت شفقت
کرتے ہین اسلیے ہم آپ کی خواہش پورے کرتے ہین توقف کرنا مناسب نہ سمجھہ کر
یہ کوشش بنظر حفظ رکھنے دوستی قدیم باہم ہردو سرکارہای عظیم فارس اور انگلستان کے آپکی درخواست
کو عند الموقع مناسب بحضور بادشاہ دام اقبالہ کے پیش کیا چنانچہ

ایک حکم قطعی کہ جس سے آپکی طرف نہایت شفقت عائد ہوتی ہے اور ہمیشہ ترقی ہوتی جاویگی
ازجانب حضور بادشاہ دام اقبالہ کے جاری ہوا ہے اور آمدنی غلامان صرف ازراہ سمندر
ممنوع ہے اور اس بارہ مین حکم تاکیدی بنام گورنران فارس اور عرب کے مشعر روکنے
آمد و رفت غلامان کے ازراہ سمندر کے صادر ہوگا ۔

واضح رہے کہ یہ معاملہ بنظر منظوری درخواست دوست معزز بشکر الہی و بشفقت تمہاری
کے بباعث عنایت بے انتہا حضور بادشاہ عالم کے ختم پایا مگر وزراے فارس کی بہی نظر
صدق دوستی وزراے سرکار انگریزی کے یہ التجا ہے کہ جب وے کوئی درخواست کرین
تو وہ بہی منظور کیجاوے ۔

ترجمہ کیا جوزف رید صاحب

ترجمہ فرمان بادشاہ سلامت بنام حسین خان گورنر فارس

عالیمرتبہ ستون امارت عزیز القدر حسین خان کنٹرولر معاملات سرکاری اور گورنر فارس
کو واضح رہے کہ مدت ہوئی کہ درخواست از طرف وزراے سرکار انگریزی بنام وزراے و
حکام سلطنت ہذا کے مشعر اوٹھا دینے تجارت غلامان حبشی آئی تہی مگر ہنوز درخواست مذکور پر
ہماری جانب سی کوئی جواب نہین گیا اسلیے بباعث رفاقت جو ہمارے بزرگون وغیرہ یعنی
بادشاہان قدیم نے عالیمرتبت صدق خیر خواہ سرکار منتخب الامراز قوم مسیحی کرنیل فارنٹ صاحب
جارج ڈی افیرس یعنی کارپرداز سرکار انگریزی کے کی تہی اور بوجہ اونکے حسن اعمال اور
طریقۂ کارروائی کے جو ظہور مین آئے اور نیز بباعث اوس قدردانی کے جو ہم اونکی کرتے تہے
درخواست مذکور کو منظور کیا اور حکم دیتے ہین کہ اب سے آیندہ کو آپ جملہ سوداگران کو
جو ادہر ادہر سے آتے جاتے ہین فہمایش دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان حبشی کے
ازراہ سمندر کے کر دیجیے گا اور اونسے یہ کہدیجیے کہ سواے براہ خشکی کہ جسکے لیے مانعت
نہین ہے اور کسیطرح پر آمد و رفت غلامان کی نہ ہو اور احکام مندرجہ پروانہ ہذا کی
تعمیل کے آپ ذمہ دار متصور ہین ۔

محررۂ ماہ رجب ۱۲۶۴ھ

ترجمہ کیا جوزف ریڈ صاحب کا

ترجمہ فرمان بادشاہ سلامت بنام مرزا نبی خان گورنر اصفہان اور عربیای فارس

عالیمرتبت بزرگ از سپہ سالاران گرامی قدر مرزا نبی خان سردار سیول کورٹ یعنی عدالت دیوانی وگورنر اصفہان۔ بعد دوام افضالہ واضح رہے کہ عالیمرتبت امیر ممتاز گرامی منزلت ستون امرای مسیحی جوہر بزرگان کرسٹن دم یعنی مسیحی خیرخواہ سرکار کرنیل فارنٹ صاحب کارپرداز سرکار عالیہ انگریزی نے کہ جسپر عنایت بادشاہ کہ جسکا ارادہ ہمیشہ اونکے راضی رکھنے کا رہتا ہے بڑی انتہا ہے درخواست دوستانہ از جانب وزراے سرکار عالیہ موصوفہ کے وزراے بادشاہی بہ نسبت اسکے کی کہ بنظر حفظ رکھنے قیام دوستی موجودہ باہم ہر دو سرکار عالیہ کے اشتہار چشمۂ سخاوت بادشاہ سے مشعر امتناعی آمدنی غلامان حبشی کے ازراہ سمندر صادر پاوے اور یہ تجارت غلامان حبشی کی بند ہو جاوے نظر بران حکم دیا جاتا ہے کہ بعد ملاحظۂ فرمان ہذا کے جو مثل ڈگری تقدیری کے ہے عالیمرتبت کو لازم ہے کہ جملہ اشخاص متعلق تجارت غلامان کو سخت تاکیدی احکام مشعر مسدودی آمدنی غلامان حبشی ازراہ سمندر جاری کرین اور واضح رہے کہ اب سے آیندہ کو صرف براہ سمندر آمد و رفت غلامان حبشی کے نسبت ممانعت ہے نہ کہ ازراہ خشکی اور کوئی شخص مجاز لانے غلامان کا ازراہ سمندر نہین ہے ورنہ مستوجب سزا سخت کا ہوگا اِس بارہ مین آپ احکام تاکیدی حکومت اپنی مین جاری کیجیے غفلت نہو۔

محررۂ ماہ رجب ۱۲۶۳ھ مطابق جون ۱۸۴۹ء۔

نمبر ۴۳

عہدنامہ جو دربارۂ گرفتاری اور تلاشی جہازان فارس کے ازجانب سرکار انگریزی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہازیون کے باہم کرنیل شیل صاحب ایکطرف اور امیر ناظم طرف ثانی کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے۔

واضح رہے کہ سرکار فارس اس امر پر اتفاق کرتی ہے کہ جہاز لڑائی سرکار انگریزی اور سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے بنظر روکنے سوداگری غلامان حبشی ہر دو قسم یعنی مرد اور عورت کے بارہ برس تک مجاز یعنے تلاشی جہاز سوداگران فارس کے حسب طریقۂ مندرجۂ سند ہذا کے

باستثناے اون جہازان کے جو سرکار فارس کے ہین اور جس سے رعایا اور سوداگران فارس سے کچھ واسطہ نہین ہے رہین گے اور جہازان سرکار انگریزی مذکور بالا سے کسیطرح کی دست اندازی نہین کیجاوے گی اور مخفی نرہے کہ سرکار فارس اقرار کرتی ہے کہ کسیطرح سے آمدنی غلامان حبشی کی جہازان سرکار فارس مین نہین ہونے پاوے گی

اقرار نامہ حسب ذیل ہے —

اول

اجازت تلاشی جہاز سوداگران و رعایا کی ابتدا سے انتہا تک بمشورہ اور توسط اور آگاہی عہدداران فارس کے کہ جہازان سرکار انگریزی پر موجود رہین گے ہوا کرے گی —

دوم

جہازان سوداگران سواے اوس عرصہ تک جو واسطے تلاشی غلامان کو ضرور اور زیادہ دیر نہین روکے جاوین گے اور درحالیکہ کسی جہاز مین غلام برآمد ہون تو ایسی صورت مین حکام انگریز بلا روکنے جہاز محمولۂ غلامان پاکرنے اور کسیطرح کا حرج اوس جہاز کا غلامان کو جہاز سے پکڑ لے آوین گے اور جہاز کہ جسمین سے غلام برآمد ہوے ہون بتوسط اور آگاہی حکام سرکار فارس کے کہ جو سرکار انگریزی کے جہاز پر موجود ہونگے حکام لنگرگاہ فارس متعینہ از جانب سرکار فارس کو سپرد کر دینگے اور حکام مذکور کو اختیار سزادہی اور جرمانہ کرنے مالک جہاز محمولۂ غلامان کو کہ جسنے عدول حکم شاہ فارس کا باعث لانے غلامان کے کیا ہو موافق جرم کے حاصل ہے اور واضح رہے کہ جہاز لڑائی سرکار انگریز کا کسیطرح پر بلا توسط حکام سرکار فارس کے جہازان سوداگری فارس مین دست اندازی نکرین اور حکام سرکار فارس کو لازم ہے کہ اپنے کار متبوضہ مین کوتاہی نکرین یہ اقرار نامہ ۱۱ برس تک کے لیے مروج رہے گا اور بعد انقضاے میعاد ۱۱ برس کے اگر جہازان فارس سے ایک روز بھی زائد از مدت محدود کے دست اندازی کیجاوے گی تو یہ خلاف دوستی اور حفظ حقوق سرکار فارس کے متصور ہو گا اور سرکار موصوف اسکا مطالبہ کرے گی —

کاش کوئی غلام موجودہ ملک فارس اب سے آیندہ کو بعزم زیارت مکہ یا جانے ہندوستان کا

ازراہ سمندر کے کرے تو ایسی صورت مین اوسکو لازم ہے کہ باگاہی رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینۂ مقام بشائر کے حاکم اعلے ٰ سے جو از جانب سرکار فارس محکمۂ راہداری مین بمقام بشائر کے تعینات ہے ایک پروانہ راہداری کا حاصل کرے اور غلام گیرندۂ پروانۂ مذکور سے کسیطرح کی روک ٹوک نہین ہوگی۔

اور مخفی نرہے کہ میعاد پروانۂ راہداری کی بھی کہ بہ آگاہی رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینۂ بشایر کے حسب شرائط مندرجۂ بالا کے ۱۱ برس تک متصور ہوگی۔

واضح رہے کہ یہ کارروائی نسبت تلاشی اور تعینیاتی حکام فارس کے اوپر جہازان انگریزی کے پہلی ربیع الاول ۱۲۶۸ھ مطابق ۱ جنوری ۱۸۵۲ء سے شروع ہوگی اور آج سے تا تاریخ مذکور بالا کے تلاشی لینا جائز نہین ہوگا۔

جو کہ امورات مندرجۂ سند ہذا پراول سے آخر تک دونون فریق متفق ہوئے ہین اور وزرائے ہردوسرکار نے بھی منظور کیا ہے اسیلیے یقین ہے کہ اسمین کسیطرح کا اختلاف واقع نہین ہوگا

محررۂ ماہ شوال ۱۲۶۷ھ مطابق اگست ۱۸۵۱ء۔

نقل اسکی دوپرت ہوکر دستخط مرزا تقی خان امیر نظام سرکار فارس کے بتاریخ مذکورۂ بالا کے ثبت ہوئے فقط۔

دستخط جان شیل وزیر سرکار انگریزی وکیل مطلق وایلچی متعینۂ دربار سرکار فارس۔

نمبر ۳۵

اقرارنامہ سرکار فارس دربارۂ ملک ہرات

ترجمہ محررۂ ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۶۹ہجری مطابق ۲۵ جنوری ۱۸۵۳ء

واضح رہے کہ یہ ترجمہ اصل فارسی سے ۱۸۵۶ء مین ہوا تھا مگر بہ نسبت صحت ترجمہ کے جو ۱۸۵۳ء مین ہوا تھا کچھ شک واقع ہوا۔

سرکار فارس نسبت اس امر کے وعدہ کرتی ہے کہ ملک ہرات مین کسیطرح پر اپنی فوج نہ بھیجے گی الا اوس حالت مین کہ کوئی فوج کابل قندھار یا بیرونجات سے حملہ ہرات پر کرے اور ایسی صورت مین سرکار فارس وعدہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ فوج اندر شہر ہرات

کے نہین جاوے گی بلکہ بعد شکست دینے افواج بیرونی کو فوراً اپنے ملک کو واپس آوے گی
اور سرکار موصوف یہ بہی وعدہ کرتی ہے کہ معاملات ہرات مین کسیطرح کی دست اندازی
نہین کرے گی مگر اسقدر دست اندازی جو بعہد ظہیر الدولہ متوفی و یار محمد خان باہم
کے یعنی سرکار فارس اور ہرات قائم تہی اب بہی قائم رہے گی اور کسیطرح کی دست اندازی
دربارۂ قبضہ یا سلطنت یا حکومت کی نہین کرینگے اسیلیے سرکار فارس اس امر کا وعدہ کرتی ہے
کہ وہ ایک خط بنام سید محمد خان واسطے آگاہی شرائط ہذا کے بذریعہ ایک شخص منجملہ ملازمان
سرکار انگریزی کے جو مشہد مین ہو پاس اوسکے بہیجدے گی ۔
سرکار فارس اس امر کا بہی وعدہ کرتی ہے کہ جملہ مطالبہ سکہ زدی اور خطبہ اور دیگر علامت تابعی
کی جو ہرات سے فارس کو ادا ہوتی تہی چہوڑ دینگے لیکن کاش حسب طریقۂ مجاریہ الوقت
متوفے اور یار محمد خان متوفے کے وے بخوشی اپنی بنام شاہ بادشاہ کے کچہ روپیہ سکہ زدہ
کروا کر اور بطور نذر کے بہیجین تو اوسکو بلا عذر قبول کرلین گے چنانچہ اس شرط کی اطلاع
سید محمد خان کو دیجاوے گی اور وے اس امر کا بہی وعدہ کرتے ہین کہ تاریخ پہونچنے سے
۳ مہینے کے بعد عباس قلی خان پیبان کو واپس بلا لیوین گے تاکہ اونکا وہان پر قیام
مستحکم نہو اور اب سے اور آیندہ کو کوئی کارندہ ہرات مین تعین رہنے پاوے گا بلکہ
حسب دستور مجاریہ الزمانۂ یار محمد خان کے آمد رفت قائم رہے گی اور نہ کوئی کارندہ از جانب
ہرات کے ملک طہران مین مستحکم و مقیم رہے گا اور جملہ تعلقات اور حقوق اوسیطرح پر قائم
رہین گے جسطرح پر بعہد حکمران و یار محمد خان متوفے کے تہے مثلاً اگر کسیوقت مین واسطے
سزا دہی ترکون کے یا بوقت واقع ہونے فساد یا بلوہ عملداری شاہ مین ضرورت ہو تو ایسی
صورت مین ہراتی لوگ سرکار فارس کی اوسیطرح پر مدد کرینگے جسطرح پر یار محمد خان متوفے
کی جانب سے ہوا کرتی تہی اور یہ مدد برضامندی اونکی بطور چند روزہ کے متصور ہے ۔
سرکار فارس یہ بہی اقرار کرتی ہے کہ بلا شرط اور استثنا کے جملہ سرداران ہرات کو جو بمقام
مشہد طہران یا اور کسی مقام عملداری فارس مین ہون رہا اور آزاد کر دینگے اور آیندہ کو کسی
شخص مجرم یا قیدی یا شخص مشتبہ کو جو سید محمد خان کے پاس سے بہاگ کر آوے قبول

نہین کرینگے الا ویسے شخصون کو جنکو سید محمد خان نے ہرات سے شہر بدر کردیا ہو اختیار ہے
کہ اگر چاہین تو ہمارے ملک مین رہین یا نوکری کرین اور اونکے ساتھ مہربانی و شفقت مثل
سابق کے پیش آوینگے اور دربارۂ تعمیل ان شرائط کے احکام قطعی بنام شاہزادہ گورنر
خراسان فوراً جاری ہونگے ۔

واضح رہے کہ چونکہ شرائط مندرجہ بالا از جانب سرکار فارس کے بخوبی تعمیل اور کارروائی
ہوگی بلحاظ دوستی و بنظر خوش کرنے سرکار انگریزی کے یہ اقرارنامہ قرار دیا ہے بشرطیکہ جو
ضلعات ہرات اور آسکے قصبہ جات متعلق مین کسیطرح کی دست اندازی از جانب سرکار انگریز
کے نہو ورنہ یہ منسوخ اور باطل متصور ہونگی گویا اسکی تحریر کبھی نہین ہوئی تھی اور کاش
کوئی اجنٹ سرکار مثلاً افغان وغیرہ ارادہ دست اندازی کا کرے اور ہرات یا اوسکے
قصبہ پر حملہ کرے تو ایسی صورت مین بروقت کیجانے درخواست از جانب وزرای فارس کی
سرکار انگریزی دربارۂ روکنے اونکے اور دینے صلاح دوستانہ کے کہ جس سے آزادی ہرات
کی بحال اور قائم رہے گی دریغ نہین کرے گی ۔

دستخط صدر اعظم

ترجمہ کیا رونلڈ اف ٹامسن

ترجمہ خط صدر اعظم بنام سید محمد خان حاکم ہرات کے محررۂ ۲۶ جنوری
۱۸۵۳ء - بمضمون ذیل ہے ۔

فرزند من واضح رہے کہ وزراے فارس نے جسوقت سے کہ تمہاری مدد دہی اور دستگیری
شروع کی ارادہ کرنے قبضہ یا لینے حکومت اوپر ملک ہرات کے نہین کیا بلکہ آرزو و مند اسرا کی
رہی کہ یہ ہمیشہ آزاد رہ کر حملہ اور چڑھاہیان اجنبون سے محفوظ رہے اونھون نے کبھی
ارادہ تحصیل اراضی ہرات کا نکیا اور نہ کسیطرح کی چونگی وغیرہ ہرات یا اوسکی رعایا پر قائم
کرنے کا ارادہ کیا اور ان امورات کی اطلاع مفتی یعنی رزیڈنٹ سابق گورنر ہرات متعینہ
دربار شاہ کو درحالت موجودگی اوسکے اوپر اوس مقام کے کی گئی جو کہ اب بشکر الٰہی اونکے
مقصد پورے ہوئے اسلیے فرزند من مین آپ کو اون اقرارنامجات وغیرہ سے جو وزرای فارس نے

قائم کیا ہے مطلع کرتا ہون اور وے حسب ذیل ہین ۔
یعنی وزراے فارس کا خیال دربارۂ قبضۂ حکومت یا عملداری شہر ہرات یا قصبہ جات توابع
اوسکے یا اوسکی رعایا پر نہ کبھی تھا اور نہ آئندہ کو ہوگا اور نہ کسیطرح پر کسی معاملات مین دست اندازی
کرین گے تاکہ وہ ملک آزاد رہے اور اوسمین کسی شخص متعلق سرکار ہذا یا افغان یا کابل اور
قندھار یا اور کسی اقوام بیرونی کی دست اندازی نہ رہے گی اور نہ کبھی خطبہ بنام بادشاہ کے
پڑہے جانے کی خواہش کرین گے اور دربارۂ سکہ زدی کے بھی فرزند من تمکو آزادی بخشتی
ہے وے لوگ کبھی اس امر کی خواہش نہ کرینگے کہ سکہ رائج بنام بادشاہ کے ٹھونکا جاوے
لیکن کاش حسب رواج عہد کمران اور یار محمد خان متوفے کے تم کچہ روپیہ بطور نذر کے بادشاہ
کے نام کھودواکر بھیجو تو اوسکو وزراے فارس بلا عذر قبول کرلینگے اور کاش واسطے نزاعی
ترکون کے یا بروقت واقع ہونے بلوہ اور فساد عملداری فارس مین مدد دینا ہرات کا فارس
کو ضرور ہو تو یہ منحصر اوپر مرضی اور رضامندی ہرات والون کے ہے کہ حسب دستور
رائج الوقت یار محمد خان کے فوج بطور کمک کے بھیجین اور یہ کمک چند روز کے لیے متصور ہے
ہان بادشاہ فارس بنظر خیرخواہی ظہیر الدولہ متوفے کے اپنے اوپر اس امر کا فرض تصور
کرتے ہین کہ جب ملک ہرات پر کوئی فوج بیرونی یعنی افغان وغیرہ چڑھائی کرے تو
اوس صورت مین وزراے اس سرکار عالیہ کے واسطے مدد ہراتیون کے فوج بھیجین گے
اور وہ فوج باہر قصبۂ ہرات کے فوج ہرات سے جاملے گی اور بعد نکلجانے فوج بیرونی حملہ کنندہ
کے ہرات سے پھر ملک فارس کو واپس آویگی کچہ شک نہین کہ جب تم وزراے فارس کی راے
اصل سے واقف ہوجاوگے تو مطابق اونکے کاربند ہوگے ۔

ترجمہ کیا ولیم ٹیلر ٹامسن

ترجمہ فرمان بادشاہ بنام سید محمد خان حاکم ہرات مورخہ ۲۹ - جنوری
سنہ ۱۸۵۳ عیسوی ۔

عالیمرتبت ظہیر الدولہ سید محمد خان گرامی قدر بادشاہی کو واضح رہے کہ اقرارنامہ
از جانب وزراے سرکار ہذا دربارۂ ہرات اور اوسکی آزادی کے مجلس وہی ہے کہ جو

عالی القاب صدر اعظم نے اوسکو لکھا ہے اور اسمین کچہ شک نہین ہے کہ وہ یعنی سید محمد خان
اوس سے مطلع ہوکر مطابق اوسکے کاربند ہوگا ۔
مخفی نرہے کہ اونپر عنایت شاہی ازلی ہے اور یقین ہے کہ وے ہمارے دعاگو ہونگے

ولیم ٹیلر ٹامسن کا ترجمہ کیا

خط کرنیل شیل صاحب بنام سید محمد خان حاکم ہرات ۔

یقین ہے کہ آپ نے اوس تدبیر کو جو ملکہ معظمہ نے دربارہ آزادی ملک ہرات کئی سال ہوئے کہ پسند کیا تہا سنا ہوگا حال آنکہ سرکار ممدوح بوجہ چند امورات کے حال مین کرنے سے تعلق ساتہ قوم افغان کے متعذر رہی لیکن کرنے سرگرمی دربارہ بہتری وبہبودی ملک ہرات کے اور محفوظ رکہنے اوسکی آزادی حکومت افغان سے باز نرہی بلکہ ہنگام جلوس فرمانے آپ سے اوپر حکومت اوس ملک کے ڈیڑہ برس تک واقعات ہرات کی باندیشہ تمام نگران رہے اور آخر کو وزراے سرکار فارس سے بقدر اونکے حصہ کے چند کواغذات متعلق ملک آپ کے کیفیت طلب کرنے اور نیز دعوے بہ نسبت قائم رکہنے ازادی ملک مذکور کے حکومت فارس سے مناسب سمجہا چنانچہ بعد اختتام مباحثہ دربیش کے چند اقرار نامجات ازجانب سرکار ہذا کے کہ جسکی اطلاع آپ کو کرنا مناسب سمجہتے ہین قائم ہوئی اور وہ تین کواغذات مشمولہ ہین جو نقول اصل کی ہین مندرج ہین یعنی ایک سند مہری وزیر اعظم فارس ۔ دوسری چٹہی وزیر اعظم بنام حضور ۔ تیسرا فرمان شاہی بنام آپ کے دربارۂ منظوری اقرار نامجات صدر اعظم کے ۔

اسناد ہذا سے صاف واضح ہے کہ مطلب سرکار انگریزی کا یہی ہے کہ ہرات بدست افغانون کے آزاد رہے حالانکہ اسکا بیان اوسمین مختصر ہے ۔

ہمکو یقین کامل ہے کہ وہ وقت آن پہونچا ہے کہ آپکو حاجت لینے مدد سرکار ملک ہذا کی نہین رہے گی بلکہ آئندہ کو آپ اپنے ملک کی امن خود بلامدد کسی کے رکہہ سکین گے اور آپکو اس امر پر یقین کرنا چاہیے کہ جو حاکم غیر کی مدد ڈہونڈہتا ہے وہ اپنی رعایا کی نظرمین حقیر متصور ہوتا ہے اور اطاعت مین بہی خلل پیدا ہوتا ہے بارہا درخواست مدد غیر کا نتیجہ

صرف ایک ہے اور اسمین کچہ شک نہین ہے کہ رضامندی رعایا تمہاری امن سے ہے حکومت بلا طرفداری ساتہ عدل اور انصاف کے اور نیز پیدا کرنے محبت افغانون سے کہ آپ اپنے مرتبہ کو جملہ دشمنان سے اوسیطرح پر قائم رکہہ سکین گے کہ جسطرح پر آپ کے والد یار محمد خان متوفے نے فتوحات نامی سے قائم رکہا۔

برندۂ خط ہذا انتظاری جواب حضور کی کرے گا۔

ترجمہ کیا ہوا ولیم ٹیلر ٹامسن۔

نمبر ۳۶

عہد و پیمان جو باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ اور بادشاہ فارس کے قائم ہوکر بزبان انگریزی و فارسی ۴۔ مارچ ۱۸۵۷ع کو بمقام پیرس مین دستخط کیا گیا کہ جسکی منظوری ۲۔ مئی ۱۸۵۷ع کو بمقام بغداد کے ہوئی۔ مضمون ذیل ہے۔

واضح رہے کہ ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آیرلینڈ اور اوسکا جلال کہ جسکا جھنڈا آفتاب ہے پاک بادشاہ عظیم بادشاہ مطلق بادشاہان جملہ سرکارہاے فارس نے متفق اور صدق دل ہوکر بارادہ بند کرنے خرابیان لڑائی کے کہ جو خلاف خواہش دوستی کے ہے اور نیز پہر قائم کرنے دوستی جو مدت سے باہم ہر دو سرکار عالیہ بذریعۂ صلح کہ جس سے ہر دو سرکار کا فائدہ متصور تہا بہ بنیاد قوی کے اشخاص مندرجۂ ذیل کو وکیل مطلق دربارۂ برلانے مطلب مذکورۂ بالا کے مقرر کیا (یعنی رایٹ انریبل ہنری ریچرڈ چارلس بیرن کولی صاحب) امیر سلطنت گریٹ برٹن و نیز پریوی ممبر کونسل ملکہ معظمہ نائٹ گرینڈ کراس آف دی موسٹ انریبل آرڈر آف دی باتہ کہ جو ازجانب سرکار ملکہ معظمہ شاہ فرانس کے دربار مین ایلچی اور وکیل مطلق متعین ہوئے اور عالی القاب پناہ بزرگی عزیز بادشاہ (فرخ خان) امین الملک ایلچی کلان سرکار فارس قابض تصویر شاہی گیرندۂ (سپہ تلا جوہری) ازجانب بادشاہ فارس کے متعین ہوئے چنانچہ دونون کسان مذکورۂ بالا نے متفق ہوکر دفعات مندرجۂ ذیل کو قائم کیا۔

دفعہ ۱۔ واضح رہے کہ تاریخ منظوری عہدنامۂ حال سے باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آیرلینڈ

اور اوسکے جانشینان حکومت اور رعایا ایکطرف اور بادشاہ فارس اوسکے جانشینان حکومت اور رعایا طرف دیگر کے ہمیشہ دوستی قائم رہے گی۔

دفعہ ۲

جو کہ باہم ہر دو سرکار موصوفہ کے صلح بخوبی قرار پائی ہے اسلیے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ افواج ملکہ معظمہ جو ملک فارس مین مقیم ہے چند شرائط پر جو مابعد اسکے قائم ہون گی ملک فارس کو خالی کردیگی۔

دفعہ ۳

ہر دو فریق باہم یہ اقرار کرتے ہین کہ ہنگام لڑائی کے جملہ قیدیان جو کہ ازہر دو فریق نے قید کیے ہون فوراً چھوڑ دیے جاوین گے۔

دفعہ ۴

بادشاہ فارس نسبت اس امر کے بھی اقرار کرتے ہین کہ بعد منظوری عہدنامۂ ہذا کے ہم فوراً ایک اشتہار نسبت معافی جرم اون رعایاے فارس کے کہ جو ہنگام لڑائی و آمد و رفت کے فوج انگریزی کے ساتھ اثناے راہ کیے تھے جاری کر کے مشتہر کرادین گے کہ بقصور مذکورۂ بالا کے کوئی شخص مستوجب سزا نہین ہوگا۔

دفعہ ۵

بادشاہ فارس یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ دربارۂ واپس منگوانے افواج فارس اور حکام سرکار فارس کہ جو عملداری ہرات یا اور کسی حصہ افغانستان مین مقیم ہون فوراً تدبیر مناسب کرینگے اور یہ واپسی فوج تاریخ منظوری عہدنامہ ہذا سے اندر تین مہینے کے عمل مین آوے گی۔

دفعہ ۶

بادشاہ موصوف دربارہ چھوڑ دینے جملہ مطالبۂ شہر ہرات اور ملک افغانستان سے اقرار کرتے ہیں اور نیز وعدہ کرتے ہیں کہ سرداران ہرات یا افغانستان سے کوئی مطالبہ بطور علامت اطاعت کے مثل سکہ زدنی یا خطبہ یا خراج وغیرہ نہ کرینگے۔

اور شاہ موصوف اس امر کا بھی وعدہ کرتے ہیں کہ آیندہ سے جملہ دست اندازیاں معاملات افغانستان سے باز آوینگے اور بادشاہ موصوف دربارۂ قائم کرنے آزادی ہرات اور تمام ملک افغانستان کے اور نیز نہ کرنے ارادہ دست اندازی کا دربارۂ آزادی اونکے کے اقرار کرتے ہیں۔

درحالیکہ باہم سرکار فارس و ملک ہرات و افغانستان کے نفاق واقع ہو تو ایسی صورت میں سرکار فارس وعدہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ اسکی اطلاع افسران سرکار انگریزی کو کرے گی اور تا وقتیکہ اونسے کوئی تصفیہ قرار واقع نہو مستعد بجنگ نہونگے اور سرکار انگریزی بذمہ داری خود اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ سرکارہای افغانستان کو ہمیشہ کرنے ظلم یا اور کوئی امر موجب نارضامندی سرکار فارس سے بشفقت تمام روکا کریگی اور بوقت مشکل بحالت فریادرسی از جانب سرکار فارس سرکار انگریز بجانفشانی تمام کوشش رفع کرنے نفاق موتوعہ بحفظ قدر و منزلت اور بطریقہ مفید فارس کے کریگی۔

دفعہ ۷

درصورتیکہ کوئی بلوہ از جانب صوبۂ مذکورۂ بالا کے سرحد فارس پر واقع ہو تو ایسی صورت میں سرکار فارس بشرطیکہ راضی نہوں مجاز نسبت کرنے لڑائی واسطے ہٹا دینے اور سزا دہی غارتگروں کے ہوگی۔

مگر مخفی نرہے کہ اس امر کا اقرار کیا گیا ہے کہ جو فوج واسطے کار مذکورۂ بالا کے اوس سرحد سے ہو کر جاوے وہ بعد بر آنے مطلب کے فوراً اپنے ملک کو

واپس آوے اونیز اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ حق مذکورہ بالا کی کارروائی ازجانب فارس ہمیشہ کے لیے نہین متصور ہوگی اور نہ سرکار فارس کسی قصبہ یا حصہ قصبہ جات مذکورہ بالا کو اپنی عملداری مین شامل کرنے کی مستحق ہوگی +

دفعہ ۸ — سرکار فارس وعدہ کرتی ہے کہ بلا لینے حق آزادی جملہ قیدیان کو جو ہنگام لڑائی فوج فارس نے افغانستان سے قید کیا تھا اور نیز جملہ افغانان جو کسی طرح پر عملداری فارس کے کسی مقام مین قید ہون بعد منظوری اقرارنامہ ہذا کے فوراً دیجاوینگے بشرطیکہ افغان بھی قیدیان فارس کو جو اونکے قبضہ مین ہین بلا مطالبہ حق رہائی کے چھوڑ دین واضح رہے کہ ہر دو سرکار کی جانب سے کمشنران واسطے کارروائی منشاے دفعہ ہذا کے بشرط ضرورت تعینات ہونگے

دفعہ ۹ — فریقین اقرار اس امر کا کرتے ہین کہ تقرری کنسل جنرل کنسل وایس کنسل اور کنسلر اجنٹ کی ایک دوسرے کی عملداری مین ازقوم معززعمل مین آویگی اور رعایا و سوداگران وغیرہ فریقین ایک دوسرے کی قدر اور منزلت باحتیاط تمام اوسیطرح پر کرینگے کہ جسطرح پر قوم معزز سے کرتے ہین +

دفعہ ۱۰ — بعد منظوری عہد و پیمان ہذا کے ایلچی سرکار انگریزی طہران کو واپس آویگا اور وکلاے فریقین وعدہ کرتے ہین کہ اونکا استقبال حسب طریقہ اور رسومات جواز روے خط محررہ ۱۳ ماہ ... وزرہ دستخطی وکلاے مذکور کے تعین ہوا ہے کرینگے +

دفعہ ۱۱ — سرکار فارس اس امر کا بھی اقرار کرتی ہے کہ بعد واپس آنے ایلچی سرکار انگریزی ملک طہران کو تین مہینے کے اندر ایک کمشنر مقرر کریگی اور وہ کمشنر بشراکت کمشنر متعینہ ازجانب سرکار انگریزی کے جملہ مطالبون کو جو رعایاے سرکار انگریزی کو رعایا سرکار فارس پر ہوجانچکر فیصلہ کرینگے اور صورت ادائی اون مطالبون کی خواہ یکمشت یا باقساط کہ جسکی میعاد زاید ازیکسال تاریخ فیصلہ کمشنر سے نہوگی حسب مناسب کرینگے اور کمشنران موصوف مطالبہ رعایاے فارس کو بھی جو سرکار فارس پر ہو یا رعایاے سرکار دیگر کو کہ جو بروقت روانگی ایلچی سرکار انگریزی کے طہران سے سرکار انگریزی کی پناہ مین رہین ہون اور اوسوقت سے منحرف نہوگئی ہو فیصل کرینگے +

دفعہ ۱۲- بجز منشاے مندرجہ اخیر دفعہ ماقبل کے سرکار انگریز آیندہ سے کسی رعایاے فارس کو جو فی الواقع ملازم ایلچی سرکار انگریز یا کنسل جنرل یا کنسل یا وایس کنسل یا کنسلر اجنٹ کی نہین ہین پناہ نہ دین گے مگر یہ شرط و استخراج کسی صوبہ اجنٹ کے لیے نہین متصور ہے مگر جہان عند الالتجا سرکار انگریزی کی سرکار فارس یہ قبول کرتی ہے کہ فارس مین سرکار انگریز کی رعایا اور ملازم مستوجب اون حقوق آزادی کے ہونگے اور نیز اونکی قدر و منزلت اوسیطرحپر ہوگی کہ جسطرح پر نہایت معزز سرکار بیرونی اسکی رعایا اور ملازم سے قرار پائی ہے +

دفعہ ۱۳- فریقین عہدنامہ قرارداد اگست ۱۸۵۱ء مطابق شوال ۱۲۶۷ ہجری کو مشعر بند کرنے تجارت غلامان حبشی کے خلیج فارس مین از سر نو قایم کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ اقرارنامہ مذکور بعد منقضی میعاد قرار داد سابق یعنی اگست ۱۸۶۲ء سے ۱۰ برس تک اور مابعد اوسکے اوس مدت تک کہ جب تک کوئی فریق اوسکی منسوخی نکردانے جاری رہیگا اور واضح رہے کہ بعد گردانے منسوخی کے ایک برس سے قبل منسوخ نہین متصور ہوگا +

دفعہ ۱۴- واضح رہے کہ بعد منظوری اقرارنامہ ہذا کے افواج انگریزی جملہ حرکات مخالفت سے جو فارس پر کرتی تھی باز آینگے اور سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتی ہے کہ بعد پورا ہونے شرائط بہ نسبت خالی کردینے ملک افغان و ہرات افواج فارس سے و نیز بہ نسبت استقبال ایلچی سرکار انگریزی کا طہران مین افواج انگریزی فوراً جملہ لنگرگاہ و جزائر وغیرہ موقوعہ ملک فارس سے چلی جاینگی اور سرکار موصوف یہ بھی اقرار کرتی ہے کہ اس اثنا مین کوئی حرکت از جانب کماندار افواج انگریزی کے ایسی قصداً سرزد نہوگی کہ جس سے اطاعت رعایاے فارس کی طرف شاہ کی کم زور ہوجاوے کیونکہ یہ کمزوری اطاعت خلاف اونکی خواہش مستحکم کرنے کی متصور ہے اور سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتی ہے کہ موجودگی فوج انگریزی سے کسی طرحکی تکلیف رعایاے فارس پر نہین ہونے پاوے گی اور نیز قیمت رسد وغیرہ کی جو واسطے اون فوجون کے مہیا کیا جایگا کہ جسکے بارہ مین سرکار فارس اپنے توابعات کو ہدایت دیگا وعدہ کرتی ہے فوراً کمسریٹ سرکاری سے بہ نرخ بازار دیجاویگی +

دفعہ ۱۵- واضح رہے کہ منظوری عہدنامہ ہذا کی بمقام بغداد اندر تین ماہ کے ہوگی

کہ جسکی شہادت مین وکلاے فریقین سے نے اپنی مُہر و دستخط کردیے +

محررہ ۴ مارچ ۱۸۵۷ء مقام پرس +

واضح رہے کہ اسکی چار پر تین نقل ہووین +

دستخط کولی +

فرح بعبارت فارسی +

کیفیت علحدہ مندرجۂ دفعہ ۱

عہدنامہ مذکورۂ بالا کی دستخطی بزبان انگریزی و فارسی

واضح رہے کہ ہم وکلاے شاہنشاہ فرانسیس اور شاہ فارس بموجب اختیارات عطیہ ازجانب ہر دو سرکار کے اقرار کرتے ہین کہ درباره پھر قائم ہونے دوستی بلا پ باہم سرکارہاے گریٹ برٹن اور فارس کی رسوم مندرجۂ ذیل عمل کیجاویگی اور واضح رہے کہ اقرار نامۂ ہذا اوسیقدر مرعی اور قوی متصور ہوگا کہ گویا یہ بھی بشمول عہد و پیمان قرار دادہ امروزہ ہم ہم مقران کے ہے +

بیان رسوم

صدر اعظم ایک خط ازطرف شاہ بنام مسٹر مری صاحب مشعر رنجیدہ ہونے شاہ کے بباعث واپسی اوسکے خط محررہ ۱۹ نومبر اور دو خط وزیر معاملات بیرونی محررہ ۲۶ نومبر کہ منجملہ جسکے ایک دربارۂ تہمت مری صاحب کے اور نیز بہ نسبت اس امر کے تھا کہ کوئی فرمان اوس مضمون کا کہ جسکی نقل چٹھی مین ہے کسی ایلچی بیرونی کے پاس طہران مین نہین بھیجا تھا کہ جو امر خلاف قدر و منزلت وزیر سرکار انگریزی کے ہے لکھین گے +

خط ہذا کی ایک نقل ازجانب صدر اعظم پاس ہر ایلچی بیرونی مقیم ملک طہران کے باضابطہ بھیجی جاویگی اور مضمون اسکا اوس دارالخلافت مین مشتہر کروا دیا جاویگا +

اصل خط بذریعہ کسی عہدہ دار کلان ازجانب سرکار فارس مری صاحب کے پاس بمقام بغداد کے مرسل ہوگا اور خط مذکور کے ساتھ ایک نوید بھی ازطرف شاہ بنام مری صاحب کے دربارۂ واپس آنے ملک طہران مین باین اقرار کہ شاہ فارس اونکا استقبال بقدر و منزلت

کرین گے جائیگا اور ایک اور عہدہ دار معزز بطور مہماندار کے تعینات ہوکر ملک فارس
مین اونکے سفر بہر متعین رہے بر وقت پہونچنے دار الخلافت کے مری صاحب کے
استقبال کے لیے عہدہ داران معزز ہمراہ اوسکے تا اوسکے فرودگاہ کے رہینگے اور فوراً اوسکے
پہونچنے پر صدر اعظم وہان پہونچکر مری صاحب کے ساتھ اپنی دوستی کو تجدید کرین گے
اور سکرٹری صوبہ معاملات بیرونی کا اوسکے ہمراہ بادشاہی محل تک رہیگا اور صدر اعظم
مری صاحب کو بحضور بادشاہ لاوین گے ٭

صدر اعظم دوسرے روز بوقت دوپہر ایلچی مذکور کی ملاقات کرین گے اور مری صاحب اوس
ملاقات کے عوض دوسرے روز قبل از دوپہر صدر اعظم کی ملاقات کرین گے ٭

محررہ ۴ مارچ ۱۸۵۷ء مقام پیرس ٭

دستخط کولی

فرح بعبارت فارسی

مشمولہ خط ماقبل

ترجمہ خط شاہ بنام صدر اعظم مرقومہ دسمبر ۱۸۵۵ء

شب گذشتہ کو ہمنے وکیل مطلق وزیر سرکار انگریزی کا خط پڑہا اور اوسکی عبارت اور مضمون
گستاخانہ کر بے مطلب اور جہالت پر نہایت متحیر ہوتے اور واضح رہے کہ اوسکا خط
سابق بھی بیہودانہ تھا اور ہمنے یہ بھی سناہے کہ وہ شخص اپنے مکان پر ہماری اور تمہاری
مذمت کیا کرتا ہے مگر ہمکو اسکا اعتبار نہین تھا چنانچہ اب اوسنے ایک خط باضابطہ تحریر کیا
ہے اسلیے ہم اب اپنا مقبولہ بیان کرتے ہین کہ یہ شخص یعنے مری صاحب بیوقوف جاہل اور
خبط الحواس ہے کہ اوسکی جرات اور ہمت ذلیل کرنے بادشاہون مین بھی پڑتی ہے از ایام
زمانہ شاہ سلطان حسین کہ جسوقت فارس حالت ابتری مین مبتلا تھا اور ایام چودہ برس اونکی
حیات سے کہ جسمین وہ بباعث بیماری لائق انجام دہی کار سلطنت کے نہ تھا آج تک
کسی طرح کی ذلت از جانب سرکار یا اسکے اجنٹ کی بہ نسبت بادشاہ کے ظہور مین نہین
آئی تھی اب کیا ہوگیا ہے کہ یہ بیہودہ نے اس طرح کی حرکت ناشایستہ کرتا ہے معلوم ہوتا ہے

کہ ہمارے ملکوار عبارت اوس خط سے آگاہ نہین ہین اب اسے مرزا عباس اور مرزا مالکم کو
دے دو کہ وہ اسکو لیکر وزیر فرانسیس اور حیدر افندی کو دکہا دین کہ کیسی بیہودہ ہین سی
اوسکی تحریر ہوئی اور واضح رہے کہ شب گذشتہ سے اس وقت تک غصہ مین اوقات بسر ہوئی
اسلیے ہم بنظر آگاہی تمہارے لکھتے ہین کہ تاوقتیکہ ملکہ ولایت بہ نسبت گستاخی اپنی اس ایلچی
کی خوشامد معقول ہماری نکرین گی اس وزیر بیوقوف کو کہ جو نہایت احمق ہے ہرگز نہ قبول
کرین گے اور نہ کسی اور وزیر اوس سرکار کو قبول کرین گے اور اس امر کی اطلاع ہماری
اور توابعین سے دیدو +

نمبر ۳

عہد و پیمان جو ازجانب وزیر فارس معاملات بیرونی کے دربارۂ طیاری تار برقی مقام خانہ کلین سے لشا بر تک قرار پایا ہے مندرج بدفعات ذیل ہے

دفعہ ۱ سرکار فارس مناسب سمجھتی ہے کہ ایک تار برقی بلاتوقف مقام خانہ کلین سے دارالخلافت طہران تک اور طہران سے لنگرگاہ لشابر تک طیار کرے اور اس امر کا اقرار کرتی ہے کہ جب کبھی سرکار انگریزی بذریعہ تار برقی مذکور کے نوشت و خواند کیا چاہے تو وہ مجاز اوسکے کرنے کا معرفت افسران ٹیلی گراف متعینہ ازجانب سرکار فارس کے جسطرح چاہین بشرط ادا کے شرح محصول جو مابعد اسکے تعین ہوگا کرین +

دفعہ ۲ واسطے طیاری تار برقی ہذا کے اور خرید اون لوازمات کے جو فارس مین عدم دستیاب ہین یا ولایت مین فارس سے بہتر دستیاب ہوسکتے ہون زر کافی از جانب سرکار فارس کے تعین کیا جاویگا +

دفعہ ۳ سرکار فارس سرکار انگریزی سے جملہ لوازمات تار برقی جو ولایت مین بہتر دستیاب ہون خرید کرے گی اور سرکار انگریزیہ بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتی ہے کہ وہ اونکو بقیمت اوسط دین گے +

دفعہ ۴ — بنظر اسکے کہ تار برقی مذکور بخوبی طیار ہوکر کاربرار ہووے سرکار فارس بہ نسبت اِس امر کے اتفاق کرتی ہے کہ طیاری اوسکی باہتمام ایک انگریزی انجنیر کہ جسکی تنخواہ از جانب سرکار انگریزی کے ملے گی ہوگی اور اِس امر کا وعدہ بھی کرتی ہے کہ ایک میعاد معین کرین کہ جس عرصہ مین ہدایت دیجاوے اور کارروائی اوسکی جاری ہووے اور عالی القاب اتزاد السلطانہ وزیر صیغہ تعلیم اور عالی القاب امین الدولہ کارروائی افسر مذکورۂ بالا کی تحقیقات کرین گے ✢

دفعہ ۵ — افسر مذکور کو کلی اختیار دربارہ طلب کرنے کسی شے کے جو کام مذکور کے لیے ضرور ہو حکام فارس پر حاصل ہے اور حکام فارس بجز اوسوقت کے کہ دستیابی شے مطلوب کی ناممکن ہو اور کسیطرح جبر دینے اوسکے سے انکار نکرین گے مگر ایک عہدہ دار فارسی ہر جگہ اوسکے ہمراہ رہیگا تاکہ اوسکو کارروائی اور قیمت اجناس سے اطلاع رہے اور ہر سہ ماہ مین شاہزادۂ مذکورۂ بالا اور امین الدولہ اوسکا حساب فیصل کرکے بذریعہ رپوٹ طہران گزٹ مین چھپوا دیا کرین گے ✢

دفعہ ۶ — بنظر تار برقی دوستی باہم ہر دو سرکار و نیز بنظر رونق بخشی کار مذکورۂ بالا کی سرکار انگریزی وعدہ کرتی ہے کہ بمنظوری وزیر فارس اشیاے مطلوبہ کار مذکور کو بقیمت واجبی ولایت مین خرید کرکے سرحد فارس تک پہونچوادوین گے اور سرکار فارس قیمت اشیاے مذکورۂ بالا کی بعد پہونچنے سرحد فارس کے اندر پانچ سال کے پانچ قسطون مین ادا کردیگی ✢

تحریر بقلم وزیر فارسی معاملات بیرونی

واضح رہے کہ اقرارنامۂ ہذا سرکار فارس کو منظور ہے اور اگر سرکار انگریزی کی رائے ہو تو ازروی شرط مذکورۂ بالا کے طیاری تار برقی شروع ہوجاوے ✢

۲۔ فروری ۱۸۶۳ء کو سرکار ملکہ معظمہ نے
اسکو قبول اور منظور فرمایا

فارس ختم شد

بیان ہرات

واضح رہے کہ جب سلطنت درانے کو کہ جسکو احمد شاہ ابدالی نے پیدا کیا تھا اوسکے پوتون نے کھو دیا اور مابعد اوسکی سلطنت مذکور برادران برکزی مین منقسم ہوگئی تب کمران نے ہرات مین قیام ناپایدار اختیار کیا مخفی نرہے کہ وہ بیٹا محمود کا تھا اسلیے زمان شاہ شجاع الملک اور فیروز الدین کا بھتیجا اور اخیر اولاد بادشاہان سروری افغانستان کا تھا اور منجملہ کل سلطنت اوسکے خاندان کی صرف ہرات اوسکے پاس باقی رہگیا کابل اور غزنی کا مالک دوست محمد تھا اور اوسکا سوتیلہ بھائی کہن دل خان بشراکت اپنے اور بھائیون کے قندہار مین آزاد حاکم تھا اور اضلاع دیگر پوہندہ خان برکزی کی اور بیٹیون کے ہاتھ لگی واضح رہے کہ کمران ایک شخص عیاش ظالم اور فضول خرچ تھا اور کل کام برای یار محمد خان الاکوزی کہ جو نہایت لیق کم مرتبہ اوس سے زیادہ تھا اور جسنے بباعث قتل کرنے دوسرے سرداران کے اس مرتبہ کو حاصل کیا تھا کرتا تھا +

۲۳ نومبر ۱۸۳۷ء کو محمد شاہ بادشاہ فارس نے ہرات کو بارادہ پھر فتح کرنے افغانستان کے گھیر لیا چنانچہ اسی ہنگام مین ہرات پر دس مہینے تک محاصرہ رہا اور جملہ جانفشانیان جو شاہ فارس نے بصلاح وہدایت افسران سرکار روس کے دربارہ لے لینے اسکے کے کیا تھا ضائع ہوگئین ان حرکات ظلم جو از جانب فارس اور روس کے ہو رہی تھین روکنے کے لیے سرکار انگریزی بادشاہ ہندوستان نے دربارہ قائم کرنے دوستی افغانستان مین باہم اونکی سرحد اور فارس کی بذریعہ پھر قائم کرنے خاندان سدوزی کو کابل مین بذات شاہ شجاع کی اور نیز قائم کرنے آزادی ہرات کے بطور ایک صوبہ علیحدہ کے ارادہ کیا واضح رہے کہ عہد وپیمان سہ طرفی مین جو باہم سرکار انگریزی ورنجیت سنگھ وشاہ شجاع کے قرار پایا تھا ایک دفعہ دربارہ ذمہ داری امن ہرات کے درج تھی اور بروقت پہونچنے افواج انگریزی کے ملک افغانستان مین الڈرڈ پاٹنجر صاحب کہ جسکی لیاقت جنگی اور عقلمندی سے جانفشانیان شاہ فارس کے دربارہ لینے ملک ہرات کے ضائع ہوگئی تھین رزیڈنٹ مقرر ہوتے یار محمد اوس روکاوٹ سے جو انگریزون نے اوسکے ظلم پر علی الخصوص

سوداگری غلامان کے نسبت کیا از بس چڑھا چنانچہ اوسنے خفیتا شاہ فارس اور اون وزیران
قندہار سے کہ جنہون نے فارس مین پناہ لیا تھا دربارہ کرنے عہد و پیمان بہ نسبت نکال دینے
شاہ شجاع اور افواج انگریزی کو ملک کابل سے التجا کیا دوسرا اجنٹ میجر ڈی آرسی ٹاڈ صاحب
سنہ ۱۸۳۹ع مین بہدایت ایلچی متعینہ کابل کے واسطے قائم کرنے ایک عہد و پیمان دوستی
ساتھ شاہ کمران کے ہرات کو بھیجا گیا چنانچہ ۹ جون سنہ ۱۸۳۹ع کو دفعات مندرجہ نمبر ۳۸
دربارہ قائم کرنے اوسکے اوپر وزرات ہرات کے اور نیز قائم کرنے اوسی ذریعہ
دربارہ نوشت و خواند کا ساتھ شاہ کمران کے یار محمد کو دی گئی اور ۱۳ اگست کو ایک عہد و پیمان
نمبری ۳۹ دربارہ ہمیشہ کے صلح اور دوستی کے قائم ہوا اور شرائط اوسکی یہ تھی کہ سرکار
انگریزی انتظام ہرات مین دست اندازی کرنے سے باز آویگی اور بوقت چڑھائی بیرونی
کے شاہ کی فوج اور روپیہ سے مدد کریگی اور شاہ اپنی رعایا کو سوداگری غلامان کی کرنے
سے ممانعت کردین اور نیز بلا رضامندی سرکار انگریزی کے کہ جسکی ثالثی پر حیلہ قضیہ شاہ
شجاع کے منحصر ہین کسی حاکم اجنٹ سے کسیطرح کی مخالفت پر عہد و پیمان یا نوشت و خواند
دربارہ کار ملکی کے نکرین اور نہ کسی شخص از قوم یورپ کو سوائے رعایا گریٹ برٹن کے
اپنی ملازمت مین رکھین اور کار تجارت کو خوب رونق دین چند ہفتہ بعد دستخط عہد نامہ ہذا کے
یار محمد کی پیر سازش ظاہر ہوئی یعنی اوسنے ہرات کو بہ پناہ فارس کے ڈالنی چاہا اور شاہ سے
عوض بہ نسبت شریک ہونے سازش مین جو واسطے نکال دینے انگریزون کے افغانستان
سے تھی کیا چنانچہ اوسکے اس سلوک گستاخانہ مین میجر ٹاڈ صاحب کو بہ نسبت بند کر دینے
پچیس ہزار روپیہ ماہواری کے جو ہرات کو دیا جاتا ہے مجبور کیا اور ایلچی متعینہ کابل نے
درخواست مشعر بھیجی جانے ایک فوج کے واسطے سزا دہی اس وزیر نمک حرام کے کیا
مگر لارڈ اکلینڈ صاحب نے کہ جسنے میجر ٹاڈ صاحب کی کارروائی کو انکار کیا تھا اوسکو منظور نہین
کیا چند عرصہ بعد کابل مین وے آفتین آئین کہ جسکا انجام یہ ہوا کہ افغانستان خالی ہوگیا واضح رہے
کہ جونہین یار محمد نے خوف دست اندازی سرکار انگریزی سے فرصت پائی اپنے بادشاہ شاہ
کمران کا گلا گھونٹ کر حکومت ہرات کو چھین لیا اور اپنے کو فارس کا تابع قرار دیا بجز ۱۸۴۱ع مین وہ قوم ہمنا

واضح رہے کہ یار محمد کی تدبیر سے فی الواقع اسنے کو آزاد کر لیا تھی مگر ظاہرا
بادشاہ فارس کی خاطر نوازی بہی بذریعہ خانگی اقرار تابعداری کے کرتا تہا ۱۸۵۱ء مین بعد اسکی
وفات کے اوسکا بیٹا سید محمد خان اوسکا جانشین ہوا اس سردار کو ۱۸۵۵ء مین محمد یوسف
پوتا فیروز اور شاہ زمان و شاہ شجاع اور شاہ محمود کا چچا زاد تہا کہ جسکی ذات خاص سے خاندان
سدوزی ایک عزت یہ اور حکومت ہرات مین بحال ہوا نکال دیا اور اس ہنگام مین دوست محمد امیر
کابل نے اپنے بہائیون سے جھگڑا کر کے قلعت غلزی پر قبضہ کر لیا اور جلد بعد یعنی ۶ جنوری
۱۸۵۶ء کو قبضہ قندہار پر کر لیا مخفی نرہے کہ اوسکی خواہش دربارہ تابع کرنے ہرات کے کہ
جسکو وہ ہمیشہ سلطنت افغان کا ایک حصہ معقول متصور کرتا تہا ہوئی بخوف روانگی دوست محمد کے
محمد یوسف حاکم جدید نے اپنے کو شاہ فارس کے پناہ مین ڈالکر رعیت شاہ کا گردانا اور سکہ اور خطبہ
بنام شاہ کے پڑہا جانا قبول کیا +

واضح رہے کہ بروقت آمد فوج کے جسکی مدد اوسنے مانگی تھی محمد یوسف ہر دو جانب یعنی
پورب اور پچہم سے بوجہ کہودینے اپنے ارادے کے خوف کہا کر ہرات مین جھنڈا انگریزی
کہڑا کر کے اپنے کو رعیت سرکار انگریزی کا گردانا چنانچہ اسکو لارڈ کننگ صاحب نے از جانب
سرکار ملکہ معظمہ ایک حرکت گستاخی اور بے ایمانی کی قرار دیا بعد چندے محمد یوسف کو ہرات ہی
چند آدمیون نے بسرداری عیسی خان کی بندش کر کے نکالدیا اور اوسکو قید کر کے لشکرگاہ فارس مین بہیجدیا
مخفی نرہے کہ ظلم فارس کا اوپر ہرات کے اور ذلت جو ایلچی انگریزی پر طہران مین ہوئی تھی موجب
لڑائی باہم انگلستان و فارس کے ۱۸۵۶ء مین ہوئی چنانچہ تدبیر مناسب بہ نسبت دینے خراج
دوست محمد خان کو اور دینے ہمت اوسکو دربارہ چڑہ جانے بمقابلہ فارسیون کے کی گئی عیسی خان
کو پاس بہی مدد بذریعہ زر نقد کے ہرات مین بہیج دی گئی مگر قبل پہونچنے اوسکے وہ فارسیون
کے ہاتہ مین کہ جن لوگون نے ۲۵ اکتوبر ۱۸۵۶ء کو شہر پر قبضہ کر کے اوسکو از جانب
شاہ وزیر صوبہ کا مقرر کیا تہا آچکا تہا اور چند ہفتہ بعد ایک غول سپاہیان فارس نے
اوسکو مار ڈالا ازروی اوس عہدنامہ کے جو باہم انگلستان اور فارس کے ۴ مارچ ۱۸۵۷ء کو
[illegible] مقام [illegible] سے یہہ قرار پایا تھا فارسیون سے مطالبہ خالی کر دینے ہرات کا کیا اور قبول

واپس چلا گیا اونھون نے سلطان احمد خان کو کہ جو سلطان خان کر کے مشہور تھا حاکم ہرات کا
مقرر کیا اور سرکار انگریز نے اوسکو حاکم قبول کرنے سے انکار نہین کیا واضح ہے کہ یہ سردار دوست محمد
خان کا بیٹا اور داماد تھا اور بروقت قبضہ کرنے امیر کے اوپر قندہار کے یہ شخص ملک فارس کو کہ
جہان اوسکی بخوبی خاطرداری ہوتی تھی بھاگ گیا تھا واضح رہے کہ یہ سرکار انگریزی کا دوست نہین
متصور کیا جاتا تھا اور باوجودیکہ فوج فارس کی وہان پر موجود نہ تھی مگر علامات ظاہری اطاعت شاہ
پر زیادہ لحاظ رکھتا تھا بوجہ ایک جھگڑہ کے جو ساتھ محمد شریف خان گورنر فراہ کے کہ یکے از فرزندان
دوست محمد کا تھا سلطان خان نے فراہ پر حملہ کیا اور ۲۳ مارچ ۱۸۶۲ء کو فراہ کو لے لیا امیر کابل
نے فوراً انتظار بدلا لینے اس لڑائی کے اپنی فوج کو اکٹھہ کیا چنانچہ ۲۹ - جون کو فراہ کو پھر لے لیا
اور ۲۸ - جولائی کو ہرات کا محاصرہ کیا اور بعد محاصرہ دس مہینے کے کہ جس عرصہ مین سلطان خان
مرگیا امیر نے ہرات کو ۲۷ مئی ۱۸۶۳ء کو چھاپہ ڈالکر لے لیا ۱۳ روز بعد وہ مرگیا اور اوسکا بیٹا شیر علی خان
کہ جسنے اپنے بیٹے محمد یعقوب خان کو حاکم ہرات کا مقرر کیا تھا حکومت کابل مین جانشین
ہوا پس ہرات پھر بشمول حکومت افغان کے ہوا *

نمبر ۲۲۸

ترجمہ یادداشت چند منشاے اور امید

وزیر یار محمد خان کا جو باہم نجیب اللہ خان ایلچی ہرات ازجانب وزیر یار محمد خان اور میجر ٹاٹ صاحب
حسب منظوری ایلچی و وزیر متعینہ دربار شاہ شجاع الملک کی ازجانب رابٹ انزبیل گورنر
جنرل ۹ - جون ۱۸۳۹ء مین بمقام قندہار کے قرار پایا حسب ذیل ہے *

دفعہ ۱ عالی القاب یار محمد خان وزیر شاہ کمران والی ہرات اب سے آیندہ کو باہم انگریز اور
حکام ہرات کی نوشت وخواند کرنے کے لیے وکیل یعنی درمیانی متصور ہونگے اور جو کوئی وزیر
مذکور کے حکم کو نمانیگا وہ گویا خلاف قانون دوستی اور عہد و پیمان ملاپ کے کاربند متصور ہوگا
دفعہ ۲ جسقدر روپیہ ازجانب سرکار انگریز ہرات مین واسطے بحالی بہبودی ملک یا اور
کسی کام کے لیے صرف ہو وہ پہلے کل وزیر یار محمد خان کے پاس بھیج دیا جاویگا اور وزیر
موصوف اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ زر مذکور کو سوا بیسے بحاضری یا بدرضامندی

ومشورہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ ہرات کے اور کسی طرح صرف نہین ہوگا ✤

دفعہ ۳ وزیر اس امر کا بھی اقرار کرتے ہین کہ کسی معاملہ کی کارروائی خلاف مرضی اور صلاح رزیڈنٹ متعینہ ہرات کے نہین کرین گے اور جملہ حالات متعلق خیر و عافیت سرکار کے بارے مین ہدایت اور صلاح افسر مذکورہ بالا کا لیا کرین گے اور کاش اجنٹ انگریزی معاملات ہرات مین بلا واقفیت و رضامندی وزیر کی دست اندازی کرے تو وہ گویا پیر وخلل اندازی دوستی دو سرکار مین متصور ہوگا ✤

دفعہ ۴ رزیڈنٹ متعینہ ہرات بلا منظوری وزیر کے از رعایا ی افغانستان سو آدمی سے زیادہ ملازم نہین رکھین گے اور نہ منجملہ اون سو آدمیون کے کوئی شخص بشرطیکہ اوسنے یار محمد کی اجازت دربارہ اپنی نوکری کے نہ حاصل کیا ہو قرابت مندان وزیر سے نہون ✤

دفعہ ۵ جسطرح حکومت ہرات کی شاہ کمران اور اوسکے خاندان کو عطا کی گئی اوسیطرح عہدہ وزارت کا بھی یار محمد خان اور اوسکے خاندان کو تا وقتیکہ وے قابل اعتبار ہین عطا کی گئی اور درحالیکہ کوئی شخص اونکے خاندان سے لائق اس عہدہ کا نہو تو ایسی صورت مین ایک شخص ازجانب سرکار انگریزی کے مقرر ہوگا ✤

مہر ای ڈی ای ٹاڈ
اور نجیب اللہ خان

نمبر ۳۹

ترجمہ عہد و پیمان دوستی ملاپ جو باہم کمران شاہ والی ہرات ازجانب خود اور میجر آئی ڈی آر سی ٹاڈ صاحب ایلچی گورنر جنرل ہند ازجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۳ اگست سنہ ۱۸۳۹ع مطابق دوسری جمادی الثانی ۱۲۵۵ہجری کے قرار پایا بدفعات ذیل ہے

دفعہ ۱ باہم سرکار انگریزی اور شاہ کمران اوسکے ورثا اور جانشینان کو ہمیشہ دوستی اور ملاپ رہیگا

دفعہ ۲ سرکار انگریزی حسب حال سے کے حکومت ہرات کی شاہ کمران اور اوسکے جانشینان اور ورثا ے کو عطا کیا جاتا قبول کیا اور سرکار انگریزی اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ شاہ مذکور کی حکومت میں کسیطرح دست اندازی نہین کریگی ✤

دفعہ ۳ بنظر منضبط کرنے اتفاق موقوعہ باہم سرکار انگریزی و شاہ کمران کی شاہ موصوف کو دربار مین ایک ایجنٹ انگریزی تعینات رہیگا اور اسی طرح شاہ مذکور کو بھی اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھیں تو ایک ایجنٹ اپنا دربار گورنر جنرل مین تعینات کر دین +

دفعہ ۴ سرکار انگریزی بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتی ہے کہ شاہ کمران کو عند الضرورت بنظر حفاظت ملک شاہ موصوف کی مدد روپیہ اور سپاہ سے کریگی اور حقوق اور فوائد شاہ کو چڑھائیان بیرونی سے حتی الامکان بچائیگی +

دفعہ ۵ بنظر پورا ہونے شرط مندرجہ دفعہ ماقبل کے از جانب سرکار انگریزی اور نیز رفع کرنے شکایت از جانب دیگر حکام کے شاہ کمران وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ہمیشہ کے لیے رسم بھگا لیجانے آدمیون کی بہ نیت فروخت کرنے کے بند کر دیجاوے اور اگر کوئی شخص حالت غلامی مین کسی مقام عملداری شاہ مین ایسا ہو کہ جو حسب دستور مذکورہ بالا کے غلام کیا گیا ہو تو شاہ موصوف وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین الخ ایسے شخص کی رہائی مین حتی الامکان نہایت کوشش کرینگے +

دفعہ ۶ شاہ کمران وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ دربارہ حفظ رکھنے اپنی عملداری کے ہم بمشورہ سرکار انگریزی اور شجاع الملک کے کاربند رہین گے اور شاہ کمران بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کرتے ہین کہ بلا رضامندی سرکار انگریزی و شجاع الملک کے کسی ایجنٹ سرکار کے ساتھ مخالفت نہ کرین گے +

دفعہ ۷ شاہ کمران بجانب خود اقرار کرتے ہین کہ کاش کوئی نزاع باہم اوسکی اور شاہ شجاع الملک کے دربارہ حدود عملداری یا اور کسی بارہ مین آپس مین واقع ہو تو تصفیہ اوس جھگڑہ کا بذریعہ فیصلہ بیچ بچاؤ سرکار انگریزی کے ہوگا اور سرکار انگریز ذمہ بہ نسبت اس امر کے کرتی ہے کہ اپنے حتی الامکان اون قضیہ موقوعہ کو یا اور کوئی قضیہ کہ جسکے باہم شاہ کمران اور دیگر حاکمان کے آیندہ ہونے کا احتمال ہو دفع کر دیگی +

دفعہ ۸ شاہ کمران بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ بلا واقفیت یا رضامندی ایلچی سرکار انگریزی متعینہ دربار اوسکی کسی حاکم بیرون سے نوشت و خواند نکرین گے +

دفعہ ۹ بلحاظ ہمیشہ کی مدد اور دوستی سرکار انگریز کے کہ جسکے فوائد قوم افغان کے ساتھ [illegible] ہین شاہ کمران کسی شخص از قوم یورپ یعنی اہل فرنگ کو سوای شخص از قوم گریٹ برٹن یعنی انگلیش کے اپنی ملازمت مین نہین رکھین گے اور نہ اشخاص قوم یورپ کو اپنے ملک مین رہنے دین گے ٭

دفعہ ۱۰ شاہ کمران جملہ مزاحمت بہ نسبت آسایش کار تجارت کے رفع کر دین گے اور کار تجارت کی آسایش کی ترقی کرنے کو لیے حسب مشورہ ایلچی سرکاری متعینہ دربار اپنے کے [illegible] بندوبست معقول کرینگے ٭

دفعہ ۱۱ دس دفعات مندرجہ بالا تا وقتیکہ حکومت ہرات کی خاندان شاہ کمران مین قائم رہیگی ہمیشہ جاری رہین گے ٭

مقام ہرات بتاریخ اور سنہ مذکورہ بالا
دستخط ای ڈی آر سی ٹاٹ صاحب ایلچی ہرات
منظوری گورنر جنرل ہند بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۸۴۱ء
حصہ اول ختم شد

حصہ دوم

عہدنامجات واقرارنامجات واسناد بابت عرب و ترکستان و خلیج فارس

بیان عرب و ترکستان

واضح رہے کہ تعلق سرکار انگریزی کا ساتھ پشاسن یعنی حاکم حیذ روزہ بغداد کے حاجت زیادہ تر بباعث انگریزی بنسبت ہندوستانی کے و نیز بباعث شرائط مندرجہ عہدنامجات جو باہم گریٹ برٹن اور ترکستان کے قائم ہوئین تصور کیے جاتے ہین اور جسکا بیان وسعت سے باہر ہے لیکن دربارہ کار تجارت سابق موقوعہ خلیج فارس کی بہت برسون تک بلا زیادہ لحاظ دوستی کنسٹنٹ نوپل کے باہم گورنران عرب و ترکستان کے آمد و رفت و نوشت و خواند جاری رہا سنہ ۱۶۳۹ع مین معلوم ہوتا ہے کہ لبوہ مین بابا تجتی کارخانہ گوہون کے ایک کارخانہ انگریزی جاری ہوا بذریعہ فرمانون کے محفوظ رہا سنہ ۱۷۲۹ع مین مسٹر فرنٹ صاحب اجنٹ متعینہ لبوہ کو بذریعہ فرمان کے اختیار دربارۂ سماعت مقدمات کے جسمین کسی ملازم کارخانہ پر جرم عائد ہو حاصل ہوا اور نیز بہ نسبت تصفیہ دعوے کے جو اوپر رعایاے ملک کی ہو مجاز ہوے اور سنہ ۱۷۳۱ع مین اوسنے ایک دوسرا فرمان مشعر تعین ہونے تین روپیہ سیکڑہ محصول اوپر جملہ اشیاے اجناس انگریزی مقام لنگرگاہ لبورا کے پایا گر فرمان مذکورہ اوسے یعنے نمبر ۱ سنہ ۱۷۵۹ع مین ازجانب بادشاہ کے ملا تھا واضح رہے کہ کارخانہ لبورہ پر سنہ ۱۷۶۴ع تک کہ جس سالمین ایلچی متعینہ کنسٹنٹ نوپل نے بمشکل برات[1] نمبر ۲ اہم کہ جسے اوسنے حفاظت سوداگری انگریزاور نیز مال رعایا انگریز کے ذی بمقام لبورا مین ایک اچھا وسیلہ سمجھا تھا حاصل کیا سرکار عالی کا چندان خیال نہ تھا +

سنہ ۱۷۶۵ع مین تجویز واسطے تقرری دوام ایک ایجنٹ کے بمقام بغداد کے ہوئی مگر حکام اعلے نے اس تجویز کو نامنظور کیا چنانچہ سنہ ۱۷۹۳ع مین ایک ایجنٹ ہندوستانی مقرر ہوا اور سنہ ۱۷۹۵ع مین ایک رزیڈنٹ مقرر ہوا اور خاص کام یہ قرار دیا گیا کہ باہم ہندوستان اور انگلستان کی خبر بہیجا کرے و نیز اون کارروائیون پر کہ جو قوم فرانسیس بشرکت نپولین کے دربارہ چڑھائی کرنے اوپر ہندوستان کے ازراہ مصر اور ملک سندھ کے رہے ہون نگران رہکر مطلع کرے سنہ ۱۸۰۲ع مین یعنے بعد وفات سلیمان پاشا کے کہ جو بیس برس تک حاکم بغداد کا تھا اور بعد تقرری اوسکے داماد علی پاشا بجاے اوسکے کے لارڈ الجن صاحب ایلچی ملکہ معظمہ

[1] برات کسی فرمان کا نام ہے +

مستعینہ لفٹننٹ نویل نے موقع پاکر بابت نمبر ۴۲ مشعر تقرری رزیڈنٹ بمقام بغداد کی کہ جو تقرری اوسوقت تک ازجانب سلطان منظور نہین ہوئی تھی حاصل کیا +

واضح ہو کہ بروقت واقع ہونے عداوت باہم انگلستان و ترکستان کے سنہ ۱۸۰۷ع مین سلیمان پاشا نے کہ جو بعد [illegible] اپنے چچا علی پاشا کے جانشین اوسکا اور حکومت بغداد کی ہوا تھا رزیڈنٹان بصورا اور بغداد کو اپنی پناہ مین لیجا کر اونکو دربارہ دور چلے جانے اوس ملک سے ورغلانا [illegible] بعد قرار پانے صلح سنہ ۱۸۰۹ع کی اوسنے بوجوہات نامعلوم رزیڈنٹ بغداد کو انواع قسم کی ذلتین دین کہ جنکے باعث سے اوسکو واپس جانا پڑا چنانچہ یہ دوستی اوسوقت تک یعنی ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۱۰ع تک کہ جب حسب شکایت کمپنی کے پاشا نے بذریعہ اقرارنامہ نمبر ۴۵ کے [illegible] دربارہ نکرنے دست اندازی معاملات رزیڈنسی کے اور بحال کرنے حقوق سابق رزیڈنٹ کے قرار پایا پھر آیندہ نہین ہونے تھے سنہ ۱۸۱۰ع مین رزیڈنسی بصرہ اور بغداد ایک ہو گئین اور سنہ ۱۸۱۲ع مین عرب ترکستان مین نام رزیڈنسی کا تبدیل ہو کر پولیٹیکل اجنٹ نام رکھا گیا واضح رہے کہ سنہ ۱۸۱۵ع مین دو ڈگریان ازجانب پاشا کے دربارہ روکنے مفروری ماجھیان و کاریگران جہاز انگریزی کا بمقام بصورا مین یعنی نمبر ۴۴ اور دوسری یعنی نمبر ۴۵ دربارہ رہائی اون باشندگان ہندوستانی کے جو بصورا مین بطور غلامی کے لائے گیے تھے حاصل ہوتین +

حسب الحکم کانسٹنٹ نوپل کے سلیمان پاشا اپنے عہدہ سے نکالدیا گیا اور بباعث حکم عدولی کے لڑائی مین شکست کھا کر پانچوین اکتوبر سنہ ۱۸۱۰ع کو مارا گیا اور اوسکا جانشین عبد اللہ پاشا منتقل شدہ بھی عرب سے سنہ ۱۸۱۳ع مین مارا گیا اور سید بیگ پاشا گردانا گیا واضح رہے کہ بروقت ورود حکم مقاسم لفٹننٹ نویل سے مشعر معزولی اوسکے عہدے سے اوسنے بغاوت کیا گر شکست کھا کر مارا گیا اور داؤد افندی جانشین حکومت ہوا اس پاشا کی چال بحق پولیٹیکل اجنٹ کے ایسی ناشایستہ تھی کہ حد برداشت سے باہر ہی یہانتک بصورا مین وتارنا اسباب کا یا واپس نا زر قرضہ کا مہاجنان ہندوستانی سے بلا تکرار کے ایک امر محال ہو گیا چنانچہ سنہ ۱۸۲۱ع مین اونسے رزیڈنسی یعنی جای سکونت رزیڈنٹ کو گھیر لیا بعد اوسکے حسب التجا پولیٹیکل اجنٹ کے اپنی حرکت ظلم سے باز آکر اوسکو ملک سے نکلجانے دیا غرض کہ ملازمان متعینہ بصورا کے نکل گیے جبکہ رشتہ دوستی کا ساتھ پاشا کے ٹوٹ گیا تا وقتیکہ پاشا نے بذریعہ عہدوپیمان نمبر ۴۶ کے اقرار بہ نسبت بحال کرنے حقوق سابق اور واپس دینے اوسقدر محصول کے جو زائد از محصول متعینہ کے وصول کیا ہو اور نیز دینے قیمت اشیای خراب و ضائع شدہ کا اور آیندہ کو پیش آنا ساتھ اجنٹ ہای سرکار انگریزی و جملہ مسافر انکی بعزت تمام [illegible] قائم

۲۶ جون سنہ ۱۸۳۱ع کو داؤد پاشا اپنے عہدہ سے معزول ہوا اور حاجی رضا پاشا اوسکا جانشین ہوا بعد جانشینی کے اوسنے ایک بیورولڈی یعنی حکمنامہ نمبر ۴۷ مشعر منظوری استحقاق رعایای سرکار انگریزی کے جاری کیا سنہ ۱۸۳۴ع مین ایک تدبیر دربارہ نوشت وخواند براہ خشکی باہم ہندوستان اور انگلستان کے ازراہ خلیج فارس و عرب ترکستان ہو کر کے کیگے چنانچہ

دو دھوان کشتی ولایت سے واسطے جاری کرنے راستہ تری اور جہاز چلانے کے لیے
دریاے فرات مین بھیجے اور ازجانب سلطان ترکستان کے واسطے حفاظت دھوان کشتیان
مذکور کے ایک فرمان نمبری ۴۸ جاری ہوا +

سنہ ۱۸۳۵ء مین پولٹیکل اجنٹ متعینہ عرب ترکستان کہ جو اوسوقت تک ماتحت گورمنٹ بمبئی کے
تھا سوپریم گورمنٹ کے ماتحت ہوا سنہ ۱۸۴۱ء مین اختیارات مشورہ اجنٹ کو ازجانب سرکار
ملکہ معظمہ عطا ہوئے مخفی نرہے کہ تاوقتیکہ لنگرگاہ ترکستان جہازان سوداگری کے لیے کھولی
رہتی تدبیر سرکار انگریزی جو مشعر بند ہونے تجارت غلامان کی تجویز ہوئی تھی اثرپذیر ہو سکتی ایکے
سنہ ۱۸۴۷ء مین وزیر ملکہ معظمہ متعینہ کنسٹنٹ نوپل نے ایک فرمان نمبری ۴۹ کہ جسمین ہدایات بنام
نجیب پاشا کے جو اوسوقت حاکم بغداد کے تھے مندرج تھے حاصل کیا اور ازروے اسناد
ہذا کے اختیارات دربارہ ضبط کرنے جہازان ترکستانی محمولہ غلامان سوداگری اور نکال دینے
غلامان عرب و فارسی کو لنگرگاہ ترکستان موقوعہ خلیج فارس سے اور سپرد کردینے غلامان آزاد کو
جہاز انگریزی مین اور بنظر روانہ کرنے اونکو اونکے وطن مین تھے +

اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ء مین ایک اقرار نامہ نمبری ۵۰ ساتھ عالی پورٹ کے واسطے قیام تاربرقی کے
مقام بسورا سے بغداد تک اور بغداد سے کانکین تک بنظر ملادینے اوسی ساتھ تاربرقی ہندوستان
کے براہ خلیج فارس اور نیز اوس تاربرقی کے جو فارس مین ہو کر حد ترکستان تک واقع
ہے قرار پایا واضح رہے کہ مالک بیشیہ حال مین گورنر بغداد کے ہین +

نمبر ۵۰

ترجمہ فرمان عام جو سلیمان پیشہ نے جاری کیا تھا

سرداران سیدان وزوس اور معافیداران و آغا مسلم بسورا موجود الوقت دام اقبالہ کو ہمارے
احکام ذیل سے وقفیت رہے +

ہمارے عالی سلطان کے شہر بسورا مین ایک انگریزی بلیس یعنے سردار سوداگران وغیرہ کا مقیم ہے
چونکہ اونکی قوم ہمارے عالی پورٹ دام اقبالہ کے دوست ہین اسلیے اوس مقام پر اونکو
اس شرائط ہماری عالی پورٹ کے کہ جسکی اطاعت ہر شخص کو کرنا چاہیے اور سارے آدمیونکو

لازم ہے کہ احکام مندرجہ سند مذکورہ بالا کو نا مین لپس تمکو چاہیے کہ تعمیل اون شرائط عالیہ کی دفعہ بدفعہ خواہ وہ دربارۂ رواج اوس ملک کے ہو یا بہ نسبت اور کسی امر کے ہو خواہ وہ دربارۂ تعظیم و تکریم مدد و حفاظت انگریزی ٹلبس مذکور اور اسباب کی بموجب سند رجہ احکام ہمارے سلطان عظیم کی کرو اور ہر نوع اونکو مانو اور کسی طرحپر اوسکے خلاف کاربند نہون اور حکم ہذا خاص اسی غرض سے تمہارے پاس بھیجا جاتا ہے اور بروقت پہونچنے اس حکم کے تم جانب سے ہمارے ہدایت بہ نسبت اس امر کے کہ مطابق اقرار نامۂ مذکورکے کہ ہمین احکام سلطان ثانی کے درج ہین مدد کرنا ٹلبس مذکور کی اور حفاظت کرنا اوسکا اور ہرطرحسے تعمیل کرنا اور نہ عمل کرنا خلاف اوسکے اپنے پر فرض متصور کرنا اسلیئے تمکو لکھا جاتا ہے کہ مطابق حکم ہذا کے تعمیل کرو +

ل س محرم ۱۲۳۱ھ ہجری

نمبر ۱۴

ترجمہ فرمان شاہی

جو ۲ صفر ۱۲۳۸ ہجری کو دربارۂ تقرری رابرٹ کارڈن صاحب کے اوپر عہدہ کنسل مقام بسورا کے جاری ہوا مضمون ذیل ہے +

دستخط ساموِل منشی رزیڈنٹ

زمانہ حال مین ہنری نوایل صاحب بہادر ایلچی متعینہ دربار ہمارے نے ایک یادداشت بدین مضمون ہمارے پاس بھیجا ہے کہ ایلچی ہاے انگریزی متعینہ مقامات الیوالگزنڈریہ بٹھری پولی موقوعہ سیریا و جزائر یونان ٹونسن ٹریپولی موقوعہ باربری سی یو سمیرانا و مصر اور دیگر بڑی بڑی قصبہ جات عظیم کو جسکے لنگرگاہ ہماری عملداری مین واقع ہے اختیار تقرر کرنے کونسلون کا ازقوم خود اور نیز اختیار تغیر و تبدیل کردینے کا بلا دست اندازی کسی شخص کے عطا کیا جاوے مخفی نرہے کہ از روی عہدنامجات سابق کے یہ تعین ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ قبل اسکے الیسٹ انڈیا کمپنی نے ولیم شاہ نامی ایک شخص کو کہ جسکے پاس کوئی برات کونسلی نہین تھا واسطے گرداوری و تبلانے اوسکے کاروبار کے بمقام بسورا کو بھیجا تھا مگر بعد انقضاے میعاد اوسکی ملازمت کے اوس

بہ چلے جانے اوسکی کی بجاے اوسکے حامل خطوط ہذا پادشاہی لیفٹنے رابرٹ کارڈین کو کہ جسکو ہی از جانب
کمیٹی کمبتش ملا ہے مقرر کیا اسلیے اب بموجب اقرار نامجات سابق اور بنظر پورا کرنے خواہش
ایلچی کے یہ مناسب و ضرور معلوم ہوتا ہے کہ سرات اوسکے ہاتہ مین دی دین اسلیے ہم ڈپلومہ
شاہی اوسکو دیتے ہین اور بموجب ہماری تحریر کے رابرٹ کارڈین صاحب موصوف
حسب آئین کہ جو ہم لوگ قرار دینگے بلحاظ اوسکے کارروائی اور جنس اعمال کے مقرر کیے گئے

اول وہ بسورا کا کونسل مقرر ہوا

دوم جملہ امورات اسکی قوم کے مثل کپتان جہاز سوداگران اور نیز وہ لوگ جو انگریزی جہنڈے
کے پناہ مین ہون سماعت کرنے کے مجاز ہونگے اور جملہ مقدمات از قسم مذکورہ بالا کی خاص اونکو
تخت مین رہینگے بلا اونکی تحریر حکم تحریری کے کوئی جہاز انگریزی بصرہ مین نکین نہنے پاویگا +
ملازمان کونسل کہ مستوجب وا ای کسی طرحکی محصول کے نہونگے اور نہ اونکی چیزون سے کسی طرحکا
محصول لیا جاویگا بلکہ بعوض جرمانہ کے وہی ہر طرحکی چنگی سے محفوظ رہین گے درحالیکہ وہی
خرید غلامان کی مرد یا عورت کی کرین تو ایسی صورتمین بہی محصول مذکورہ بالاسے بری رہینگے کوئی شخص
اونکی اسباب و اصطبل وغیرہ سے دست اندازی نکریگا اور نہ ایسی چیزون پر اونسے محصول لیا جاویگا
کیونکہ یہ استحقاق زمانہ سابق سے قائم ہے۔
کسی شخص کے بحال یا قید کرنے یا بیڑی ڈالنے ایلچی کونسل یا اوسنکے کارپردازون کے
نہین رکہیگا اور نہ اوسنکے مکانات پر قبضہ کرنا چاہیے اور کاش کونسل کے ہمراہ
کوئی جزو فوج کے ہو کہ جسنے وہ کسی علیحدہ مقام مین رکہا جاے تو ایسی صورت
مین کوئی اونکی مزاحمت کرنے نہ پاوے ہم مکرر اس امر کا تذکرہ کرتے ہین کہ اوسنکے
نوکر اور مراعی وغیرہ محصول سے بری ہین جسطرح پر کہ اوسنکے یورپ لوگ ہین اور
یہ سب ترتیب زمانہ سابق سے ہے درحالیکہ کونسل کسی امر مین رنجیدہ ہون یا کوئی شخص
اونپر مستغیث ہو تو ایسی صورت مین حسب اقرار نامجات سابق کے ہم حکم دیتے
ہین کہ دربارہ اوس استغاثہ کے ہماری پاس لکہا جاوے اور انفصال وسکا دربار ہذا سے ہووے اور تم اوس
مقدمہ کی سماعت اور کہین نہین کرسکوگے کاش کونسل مذکور کسی مقام پہ از راہ خشکی

یاتری سیر کیا جاسے ہے تو ایسی صورت مین وہ اوسکے نوکر اور اوسکا اسباب وغیرہ ہر طرح کی
نقصان سے محفوظ رہیگا اور کاسن ہنگام والپسی بباعث بہم پہونچنے رسد کے اثناء راہ مین
کوئی چیز خرید کیا جاسے ہے تو اوس سے کوئی شخص انکار بیچنے سے نکرے اور نہ قضیہ اوسکے
کرے اگر کسی مقام پر خطرہ ہو تو وہان بیراجازت باندہنی پگڑی و باندہنی تلوار سوار ہونے گھوڑے
اور لیجانے کمان برچہہ اور حملہ اوزار لڑائی کی ہے اور جو کاٹھی وغیرہ کہ اسکو واسطے حیر دیکھین تو ہرگز
اوسسے مزاحم نہون مگر در صورتیکہ وسے حدود معینہ اقرار نامجات ہذا سے تجاوز نکرین تو ایسی صورت
تم اونکو روکو کیونکہ صلاح ضروری ولحاظ تعمیل حکم فرض ہے واضح رہے کہ ہمیشہ زمانہ آئندہ مین یہ قواعد
اور ہدایات جاری رہین گے کیونکہ اسمین کسی طرحکی کمی وبیشی نہین ہوگی (برات امینی کیشن کونسل)
ہمراہ آنریبل ہنری گرین دبل صاحب ایلچی بادشاہ گریٹ برٹن متعینہ اٹومان پورٹ کے
بنام جملہ کسان کے جو تعلق ان تحایف ارام وہ سے رکھتے ہین تحریر کرتے ہین +

(ل س)

دستخط ہنری گرین دبل صاحب

واضح رہے کہ بنظر مناسب ضرورت عطا کرنے اس تحفہ کے واسطے معرفت آنریبل انگلس لونائی
ٹیڈ الت انڈیا کمپنی اور نیز واسطے بہتری اور بہبودی اونکی کار تجارت کے بصورا مین اور نیز حکومت
اٹومان مین جملہ اشخاص مقیم رزیڈنٹی کے اور اونکے اجنٹ اور وزرا کی حفاظت کرنیکے
لیے ہوئی تا کہ ایک کونسل باختیار کلی مقرر ہو کر کل امورات متعلقہ اپنے کو حسب مندرجہ بالا کے
تعمیل کرے واضح رہے کہ ہم بوجہ اختیار عطیہ ازروی سند ثلثہ مہر گریٹ برٹن کے اور نیز بموجب
ایک برات بادشاہی کے جو از جانب سلطان مصطفی بیٹا سلطان احمد دام افضالہ کے عطا ہوا اقرار
کرتے ہین اور منظور کرتے ہین کہ مستر رابرٹ کاردن صاحب اجنٹ حال آنریبل کمپنی موصوفہ
اور نیز اجنٹ آئندہ اور ہر کونسل انگریزی واسطے کاروبار مقام بصرہ یا مقامات دیگر متعلق اوسکے
ہین کنسل مقرر کیے گئے اور ازروے سند مذکور کے مستر رابرٹ کارڈین صاحب یا اجنٹ

---

۱ کاٹھی ایک فوج کا نام ہے +

کہ جملہ امورات متعلق اپنے پر کلی مجاز رہینگے اور اسیطرح جملہ رعایا انگریزی کو حکم دیتے ہین کہ کارڈن صاحب موصوف کو کنسل انگریزی متصور کرین اور عالی القاب بادشاہ اور عہدہ داران دیگر وزراے اور مجسٹریٹان اور سلطنت اوس سے کہ جنکے پاس یہ مخالف پیش ہون یہ تمنا ہے کہ اوس عہدہ کنسلی کو امن اور آزادے تمام جاری رہنے دین اور بنظر نیک اور قدیم دوستی کے جو ہم بادشاہ گریٹ برٹن اور یورپ کے قائم ہے تھنے عندالضرورت اونکی مدد اور حفاظت کرین واضح رہے کہ اسپر ہمنے باپائداری تمام دستخط کرکے منظوری صاحب چیف سکرٹری کی کروائی اور درخواست متضمن مہر ہونے بادشاہی کے کی گئی محررہ ۲۹ اگست ۱۷۶۴ء

بمقام محل شاہی پیرا موقوعہ کانسٹنٹ نوپل +

نمبر ۲۴

ترجمہ شاہی اڈوبان ڈپلوما کا کہ جو

ہرفورڈ جونصاحب کنسل انگریزی مقام بغداد و قرب جوار کو دیا گیا حسب ذیل ہے +

حسب درخواست لارڈ الجین صاحب ایلچی متعینہ یورپ عالیہ کے بذریعہ یادداشت صاحب موصوف جو باین مضمون تھا کہ بوجوہ شرائط وزیر انگریز نے مقامات الیو الگذنڈریہ ٹریپولی اسیریا الجیرس ٹریپولی باربری ٹیونس سی او سمرنا مصر اور دیگر لنگرگاہان محتاج محکمہ جونگی مین تعیناتی کونسلون کی ہوتی ہے اور چندے بعد اونکی تغیر و تبدیلی ہوگی ہرفورڈ جونصاحب رعایاے انگریزی وارد شہر بغداد واسطے حفظ رکھنے معاملات سوداگران انگریزی مقیمہ اوس جگہ کی کونسل بغداد کے مقرر ہوئی اور ہمنے اپنی برأت شاہی حسب منشاء عہد و پیمان مذکورہ کے مشعر منظوری تقرری ہرفورڈ جونصاحب مذکور کے اوپر عہدہ کونسلی شہر بغداد مذکور کے عطا کیا تاکہ بموجب شرائط مذکور کے معاملات سوداگران و مسافران کے جو ملک نہ امین بہ پناہ جھنڈا انگریزی کے ہین درصورت واقع ہونے کسیطرح کی مشکل کی صاحب مذکور کے پاس پیش کیے جاوین اور روانگی جملہ جہازان کی بھی فقط اوسی کی اجازت پر ہوا کریگی اور واضح رہے کہ اوسکے ملازمون سے کوئی شخص بحیلہ خراج یا خرچ تنا اوارز یا محصول جہازینی کسب الکیسی یا اور کوئی محصول خلاف قاعدہ لینے ٹکیا لفی آرفی کی مزاحمت نکرے اور ان

عاملون سے جو اوسکی خدمت مین ہو کوئی شخص خرتز یا اور کوئی محصول طلب کرے اور نہ کنسل مذکور کے معاملات خانگی مین کوئی دخل دیوے بلکہ کاروبار کنسل مذکور کے حسبہ دستور رائج الوقت سے بری رہینگے اور نہ کسیطرحکا محصول اونپر عائد کیا جاویگا اور کونسل متحنیہ از جانب وزرای سرکار انگریز کے مقید نہین ہوا کرینگے اور نہ اونکا مکان بند کیا جاسکتا اور نہ اوسکی تلاشی کی جاسکتی اور نہ اوسمین کوئی جزو فوج مقیم ہو سکتے اور تواجین اور غلامان حاملہ محصول یعنے خرتز وا وارز کسب الکیسی اور تلیالعی ارنی سے بری رہینگے اور جو کوئی نالش اونپر کونسل مذکور کے ہو وہ ہمارے روبرو پیش ہوگی اور دوسرا کوئی مجاز اوسکے فیصلہ کا نہین ہے اور کاش عندالضرورت کونسل مذکور کسی حصہ ملک مین براہ خشکی یا تری سفر کیا جاہے تو ایسی صورت مین جس مقام یا لنگرگاہ پر وہ پہونچے کوئی شخص اوسکے ملازمان مویشی یا اسباب ور ہنمای وغیرہ متعلق اوسکے کو روک ٹوک نکرے اور بشرط ادائے قیمت کے کپتان جہازان ہندوستانی کو اوسکی رسد حسب قواعد مجاریہ کے لیجانا ہوگا اور کوئی شخص اوس سے لڑائی کرنیکے لیے نہ ڈہونڈہے اور جس مقام پر خطرہ ہے وہانپر اوسکو اختیار ہے کہ وہ مسلح لبلاح لڑائی کے جاوے اور جملہ حج ہای اور کمانیران وغیرہ پر واضح رہے کہ وسے کونسل مذکور سے کسیطرحپر مزاحمت نکرین بلکہ اون شخصون کو کہ جو باعث مزاحمت کے ہون اوس حرکت پیدا کرنے والی مزاحمت سے باز رکہکر خود اوسکی مدد اور حفاظت کرین اور ہمیشہ اوسکے ساتہ حسب منشاء سند ہذا کے پیش آوین تا کہ کسی شخص کو گمان مقابلہ کرنے کا نہو بلکہ خلاف اوسکے اس طرح کرین کہ جسپر ہماری مہر امیر اور بلند اقبال ہوتی ہے باعتبار تمام تعمیل کرینگے +

محررۂ ۲ نومبر سنہ ۱۸۵۶ء مطابق ۷ رجب سنہ ۱۲۷۲ ہجری بمقام کانسٹنٹ نوپل

نمبر ۳۳۴

ترجمہ خط ترکستانی جو دربارہ شرائط ملاپ کرزیڈنٹ نے پاشا کو
دیا کہ جسپر پاشا نے اپنی نالائق رضامندی ظاہر کیا حسب ذیل ہے

دفعہ ۱ پاشا رزیڈنٹ پر ہرطرح کے اختیار اور حکومت سے باز آوے کیونکہ یہ خلاف دستور اور اقرار نامجات کے ہے +

دفعہ ۲ پاشا کسی نوع سے انتظام اور معاملات رزیڈنٹ دربارہ اوسکے ملازمین اوسکے دستورات وحقوق و باجے بجانے وغیرہ مین دست اندازی نہین کرینگے اور کسیطرح پر احکام رزیڈنٹ پر عذر نہوگا کیونکہ ایسے معاملات پاشا سے کچھ تعلق نہین رکھتے علی الخصوص دربارہ ماننے سالگرہ بادشاہ انگلستان کے اور کرنے دھوم دہام برسوم وسامان ضروری کے کسیطرح عذر نکرینگے غرضکہ حالات ورسومات رزیڈنٹ مین کسیطرح پر عذر نہین ہوگا *

دفعہ ۳ پاشا اون ملاقات معمولی کو جو باہم رزیڈنٹ اور افسران سرکار ترکستان کے ہوا کرتی ہے ہرگز منع نکرینگے *

دفعہ ۴ رزیڈنٹ نے بھی کبھی نہ کیا اور نہ آئندہ کسیطرح پر پاشا کی حکومت یا معاملات مین مداخلت بیجا کرنے کی نیت کرینگے بلکہ ہمیشہ مرضی پاشا کی پوری کرنے کے لیے بشرطیکہ اوسمین کسیطرح کی دست اندازی یا اختلاف دفعات عہدوپیمان ہذا یا خلاف فائدہ سرکار انگریزی کے نہو موجود رہینگے اور اسیطرح پر ہر دو فریق کے فائدہ مین اقرار کیا گیا ہے *

دفعہ ۵ جب پاشا کا کوئی کام رزیڈنٹ سے ہوگا تو ویسی صورت مین اطلاع اوس کام کی بذریعہ کسی اہلکار معتمد کے رزیڈنٹ کو کرینگے اور کاش رزیڈنٹ کو بھی کوئی کار عظیم ہو اور بنظر کرنے مشورہ کے کسی اہلکار معتمد پاشا کو طلب کرین تو ایسی صورت مین شخص مطلوبہ فوراً بھیج دیا جاویگا اور کسیطرح کا عذر اسمین نہوگا اور اس دفعہ سے فوائد فریقین متصور ہے *

دفعہ ۶ واضح رہے کہ منجملہ اسکے کسی دفعہ مین کوئی پیچ واقع نہو اور کاش کوئی شبہہ بہ نسبت کسی دفعہ کے علی الخصوص دفعہ ۲ کے مابعد اسکے واقع ہو تو ایسی صورت مین بیان اوسکا مفید مطلب رزیڈنٹ کے ہوگا *

نمبر ۴۴

ڈگری پاشا بغداد کی جو دربارہ روکنے فرار مانجھیان کا مقام بسورا مین ۱۸۱۲ء مین جاری ہوا جسکا ذیل ہے

واضح رہے کہ اکثر مانجھیان وملازمان جو جہازہائے سوداگری سرکار انگریزی پر تعینات رہتے ہین بباعث شراب خواری یا اور کسی جرم کے بباعث موجب ناخوشی اپنی کپتانون کے ہوکر مستوجب سزا اور تنبیہ کے ہوتے ہین اسلیے تمکو واضح رہے کہ کوئی مانجھی یا کارپردازان مذکورہ بالا بنظر محفوظی اپنی

سزا پانے سے بھاگ کر تمہارے یا سردار کپتان تشل عرب یعنی کپتان پاشا کی پناہ مانگی تو ایسی صورت مین تم ہرگز اونکو پناہ ندینا بلکہ اونکو پکڑ کے ایجنٹ رزیڈنٹ سرکار انگریزی متیمہ بغداد کو جو بصورا مین تعینات ہے حوالہ کردو اور تاریخ پہونچنے اس حکم عالی سے تم فوراً مطابق اسکے کاربند ہو ؞

نمبر ۵ ہم

ڈگری پاشا بغداد جو دربارہ رہائی اون ہندوستان کے جو بصورا مین بطور غلام کے لائے گئے تھے ۱۸۴۱ع مین جاری ہوئی ۔ حسب ذیل ہے ؞

واضح ہو کہ بلحاظ نسبت دوستانہ جو باہم ہردو سرکار عالیہ وزور آور یعنے سرکار پورٹی اور سرکار انگریزی کی کہ جس سے دوستی کو باہمی رونق کرنا چاہی یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کوئی نانجھی یا خلاصی جہازان سوداگری بصرہ یا مستقط کا سرکار انگریزی کی عملداری ہندوستان سے کسی رعایا مرد یا عورت کو خصوصاً واسطے فروخت کرنے بمقام بصرہ کے بطور غلام حبشی کے لاوے اور جنٹ کو جو از جانب رزیڈنٹ قدردان سرکار انگریزی مقیمہ بغداد کے بصرہ مین تعینات ہے ثابت ہو کہ غلامان مذکورہ بالا فی الواقع حبشی نہین ہین بلکہ ہندوستانی ہین کہ جنکو وہ بھگا لاتے ہین تو ایسی صورت مین وے اون چورون کے ہاتھ سے فوراً چھین لیے جاوینگے اور ایجنٹ مذکور کی سپرد کیے جاوینگے اسلیے یہ حکم بنظر تعین کرنے اس آئین صاف کو عملداری ہذا مین صادر ہو کر با جازت عالی اقتدار جاری ہوا اور تمکو لکھا جاتا ہے کہ بعد پہونچنے اسکے تم مطابق اسکے کاربند ہو

نمبر ۶ ہم

ترجمہ خط عالی مرتبت پاشا بغداد بنام پولیٹیکل ایجنٹ بصرہ

بعد سلام و نیاز آنکہ داروغہ قوم انگریزی مع ایک لفافہ مہری از جانب سرکار اور ایک خط ازان کے کہ جسمین مطالبہ ذیل مندرج ہین یہان پہونچا ؞

دفعہ ۱ جملہ شرائط مندرجہ عہدنامجات شاہی اور فرمان شاہی سابق و حال کے پورے کیے جاوین ؞

دفعہ ۲ لو سقدر محصول جو اسٹیمر صاحب سے زائد از نرخ واجبی لیا گیا تھا وہ سب

اسباب اسکڈڈ اصاحب کا کہ جو کھو گیا تھا اور جسکا نقصان ہو گیا تھا واپس ملے +

دفعہ ۳ دربارہ حفظ جان و مال و توقیر جملہ اجنٹان و وکلاے سرکار ہذا و نیز بہ نسبت حفاظت اونکے توابعین اور رعایا کے اور نیز دربارہ لحاظ اور قدر کرنے اونکے ارادہ اور مرضی کے اور قائم کرنے اونکے حق دربارہ دینے پناہ اور نیز پورا کرنے جملہ مطالبون کے جو بموجب اونکے حقوق اور دستور قدیم کے ہو کوئی تدبیر مناسب کی جاوے اور وہ مجاز اس امر کے کیے جاوین کہ جسقدر آدمی ضرورت سمجھین اپنی ملازمت مین رکھین +

دفعہ ۴ کاش بعد اسکے کوئی اجنٹ جواز قوم انگلشیہ ہو بغداد مین تعینات کیا جاوے تو بلا اعتراض اوسکی قدر و منزلت بموجب اوسکے عہدہ کے کی جاوے +

دفعہ ۵ واضح رہے کہ اونکے صرافون سے کوئی شخص زبردستی ہنڈوی وغیرہ لیوے اور نہ اونکی رعایا سے روپیہ زبردستی لیوے اور نہ کوئی محصول چند روزہ یا بیقاعدہ جو خلاف اونکے حق اور دستور جائز کے ہو اونکی جائداد اراضی یا اور کوئی جایداد پر لیا جاوے +

دفعہ ۶ واضح رہے کہ سوائے ٹکس معینہ اور تشخیص شدہ سابق کے اور کوئی ٹکس کشتیان رعایا انگریزی پر جو درمیان بصرہ اور بغداد کے آیا جایا کرتی ہین نلیا جاوے اور اونکی کشتی سرکاری کام کے لیے نہین پکڑی جاوینگی اور نہ اسباب سوداگران انگریزی کا خلاف شرط اور عہد و پیمان کے محصول گھر مین سوائے اوسکے کہ وقت پہونچنے بصرہ کی معمول ہے داخل کیجاوین گی +

دفعہ ۷ کاش رعایا سرکار انگریزیکا کوئی اسباب بباعث چوری یا لوٹ کے قصبہ یا بستان الہ مین جاتا رہے تو ایسی صورت مین اوسکے برآمد کرنے مین نہایت جانفشانی کیجاوے +

دفعہ ۸ کاش کسی رعایا سرکار مذکور پر کوئی رعایا ہماری ایذا یا ضرر پہونچاوے تو ایسی صورت مین وہ رعایا کہ جسپر ضرر پہونچایا گیا ہو فوراً راضی کیا جاوے اور اوسکا عوض اوسکو ملے +

دفعہ ۹ کاروبار تجارت مین اسباب خرید شدہ بلا کسی وجہ معقول اور مناسب کے واپس نہین کیا جاویگا اور تصفیہ قضیہ سوداگری کا معرفت گروہ سوداگران حسب دستور سوداگری کے ہوا کریگا +

دفعہ ۱۰ کاش کوئی ہماری انگریزی یا ہندوستانی بھاگ جاوے تو اوسکو زبردستی مذہب اسلام قبول نہین کرونگے اور درحالیکہ کوئی شخص بخوشی مذہب مذکور کو قبول کرے تو بعد قبول کرنے کے وہ شخص بنظر نہ واقع ہونے دستے کسیطرح کا ہرج جہاز کے فوراً اپنے کام پر بھیجدیا جاویگا

دفعہ ۱۱ رزیڈنٹ کے مکان اور باغچہ بنانے کے لیے جہان کہین وہ پسند کرین اوس ہر جگہ بیٹھ اونکو دے دیا جاوے +

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ دعوی ثبوت شدہ رعایاے انگریزی کا ہماری رعایا پر کسی پاشا یا لا نقصان یا ضرر دعوے کنندہ کی تعمیل کیا جاویگا +

واضح رہے کہ ہمنے مطالبہ ہذا پر بخوبی غور کرکے سمجھ لیا ہے اور زیادہ اور صدق بلحاظ عالی القاب کے بحق قوم انگریزکی اور نیز بلحاظ اوس جزو مضمون کے جو اون بادشاہی اقرارنامجات کے رگرین مین جو اونکے پاس مندرج ہین اُجتک اوسکی تعمیل بخوبی کیا اور آیندہ کو بھی ہم ہمیشہ اوسپر بخیال وفا اوس دوستی بے بہا اور ترقی ملاقات اوس ملاپ قدیم کے جو زمانہ سابق سے باہم ہر دو سرکار کے رہی ہے باحتیاط تمام ملحوظ رہینگے +

دربارہ زائد محصول جو اسٹرمی صاحب سے لیا گیا تھا اور نیز بہ نسبت اوس اسباب کے جو سکدڈوا صاحب کا کھو گیا تھا ہمنے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ قصداً نہین ہوا تھا بلکہ اتفاقاً ایسا امر وقوع مین آیا پس ہمنے اسباب مذکورہ بالا کو داروغہ موصوف کو واپس کردیا کیونکہ ہم بحق سرکار انگریزی کے کوئی کام خلاف عہدنامہ و نیز دوستی قدیم کے نہین کرسکتے اور نیز بنظر پورا کرنے عہدنامجات قرارداده از عہد ہمارے متقدمان تاحال کے ہم کوئی امر خلاف اوسکے نہین کرسکتے اسلیے بموجب دوستی پایدار جو باہم سرکارہاے شاہی و سرکار انگریزی کے بنظر مستحکم کرنے اور حفظ رکھنے بناے اوس ملاپ صدق کے اور مضبوط کرنے دستاویز اوس ملاپ عظیم اور بدی نغیر کے کہ جو عہدنامجات اور فرمان شاہی مین کہ اونکے پاس موجود ہین درج ہین اور نیز بتعمیل قواعد سابق کے ہمنے دربارہ لحاظ کرنے جملہ شرائط مذکورہ بالا کے اقرار کیا ہے کہ اور بطور ثبوت اپنی رضامندی کے دستاویز ہذا پر مہر کرکے حوالہ داروغہ مذکور کے کردیا اسلیے تم اس سے آگاہ ہوکر اسے کافی سمجھو +

مہر پاشا

نمبر ۴۷

ترجمہ بایوردلڈی یعنی حکم حاجی علی رضا

پاشا بغداد البیو دیار بکر بنام پولیٹکل اجنٹ متعنیہ بصرہ محررہ ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۷ ہجری مطابق دوسری اکتوبر سنہ ۱۸۳۱ء کا۔

حسب ذیل | دستخط سرشتہ | ہے

ہادی روحانی اسلام لفٹنٹ یعنی نائب کاوہی کانسٹنٹ نویل بمقام بصرہ عالی القاب مفتی وافندی متعنیہ بصرہ زاد حشمتہ وسردار عالی سرکار مسلم آغا زاد قدرہ ومنزلتہ اور اہالیان ذی رتبہ کونسل اور بزرگان ملک دام منزلتہ کو واضح رہے کہ دربارہ جملہ کاروبار بصرہ کے اور نیز بہ نسبت رزیڈنٹ عالی انگلستان مسٹر ٹیلر صاحب بلبس مینگ متعنیہ سرکار ہذا و نیز بلحاظ حقوق اوسکے اجنٹیان توابعین اور جملہ رعایا اوسکی سرکار کے و نیز سوداگران وجہازان جو ہندوستان سے از روے شرائط و عہدنامجات قرارداده سابقہ ہمارے سرکار ممتاز کے جسطرح پر زمانہ سابق مین قائم رہے ہین ہم بھی اوسیپر قائم ہین بلکہ بہ نسبت سابق کے مرضی ہماری دربارہ حفظ حقوق اونکے کے زیادہ تر ہے اسلیے تم نائب افندی مفتی افندی و مسلم آغا و لیان یعنی بزرگان خبردار کہ لازم ہے کہ دربارہ حفظ حقوق اور لحاظ مطالب مسٹر ٹیلر بلبس مینگ اور اوسکے اجنٹ ہاے اونکے توابعین اور رعایا اونکی سرکار کی جو ہندوستان سے آتے ہین اور نیز اونکے جہازان اور سوداگران وغیرہ کے حسب منشاء بو یوردلڈی یعنی حکم ہذا کے کاربند ہو اور کسی طرح پر اوسمین کوتاہی نکرو فقط۔

نمبر ۴۸

ترجمہ فرمان شاہی دربارہ حفاظت

دخوان کشتی انگریزی کے جو واسطے جاری کرنے راستہ دریاے فرات کے ۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۳۴ء کو جاری ہوا۔ حسب ذیل ہے +

عالی القاب وزرائے پاشا مین ہوم اور نامی میر میران پاشا دوم اور عالم حیان دین اوس
کپتان ہائے لنگرگاہ اور محبت یسان مقامات موقوعہ ہر دو جانب دریائے فرات سے کیے خوش ہو
پور ود حکم ہذا کے معلوم ہو کہ لارڈ پالمسٹن سے کہ از امراء ان اعظم انگریزی کے جو ایلچی و وکیل مطلق
از جانب سرکار گریٹ برٹن سے کے کنسٹنٹ نوپل مین تعینات ہین ہماری سرکار پورٹی مین
ایک خط ضابطہ کا مشعر طلب اجازت در بارہ چلانے دو کشتیان دہوان کش مطابق باری کے
دریائے فرات مین کہ جو شہر بغداد سے تھوڑے فاصلے پر بہتی ہے بنظر آسائش کرنے
کار تجارت کے پیش کیا اسلیے ہمنے اپنے گورنر نامی بغداد اور بصرہ یعنی علی رضا پاشا کو ایک حکم بارہ
اطلاع دینے ہمکو بہ نسبت ناخدائے تجویز شدہ کے جاری کیا چنانچہ جواب پاشا کا ہنوز نہین آیا کہ ایلچی
مذکور نے مفصل حال اسکا بیان کرکے ہمکو اطلاع بہ نسبت اس امر کے دیا کہ سرکار انگریزی منتظر
منتظر ہمارے جواب کے رہے لہذا ہم اجازت بہ نسبت اس امر کے دیتے ہین کہ دو دہوان
بارے سے دریائے فرات مین چلا کرین اور تاوقتیکہ ہر دو سرکار کا فائدہ حسب بیان اونکے ظاہر ہو
اور کسیطرح کی قباحت اوس سے پیدا نہو جاری رہیگا اسلیے ایک قاعدہ ضابطہ کا قائم کرکے
پاس ایلچی انگریزی بھیجا گیا اور اوسی مضمون کا ایک فرمان بھی بنام پاشا بغداد اور بصرہ کے بھیجا گیا

نمبر ۹۴

ترجمہ فرمان شاہی بنام والی بغداد محررہ

ابتدائے ماہ صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق آخر جنوری سنہ ۱۸۴۷ء مرسلہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۸۴۷ء
جو کہ باوجود اقرار نامجات خاص کہ باہم سرکار انگریزی و چند حکام افریقہ کے در بارۂ امتناع روانگی
غلامان حبشی کے اوس ملک سے کہ امریکہ اور دوسرے مقامات کے قرار پائی تھے اور
ہنوز بعض جہازان سوداگری اونکو کنارہ افریقہ سے بھگا لیجا کر دوسرے مقامات کو روانہ کرتی
ہین کہ جس باعث سے عہدنامہ مذکورہ بالا کی تعمیل نہین ہو سکتی اور حال مین از جانب سرکار
انگریز مشعر کیے جانے تدبیر مناسب از جانب پورٹ عالیہ کے بہ نسبت اون مقامات کے
ایک عرضی آئی ہے جو کہ بدسلوکی اور حرکت وحشیانہ جو اون غلامان بھگائے ہوئے کے حق مین
کی جاتی ہین مثل اوسکے نہین ہے کہ جو ان مقامات کے غلامون کے ساتھ کی جاتی ہین لیکن نوع

اسکا انسداد مناسب اور کار رحم ہے اسلیے ہماری مرضی عالیہ یہ ہے کہ تجارت سوداگری کہ جو کنارہ مذکورۂ بالا پر از جانب جہازان سوداگری سوداگری زیر جھنڈا شاہی ہمارے کی ہوتی ہے آیندہ کو مطلق بند کردیجاوے اور یہ امر مشتہر کردیا جاوے کہ اگر آیندہ کو کسی جہاز کو خلاف اس امتناع کی کرتے ہوے کوئی جہاز شاہی جو بفضل الٰہی اون دریاؤن مین روانہ کیے جاوینگے گرفتار کرے یا کوئی جہاز لڑائی سرکار انگریزی کا اوسطرف اونکو گرفتار کرکے سپرد حکام لنگر گاہ متعینہ جانب سرکار ہذا بمقام خلیج بصرہ کے سپرد کردے اور سرکار عالی پورٹ یعنی سرکار ہذا قابض ہوگی اور کپتان اوسکا سزایاب ہوگا اسلیے تمکو چاہیے کہ جملہ اشخاص متعلق کو اس سے اطلاع کردو کہ امتناع ہذا کا خیال اور لحاظ ہمیشہ کے لیے بخوبی رہے اسلیے تم والی مقام مذکورۂ بالا کے بموجب اسکے کاربند ہو کسیطرح پر اسکا عدول نکرو ✣

ترجمہ ایک تحریر کا جو از جانب پورٹ پاس
ایلچی ملکہ معظمہ کے بھیجا گیا حسب ذیل ہے

ایک خط ضابطہ محررہ دسوین ستمبر والی بغداد کے نام بتاریخ ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۴۸ء کے بمضمون ذیل روانہ ہوا ✣

جو کہ ایک فرمان شاہی متعر امتناعی روانگی غلامان حبشی افریقہ سے امریکہ یا اور مقامات دیگر کو فی الحال جاری ہوکر آپکی خدمت مین بھیجا گیا اسلیے حکم بادشاہی یہ ہے کہ باحتیاط تمام تعمیل احکام مندرجہ فرمان کو کرو بلا کرنے کوئی تفصیل ساتھ آپکے اس امر کا لحاظ کرنا ضرور ہے کہ اشتہار اس فرمان شاہی کا بلا مطلب نہین ہے اسلیے تم اسکو اپنے پاس رکھکر بلا کسیطرح کی نوشت و خواند کے احکام مندرجہ کو بنام حکام متعینہ اون موقعجات کے کہ جہان ضرورت معلوم ہو جاری کردو اور حضور کا یہ بھی حکم ہے کہ فصل ربیع آیندہ مین چند جہازان منجملہ بحیر بادشاہی واسطے کرنے گرداوری تعمیل اس امتناعی کے اور ترقی بہتری اون کناروں کی بھیجی جاوینگے اور چونکہ ابتدا مین بعض عایا شاہی کا نقصان ہوگا بشرطیکہ تعمیل اس امتناعی کی فوراً جاری ہوجاوے پس تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ تاریخ پہونچنے اس نفاذ سے اشتہار ان احکامون کا کرو اور اونسے اطلاع بہ نسبت اس امر کے کردو کہ تاریخ اصفر مطابق ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۴۸ء سے بعد چار مہینے کے اوسکی کارروائی شروع

ہوگی یعنے ۱۰ صفر مطابق ۲۰ جنوری ۱۸۷۳ سے وہ غلامان کہ جو کسی جہاز سوداگری پر زیر جہنڈا اٹومان ہین حبشی عدد و حکم مندرجہ کا کیا ہوا ور بعد انقضاے میعاد معینہ کے نظر سے بچکر کسی لنگرگاہ ترکستان مین داخل ہونگی تو وہ اونسے چہین کر روک لیے جاوینگے اور تم دربارہ اون غلامون کے کہ جو کسی لنگرگاہ شاہی مین پہونچین تدبیر بہ نسبت اس امر کے کرو کہ جس مقام سے اونکو بہگا لائے ہون وہان پہیر اونکو واپس کروا دو ❊

ترجمہ ہدایات بجیب پشیہ بغداد کو دربارہ
غلامان حبشی افریقہ کے کی گئی
بتفصیل ذیل ہے ❊

انکو خوب معلوم ہے کہ ہمنے اپنے خط مین جو آپ کے پاس بھیجا ہے بہ نسبت فرمان مجاسکے کہ دربارہ امتناع غلامان حبشی کے جو افریقہ سے امریکا اور مقامات دیگر کو لیجاتے ہین تحریر کیا ہے کہ تدبیرات بہ نسبت اس امر کے کرنا ضرور پڑیگا کہ جو غلام کسی لنگرگاہ موقوعہ سلطنت اٹومان مین کسی جہاز سرکار موصوف مین آوین وے اوس مقام مین کہ جہاں سے اونکو بہگالائے ہین باسانیت تمام پہونچا دیے جاوین مگر بعد غور کے یہ معلوم ہوا کہ تدبیر ہذا بھی قباحات کو رفع نہین کریگی کیونکہ کیا عجب ہے کہ جب غلامان اپنے مکان کو واپس جاتے ہون تو سوداگران غلامان اونکو راستے مین پکڑ کر پہر انواع طرح کی آفتین اونپر برپا کرین ❊

واضح رہے کہ وے غلام جو سوداگران کے ہاتھ سے چہوڑ دیے جاوین آزاد متصور ہین اور اونکو اختیار ہے جو چاہین سو کرین اور منجملہ اونکے اگر کوئی شخص اپنے وطن کو واپس جانا چاہے تو ایسی صورت مین اوسکو اختیار ہے کہ جہان چاہے رہے ❊

چونکہ انسانیت سے فرض ہے کہ تدبیر بہ نسبت بہیجنے با امن و امان اون غلامون کے جو اپنے وطن کو واپس جانا چاہین ضرور ہے اسلیے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے اور سلطان نے بھی اپنا حکم اسی مضمون سے صادر کیا ہے کہ جو غلام کہ اپنے وطن کو واپس جانا چاہین تو وے حکام انگریزی متعینہ اوس جوانب کے سپرد کر دیے جاوین اور جہاز لڑائی پر یا اور کسی جہاز پر حسب تجویز حکام انگریز کے روانہ کر دیے جایا کرین ❊

جونکہ اس بارہ مین ایلچی سرکار انگریز سے گفتگو کی گئی ہے اسلیے آپ کو قنسل انگریزی متعینہ بغداد سے

اس امر کی گفتگو کرکے بموجب اوسکے حکام مجاز کے پاس ہدایات اس مضمون کی بھیجدیجیے
اور بہ نسبت اون غلامون کے کہ جو بعد چھین لیجانے کے ملک ہذا مین بود و باش اختیار کرنا چاہین
تو آپ اونکو ایک تذکری عطا کیجے گا تاکہ بعد ازان کوئی شخص اونسے مزاحم نہو +

نمبر ۵۰
ترجمہ

بوجہ تبدیل خطوط جو باہم ایلچی ملکہ معظمہ اور وزیر معاملات بیرونی از جانب سلطان کے دربارہ
بڑہانے تار برقی بغداد سے بصرہ اور خانہ کین تک بغرض ملا دینے دونو تار برقی یورپ
سے ایلچی سرکاری متعینہ پورٹ عالیہ و وزیر سلطان معاملات بیرونی نے انتظام ذیل قرار دیا +

دفعہ ۱ تار برقی بغداد سے بصرہ تک بخرچ سرکار اٹومان کے ستیے گی اور اوسمین سے ایک تار برقی
بغداد سے خانہ کین تک کہ جو سرحد فارس پر واقع ہے بنے گی اور ان دونون تار برقیون پر دو تار
رہین گے منجملہ اونکے ایک تار واسطے خرچ خاص کے رہیگا +

دفعہ ۲ سرکار ہندوستانی بصرف خود لنگر دہوان کش کو کہ جو لبشائر مین ملتا ہے خواہ بصرہ
مین یا اور کسی مقام موقوعہ شط العرب کو کہ جسکا ذکر پیچھے سے ہوگا اور جو تار برقی مذکور بالا
سے ملجائیگا لیجاوین گے +

دفعہ ۳ سرکار ہندوستانی سرکار اٹومان کو اشیاے ضروری مع چوب ہاے آہنی واسطے
طیاری ہر دو تار برقی مقام مذکورہ بالا کے دینگے +

دونون انجنیر تار برقی جو بغداد مین موجود ہین و نیز انسپکٹر اور چار وافسران ماتحت اوسکے کہ جنکے
شہر مین آئینگی بہت جلد امید ہے بہ تحت حکام اٹومان کے رہکر مشورہ دربارہ طیاری تار برقی مذکورہ
بالا کی کرین گے +

دفعہ ۴ واضح ہے کہ سرکار اٹومان قیمت اون اشیاے کی کہ جو سرکار ہندوستانی نے
خرید کیجاوین منجملہ زر آمدنی جو محصول تار برقی ہندوستان سے کہ جو سرحد سلطنت یورپ عملداری
اٹومان مین ہے آوے دیجاوے گی آیا وہ تار برقی بصرہ تک ہو یا خانہ کین تک اور اسکے معین
کرنے کا انتظام و نیز میعاد ادا ے قیمت اون اشیاے کا منحصر اوپر اون دونون سرکار کی ہوگا +

تنخواہ انجنیرون کی گورنمنٹ ہند کی طرف سے ملیگی اور جو اسباب گورنمنٹ ہند دیگی وہ حکام اوسکو باخذ رسید سپرد کردیجاوینگی +

دفعہ ۵ حکام شاہی کو دربارہ فوراً اجاری کرنے کام تار برقی بغداد سے بصرہ تک حکم دیا جاویگا[1]

دفعہ ٦ واضح رہے کہ لنگر بغداد سے بصرہ تک بغرض ملنے اون تار برقی کے فوراً ڈال دیے جاوینگے +

دفعہ ۷ بعد اختتام تار برقی مذکور کے سرکار اٹومان تار برقی بغداد سے خانہ کین تک کی طیاری بھی شروع کردیگی اور سرکار انگریز دربارہ دینے اشیاء اور انجنیران کی وہی شرط قرار دیتی ہے کہ جو تار برقی بصرہ کے لیے قرار پائی ہے +

دفعہ ۸ پورٹ عالیہ احتیاط بہ نسبت اس امر کے رکھینگے کہ عند الضرورت واسطے اجراے تار برقی کے ایسے لوگ مقرر کیے جاوین کہ زبان انگریزی سے واقف ہون +

دفعہ ۹ جملہ لفافجات روانگی یا رفتنی ہندوستان سے بحصہ مساوی دونون تار برقیون مین یعنی تار برقی موقوعہ از جانب بغداد تا بصرہ اور تار برقی خانہ کین پر منقسم ہوجایا کرین بنظر رفع کرنے مشکل کارروائی تقسیم مذکورہ بالا کی حسب مندرجہ ذیل کی ہو یعنی جو لفافجات ہندوستان سے روانہ ہووین تار برقی خانہ کین سے جاوین اور جو کہ ہندوستان کو روانہ کی جاتی ہین وہ تار برقی موقوعہ بغداد سے بصرہ تک کی معرفت جایا کرین +

---

[1] واضح رہے کہ نوین دسمبر ۱۸۶۳ء کو ایک دفعہ اور شامل اس دفعہ کے ہوئی اور اوسکی روسے یہ قرار پایا کہ بعوض اسکے کہ بصرہ اور خانہ کین کی تار برقی مین جز بمقدار مساوی سب کے منقسم ہوجایا کرے بلا کرنے تقسیم کے متفرق جایا کرے اور ساحت اور بیس میل کے لیے یعنی فاصلہ مابین بغداد اور بصرہ و بغداد و خانہ کین کے لیے تا وقتیکہ تار برقی مین کارروائی ہوتی رہے دیا جاوے +

دفعہ ۱۰ واضح رہے کہ شرط مندرجہ دفعہ ۹ دس برس کے لیے مرعی رہیگی اور بعد اختتام اس مدت قرار دادہ کے عہد و پیمان ہذا تبدیل ہوکر باہم ہر دو سرکار از سر نو قائم کیا جاویگا ٭

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ قانون تار برقی کا نبایا جانا منحصر اوپر راے ہر دو سرکار کے ہی اسلیے ایلچی سرکار انگریزی و وزیر سلطان معاملات بیرونی نے پروٹوکل یعنی عہد و پیمان ہذا پر دستخط کر کے اپنی مہر کردی فقط محررہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۶۳ء بمقام بلاہم پورٹ یعنی پورٹ عالیہ

واسطے سر ہنری بلور صاحب

ای ایم ارسکن (ل س)

علی (ل س)
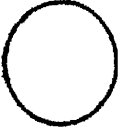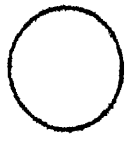
عرب ترکستان ختم شد

بیان خلیج فارس

انتخاب از دفتر سرکار بمبئی نمبر ۱۲ سررشتہ جدید

واضح رہے کہ وہ حصہ جوانب سمندر موقوعہ خلیج فارس کے کہ جو اون قومون کے
ہے جنکے ساتھ باہم سرکار انگریزی کے اقرارنامہ قرار نہین پایا ہے دخل مین نہین ہے بعملداری
ترکستان یا فارس کے ہین عملداری ترکستان کی بجانب کنارہ جنوب مقام شہتہ العرب سے
یا مقام موقوعہ قریب ڈمام کے قرار دیا گیا اور ایک جزو خورد قریب شہتہ العرب کے بقبضہ خاص
بادشاہ بغداد کے ہے اور باقی بقبضہ سرداران عرب کے ہے کہ جنہون نے اطاعت سرکار
ترکستان کی قبول کی ہے واقع ہے اور کنارہ جانب شمال موقوعہ قریب شہتہ العرب کے بقبضہ داران
عرب بباعث اونکی اطاعت سرکار فارس کے واقع ہے اور کنارہ بجانب مشرق قریب مقام
موقوعہ جانب غروب جزیرہ کشم کے بہ تحت حکومت افسران شاہ فارس کے ہے +

بیان مسقط

واضح رہے کہ آخر گذشتہ صدی مین قوم عرب سکنائے مسقط نے فارسیون کو بمقام اومان سے
نکالکر خلیج فارس مین اپنی حکومت قائم کیا اور زنزی بار اور دیگر حصہ موقوعہ سرحد افریقہ پر ایک قیام
حاصل کیا اگر براے چندے بعہد حکومت نادرشاہ کی فارسیون نے اپنی حکومت پھر پائی لیکن بوجہ
کمزوری اور تنزل کے جو بعد وفات نادرشاہ کے ملک فارس مین ہوئی احمد بن سعید حاکم عرب
شہباز نے فارسیون کو مسقط سے نکال کردینے سے خراج شاہ کو گستاخانہ انکار کیا اور احمد بن سعید امام مسقط ہوا اوسکا
دوسرا بیٹا سید سلطان کہ جسنے اپنے بڑے بھائی کے حقوق چھین لیے حکومت مسقط پر اوسکا
جانشین ہوا واضح رہے کہ اسی سردار کی عہد حکومت مین یعنی ۱۷۹۸ء مین عہدنامہ اول نمبری ۵۱
ساتھ مسقط کے معرفت مہدی علیخان اجنٹ کمپنی متعینہ لبنابارُ کے بنظر خارج کردینے مسقط سے کل اہل
متعلقہ قوم فرانسیس کا کہ جنکے ساتھ سید سلطان نے بذریعہ اپنی سوداگری ساتھ ماریشش کے سازش
کیا تھا قرار پایا اور جسوقت کہ سر جان ملکم صاحب پہلی مرتبہ فارس کو گئی ہین عہد و پیمان نمبری ۵۲ دربارہ
رکھنے سخت احتیاط عہدنامہ سابق پر و نیز براے سکونت ایک عہدہ دار انگریزی با اختیار کے

بمقام مسقط کے ساتہ سید سلطان کے قرار پایا ٭

۱۴- نومبر سنہ ۱۸۰۴ء کو سید سلطان لڑائی مین جو ساتہ اوسکے دشمنان (اٹوبیس اور جو اس میں سکا
ہوئی تہی مارا گیا اور بہ نسبت حقوق اوسکے دو چہوٹے بیٹون کے اوسکے بہائی یعنی ونکی چچا
سید علیش والی سوہار نے کہ جسکی تاک دربارہ چہین لینے حکومت مسقط کے تہی قضیہ کیا چنانچہ بنظر مقابلہ
عزم اپنے چچا کے اون دونون لڑکون نے اپنی سید بدر بین ہلول خالا زاد بہائی اپنے سے
سپرد کیا اور اونہون نے وہابیون کو بلایا کہ جنکی مدد سے سید علیش کو شکست دیکر بندر عباس اور بیس
کہ جسپر شیخ کسم نے قبضہ کر لیا تہا پہیر لیا اور اوس کمزوری نے جو بلحاظ اوس تخت نشینی جہگڑا لو
بسکے ہوئی وہابیون کو موقع قیام کرنیکا مسقط مین دیا کہ جسکو اونہون نے کبہی انہین کہویا واضح
رہے کہ اس قوم نے سختی اور حرکات ناشایستہ اختیار کیا اور بہ نسبت محمد کی مرتبہ الٰہی بجالانے انکار کیا
اور تمام پاک قبرون کو توڑ ڈالا اور استعمال تماکو اوٹہا دیا اور جملہ مسلمانون سے کہ جنہون نے اونکے
طریقون کو اختیار نہین کیا لڑائی ٹہانی غرضکہ اونکا طریقہ بہت جلد پہیل گیا سنہ ۱۸۰۰ء مین اونکی آمد اول
مقام اومان مین ہوئی اور تمام کنارہ سمندر خلیج فارس کو مقام بصرہ سے ڈبائی تک لے لیا اور
سرداران زہیرہ اور سوہار کو اطاعت مسقط سے آزاد کرکے سید سلطان سے تین برس کی مہلت
لڑائی کہ جسکو اونہون نے جلد توڑ دیا منگوائی اور غالب ہے کہ اگر بباعث قتل اپنے سردار
کے ٹہہر نجاتے تو وہی تمام اومان کو فتح کر لیتی ٭

واضح رہے کہ قوم وہابی اپنے بلندی زور پر چند سے بعد تخت نشینی سید سعید دوسرا بیٹا سید سلطان
کے کہ جو سنہ ۱۸۰۶ء مین جا بے نشین بدر بین ہلول کا ہوا پہونچی اس سردار نے کہ جسکو عرب اونے
نے وہی خطاب امام کا نہین دیا تہا حالانکہ اکثر وہ اس نام سے پکارا جاتا تہا پچاس برس تک
حکومت کی اور اوس اثنا سے مین اوسنے باہم سرکار انگریزی سے کے خوب ملاپ پیدا کیا سنہ ۱۸۰۹ء
مین امام نے جو بباعث ذلت وہابیون سے کے کہ جنکے کارندہ اوسکی دار الخلافت مین اوسکی علما
کی تبدیل مذہب کر رہے تہے چلکر قوم عرب مقیمہ اومان کو بلاکر برخلاف اونکے یعنے وہابیون کے
اوٹہایا واضح رہے کہ اگر مسقط بدست وہابیون کے آجاتا تو امام بہی طریقہ دیکہتی
کہ جسکو وہابیون نے اوسوقت خوب ترقی دی تہی اختیار کرتا اور اسلیے سرکار انگریزی

اوسکی مدد دہی کا ارادہ کرکے ایک جہاز لڑائیکا آخر سنہ ۱۸۰۹ء مین روانہ کیا اور جہاز مذکور نے جملہ کشتیان ڈکیتی موقوعہ رسول جیمالنگا اور لفت کو تباہ کردیا اور غبارہ چلا کر شاتبس سے لیا مگر تواند محصولہ اوسوقت کی حفظ رکھنے کے لیے کوئی بندوبست مستقیم نہین کیا گیا غرضکہ ڈکیتی سمندرہت جلد کی بعد پھر جاری ہوئی اور سنہ ۱۸۱۹ء مین ایک دوسری چڑہائی کہ جسمین بھی امام مشورہ کار تہا اوسکو سمندر پر ہوئی باستثنای ان مراقعات کی سنہ ۱۸۲۲ء تک کہ جسوقت ایک عہد نمبری ۵۳ دربارہ روکنے سوداگری غلامان حبشی کے قرار پایا تھا اور کوئی امر بہ نسبت دوستی باہم سرکار انگریزی اور سعید السعید کے کہ جو اکثر مصروف بجنگ دشمنان جو اسمس کے اور نیز عزم ہائے عبث دربارہ قابض ہونے غیر شہرین کے رہتا تھا قابل لحاظ خاص کے نہین ہین ٭

واضح رہے کہ عہدنامہ سنہ ۱۸۲۲ء کا دربارہ امتناع تجارت غلامان غیر قوم کے صرف ساتھ قوم انگریز کے تھا اور نہ کہ ساتھ ملک اسلام اور اندر حکومت مسقط کے بھگا لیجانے کے تھا اور اجازت جواز روسے عہدنامہ کے جہازان انگریزی کو دربارہ گرفتار کرنے جہازان محمولہ غلام کے بجانب مشرق از مقام مندرجہ عہدنامہ کے ملتی تھی صرف جہازان بادشاہ پر دلالت رکھتی تھی اور نہ کہ جہازان بحر ہندوستانی پر سنہ ۱۸۳۹ء مین ایک عہدنامہ سوداگری نمبری ۵۴ ساتھ امام کے معرفت وکیل مطلق مقیمہ مسقط از جانب ملکہ معظمہ کے قرار پایا کہ جسکی پندرہوین دفعہ کی روسے امام نے عہدنامہ قرارداد سنہ ۱۸۲۲ء کو مشعر امتناع سوداگری غلامان ساتھ ملک انگریز کے مستحکم کرکے دربارہ گرفتاری اور تلاشی جہازان ایسٹ انڈیا کمپنی کے اختیار دیا اور اوسی سال مین ۱۷ ستمبر کو اوسنے زیادہ نیابت تعینہ خلیج فارس سے دربارہ قائم کرنے تین دفعات اوسکے یعنی نمبری ۵۵ بشمول عہدنامہ سنہ ۱۸۲۲ء کے مشعر اختیار تلاشی اور بڑہانے حد مندرجہ عہدنامہ سنہ ۱۸۲۲ء کے مقام ڈیوہید سے پاسین تک کہ جو سواحل مکران کی جانب مشرق بقبضہ مسقط کے واقع ہے اتفاق کیا تاکہ سواحل کیتھو. کنج کراچی شامل ہوجاوے اور جانب غروب کے چار درجہ سے زیادہ کہ جہان پر اوسکی رعایا کو ممانعت واسطے کار تجارت غلامان کے

واضح رہے کہ عہدنامہ سنہ ۱۸۲۲ء کی دفعہ چہارم مین بعبارت عربی دربارہ مدد دینی امام یا اوسکے توابعون کے بہ نسبت گرفتاری اون جہازان رعایا انگریزی کو جو سوداگری غلامان کی کرتے ہین کوئی شرط مندرج نہ تھی حالانکہ ترجمہ انگریزی سے یہ شرط صاف مندرج تھی اسلیے امام کو اس سہو کی درستی کرنا ترجمہ عربی مین پڑا حالانکہ وہ کرنے سے کسیطرح کی

تبدیلی عہد و پیمان مین ناخوش تھا لیکن بذریعہ ایک چٹھی علیحدہ محررہ ۱۸ اگست ۱۸۴۵ء کی اوسنے اپنے بچّے
اور اپنے ورثا اور تو ابعین پر بدومطلوبہ مشعر گرفتاری جہازان انگریزی سوداگری غلامان کی فرض کیا +
۱۸۴۵ء مین امام نے ایک عہد و پیمان نمبری ۶۵ مشعر ممانعت روانگی غلامان اوسکی حکومت افریقیہ سے اور آنی اونکا
اوسکی حکومت ایشیا مین از تاریخ یکم جنوری ۱۸۴۷ء کو قرار پایا اور سرداران عرب (ریڈسی) یعنے لال سمندر
اور خلیج فارس سے اقرار کرنے پیروی دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان سے کیا کہ جسکی تشریح حاشیہ مین ہے
لیکن اس عہدنامہ مین ممانعت واسطے لیجانے غلامان کے ایک لنگرگاہ موقوعہ عملداری افریقیہ سے
دوسرے لنگرگاہ تک کی نہین تھی اسلیے امام سے نے درخواست کیا کہ تین اور دفعات دربارہ ممانعت
تلاشی اون جہازون کے اون مقامات مین کہ جہان آمد و رفت غلامان کی از روی عہدنامہ کے جاتی ہے
اور نیز بہ نسبت اوسکے جہازون کے جو سمندر عرب اور لال سمندر سے افریقیہ کو آتی ہین اور نیز بہ نسبت
اس امر کے ہے کہ کاش غلامان ممالک زنزی بار سے چوری ہو جادین تو امام اوسکا جوابدہ
نہین ہوگا قائم ہون چنانچہ وہ تینون دفعات مندرج بحاشیہ ہین +

دفعہ ۱ کسی جہاز سید سعید بن سلطان امام مسقط کے یا اوسکی رعایا کے مابین سرحد لامو بجانب
شمال اور کتوار بجانب جنوب مندرجہ عہد و پیمان قرار دادہ دوسری اکتوبر ۱۸۴۵ء مطابق ۲۹
رمضان ۱۲۶۱ ہجری کے سپاہیان انگریزی تلاشی نلیا کرین +
دفعہ ۲ کاش سرکار انگریزی کو اس امر کی اطلاع ہو کہ عملداری سید سعید سلطان مسقط
موقوعہ افریقیہ سے کوئی شخص غلامان کو چورانے گیا ہے تو ایسی صورت مین تاوقتیکہ بخوبی ثبوت
نہو سید سعید سلطان مسقط سے بازپرس نکیا جاویگا +
دفعہ ۳ جو کہ واضح ہے کہ جہاز سلطان مسقط اور نیز جہاز اوسکی رعایا کے جو سمندر عرب اور لال سمند
سے آتے ہین اون ملکون سے ممالک سلطان مسقط موقوعہ افریقیہ مین غلامان نہین لاتے اسلیے
سپاہیان انگریزی اونکی تلاشی نہ لین گے اور نہ اونکو کسیطرح حیرت کرین گے +

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر ایک ایکٹ پارلیمنٹ ۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۱۲۸ حاوی ہوگا +
دفعات ہذا جو اقرارنامہ قرار دادہ ۲ اکتوبر ۱۸۴۵ء مطابق ۲۹ رمضان ۱۲۶۱ ہجری کے ضمیمہ میں
والی مسقط کے قرار پایا حسب بالا ہے +

معلوم ہوتا ہے کہ یہ دفعات سابق مین نہین قرار پائی تھی مگر اوسکی نسبت اس امر کے اطلاع ہوئی کہ جہازان انگریزی صرف اون جہازان امامی کے تلاشی لیوین گے کہ جسمین غلامان کے ہونے کا احتمال کامل ہو اور قسم جہازان مندرجہ دفعات مذکور کی تلاشی تا وقتیکہ شبہہ قوی نہو نہین ہوگی مگر بہر حال درصورتیکہ اوسکی تلاشی لیجاوے اور سوداگری غلامان مین اونکا مصروف ہونا پایا جاوے تو اونکو زیادہ توقف نہین ہوا کریگا یعنی پاو گھنٹہ سے زیادہ اپنے کرنے سفر سے محروم نہین رہنے پاوین گے +

ترجمہ حکم شاہی تہماسپ مرزا معید الدولہ مورخہ شعبان سنہ ۱۲۷۲ ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۶ع کے حسب ذیل ہے

حسب الحکم و اجازت وزرا سرکار عالیہ فارس کے ہم حکومت بندر عباس جزائر قشم اور ہرمس اور اضلاع و ستین و نارنجان و شمیل و میناب و ثمیر اور بیابان اور جملہ قصبجات متعلق اونکے کو کہ ملک سرکار عالیہ کی ہین سید سعید خان امام مسقط اور اوسکے اولاد کو بشرائط ذیل سپرد کرتے ہین چاہیئے کہ امام ممدوح بموجب ان شرائط کے کاربند ہوکر خلاف اونکے نکرین +

دفعہ ۱ — بندر عباس سرکار فارس کا پایتخت ہوا اور اس مضمون کا نوشتہ وزرا سرکار ممدوح کو دیوین اور مثل دیگر سرداران فارس کے وہ بھی حکم گورنر جنرل فارس کا مانا کرین +

دفعہ ۲ — امام ممدوح معرفت کسی توابعین اپنے کے سولہ ہزار روپیہ سکہ تومان بتشریح ذیل سالانہ چار قسطون مین بابت مالگذاری کے پیشکش و نذر وغیرہ واسطے بندر عباس کے داخل کرکے اوسکی رسید گورنر جنرل فارس سے حاصل کیا کرین +

تفصیل سولہ ہزار روپیہ کی

مالگذاری	پیشکش وزیر اعظم
[illegible] سکہ تومان	[illegible]
پیشکش گورنر جنرل فارس	نذر شجاع الملک
[illegible]	[illegible]

دفعہ ۳ — امام ممدوح اوس خندق کو جو گرد قلعہ بندر عباس کھودی جاتی ہے پٹوادین اور خندق مذکور پھر کبھی نکھودی جاوے +

دفعہ ۴ — بیس برس تک امام مسقط اور اوسکے بیٹے حکومت بندر عباس کے مستحق رہین گے اور

باعث چند تحتیون سکے کہ جو در بارہ حق محصول امام سکے بہ نسبت اشیاے سوداگری کہ اوسکی لنگرگاہ مین آنے جانے مین واقع ہوئی تھین اوسنے قواعد نمبری ۷ ۵ کو ۲۶ سنہ ۱۸۹۱ء مین مشعر تحصیل محصول لبشرح پانچ روپیہ سیکڑہ جملہ اشیاے سوداگری پر جاری کیا لیکن اون جہازون کو کہ جو باعث بندی ہوا اوسکے لنگرگاہ مین رہ جاوین اور نیز جملہ اجناس سرکار انگریزی کو کہ جو اوسکے لنگرگاہ مین اوترین بری المحصول کیا +

بعد انقضاے میعاد بیس برس کی دی اوس مقام کو مرمت کرکے پھر بحوالہ سرکار فارس سکے کردینگے اور کاش وزراے سرکار عالیہ کو حکومت بندرعباس کا پھر امام یا اوسکے بیٹے کو دینا منظور ہو تو ایسی حالت مین بباعث دوستی سکے وسے مختار دینے اوسکے بذریعہ ایک فرمان اور ہدایت جدید سکے ہونگے ورنہ وزراے مذکور اپنا قبضہ کرکے ایک سردار وہان پر تعینات کردینگے +

دفعہ ۵ بندرعباس مین جھنڈا فارس کا لوڑا کریگا اور وہان پر چند فارسی بھی واسطے حفاظت اوس جھنڈہ کے مقیم رہینگے اور ایک تس کرانچی واسطے رہنے مقام بندرعباس سکے ہمیشہ سکے لیے مقرر ہوگا اور ہرطرح کی عزت اور لحاظ مرتبہ جھنڈا فارسی سکے کیجاویگی اور ایک قاصد ہمراہ بندرعباس کو واسطے لانے خبر اور دیکھنے جھنڈہ اور اوسکے نگہبانان سکے جایا کریگا اور جملہ عیدون مین اور سالگرہ شاہی مین سلامی ہوا کریگی صبح اور شام سکے وقت حسب معمول توپ سر ہوا کریگی +

دفعہ ۶ سردار متعینہ بندرعباس کسی طرح پر رعایا اور باشندگان اوسمقام کہ جو ... ماضیہ مین بہ تحت حکومت سرکار فارس کی خدمت کیا سے ظلم اور بدعت نکرین بلکہ برعکس اسکے انکی محافظت کرین

دفعہ ۷ سواے اون مقامات سکے کہ جو زمانہ فتح علی شاہ متوفی سے اور نیز زمانہ حال مین اوسکے قبضہ مین ہین اور کسی مقامات مین سردار بندرعباس دست اندازی نکرین +

دفعہ ۸ کاش کسیوقت گورنر جنرل فارس یا گورنر لارستان تفریحاً یا واسطے شکار کے بندرعباس کو جانیکا عزم کرین تو ایسی صورت مین سردار متعینہ مقام مذکورہ بالا مثل سرداران دیگر کے باداب حضور میں ونکا استقبال کرکے ہرطرح پر اطاعت سے حاضر رہے +

دفعہ ۹ درحالیکہ گورنر جنرل فارس یا گورنر کرمان بصورت ضرورت کچھ مکران یا بلوچستان کو فوج روانہ کرنا چاہے تو ایسی صورت مین سردار بندرعباس بھی مثل سرداران دیگر کے کسیطرح کی کوشش

واضح رہے کہ سید سعید کی حکومت کے زمانہ اخیر میں اوسکے معاملات عملداری ایشیا مین بباعث اوسکے زیادہ تر سکونت کرنے بمقام زنجباری بار کہ جسکو سنہ ۱۸۳۲ء مین اوسنے اپنی حکومت کا پایہ تخت قرار دیا او رنیز بباعث عدم لیاقتی اوسکے کارندگان متعینہ مسقط اور اوسکے بیٹے سید ثھوانی کی نہایت تنزلی واقع ہوا اور بارہا اوسکا اختیار صرف بباعث درمیان ہونی سرکار انگریز کے بچ گیا سنہ ۱۸۳۳ء مین وہابیون نے اوسکو دربارہ دینے صرف ... قرون سالانہ بطور خراج کے دیا یا اور سنہ ۱۸۴۵ء مین اوس خراج کو تعداد ... قرون کے ازدیاد کیا منجملہ اوس رقم کے بارہ ہزار واسطے مسقط اور آٹھہ ہزار واسطے سوہار کے قرار پایا اور واضح رہے کہ اوسی وقت مین اوسکی عملداری موقوعہ سواحل مکران پر بھی فارسی خلل انداز ہوتے سواے قبضہ سواحل عرب اور افریقہ کے جزائر ہرمس اور کشم و عوعہ

کوتاہی دربارہ ہم پہونچانے رسد اور دیگر اشیاے ضروری اور رہنما وغیرہ کی اور نیز بہ نسبت کرنے اوسکے عزت مثل اور دیگر خیر خواہان کے نہین کرینگے +

دفعہ ۱۰ درحالیکہ گورنر جنرل فارس سردار متعینہ بندر عباس کو مرتکب کسی قصور کا پاوین تو ایسی صورت مین امام فوراً بعد اطلاعی اس امر کے کسی پس وپیش کے اوس سردار بندر عباس کو موقوف کرکے بجاے اوسکے کسی دوسرے سردار کو حسب تجویز اپنی کہ جو گورنر جنرل فارس کا فرمان بردار ہے مقرر کرکے تعینات کرین کاش کوئی رعایا لارستان وسایا یا اضلاع دیگر فارس یا کسی اضلاع کرمان کا بندر عباس مین جاوے تو ایسی صورتمین بعد اطلاع یا الی سردار اوس ضلع سے سردار بندر عباس اونکو مقام سکونت اصلی پر واپس کردیگا +

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ یہ شرائط ساتہ امام سید سعید خان موجود الوقت اور اوسکے بیٹون کے قرار پاتے ہین اور کاش کسی وقت کوئی دشمن حکومت مسقط کو چھین لے تو وزراے سرکار فارس کی شرائط بالا کی کاربند نرہین گے +

دفعہ ۱۳ تاوقتیکہ بندر عباس اور دونون جزائر مذکورہ بالا یعنی شہر ... مناب اور اوسکے تعلقات بدست امام مسقط کے رہین وہ کسی عہدہ داران سرکار اجنبیٹ کو وہان بجانے دی اور وہ بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کرے کہ خشکی وتری یعنی ہر طرح پر اون مقامات کی محافظت کریگا اور نیز بہ لنگر گاہون مین کہ جسمین جہاز ٹھہر سکتے ہین جہازان لڑائی وغیرہ مہیا کردینگے اور بہ نسبت اس امر کے بھی وعدہ کرین کہ ہر حد مقامات مذکورہ بالا کو دست اندازیان اور عداوتیان اجنبیٹ سے دوستانہ یا مخالفانہ محفوظ رکھینگے

خلیج فارس بقبضہ امام کے کہ جسکو قوم عرب معتقیہ کنارہ مکران مابین جاسک اور یاسین کے مالک
جھگڑالو قرار دیتے ہین واقع ہے بندرعباس اور اوسکے قصبجات باواسے زرلگان شاہ فارس
کو اوسکے قبضہ مین ہین لنگرگاہ گوادر [illegible] کے بھی کہ جسکی نسبت یہ مشہور ہے کہ اوسکا حقوق اون نصیر
خان خلعت سے ملا تھا بقبضہ اوسکے ہے سنہ ۱۸۴۶ء مین حسین خان حاکم فارس مقام فارس نے
ایک فوج بندرعباس پر بنظر چھین لانے زرکشیر کے شیخ سلف ابوسجان سے نائب اور حاکم امام کا تھا
بھیجا چنانچہ امام نے اوسکا عوض بذریعہ تباہ کرنے بشائر کے لینی کو دھمکایا تاوقتیکہ تبدیلی وزارت
بعد وفات محمد شاہ کے وقوع مین نہین آئی امام کا تدارک نہین ہوا سنہ ۱۸۵۴ء مین شاہ فارس نے بندرعباس
اور اوسکے قصبجات کو لے لیا لیکن سنہ ۱۸۵۶ء مین پھر بشرائط کم مفید از سابق کہ جسکا ذکر حاشیہ مین ہے
اونکو بقبضہ امام کے بحال کیا +

اور کوئی جہاز لڑائی یا اور کسی طرح کا یا اشخاص مسلحہ عرب یا کسی قوم اجنب کو بندرعباس یا ملک فارس مین
بارادہ لڑائی یا اور طرح پر قیام اور آنے نہین دینگے +

دفعہ ۱۴ باوجود ان شرائط کے امام مسقط بندرعباس اور مقامات مذکورہ بالا کسی شخص دیگر یا اجنب
کے پاس منتقل کرنیکے مجاز نہین ہین وہ صرف خود قابض رہنے کے مجاز ہین اور ایک کسی قرابت مند کو
کہ جو بموجب ان شرائط کے کاربند ہو واسطے انتظام کے مقرر کردین +

دفعہ ۱۵ سوداگران فارس نے بہ نسبت اس امر کے اطلاع کیا ہے کہ سابق مین ایک ہندوستانی
ٹھیکہ دار متعینہ مسقط نے ایک کارندہ کو بندرعباس مین بھیج کر وہان پر اون اشیاے کے لیے جو بندرعباس
سے ہندوستان اور دیگر مقامات کو روانہ ہوتے محصول مسقط کا لیا حالانکہ کسی ملک مین یہ قاعدہ نہین ہے
کہ ایک مقام کا محصول دوسرے مقام کے لیے کہ جہان پر وہ اسباب بھیجا نہین گیا لیا جاوے جو کہ یہ کارروائی
محض خلاف ضابطہ اور رواج کے ہے اسلیے امام آیندہ کو ایسی کارروائی خلاف ضابطہ واقع ہونے نہ دین
اور سواے اوس محصول کے کہ جو شیخ سلف اشیاے آمدنی و روانگی پر لیا کرتے تھے اور کوئی محصول نلین +

دفعہ ۱۶ جو اشیاے سوداگری کہ جزیرہ کشم مین روکی جاوے وہ بندرعباس مین لاکر باہم اونکے [illegible] کنندگان
کی معرفت حاجی عبدالمجید ملک التجار مقام بشائر کے تقسیم ہو کر اونکی رسید حاصل کر کے طہران
کو بھیجدی جاوے +

واضح رہے کہ یہ جمع چھ ہزار سکہ تومان سے سولہ ہزار سالانہ بیسی کیے گئے اور جزائر ہرمس
قشم قبضہ موروثی امام کا فارس کو دیدی گئی سنه ۱۸۵۵ع مین امام نے از روے عہد و پیمان نمبر ۵۹ او
کے سرکار انگریزی کو کوریہ اور جزائر موریہ موقوعہ جانب جنوب سواحل عرب کے دیدیا اور
وہی جزائر صرف بباعث خزانہ ( ) جواب اونمین برآمد ہوتا ہے قیمتی ہین سنه ۱۸۵۶ع
مین سید سعید نے جان بحق تسلیم کیا سنه ۱۸۴۴ع مین اوسنے ارادہ دربارہ مقرر کرنے اپنی بیٹی
سید خلید اور سید ثوانی کو بجاے اپنی حکومت افریقیہ اور ایشیا پر ظاہر کرکے اونکو اپنا نائب مقرر
کیا تھا اور بموجب اوسکے سید ثوانی بعد وفات اپنے باپ کے جاے نشین حکومت مسقط
کا ہوا بلحاظ اپنے جاے نشینی اور پر عہدہ سرداری ملک اوہان کے اوسنے دعوی حکومت زنزی بار
پیہ کیا اور اس دعوی کو بزور لڑائی کے مستحکم کرنے کی طیاری کی چنانچہ تصفیہ جس قضیہ کا منحصر
اوپر تجاویز لارڈ کیننگ صاحب کے ہوا اور لارڈ صاحب موصوف نے از روے عہد و پیمان
نمبری ۵۹ کے یہ تصفیہ کیا کہ زنزی بار مسقط سے آزاد رہکر چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج دیا کرے
سنه ۱۸۶۱ع مین ایک عہد و پیمان نمبری ۶۰ ساتھ امام کے دربارہ طیاری تار برقی اوسکی حکومت
عرب اور کران مین قرار پایا ❊

واضح رہے کہ حاکم حال مسقط کا حسب مندرجہ بالا از خاندان احمد بن سعید حاکم سوہار کے کہ جو
سنه ۱۸۰۴ع مین مر گیا کہ جو فارسیون نکال کر امام اول مسقط کا ہوا ہین سید عیش والی سوہار کرتے
اپنی بھتیجے سید سعید کو حکومت مسقط مین کارسازی سے تغیر کرنے کا ارادہ کیا تھا سنه ۱۸۰۹ع مین
مارا گیا اور اوسکا خاندان اپنی وراثت سے محروم ہوا سنه ۱۸۲۰ع مین اوسکا پوتا سید حمود بن
ازن بھائی خالازاد سید سعید نے اوسکی غیر حاضری مقام زنزی بار سے موقع پاکر سوہار
قبضہ پھر حاصل کرلیا اور امام سے زبردستی دیگر اضلاع کو بھی بشرط اداے خراج کے تقبض
اپنے بحال کروایا واضح رہے کہ اوسکی ہر دل عزیزی اوہان مین خوب تھی اور غالب تھا کہ اگر
سرکار انگریزی درمیانی ہوتی تو وہ قبضہ مسقط کو پراگندہ کردیتا چنانچہ سنه ۱۸۲۹ع مین باہم سید
سعید اور سید حمود کی معرفت رزیڈنٹ خلیج فارس کے میل ہوا اور ایک عہد و پیمان نمبری ۶۱
باہم اوسنکے کہ جسکی روسے اون لوگون نے وعدہ بہ نسبت باز آنے ظلم اور بدعت باہمی

کیا اور نیز بہ نسبت اس امر کے وعدہ کیا کہ ایک دوسرے کی عملداری مین کار تجارت اور آمدرفت بلا زوال اور بے روک ٹوک کے ہوا کریگی قرار پایا اور امام نے بہ نسبت اس امر کے بہی وعدہ کیا کہ درصورتیکہ کوئی غنیم سردار سوہار پر حملہ کرے تو اوسوقت مین وہ اوسکی مدد کریگا ✤

واضح رہے کہ اقرار نامہ ہذا سے سردار سوہار آزاد ہوا جو کہ اقرار نامہ عام دربارۂ ممانعت سوداگری غلامان بمقام خلیج فارس مین قبل از دوستی سوہار اور مسقط کے قائم ہوا تھا اسلیے اور کوئی اقرار نامہ اسمین ساتھ سید جمود کے نہین قرار پایا تھا چنانچہ ۱۸۴۸ء مین ایک اقرار نامہ نمبر ۶۲ ساتھ اوسکے مثل اون اقرار نامون کے جو اور سرکارون کے ساتھ دربارۂ ممانعت سوداگری غلامان کے قرار پائی تہی ۲۳ مئی ۱۸۴۹ء کو ساتھ اوسکے یعنی سید سیف کے کہ جو اوسوقت قابض حکومت تھا قرار پایا سید سیف کو کہ جسنے اوسکی باپ کی حکومت کو چھین لیا تھا اوسنے جلد مارڈالا اوسی عہدنامہ مین جو ۱۸۳۹ء مین باہم مسقط اور سوہار کے قرار پایا تھا کوئی دفعہ ایسا نہین مندرج تھا کہ جسکی روسے سرکار انگریز احتیاطاً اون شرائط کی ذمہ داری خود کرتی مگر طریقہ رسمی کہ جسکی روسے اوسکی تحریر ہوئی تہی واسطے کاربندی ہر دو فریق کی زاندازکافی متصور تہی باوجود اسکے کہ سید ثھوانی جو ہنگام عدم موجودگی اپنے باپ کے بمقام زنزیبار کے حکومت مسقط کی کررہا تھا فریب سے بحیلہ مشورت دوستانہ سید جمود کو گرفتار کرکے سوہار پر براہ خشکی وتری کے محاصرہ کرلیا مگر بہ نسبت لینے قلعہ کے کامیاب نہوکر مسقط کو مع اپنے قیدی کے واپس آیا ۲۳ اپریل ۱۸۵۰ء کے سید جمود بباعث سختی قید کے مرگیا اور اوسکا بھائی سید علیش بارادہ بدلا لینے قتل اپنے بھائی کے آمادہ بجنگ ہوا اور بعد وجوا کے کسیقدر روپئے مین قلعجات دیگر بے لیے مگر امام نے مسقط سے واپس آتے ہوئے جو اسمس کو اپنی طرف بلاکر سید عیش کو شکست دی اور سوہار کو اوس سے نے لیا اور صرف اونسکے اور یہی اونسکو خرچ کو دوسو روپیہ ماہواری مقرر کردیا بعد وفات سید سعید کے اوسکا بیٹا سید ترکی نے کہ جو حاکم سوہار کا تھا کئی مرتبہ قصد دوبارہ کرنے اپنے کو آزاد اپنے بڑے بھائی سید ثھوانی سے اور برپا کرنی فساد کے اومان مین کیا مگر اوسکا قصد پورا نہوا ✤

[1] واضح رہے کہ مشعر تکمیل عہدنامہ ہذا کی پارلیمنٹ سے ایک ایکٹ ۲۶ و ۲۷ وکٹوریا باب ۱۲ ضمیمہ قرار پایا ہے ✤

نمبر ۱۵

ترجمۂ قول نامہ جو از جانب امام مسقط کے ہوا

(ل س)

اقرار نامہ جو مابین سید سلطان دام ظلالہ و سرکار انگریزی دام ممتازہ کے قرار پایا حسب دفعات ذیل ہے *

دفعہ ۱ بباعث درمیانی نواب اعتماد الدولہ مرزا مہدی علی خان بہادر ہوشیار جنگ کے اس قول نامہ مین کسیطرحکا فرق نہین ہوگا *

دفعہ ۲ نواب مذکور کی تقریر سے ہماری طبیعت دربارہ ترقی دوستی اوس سرکار کے نہایت مائل ہے اور آج سے آیندہ کو دوست اوس سرکار کا سرکار ہذا کا دوست متصور ہوگا علی ہذا القیاس دوست سرکار کا اوس سرکار کا ہذا کا دوست متصور ہوگا اور دشمن سرکار ہذا کا اوس سرکار کا دشمن اور دشمن اوس سرکار کا سرکار ہذا کا دشمن متصور ہوگا *

دفعہ ۳ جوکہ اکثر درخواست از جانب قوم فرانسیس اور ڈنمارک کے دربارہ تعین کرنے ایک کارخانہ یعنے اختیار کرنے قیام خواہ بمقام مسقط یا گون رون کے یا اور کسی لنگرگاہ موقوعہ عملداری سرکار ہذا کی آتین ہین اسلیے یہ لکھا جاتا ہے کہ تا وقتیکہ باہم اونکے اور سرکار انگریز کمپنی کے لڑائی رہیگی بلحاظ دوستی سرکار کمپنی کے وے لوگ ہماری عملداری مین نہین آنے پاوینگے اور نہ کسی زمین موقوعہ عملداری سرکار ہذا مین قیام کرنے پاوینگے *

دفعہ ۴ جوکہ ایک شخص از قوم فرانسیس کئی برسون سے ہماری ملازمت مین ہے اور بالفعل ہماری ایک جہاز کا کمانیر ہوکر جزیرہ مارشس کو گیا ہے اسواسطے ہم اقرار کرتے ہین کہ اوسکے واپس آنے پر ہم اپنی ملازمت سے اوسکو خارج کرکے یہانسے نکلوا دینگے *

دفعہ ۵ درحالیکہ کوئی جہاز فرانسیس کا مسقط مین آوے تو وہ اوس کھاڑی ہی مین داخل نہین ہونے پاویگا کہ جسمین جہاز انگریزون کے ہون بلکہ باہر رہیگا اور درصورتیکہ باہم جہاز فرانسیس اور انگریز کے یہان پر مخالفت ہو تو اوسصورت مین فوج سرکار ہذا متعینہ خشکی و تری اور نیز ملازمان

سرکار ہذا اوس مخالفت مین شریک انگریزون کے ہونگے لیکن اوس پار سمندر کے ہم مداخلت
نہین کر سکتے +

دفعہ ۶ اگر کوئی جہاز یا جہازہای انگلش کے ٹوٹ جاوین تو ایسی صورت مین ازجانب سرکار ہذا اونکی
ہر طرح کی مدد اور آسائش ہوگی اور اونکا کوئی اسباب پکڑا نہین جاویگا +

دفعہ ۷ جسوقت کہ انگلش ارادہ تعین کرنے ایک کارخانہ کا بمقام عباسی یا گون رون کی کرین
تو ہم بلاعذر اوسکے قلعہ بندی کروا کر توپ وغیرہ اوسپر چڑہوا دیوین گے جسقدر وہ کہین گے اور
پچاس یا پچاسی انگریز معہ سات آٹھہ سو انگریزی سپاہی کے وہانپر سکونت اختیار کرین اور
بقیہ کی نسبت شرح محصول اشیاے خریدنی و فروختنی کے اوسیطرحپر قائم کیا جاویگا کہ جو بصرہ
اور ابوشہر مین ہے +

محررہ تاریخ اول جمادی الاول ۱۲۱۳ ہجری یعنے ۱۲ اکتوبر ۱۷۹۸ء +

(ل س)

نمبر ۵۲

ترجمہ اوس اقرارنامہ کا جو باہم امام سرکار اومان کے

اور کپتان جان ملکیم صاحب بہادر ایلچی ازجانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل کے بتاریخ ۱۸ شعبان ۱۲۱۳ ہجری
مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۰۰ء قرار پایا حسب ذیل ہے +

دفعہ ۱ واضح رہے کہ قول نامہ قرارداد باہم امام اومان اور مہدی علی خان بہادر کے مستحکم
اور جاری رہیگا +

دفعہ ۲ جو کہ واہیات چیزین دربارۂ ارادہ خلل اندازی اور پیدا کرنے نفاق باہم ہردو
سرکار کے بہت گرم ہو رہی ہین یہان تک کہ (رایٹ آنریبل گورنر جنرل ارل مارنگٹن صاحب کے
لیے) سے کے پاس تحریر بہ نسبت اس امر کے ہوئی ہے اسلیے ہم بفکر دوستی چاہتے ہین کہ منظر دفعہ
کرنے ایسی برائیون کو آیندہ کے لیے اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ایک رئیس
از قوم انگلش کے ازجانب آنریبل کمپنی کے ہمیشہ لنگرگاہ مسقط مین مقیم رہیگا اور وہ بطور ایجنٹ کے

کہ جسکی معرفت جملہ نوشت وخواند وغیرہ کی کارروائی باہم ہر دو سرکار کے ہوگی رہیگا تاکہ حرکات ہر سرکار کی بخوبی اور ٹھیک ٹھیک ظاہر ہون اور تاکہ اون شخصون کو کہ جنکی آرزو ہمیشہ بہ نسبت ترقی فساد کے رہتی ہے موقع نہ ملے بلکہ ہر دو سرکار کی دوستی تاقیامت اگردش نصف النہار کی بے زوال رہے +

مہر بموجودگی ہماری

دستخط جان ملکم صاحب

(ل س)

ایلچی

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا پر منظوری گورنر جنرل کی باجلاس کونسل بتاریخ ۲۲ اپریل ۱۸۰۱ء کی ہوئی

نمبر ۵۳

ترجمہ

+

بسم اللہ الرحمن الرحیم | بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیل اون درخواستون کی جو کپتان مورسن بی صاحب | جواب اون درخواستون پر جو کپتان مورسن بی

کمانیر جہاز بمبئی نے ۹ ذیحجہ ۱۲۳۷ ہجری مطابق ۲۷ | صاحب نے ازجانب گورنر سر رابرٹ فارقوہر

اگست ۱۸۲۲ء کے جزیرہ ماریشس سے مستدعی | صاحب بہادر دام حشمتہ کے کیا حسب ذیل ہے

مین پہونچکر ازجانب گورنر سر رابرٹ فارقوہر بہادر

کے کیا حسب ذیل ہے +

سوال ۱ آپ یعنی امام اپنی حکومت کے | جواب ۱ سال گذشتہ مین ہمنے دربارہ انسداد

جملہ بلاد مین کو دربارہ انسداد فروختگی غلامان کی | بہ نسبت فروخت غلامان کے

بدست مسمی جملہ قومون کے ہدایت کیجیے + | مرقوم کے اپنے نوابعون کو لکھا ہے اور پھر اس

بارہ مین اونکو ہدایت کرینگے +

درخواست ۲ آپ اپنے جملہ افسران متعینہ عملداری | جواب ۲ ہم احکام بنام جملہ افسران متعینہ عملداری

اپنی کے وزنزی بار و دیگر مقامات کے نام احکام اپنی کے بہ نسبت اس امر کے جاری کرینگے

بنسبت اس امر کے جاری کیجیے کہ اگر وے کسی جہاز عرب کو غلامان کو بنظر لیجانے علاقہ

کسی شخص کو جہاز عرب مین بنظر لیجانے عملداری مسیحین مسیحین خرید کرتے ہوئے پاوین تو وے اوسکو

مین غلامان کو خرید کرتے ہوئے پاوین تو وے فوراً گرفتار کرکے اہالیان اوسکے کو سزا دیوین

یعنے افسران مذکور بالا اوس جہاز کو معہ مال محمولہ گرفتار چاہیے وہ جزیرہ مداگاسکر کے ہی سے لیے ہون

کرکے ناخدا یعنے کمانیر جہاز کو معہ غلامی وغیرہ

کے واسطے سزا پانے کے آپ کے پاس

بھیجدیوین +

درخواست ایسے جہاز کے گروہ پر جو خصوصاً جواب ہم اپنے افسران کو ہدایت کردیوینگے

غلامان کو ممالک مسیحی مین لیجاتے ہین نیز فرما بلکہ اپنی عملداری مین مشتہر کرادیوینگے کہ ایسے جہاز

سے ہے کہ جب وہ کسی لنگرگاہ عرب کو واپس آوین کے گروہ کو کہ جو غلامان کو ملک مسیحی مین واسطے

تو اوس امر کی اطلاع گورنر لنگرگاہ کو دیوین تاکہ فروخت کے لیجاتے ہین لازم ہے کہ جب

وہ کمانیر ایسے جہاز کو سزا دیوے اور اگر وہ نہیں کسی لنگرگاہ عرب کو واپس آوین تو اوس ماجرے

اطلاع مین گروہ مذکور کوتاہی کرینگے تو وہ سزایاب کی اطلاع گورنر لنگرگاہ کو کردیوین تاکہ وہ کمانیر ادر

ہونگے + جہاز کو سزا دیوے ورنہ اونکی سزا دہی واسطے

اخفاے واردات کے ہوگی +

درخواست حضور ایک حکم تحریری اپنی طرف سے جواب ہم ایک حکم حسب مرضی تمہاری دربارہ

بنام گورنر زنزی بار اور دیگر گورنران اوس سمت کے اجازت سکونت ایک شخص کی از جانب تمہارے

باین مضمون ہمکو عنایت کیجیے کہ دے از جانب بمقام زنزی بار یا اور کسی مقام قرب وجوار مین واسطے

ہمارے ایک شخص کو کسی مقام موقوعہ اون ممالک حاصل کرنے خبر کسی جہاز کی جو غلامان کو ملک مسیحی

مین کہ جہان ہم مناسب سمجھین سکونت کرنے کی مین لیجاوین تمکو دیا اور وہ حکم تمہارے پاس معرفت

اجازت دیوین اور نیز ایک مقام ہمکو واسطے عزیز القدر کپتان ہارس .بی صاحب کے

سکونت کے دیوین تاکہ وہان سے ہم خبر بابت پہونچیگا +

کسی جہاز کے جو غلامان کو ممالک مسیحی مین لیجاتے ہون

حاصل کرین +

درخواست آپ ایک اجازت نامہ تحریری **جواب** ایک اجازت نامہ تحریری حسب درخواست
بہ نسبت اس امر کے ہمکو عنایت کیجیے کہ تاریخ تمہاری مشعر مجاز ہونے تمہارے چار مہینے بعد از
تحریر اجازت نامہ مذکور سے چار مہینے کے بعد اگر تاریخ تحریر کے واسطے گرفتاری اون جہازون کی
کسی جہاز کو ہم غلامان کو ملک مین بیچنے کے کہ جو غلامان کو ملک مسیحی مین بیچنے کے لیے لیجاتے
لیے لیجاتے ہوتے پاوین تو اوسکو گرفتار کرلینویں ہون معرفت کپتان صاحب مذکور کے تمہارے پاس
پہونچیگا +

درخواست آپ اپنے جملہ گورنران کو بہ نسبت **جواب** ہم اپنے گورنران کو دربارہ دینے پاس
اس امر کے ارقام فرمایئے کہ جسوقت کوئی جہاز ہر جہاز کو بتصریح مقام لنگرگاہ روانگی اور اوس لنگرگاہ
روانہ ہو تو اوس جہاز کو ایک پاس یعنی چالان کے کہ جہان وہ جاوین اور نیز بہ نسبت اس امر
بتصریح نام اوس لنگرگاہ کے کہ جہان سے وہ نکلے کہ تاریخ اجازت نامہ سے مندرجہ دفعہ ۵ چار
ہمراہ بتصریح نام اوس لنگرگاہ کا کہ جہانکو وہ جاوے دیں تا کہ ہماری جہاز اگر کسی مہینے کے بعد تم کسی جہاز کو جو اوسطرف جزیرہ ہذا
جہاز بلا یافتہ پاس کو دیکھین کہ جسمین غلامان واسطے کے شنگرا اور بحر سندھ کے ملین گرفتار کرو اور اگر کوئی جہاز
فروخت کیئے جانے کے ملک مسیحی ہون فوراً اسطرف مقام مذکورہ بالا کے ملے تو وہ مقدمہ بہ جہازان
انگریزی اوسکو گرفتار کرین اور اگر وہ جہاز پاس آوے بشرطیکہ گورنر لنگرگاہ کا پاس واسطے
درمیان جزیرہ ہذا کا شنگرا اور قریب تر یزی بالا اور راہ روانگی تکی اونکے پاس موجود ہو تحریر کرین گے +
کے پکڑی جاوین تو وہ بمقام مسقط کی پکڑ اوین تا کہ
آپ کے ہاتھ سے سزایاب ہون اور اگر جزیرہ
ہذا کا سکر کے اوسطرف اور بحر نالیس مین ملین
تو وہ اونکی گرفتاری خود بیچے جہازان انگریزی
کرلین اور یہ از تاریخ تحریر اجازت نامہ مذکورہ بالا
کے چار مہینے کے بعد جاری متصور ہوگا +

واضح رہے کہ یہان پر چھ جوابات چھ سوالون کے ختم ہوتے +

راقم خاکسار عبدالقاہر بن سید محمد علی ماجد

حسب الحکم اپنے آقا سید سعید بن سید

سلطان بن امام احمد بن سعید البوسعیدے

محررہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ ہجری مطابق ۲۲ ستمبر

۱۸۳۹ء +

دستخط خاکسار سعید بن سلطان بقلم خود +

مہر سعید بن سلطان بن احمد

ترجمہ ایک درخواست ایزاد کہ جو کپتان مورسن بی صاحب نے دربارہ امتناعی فروخت غلامان کے جو جہاز پر ملک مسیحی مین جاتے تھی کیا حسب ذیل ہے +

ایک حد بہ نسبت اس امر کے ضرور معین کرنا چاہیے کہ جہان پر ہم اون جہازان عرب کو کہ جو غلامون کو ملک مسیحی مین لیجاتے ہون چار مہینے بعد از تاریخ باجازت نامہ مندرجہ دفعہ ۵ کے گرفتار کرین اسلیے تصور کرنا چاہیے کہ جملہ جہاز محمولہ غلامان کے جو (کیپ ڈی کالڈام) سے سکوترا سی اور ڈیونک ساٹھہ میل سے اوپر ملین اونکو ہمارے جہاز گرفتار کرلیا کرین اگر وہی جہاز کہ جو باعث تندی ہوا یا اور کسی اتفاق ناگہانی سے حد مذکورہ بالا مین ملین تو وے مستوجب گرفتاری نہین ہونگے +

جواب بہ نسبت ایک درخواست ایزاد کے جو کپتان مورسن بی صاحب نے دربارۂ امتناع فروخت غلامان کے جو جہاز پر ملک مسیحی مین جاتے تھے دیا حسب ذیل ہے +

ہم کپتانان جہاز انگریزی کو اجازت بہ نسبت گرفتاری جملہ جہازان عرب محمولہ غلامان واسطے فروخت بملک مسیحی کے جو (راس ڈی کالڈا) سے باہر اوسطرف سکوترا اور ڈیو سی ساٹھہ میل مین ملین بعد تاریخ اجازت نامہ مذکورۂ دفعہ ۵ کے دستیے مین گروے جہاز کہ جو باعث تندی ہوا یا اور کسی اتفاق ناگہانی سے حد مذکورۂ بالا مین ملین تو وے مستوجب گرفتاری نہین ہونگے +

راقم خاکسار عبدالقاہر بن سید محمد علی ماجد

حسب الحکم اسنے آقا سید سعید بن سعید
سلطان بن امام احمد بن سعید البوسعیدی
محررہ ۲۲ ذیحجہ سنہ ۱۲۳۷ ہجری مطابق ۹۔
ستمبر سنہ ۱۸۲۲ع

ترجمہ خط مشمولہ امام مسقط بنام کپتان
ہمرٹن صاحب کے جو مشعر جو تھی دفعہ
عہدنامہ قرارداده بتاریخ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۲۲ع
باہم کپتان مورس بی صاحب اور
امام مسقط کے بتاریخ ۲۸۔ اگست
سنہ ۱۸۴۵ع کے بھیجا گیا حسب ذیل ہے

بعد سلام نیاز آنکہ سرفرازنامہ آپکا پہونچا اور خیر خواہ اوسکے مضمون سے آگاہ ہوا جو کہ آپنے نسبت اس امر کے تحریر فرمائی ہین کہ آپنی سرکار عالیہ کا ایک خط مشعر اطلاعدہی ہماری بہ نسبت اس امر کے کہ دفعہ چہارم مین اوس عہدنامہ کے جو ہمنے کپتان مورس بی صاحب کے ساتھ سنہ ۱۸۲۲ع مین قرار دیا ہے اوسکے ترجمہ انگریزی مین یہ مندرج ہے کہ ہم اور ہمارے ورثا اور گورنران بہ نسبت گرفتاری اون رعایائے انگریزی کے کہ جو تجارت غلامان کا کرتے ہین مدد دینگے لیکن یہ جملہ عہدنامہ کے ترجمہ عربی مین مندرج نہین ہے پایا مشفق من جو کہ بدانست آپکے عہدنامہ کو تبدیل کرنا مناسب نہین ہے لیکن ہم اور ہمارے ورثا اور گورنران اس امر کو اسنے اوپر فرض تسلیم کرتے ہین کہ دربارہ گرفتاری اون انگریزی رعایا کے کہ جو مصروف بسوداگری غلامان کے ہین ہمکو مدد کرنا لازم ہے اسلیے جو کوئی سرکار کا معززہمنے مدد مانگے ہم مدددہی کرینگے اور آپ اپنی خاص جناب سے ہمکو اطلاع بخشیے فقط زیادہ بخیر ہو
محررہ ۴۔ شعبان سنہ ۱۲۶۱ ہجری
مطابق ۱۰ اگست سنہ ۱۸۴۵ع

نمبر ۵۴

عہدنامہ سوداگری جو باہم ملکہ معظمہ یونائیٹڈ کنگڈم گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور سلطان سید
سعید بن سلطان امام مسقط کے قرار پایا حسب ذیل ہے ✤

دیباچہ

جوکہ ملکہ معظمہ یونائیٹڈ کنگڈم گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور عالی القاب سلطان مسقط اور اوسکے قرب
جوار کی یہ آرزو ہے کہ وہ دوستی جو فی الحال باہم اونکے واقع ہے قائم بلکہ مستحکم اور مضبوط
ہو جاوے اور نیز یہ کہ از روے ایک عہد و پیمان کے کار تجارت کا بھی باہم اونکے رعایا کے خوب
ترقی پاوے اور عالی القاب سلطان مسقط کی بھی آرزو ہے کہ عہدنامجات جو سلطان موصوف نے
دربارہ انسداد سوداگری غلامان بیچ عملداری اپنی اور قوم مسیحی کی ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۲۲ء کو قرار پایا تھا ایک
طریقہ رسمی مین بخوبی درج ہوا سلیے ہر دو سرکار مذکورہ بالا نے وکلاے مطلق مندرجہ ذیل کو یعنی
رابرٹ کوگن صاحب ایک کپتان جہاز ایسٹ انڈیا کمپنی کے بجانب ملکہ معظمہ مذکور اور یاس
بن ابراہیم اور علی بن ناصر از جانب سلطان مسقط کے مقرر کیا چنانچہ وکلاے مذکورہ بالا نے
بموجب اختیار عطیہ اپنی کے دفعات مندرجہ ذیل کو باتفاق باہمی قرار دیا ✤

دفعہ ۱ واضح رہے کہ رعایا سلطان مسقط مجاز اس امر کی رہیگی کہ عملداری ملکہ معظمہ موصوفہ
ایشیا اور یورپ مین جہان چاہے سکونت کرکے اشیاے سوداگری کا لایا جایا کرین اور اون
عملداری مین وہ اون حقوق کے مستحق رہینگے کہ جو وہان کی اور رعایاے یا باشندہ از قسم
قوم معزز کے ساتھ ہوتے ہین علی ہذا القیاس رعایا ملکہ معظمہ کو بھی اختیار ہے کہ عملداری سلطان
مسقط مین جہان چاہین سکونت کرکے اشیاے سوداگری کا لایا جایا کرین اور وہان وہی وہین
حقوق کے مستحق ہونگے کہ جو اوس مقام کی اور رعایا اور باشندہ از قوم معزز کے ساتھ ہوتا ہے ✤

دفعہ ۲ رعایا انگریزی کو اختیار ہے کہ عملداری سلطان مسقط مین جہان چاہے مکان بازین
خرید و فروخت یا کرایہ وغیرہ پر لین دین اور واضح رہے کہ مکان یا کارخانہ یا اور کوئی مکان رعایا
انگریزی کا یا کسی شخص دیگر کا جو خاص کر بملازمت رعایا سرکار انگریزی مقیمہ حکومت سلطان مسقط کا ہو
بلا رضامندی تا وقتیکہ منظوری کونسل یا ریزیڈنٹ انگریزی کے نہو بلا مرضی مالک مکان کے کسی

حیا یہ تلاشی نہین ہو گی اور شاہ اوسمین کوئی زبردستی کیجائیگا لیکن رزیڈنٹ اور حالیکہ کوئی عہدہ دار
سلطان کا اوسکو ٹھیک سبب کرنے تلاشی کا ظاہر کرے تو کسی شخص کا [illegible] کرنے تلاشی
باتفاق رائے عہدہ داران سلطان مسقط کے ہیجینگے اور اس طرح پر انسداد ظلم و بدعت کا کرینگے

دفعہ ۳ ہر دو فریق باہم اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ ایک دوسری کی عملداری مین جہان بسلسلے
بباعث کار تجارت کے اسکے افسرونکی ضرورت ہو کونسل مقرر ہو کر سکونت اختیار کرین گے
اور اون کونسلون کا قیام اوس ملک مین ہمیشہ اوسی بنیاد پر ہوگا جو معزز قومون کی کونسلون
کے لیے ہے اور ہر دو سرکار اس امر کا بھی اقرار کرتی ہین کہ ایک دوسرے کی رعایا ایک دوسرے
کے محکمہ مین ملازمت کرینگے مگر ایسی رعایا قبل از شروع کرنے کام ملازمت کے اپنے
بادشاہ کی منظوری حاصل کرلیا کریگی [illegible] رعایا کرینگی عہدہ دار کی ایک [illegible] ساکن عملداری سرکار دیگر مین ہے
اونہین حقوق اور خاطرداری کا مستحق ہوگا کہ جو دوسرے ملکون کی عہدہ داران اوس قسم
کے ہین ❊

دفعہ ۴ اون رعایا سلطان مسقط پر کہ جو بملازمت رعایا انگریز مقیمہ اونکی عملداری مین ہین
اوسی طرح کی محافظت کیجاویگی کہ جیسے خاص رعایا انگریزی کے ساتھ کیجاتی ہو لیکن اگر ایسی
رعایا سلطان مسقط کے مرتکب کسی ایسے جرم کی ہونگی کہ جو از روے قانون مستوجب
سزا ہو تو اوس صورت مین ہین وہ ملازمت انگریزی سے موقوف ہو کر افسران سلطان
مسقط کے سپرد کر دیے جاوینگے ❊

دفعہ ۵ حکام سلطان مسقط کے اون قضیون مین جو باہم رعایا انگریز اور کسی باشندہ
از قوم مسیحی کے واقع ہو دست اندازی نہین کرینگے درصورتیکہ کوئی نفاق باہم رعایا سلطان
مسقط اور رعایا انگریزی کے واقع ہو کہ جسمین رعایا سلطان مسقط کا مدعی ہو تو وہ مقدمہ باجلاس
کونسل انگریزی یعنے رزیڈنٹ کے پیش ہو کر فیصل ہوگا لیکن کاش رعایا انگریزی مدعی ہو اور
رعایاے سلطان مسقط یا اور کوئی از قوم اسلام کی مدعا علیہ ہو تو وہ مقدمہ باجلاس حکام سلطان مسقط
کے یا اور کسی شخص کے اجلاس مین کہ جسکو سلطان ممدوح قرار دین پیش ہوگا مگر ایسی مقدمہ کی
کارروائی بلا حاضری رزیڈنٹ انگریزی یا کونسل کے یا اور کوئی شخص متعینہ ازجانب اونکی کے کہ جو

دربارہ مین یا اونمین کہ جہان احتمال مقدمہ کا قرار پاوے موجود ہوگا نہین ہوسکتے اور اون مقدمات مین جو باہم رعایا انگریزی اور رعایا سلطان مسقط کی باجلاس کونسل انگریزی یا اور کسی حکام مذکور بالا کے فیصل ہو گواہی اون شخصون کی کہ جنہون نے جھوٹا اظہار دیا ہو قابل پذیرائی نہین ہوگی ✣

دفعہ ۶ جایداد اوس رعایا انگریزی کی کہ جو عملداری سلطان مسقط مین مرجاوے خواہ اوس رعایا سلطان مسقط کا کہ جو عملداری انگریزی مین مرجاوے سپرد وثناے خواہ کارندگان یا گماشتہ متوفی کی ہو درصورت نہونے کسی وارث یا کارندہ یا گماشتہ کے سپرد رزیڈنٹ اوس سرکار کے کہ جسکی وہ رعایا ہو ہوگی

دفعہ ۷ درحالیکہ کوئی رعایا انگریزی کا دیوالہ عملداری سلطان مسقط مین نکلجاوے تو اوسکو تمیز اوس دیوالیے کی کل جایداد کی بپیر کونسل یا رزیڈنٹ انگریزی قابض ہوکر اوسکو اوسکے قرضداروں مین تقسیم کردیوین گے اور واضح رہے کہ بعد ہونے اس کارروائی کے شخص دیوالیے کی نسبت کل زر قرضہ کا ادا ہوجانا متصور ہوگا اور بابعد دربارہ ادا کرنے بقیہ قرض کے اوسپر کسیطرحکا محاسبہ نہ کیا جایگا اور نہ اوسکی کوئی جائداد جو بعد دیوالیے کی وہ پیدا کرے اوس قرضہ کی دینداری متصور کیجاویگی لیکن کونسل انگریزی یا رزیڈنٹ کو چاہیے کہ ایسی حالت مین بنظر ادا ے زر قرضہ کے دیوالیے کی اوس جائداد کو جو اور کسی ملک مین ہو برآمد کرنے مین ونیز دربارہ تحقیقات اس امر کی کہ شخص دیوالیا کی کل جایداد جو اوسکے قبضہ مین تھی آگئی اور اوسمین سے کچھ باقی نہین رہی خوب جانفشانی کرین گے

دفعہ ۸ درحالیکہ کوئی رعایا سلطان مسقط بہ نسبت ادا ے زر قرضہ یا فتنی رعایا انگریزی کی کسیطرحکا حیلہ حوالہ یا رد و قدح کرے تو اوس صورت مین عہدہ داران سلطان موصوف کے دربارہ دلوانے قرض مذکور الصدر کی مدد کرین گے علی ہذا القیاس کونسل انگریزی یا رزیڈنٹ بھی دربارہ دلوادینے قرضہ کے جو رعایا سرکار انگریزی سے رعایا سلطان مسقط کو یافتنی ہو مدد کرین گے ✣

دفعہ ۹ جملہ اشیاے و پیداوار زمین وغیرہ پر جو عملداری سرکار انگریزی سے عملداری سلطان مسقط مین آوے پانچ روپیہ سیکڑہ سے زیادہ محصول نلیا جاوے اور مخفی نرہے کہ محصول مذکورہ بالا جملہ مطالبہ کے لیے جو بہ نسبت محصول اشیاے آمدنی و روانگی و چونگی ونیز دیگر محصول ہاے جو بسرکار سے جہازان وغیرہ مین آتے جاتے ہین کافی متصور ہوگا اور بہ نسبت اون اشیاے کے جو فروخت ہونے سے بجکر جہاز پر رہ جاوے کچھ محصول نہین لیا جاویگا اور نہ اوپر اون اشیاے کے

کہ جو بابعد ایک مقام سے دوسرے مقام کو بھیجے جاوین کہ جسکا محصول ایک مرتبہ ادا ہوچکا ہو محصول دوبارہ لیا جاوے بلکہ وہ بلا دینے اور کسی محصول کے فروخت کیے جاوینگے بشرطیکہ محصول مذکورۂ بالا ایک مرتبہ دیے جاتے ہون اور اون جہازان انگریزی پر کہ جو لنگرگاہ سلطان مین بنظر آرام یا دریافت حال بازار کے داخل ہون کچھ محصول لیا نہین جاویگا +

دفعہ ۱۰ واضح رہے کہ دربارہ لانے کوئی جنس عملداری سلطان مین یا لیجانے عملداری مذکور سے ممانعت نہین ہوگی بلکہ کار تجارت مابین عملداری سرکار انگریزی و سلطان مسقط کی بخوبی اور بلا روک ٹوک کے بشرط ادائے محصول قرارداد اوپر اجناس آمدنی کے حسب تتذکرۂ بالا کے جاری رہیگا اور سلطان مسقط یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اپنی عملداری مین سوائے اجناس از قسم ہاتھی دانت اور لاکھہ کے اوسکی عملداری مین بجانب مشرق افریقہ کے لنگرگاہ ٹنگیلنہ سے کہ ساڑھے پانچ درجہ کے قریب واقع ہے لنگرگاہ کوبلہ تک کہ سات درجہ جانب قطر دکھن کے واقع ہے بشمول ہر دو لنگرگاہ کے فروخت ہوتے ہین اور کسی شے کی نسبت کوئی حق فروختگی یا اجارہ نہین کرینگے لیکن دیگر لنگرگاہ اور مقامات موقوعہ عملداری سلطان مین کسیطرحکا اجارہ نہین ہوگا بلکہ رعایائے سرکار انگریزی کو اختیار رہیگا کہ بلا دین اور کسی محصول کے باستثنائے محصول مذکورۂ بالا کے جس سے چاہین خرید و فروخت کیا کرین +

دفعہ ۱۱ کاشش دربارہ قیمت اون اشیائے کی کہ جو سوداگران انگریزی عملداری سلطان مسقط مین لاوین کہ جسپر پانچ روپیہ سیکڑہ محصول لیا جاسے ہے کسیطرحکا قصہ واقع ہو تو ایسی صورت مین تحصیلدار محصول کوئی عہدہ دار ذی اختیار منجانب سلطان مسقط بعوض پانچ روپیہ سیکڑہ محصول کے بیسوان حصہ اون اشیائے کا طلب کرے اور سوداگر کو اوسوقت مین لازم ہوگا کہ بیسوان حصہ مطلوبہ بشرط موقع از روے قسم جنس کے دیدے لیکن اوس سوداگر سے اوسکی باقی اسباب سے یعنے اونیس ۱۹ حصون پر کسی مقام موقوعہ عملداری سلطان مسقط مین کہ جہان وہ لیجاوین اور محصول نہین لیا جاویگا اور اگر تحصیلدار محصول لینے بیسوان حصہ اسباب سے بعوض محصول مذکورۂ بالا کے عذر کرے یا اسباب قابل التقسیم نہو تو اس جھگڑہ کا تصفیہ دو اشخاص قابل پر کہ منجملہ جنکی ایک حسب پسند سوداگر اور دوسرا حسب پسند تحصیلدار محصول کے مقرر ہوگا منحصر کیا جاویگا

اور دو قیمت اون اشیاے کی ٹھہراویگا اور اگر فریقین مختلف الراے ہوین تو ایک پنچ از جانب اونکے
مقرر ہوگا کہ جسکا فیصلہ ناطق متصور ہوگا اور از روے فیصلہ کے جو قیمت اشیاے محمولہ کی پنچ ٹھہراویگا
تحصیل محصول بھی بموجب اوسکے کیجاویگی ✤

دفعہ ۱۲ تین روز تک کوئی سوداگر انگریزی مجاز اونکا نہ ہوگا کہ اسباب اور فروخت کرنے اونکے
نہین ہوگا الا اوسصورت مین کہ قبل انقضاے اوس میعاد کے باہم سوداگر و تحصیلدار چونگی کے بہ نسبت قیمت
اون اشیاے کے تصفیہ ہوچکا ہو اور کاش اندر اوس تین روز کے تحصیلدار محصول دربارۂ تعین کرنے
قیمت اون اجناس کی یکے از ہر دو طریقہ جات مذکورۂ بالا کے قبول نکیا ہو تو ایسی صورت مین حکام
سلطان مسقط بشرط گذرانئے درخواست دربارہ اوسکی کے تحصیلدار محصول سے بہ نسبت تجویز
کرنے محصول یکے از ہر دو طریقہ کے جبراً قبول کرادینگے ✤

دفعہ ۱۳ کاش ملکہ معظمہ انگلشیان یا سلطان مسقط کسی دوسرے ملک کے ساتھ مصروف
بجنگ ہون تو اوسصورت مین رعایا سلطان مسقط خواہ رعایا سرکار انگریزی سواے اشیاے لڑائی
کے اور کوئی جنس سوداگری نہین لیجانے پاوینگے اور اوس مقام یا لنگرگاہ مین کہ جہان محاصرہ
ہوا ہو نہین داخل ہونے پاوینگے ✤

دفعہ ۱۴ کاش کوئی جہاز انگریزی مصیبت زدہ کسی لنگرگاہ موقوعۂ عملداری سلطان مسقط
مین داخل ہووین تو اوسصورت مین عہدہ داران متعینہ اوس لنگرگاہ کو لازم ہے کہ اوس جہاز مصیبت زدہ
کی بخوبی مدد کرین تاکہ وہ جہاز اپنی راہ سفر اختیار کرے اور اگر کوئی جہاز کسی سواحل موقوعۂ عملداری
سلطان مسقط مین شکست ہوجاوے تو اوسصورت مین بھی عہدہ داران سلطان مذکور حتی الامکان
دربارہ برآمد کرنے اسباب محمولہ اوسکے کو خوب مدد دین اور جسقدر کہ مال بچ جاوے وہ اوسکے
مالک کے سپرد کردین علی ہذا القیاس مدد اور حفاظت از جانب سرکار انگریزی کے بھی
درحالیکہ جہاز عملداری سلطان مسقط کا ایسی بلا مین گرفتار ہو ہونا چاہیے ✤

دفعہ ۱۵ سلطان مسقط اوس عہدنامہ کو جو باہم اوسکے اور سرکار انگریز کی ۱۰ ستمبر ۱۸۲۲ء کو
نسبت بند کرنے تجارت غلامان مابین عملداری اپنے و ملک مسیحی کے قرار پایا تھا از سرنو قرار دیکر
مستحکم کرتے ہین اور یہ بھی اجازت دیتے ہین کہ بابت ان لڑائی کے ایسٹ انڈیا کمپنی کو اختیار ہے

کہ حسب شرائط مندرجہ عہد و پیمان مذکورہ بالا کے اونکی کارروائی بخوبی اوسی طرح جسطرح کہ رعایا ملکہ معظمہ گریٹ برٹن کی نسبت سے جاری کرین ✤

دفعہ ۱۶ ہر فریق بہ نسبت اس امر کے بھی اقرار کرتے ہین کہ کوئی عبارت مندرجہ عہدنامہ ہذا کسی طرح پر کسی حقوق مین جو رعایا سلطان مسقط کے لیے کار تجارت وغیرہ موقوعہ اندر حدود ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہے خارج یا مضر نہین ہے +

دفعہ ۱۷ واضح رہے کہ منظوری عہدنامہ ہذا کی مقام مسقط یا زنزی بار مین بہت جلد ہوگی غرضکہ بہرحال آج سے ۱۵ مہینے کے اندر ہوجاویگی +

محررہ ۳۱ مئی ۱۸۳۹ء

مطابق ۱۷ ربیع الاول

۱۲۵۵ہجری بمقام جزیرہ

وقصبہ زنزی بار +

اشتہار

جو از جانب سرکار انگریزی کے قبل از منظوری

عہد و پیمان مذکورہ بالا کے ہوا حسب ذیل ہے

دستخط کنندہ یعنی سامول ہنل صاحب بہادر ایک کپتان ایسٹ انڈیا کمپنی اور رزیڈنٹ خلیج فارس کو کہ جو از جانب ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کے براے تبدیل کرنے عبارت منظوری اوس عہدنامہ سوداگری کے کہ جو باہم رابرٹ کوگن صاحب ایک کپتان جہاز از جانب ملکہ معظمہ ممدوحہ کے اور جن مین ابراہیم اور نہایت علی بن ناجر کے بتاریخ ۳۱ مئی ۱۸۳۹ء کے بمقام زنزی بار کے قرار پایا تھا مقرر ہوا ہے ملکہ ممدوح کا یہ حکم ہے کہ بنظر احتیاط عدم فہمیدگی اوس عبارت کی جو عہدنامہ مذکور کے دفعہ ۹ مین مندرج ہے یعنی بجاے عبارت کسی اور محصول سرکاری کے سید محمد ابن سید شرف سے کہ جو از جانب سلطان مسقط کے واسطے تبدیل کرنے منظوری کے مقرر ہوتے ہین بیان کردو کہ عبارت مذکورہ بالا کے معنی اسطرح پر سمجھے جاوینگے یعنی کوئی دوسرا محصول از جانب اس سرکار یا اور کسی حاکم متعلقہ سرکار کے نہین تعین ہوگا

۲۲ - جولائی ۱۸۴۶ء مقام مسقط - دستخط ہنل صاحب +

(ل س)

اشتہار

جواز جانب سرکار مسقط کے قبل از منظوری

عہد وپیمان مذکورۂ بالا کے ہوا حسب ذیل ہے

دستخط کنندہ سید محمد ابن سید شرف کہ جسے سلطان مسقط نے واسطے کرنے تبدیل از جانب خود عبارت مندرجہ دفعہ نہم اوس عہدنامہ سوداگری کو کہ جو بتاریخ ۳۱ - مئی ۱۸۳۹ء باہم رابرٹ کوگن صاحب کپتان از جانب ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آیرلینڈ کے اور حسن بن ابراہیم اور مہابت علی بن ناصر کے از جانب سلطان مسقط بمقام زنزی بار کے قرار پایا تھا تقرر کیا جس عبارت کو ملکہ موصوف نے معرفت ساموئل ہنل صاحب کپتان ایسٹ انڈیا کمپنی اور رزیڈنٹ خلیج فارس کے اسطور پر بنظر غلط فہمی کے تبدیل کروایا یعنی عبارت مندرجہ دفعہ ۹ کی کہ جسمین لکھا ہے کہ کسی طرحکا محصول دیگر سرکار تعین نکرینگی اوس سے مراد ملکہ معظمہ کی یہ ہے کہ کوئی دوسرا محصول سرکار یا کوئی تو تعین اوسکا قائم نہین کرینگا تبدیلی مذکور کو حسب الاختیار عطیہ از جانب سلطان بحق سلطان ممدوح منظور کرتا ہے + محررہ ۲۲ جولائی ۱۸۴۶ء　دستخط سید محمد ابن سید شرف

(ل س)

ترجمہ اوس سارٹیفکٹ کا کہ جو در بارۂ تبدیلی عبارت

مذکورۂ بالا کی ہوا ہے حسب ذیل ہے ++

واضح رہے کہ آج ہم دستخط کنندگان برائے تبدیلی عبارت ایک عہدنامجات کے کہ جو باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آیرلینڈ اور سلطان مسقط کے ۳۱ - مئی ۱۸۳۹ء کو بمقام زنزی بار کے قرار پایا تھا جمع ہوکر سند مذکورۂ بالا کو دیکھکر تبدیلی مطلوبہ عمل مین لاتے اسلیے بشہادت اوسکے ہمنے سارٹیفکٹ ہذا پر اپنے دستخط کرکے مہر کردی + محررہ ۲۲ - جولائی ۱۸۴۶ء بمقام مسقط +

دستخط الیس ہنل صاحب

ل س

سید محمد ابن سید شرف

ل س

ترجمہ منظوری کا جو امام مسقط نے عہدنامہ
سوداگری پر کیا حسب ذیل ہے +

بعد ملاحظہ کے ہمنے دفعات مندرجہ عہدنامہ مذکورہ بالا کو قبول اور منظور کیا اور عہدنامہ مذکورہ ہمارے اور ہمارے جانے نشنیان پر حاوی ہے اور ہم سکو قبول اور منظور ہے نظر بران ہم وعدہ نسبت اس امر کے صدق دلی سے کرتے ہین کہ جملہ شرائط مندرجہ عہد و پیمان مذکورہ بالا کو پورا کرینگے اور نیز یہ کہ اپنے حتی الوسع عہدنامہ ہذا کو کسیطرح باطل اور نامسموع نہین کرینگے اسلیے ہمنے آج بتاریخ ۲۴ جمادی الاول ۱۲۵۶ ہجری کے مطابق ۲۲ جولائی ۱۸۴۰ء کے بمقام لنگرگاہ مسقط کے اپنی مہر اور دستخط اسپر کردی کہ مشتہر ہو +

دستخط سید سعید　　ل س

نمبر ۵۵

ترجمہ اون دفعات کا جو دربارہ بند کرنے
تجارت غلامان غیر قوم کی سید سعید بن سلطان امام
مسقط کے ساتھ قرار پایا حسب ذیل ہے

مین بہ نسبت ایزاد کیے جانے دفعات مندرجہ ذیل کے عہد و پیمان قرارداد کپتان مورس بی صاحب مین خوش اور راضی ہون +

دفعہ ۱　جب کبھی جہاز سرکار کے ملازمون کو کوئی جہاز ہماری رعایا کا کہ جسمین اشتباہ ہونے غلامان کا معلوم ہوا اوسطرف راس دل گاڈوسی بفاصلہ دو درجہ از جانب سمندر جزیرہ سیکوتره سے پسین تک سے ملے تو وہ مجاز اس امر کے ہونگے کہ اوس جہاز کو روک کر اوسکی تلاشی لین

دفعہ ۲　کاش عندالامتحان سکے کوئی جہاز رعایا ہماری کا غلامان مرد اور عورت لیے جاتے ہوئے یا ہر سر حد مذکور کے بیچنے کے لیے پایا جاوے تو اوسصورت مین ملازمان جہاز سرکاری ایسے

جہاز کو پکڑ کر مع اسباب اوسکے کے ضبط کر لین لیکن کاش جہاز مذکور مقام مسطور پر بباعث تبدیلی ہوا یا اور کسی وجہ بے اختیاری سے گیا ہو تو اوس صورت مین گرفتار نہین ہوگا ❊

دفعہ ۴ جو کہ بکری مرد اور عورتون کی خواہ کم سن یا سن رسیدہ کہ جو جزائر آزاد ہین اسلام مذہب کے خلاف ہے اور جو کہ قوم شمالی جزیعنی آزاد مین شامل ہین اسلیے ہم اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ بکری مرد یا عورت از قوم شمالی مثل ڈکیتی سمندر کے متصور کیجاویگی اور آج کی تاریخ سے چار مہینے کے بعد جو شخص مرتکب اوس حرکت یعنی فروختگی کا ہوگا اوسکی سزا واسطے ڈکیتی کے دیجاویگی ❊ محررہ ۱۰ شوال ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۱۷ دسمبر ۱۸۳۹ء

(سعید بن سلطان)

نمبر ۵۶

ترجمہ اقرارنامہ جو باہم ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کے اور سید سعید بن سلطان مسقط کے دربارہ بند کرنے روانگی غلامان سلطان مسقط کی عملداری افریقہ سے

قرار پایا ہے حسب ذیل ہے

جو کہ ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کی بہایت آرزو بہ نسبت اس امر کے ہے کہ روانگی غلامان کی عملداری سلطان مسقط موقوعہ ملک افریقہ سے بند ہوجاوے اسلیے ہر دو فریق مذکورہ بالا نے یہ ارادہ کیا کہ اوس بارہ مین ایک عہد و پیمان سچائی اور مضبوطی کے ساتھ قرار پاوے کہ جس سے یہ کار بالکل بند ہوجاوے نظر بران ملکہ معظمہ ممدوحہ نے کپتان ہمرٹن صاحب متعینہ دربار سلطان مسقط کو بہ نسبت کرنے ایک قول و قرار ساتھ سلطان مذکور کے بجانب اپنے مجاز کیا چنانچہ سید سعید بن سلطان واسطے خود اپنے ورثا اور جانشینان کے اور کپتان ہمرٹن صاحب واسطے ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ اور اوسکے ورثا اور جانشینان کے آپس مین اتفاق کر کے شرائط مندرجہ ذیل کو قائم کیا ہے ❊

دفعہ ۱ ۔ سلطان مسقط بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتے ہین کہ اپنی حکومت افریقہ سے روانگی غلامان کی بہ تنبیہ سخت کے بند کردینگے اور اپنے تو ابعین کے نام احکام بہ نسبت بند کرنے

واضح رہے ٭

محررہ ۱۷ شوال ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۲۸ جولائی ۱۸۶۱ء

دستخط امام بقلم خود ٭

مہر

واضح رہے کہ تکمیل اسکی ہمارے سامنے ہوئی دستخط ایفل جی فری مثل صاحب کپتان جہاز انگریزی موسومۂ جنو

نمبر ۵۹

خط بنام سید ثھوانی بن سعید سلطان مسقط

بمضمون ذیل ہے

مشفق قدردان من ہم آپکو دربارہ اوس نفاق ناپسند کے جو باہم آپکے اور آپکے بھائی حاکم زنزی بار کے واقع ہوا ہے کہ جسکے تصفیہ کے لیے آپ نے منجانب ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند کی منظور کیا ہے تحریر کرتے ہین جو کہ ہمکو خیال اوس دوستی کا ہے کہ ہمیشہ باہم سرکار ملکہ معظمہ و سرکار اومان و زنزی بار کے قائم ہے و نیز ہماری آرزو دربارہ روکنے لڑائی ایسی کے اسلیے ہمنے پنچایت قرارداد آپکو منظور کیا اور بغرض حاصل کرنے بخوبی وقفیت نسبت جملہ امورات متنازعہ کے سرکار بمبئی کو ہدایت بہ نسبت اس امر کے کیا ہے کہ واسطے کرنے تحقیقات ضروری کے ایک افسر مسقط اور زنزی بار کو بھیجا جاوے چنانچہ برگڈیر کوگلن صاحب کہ جسکی انصاف و ہوشیاری اور عدم طرفداری پر گورنمنٹ ہند نہایت اعتبار رکھتی ہے واسطے اوس کام کے مامور کیے گئے اور برگڈیر کوگلن صاحب مذکور نے جملہ امورات تنقیح طلب باہم آپ اور اپنے بھائی کے نسبت ایک پوری اور صاف کیفیت گذرانی اور مین نے ہر امر تنقیح طلب پر بخوبی غور کر کے تصفیہ اوسکا حسب ذیل کیا ہے ٭

اول سید مجید زنزی بار اور اپنے بھائی متوفی سید سعید کی حکومت موقوعۂ افریقہ کا حاکم گردانے جاوین ٭

دوم حاکم زنزی بار چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج حاکم مسقط کو دیا کرین ٭

سوم سیّد مجید سید ثنوا نے کو دو سال گذشتہ کی بقایا یعنے اسی ہزار روپیہ ادا کرنا ہین
ہم نہایت خوش ہین کہ شرائط ہدایات دونون صاحبون کے لیے واجبی اور معقول ہین اور جو کہ آپ نے
دیدہ و دانستہ اور صدق دلی سے ہماری پنچایت کو منظور کیا ہے اسلیے ہمکو امید ہے کہ آپ
بایمانداری اور خوشی اوسپر قائم رہینگے اور تعمیل اونکی بلا توقف ظہور مین آویگی —
واضح رہے کہ وہ چالیس ہزار روپیہ علامت تابعداری زنزی بار کی بہ نسبت مسقط کے نہین
متصور ہوگی اور نہ یہہ باہم آپ اور اپنے بھائی سیّد مجید کے صرف بطور انتظام ذاتی کے
تصور ہوگا بلکہ یہہ انتظام آپ دونون صاحبون کے جانشینان پر بھی حاوی رہیگا اور ہمیشہ
کے لیے پایدار متصور ہوگا اور حاکم مسقط جملہ مطالبہ زنزی بار سے آزادی اور دونون وراثتون کی ناہمواری
کہ جو آپ کے والد سید سعید دوست معزز سرکار انگریز سے نکلی تھی ٹھیک ہوگئی چنانچہ
آپ سے دونون وراثت الگ اور متفرق متصور ہونگی اور راقم دوست صادق اور خیرخواہ
دستخط کننگ صاحب مقام کلکتہ
یعنے فورٹ ولیم ۲۔ اپریل سنہ ۱۸۶۱ع

ترجمہ خط بنام عالی القاب لارڈ کننگ صاحب
گورنر جنرل کشور ہند

بعد سلام و نیاز آنکہ ایک نہایت خوشوقت مین ہم ورودگی آپ کے خط معزز سے سرفراز
ہوکر اوسکے مضمون سے نہایت ممنون ہوئے آپ نے جو کچھہ ارقام فرمایا ہے
علی الخصوص وہ فیصلہ جو آپ نے باہم ہمارے اور ہمارے بھائی مجید کے کیا ہے نہایت
دلپذیر ہے اور ہم اوسکو بدل وجان تسلیم کرتے ہین اور ہم اوس تاسف کا جو ہمکو بوجہ تکلیف
آپ کے ہے بیان نہین کرسکتے اور نہ ہم آپ کی شفقت کی جو اس معاملہ مین ظہور مین
آئی تعریف کرسکتے اور آپ کی اس جانفشانی پر جو واسطے ہمارے کی بے شکر خدا کو بھیجتے
ہین اور دعا گو بہ نسبت اس امر کے ہین کہ آپ کی نیک نیتی کا اجر خداوند تعالے سے ملے
اور نیز یہہ کہ آپ کبھی ہماری دستگیری اور اعانت سے باز نہ آوین ہم اس امر کی بھی دعا
مانگتے ہین کہ ہماری محبت سچی سرکار انگریزی کے ساتھہ ہمیشہ رہے بلکہ ترقی پاتی جاوے اور

تیز آپکی محبت عالیہ ہمیر رہے اور فکر ہماری ہمیشہ رہے اور ہم اوس سے کبھی محروم نہوویں اور سبب اپنے بھائی مجید کے ہم خدا سے یہہ دعا مانگتے ہین کہ ہماری حین حیات مین سوا سے مہربانی اور اچھی نیت کے ہماری جانب سے اوسکے حق مین اور کوئی بات نہ پائی جاوے غرضکہ ہم آپکے نسبت کے تعمیل مین نہایت توقع رکھتے ہین اور درحالیکہ کوئی کام آپ کا قابل تعمیل اس عزیز آپ کے ہو صرف آپکی جانب سے اشارہ کافی ہوگا کہ جسکی تعمیل کو ہم اپنا فخر متصور کرینگے دعاے اخیر ہماری یہہ ہے کہ آپ کا مرتبہ اور تندرستی قائم رہے زیادہ سلام —

رقیمۂ نیاز آپ کا دوست خیرخواہ بندۂ خدا
کہ عنایت کنندہ جملہ بہتری کا ہے

دستخط ثھوانی بن سعید بن سلطان (ل س)

محررہ ۴ - ذیقعدہ ۱۲۸۰ ہجری

مطابق ۱۵ مئی ۱۸۶۴ء

نمبر ۶

اقرارنامہ جو باہم سرکار انگریزی اور سید ثھوانی بن سعید بن سلطان سلطان مسقط کے دربارہ بنانے تار برقی پیچ عملداری اوسکی موقوعۂ عرب اور مکران کے قرار پایا حسب ذیل ہے

دفعہ ۱ سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ کسی ملک عملداری سلطان موصوف موقوعہ عرب اور مکران مین جس مقام پر اپنی آسایش سمجھین ایک یا زیادہ تار برقی اور اسٹیشن وغیرہ تار برقی کے طیار کروائین —

دفعہ ۲ قیمت لوازمات تار برقی ومحصول اوترائی ومزدوری کرایہ مکان وقیمت رسد وغیرہ کی ازجانب سرکار انگریز کے دیجاویگی اور اونکو اختیار ہے کہ حسب آسایش اپنی رسد اور مزدور وغیرہ کا بندوبست بطور خود کرلین اور سلطان مسقط بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ اوسکے مہیا کرنے مین کسیطرح کی خلل اندازی نہین کیجاویگی بلکہ برعکس اسکے ازجانب

سلطان اونکی ہر طرح کی مدد اور محافظت کیجاویگی —

دفعہ ۳ سلطان مسقط حتے الامکان تار برقی اور اوسکے اسٹیشنون کی اور نیز اون شخصون کی جو اوسکی طیاری اور کارروائی مین مصروف رہینگے محافظت کرینگے —

دفعہ ۴ کاش باہم ملازمان ٹیلی گراف اور رعایای سلطان مین قریب عرب کے کسیطرح کا نفاق پیدا ہو تو اوس صورت مین بشرطیکہ تصفیہ اوس مکان کا موقع پر بخوبی نہو سکے وہ مقدمہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ مسقط کے پاس بھیجا جاویگا —

دفعہ ۵ علی ہذا القیاس کاش باہم ملازمان ٹیلی گراف اور رعایا سلطان مسقط ساکن مکران مین کسیطرح کا نفاق پیدا ہو تو اوس صورت مین بشرطیکہ تصفیہ اوس نفاق کا موقع پر بخوبی نہوسکے تو وہ مقدمہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ گوادر کے پاس بھیجا جاویگا + —

دفعہ ۶ واضح رہے کہ یہہ اقرارنامہ مع کوئی دفعات جو مابعد اسکے ایزاد کی جاوین بشرط منظوری سرکار انگریز کے قابل التعمیل متصور ہوگا محررہ ۱۹ - جنوری ۱۸۶۵ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۲۸۱ ہجری روز چہارشنبہ مقام مسقط —

دستخط ہربرٹ ڈس برو لفٹننٹ کرنیل رزیڈنٹ سرکار
انگریزی متعینہ مسقط از جانب سرکار انگریزی

نمبر ۶۱

ترجمہ ایک عہد و پیمان صلح کا جو باہم سید سعید بن سلطان
امام مسقط اور سید جمعو سردار سوہار کے
قرار پایا مضمون ذیل ہے

حمد ہے اوس باری تعالے کو کہ جسنے صلح کو ذریعہ تصفیہ کرنے معاملات انسان کا قرار دیا ہے اور نیز حمد ہے اوس خالق کو جو باہم مخلوق کے دوستی کی ترقی کرتا ہے —

غرض تحریر اس کاغذ اور ان الفاظ صدق کی یہہ ہے کہ باہم سید سعید بیٹا سید سلطان امام مسقط اور آنریبل سید جمعو بیٹا سید ازن سردار سوہار کے معرفت کپتان ہنل صاحب رزیڈنٹ انگریزی متعینہ خلیج فارس کے آج بتاریخ ۱۷ شوال ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۲۳ - دسمبر ۱۸۳۹ء کے

صلح بشرائط مندرجہ ذیل کے قرار پایا ہے —

دفعہ ۱ آج سے باہم ہردو فریق کے کامل اور پائدار صلح قائم رہیگی —

دفعہ ۲ ہردو فریق کی رعایا ایک دوسرے کے ملک مین آمد و رفت و کار تجارت کا بلا روک ٹوک کریگی —

دفعہ ۳ درحالیکہ کسی فریق کی رعایا ایک فریق کے ملک سے نکل کر فریق ثانی کی عملداری مین سکونت اختیار کرے تو وہ ایسی صورت مین حاکم اوس مقام کا کہ جہان اونسنے سکونت اختیار کی ہو ملزم نہین متصور ہوگا اور نہ وہ اوس شخص کو کہ جسنے سکونت اختیار کی ہو دربارہ واپس آنے اپنے ملک اصلی کے جبر کریگا تاوقتیکہ وہ اسکو مناسب نسمجھے —

دفعہ ۴ ہردو فریق مین سے کوئی فریق ایک دوسرے کی عملداری مین نحو خفیۃً یا علانیۃً ظلم و بدعت کریگا اور نہ اوروں سے کروائیگا —

دفعہ ۵ درحالیکہ یکے از ہردو فریق کسی اپنی رعایا سرکش کو تنبیہ دوے تو اوس صورت مین دوسرا فریق خفیۃً یا علانیۃً اوس شخص سرکش کی مدد دیگا اور نہ اوسکی سرکشی مین تحریرًا یا تقریرًا اوسکو تقویت دیویگا —

دفعہ ۶ جوکہ ضلع روہتک ملکیت سید جمود بن ازان کے گرد و نواح عملداری سید سعید بن سلطان کے نیچے ہے اسلیے ضلع مذکورہ بالا اور دیگر مقامات عملداری سید جمود کی سڑک وغیرہ بند نکیجاوین اور نہ اونپر کسیطرح کی روک ٹوک ہو —

دفعہ ۷ درحالیکہ کوئی غنیم سید جمود پر چڑھ کر لڑائی کرے تو اوس صورت مین سید سعید حتے الامکان اپنے اوسکی مدد وہی کرینگے —

واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا بشرائط مذکورۂ بالا کہ جسکو ہردو فریق نے خدا کو حاضر و ناظر جانکر قبول کیا قرار پایا ہے محررہ ۱۷ شوال ۱۲۵۵ھ ہجری مطابق ۲۳ دسمبر ۱۸۳۹ء

مہر سید جمود بن ازان

مہر سید سعید بن سلطان

نمبر ۶۲

ترجمہ اوس اقرارنامہ کا جو از جانب سید سیف بن حمود سردار
سوہارکے دربارہ اوٹھا دینے سوداگری غلامان افریقہ
کے لنگرگاہ اوسکے سے قرار پایا حسب ذیل ہے

جو کہ میجر ہل صاحب رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس نے ہمکو دربارہ اس امر کے لکھا ہے کہ باہم سرکار اتومی پورٹی او ر دیگر سرکار ہاے اور سرکار انگریز کے چند اقرارنامجات دربارۂ امتناعی روانگی غلامان سرحد افریقہ اور مقامات دیگر سے قرار پائے ہین اور نیز ہمکو بہ نسبت اس امر کے بھی خبر ہوئی ہے کہ واسطے تعمیل اقرارنامجات مذکورۂ بالا کے سرداران چند لنگرگاہ موقوعہ سرحد عرب خلیج فارس کے اتفاق اور مشورت مطلوب ہے نظر بران مین سید سیف بن حمود سردار سوہار بنظر مضبوط کرنے دوستی موقوعہ باہم اپنے اور سرکار انگریز کے بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کنارہ افریقہ یا اور کسی مقام سے روانگی غلامان کا اوپر اپنے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین اپنے پر نہین ہونے دونگا اور یہہ امتناع ۲۹ رجب ۱۲۶۵ھ ہجری مطابق ۲۱- جون ۱۸۴۹ء سے جاری ہوگا اور ہم اس امر مین بھی اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہین کہ اگر جہاز انگریزی کو کسی ہمارے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین ہمارے کے نسبت احتمال ہونے غلامان حبشی کے ہو تو اوس صورت مین اوسکو روک کر تلاشی لین اور اگر اوسمین غلامان حبشی کو پاوین کہ جو خلاف عہد و پیمان کے متصور ہے گرفتار کرکے ضبط کر لین ـــ

محررۂ ۲۰- جمادی الآخر ۱۲۶۵ھ ہجری بمطابق ۲۲- مئی ۱۸۴۹ء

دستخط سید سیف بن حمود (ل س)

واضح ہووے کہ سرکار گورنمنٹ بمبئی کی منظوری ۲- اگست ۱۸۴۹ء کو ہوئی فقط

بیان فرقہ بحری یعنی دریائی

واضح ہے کہ وسطے سرداران از فرقہ موسومہ بالا خلیج فارس کے کہ جنکے ساتھ سرکار انگریز نے

عہدو پیمانجات قرار دیا ہے جو اسمی سردار رسول خیمہ اور شرکا کے سردار قوم بنیا ابوتہانی یا بودیبی کے
اور سردار بوفلاسا قوم دیبی کہ جو ایک شاخ بنیا کی ہے اور سرداران اہل گورپن اوراجمن کے ہین
ان سردارون کی حکومت رسول خیمہ سے بجانب پچھم سرحد اوس طرف جزیرہ بحرین کے واقع ہے
حالانکہ وے وہابی سردار نجد کو خراج دیتے ہین مگر فی الواقع آزاد ہین جوسمیون نے کہ زمانہ سابق
سے قابض صوبہ ستر پر رہی اور راہ سمندر تا ۱۸۰۸ع یعنے جسوقت وے تابع وہابیون کے
ہوکر مصروف ڈکیتی اوس قوم مفسد کے ہوئے خوب منفعت کے ساتھ کار تجارت کا کیا اونکی تیز
وہابیون کے اغوا مین جوسمیون نے دو کشتیان انگریزی کو لوٹ کر اونکے کمانیرون پر بڑا ظلم کیا
چنانچہ خلیج فارس پر بنظر سزادہی اونکے واسطے اس ظلم کے اور مشورہ کرنے ساتھ امام مسقط کے کہ
اوسوقت مصروف بجنگ تھا ایک فوج خلیج فارس کو بھیجی گئی اور انجام اوس چڑھائی کا یہہ ہوا
کہ چھٹی ۶ فروری سنہ ۱۸۰۶ع کو ایک اقرارنامہ نمبری ۳ ہوا کہ جسکی رو سے جوسمیون نے دربارہ تعظیم کرنے
نشان اور جھنڈا انگریزون کے اور مدد کرنے اونکے جہازون کے جو انکی سرحد مین آوے وعدہ
کیا قرار پایا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اقرارنامہ بلا توسط وہابیون کے قرار پایا امان مین وہابیون کے
پہیل جانے سے امام مسقط کو خوف تباہی کا ہوا اور سرکار انگریزی نے ارادہ مدد دینے اوسکے
کا و نیز نیست و نابود کردینے بہیر ڈاکیون کے کہ جسکو جو صرف بہ نسبت محفوظ رکھنے اپنی خلیج کا
ذریعہ مناسب متصور تھا کیا سنہ ۱۸۰۹ع مین ایک فوج کثیر بہیجی گئی کہ جس فوج نے رسول خیمہ لنگا
لقب اور سپاہی کو لیکر کشتیان ڈاکون کو نیست و نابود کردیا پس کوئی عہدو پیمان اوسوقت
شاید جوسمیون کے کہ جسکی حکومت وہابیون نے تہ و بالا کردیا تھا قرار نہین پایا اور نہ کوئی
تدبیر مستقیم بہ نسبت حفظ رکھنے فوائد محصولہ سنہ ۱۸۰۹ع کے کی گئی اسلیئے ڈکیتی پہر ظہور مین آئی ۱۸۱۲ع
مین جوسمیون نے سرکار انگریزی کے ساتھہ صلح کرنیکا ارادہ باین شرط ظاہر کیا کہ اونکو عرب کے
فرقہ قرب و جوار پر چڑہائی کرنیکا اختیار حاصل رہے بلکہ اونہون نے اپنی آمادگی بہ نسبت
باز آنے مزاحمت اپنے ہمسایہ عرب سے بہی اس شرط پر ظاہر کیا کہ سرکار انگریز بدلا سردار وہابی
سے اونکی محافظت کرنیکا ذمہ وار ہووے لیکن اپنے قول کو پورا نکر سکے بلکہ بعد قرار پانے
وجوہات سے تخلیج کے ساتھہ ریذیڈنٹ متعینہ بشائر کے جواسمیون نے حملہ کیکے جہازان انگریزی کو

لوٹ لیا واضح رہے کہ اور فرقہ بھی وہابیون کے زور مین آگئے اور ترقی ڈکیتی کی زاید از برداشت ہوئی
چنانچہ سنہ ۱۸۱۹ء مین بنظر بالکل نیست و نابود کر دینے اونکے ایک فوج بہ تحت حکومت سر ولیم گرانٹ کیمیر
صاحب کی خلیج فارس مین بھیجی گئی اور رسول خیمہ کو ۹ دسمبر سنہ الیہ کو لیکر ساتھہ سرداران عرب کے
ایک اقرارنامہ نمبری ۴۴ بطور ضمیمہ اقرارنامہ عام نمبری ۴۵ کے قرار پایا غرض اس اقرارنامہ ضمیمہ کی
یہ تھی کہ جملہ معاملات بطور مختصر اور چند روزہ کے اوسمین قرار پاوین تاکہ عہدنامہ عام مابعد اسکے
ساتھہ جملہ سرداران کے جو ارادہ شمول ہونے اوسمین کا کرین مفصل اور پایدار قرار پاوے
عہد و پیمان قرار دادہ سنہ ۱۸۲۰ء کی دفعہ نہم کو کہ بہ نسبت لیجانے غلامان سرحد افریقہ یا اور کسی جگہہ سے
اور نیز روانہ ہونا اونکا جہازون مین تہا لوٹ اور ڈکیتی گردانا گیا اور اسکا مطلب صرف ممانعت
بہ نسبت بہگا لیجانے غلامان کے ٹھہرایا گیا نہ کہ ممانعت سوداگری غلامان کے اسلیے لنگرگاہ
لال سمندر اور خلیج فارس مع کیٹور کچھہ اور سکنائے ممالک پچہم سرحد ہندوستان کی جانب
سے خوب تجارت غلامون کی پہیلی کہ جسمین از روے ترجمہ کے جو اقرارنامہ سنہ ۱۸۲۰ء مین قایم
ہوا تہا سرکار انگریزی مجاز دست اندازی کی نہین تہی سنہ ۱۸۳۹ء مین حسب الہدایت سرکار کے
رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس نے سرداران بحری رسول خیمہ و دبای ابوتہابی اور آجمق سے ایک
اقرارنامہ نمبری ۴۶ مشعر ہونے مجاز ملازمان جہاز انگریزی کے بہ نسبت روکنے اور تلاشی لینے
اون جہازون کے کہ جنمین احتمال لیجانے غلامان کا ہو اور ضبط کرنے اون جہازون کے کہ
جنمین سے غلامان برآمد ہون حاصل کیا ایک ایکٹ پارلیمنٹ ۱۲ و ۱۳ وکٹوریا باب ۸۴ بہ نسبت ان
اقرارنامون کے جاری ہوا دوسرے سال مین سرداران رسول خیمہ و دبی ابوتہابی اور اہل گنواین نے
ایک اقرارنامہ نمبری ۴۷ متضمن ہد فعات ۳ کے قائم کیا منجملہ اونکے دفعہ اول و دوم دربارہ
ہونے مجاز سرکار انگریز کو بہ نسبت تلاشی اور ضبطی جہازان سوداگری محمولہ غلامان کے کہ جو اوسطرف
راس و ولگا ڈوسی سرحد افریقہ پر دو درجہ یورپ سکوترہ سے لیکر راس کواڈل موقوعہ
سواحل مکران تک سے بشرطیکہ حد مذکورہ بالا مین کوئی جہاز بوجہ تندی ہوا یا اور کسی خاص وجہ سے
نکلگئے ہون ہے اور دفعہ سوم بہ نسبت اس امر کے ہے کہ فروختگی اشخاص از قوم شمالی کے ڈکیتی
متصور ہوگی اور سنہ ۱۸۴۷ء مین اونہین سرداروں نے اور نیز سرداران عجمن اور بحرین نے

اقرارنامہ نمبری ۶۰ کہ جسکا ذکر حاشیہ مین ہے قائم کرکے اپنے اوپر یہہ فرض کیا کہ ۱۵ دسمبر ۱۸۴۷ء سے آیندہ کو سرحد افریقہ یا اورکسی مقام سے اپنے یا اپنے رعایا کے جہازون مین روانگی غلامان کی نہین ہونے دیوینگے اور ملازمان جہاز انگریزی مجاز بہ نسبت اس امر کے ہین کہ جس جہاز کو کار ممنوعہ مین مصروف پاوین ضبط کرلین — واضح رہے کہ عہدنامہ مین جو بحری سرداران عرب کی ساتھہ ۱۸۲۰ء مین قرار پایا تھا کوئی شرط محدود بہ نسبت اس امر کے نہین تھی کہ سرداران ایک دوسرے ساتھہ لڑائی سمندر مین کہہ بدکر کیا کرین (اور معنی کمانہ بی کے یہہ ہین کہ قبل از ہونے لڑائی کے اوس فریق کو کہ جس سے لڑائی کرنی منظور ہو خبر لڑائی دے کر اوس سے منظوری لڑائی کی حاصل کرین) اور جملہ بدعت مخالفانہ ڈکیتی متصور ہونگی مگر مخفی نرہے کہ لڑائی کہابدی کے نام پر بہت سی کارروائیان ڈکیتی کی کیجایا کرتی تھین علی الخصوص فصل ماہی گیری مین اسلیے ۱۸۳۵ء مین سرداورن نے یہہ ارادہ کیا کہ لڑائی بحری سے مہلت لیکر چھہ مہینے تک کسیطرح کی لڑائی ازراہ سمندر نکرین اور اونہون نے یہہ حوصلہ اسبات کو سمجھہ کر کیا تھا کہ سرکار انگریزی اونکی لڑائی خشکی مین کسیطرح کی دست اندازی نہین کریگی غرضکہ یہہ مہلت ایسی اثر پذیر ہوئی کہ سرداورن نے دوسرے سال یعنے ۱۸۳۶ء مین پھر آٹھہ مہینے کے لیے اس مہلت کو پھر قائم کیا اور مابعد اوسکے ۱۸۴۳ء تک ہر سال وہ مہلت از سر نو قائم ہوتی گئی اور سنہ الیہ مین وہ از روے عہد و پیمان نمبری ۵۹ کے دس برس کے لیے قائم ہوئی اور بعد انقضاے میعاد دس برس کے ۱۸۵۳ء مین ایک عہد و پیمان نمبری ۶۰ دربارہ صلح دوام کے قرار پایا اور اوسکی رو سے یہہ امر طے پایا کہ باہم رعایا ہر دو فریق کے لڑائیان تری بالکل بند ہو جاوین اور دور حالیکہ کسی طرحکا ظلم کسی پر ازراہ تری کیا جاوے تو شخص مظلوم بدلا نلے بلکہ اوسمقدمہ کو حکام انگریز متعینہ خلیج فارس کے پاس پیش کرے اور سرکار انگریز نسبت اس خلیج کے نگران رہکر ہمیشہ لحاظ اوس عہد و پیمان کا کرتی رہے از رو ے عہد و پیمان نمبری ۶۱ کے سرداران دریائی نے بہ نسبت انسداد کرنے اپنے رعایا کو اونکی کرنے دست اندازی تار برقی موقوعہ اندریا قریب اونکے ملک سے ۱۸۶۴ء مین اقرار کیا —

نمبر ۶۳

قول نامہ جو باہم شیخ عبداللہ بن کرمش از جانب شیخ المس شیخ امیر سلطان بن سگر بن کاشد

جو اسمی اور کپتان ڈیوڈ سٹن صاحب از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے مقام بندر عباس مین بتاریخ ۶-
فروری ۱۸۰۶ع کے قرار پایا حسب ذیل ہے —
دفعہ ۱ باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان بن سگر جو اسمی اور اوسکی جملہ رعایا و توابعین کنارے
کنارۂ عرب اور فارس کے صلح رہیگی اور وے جھنڈا اور اسباب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور
اونکی رعایا کا ہر طرح پر لحاظ کرینگے علے ہذا القیاس آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بھی بحق جو اسمی ایسا ہی کریگی
دفعہ ۲ اور اگر جو اسمی شرط مذکورۂ بالا کو توڑین گے تو اوس حالت مین اونکو ساٹھہ ہزار روپیہ دینا پڑیگا
اور واضح رہے کہ اس شرط پر کپتان ڈیوڈ سٹن صاحب بہ نسبت قبول کرنے امیر سلطان
بن سگر کا جہاز موسومہ برگ کی کہ اسوقت حفظ مین ہے اور نیز باز آنے جملہ مطالبہ بندوق وغیرہ محمولہ
جہاز مذکور و شبین کے اتفاق کرتے ہین —
دفعہ ۳ جو اسباب انگریزی بجہہ سوری مین ملیگا وہ پھیر دیا جاویگا —
دفعہ ۴ کاش کوئی جہاز انگریزی واسطے لینے پانی یا لکڑی کے یا بباعث تندی ہوا اور کسی وجہ
سے کسی کنارے جو اسمی مین آجاوے تو اوس صورت مین جو اسمی اوسکی مدد اور محافظت کرکے
حسب مرضی مالک جہاز بلا کسی مطالبہ کے چلے جانے دینگے —
دفعہ ۵ کاش جھو د جو اسمی کو اس عہدنامہ کے توڑنے کے لیے مجبور کرین تو تین مہینے
قبل سے جملہ مقامات مین اوسکی اطلاع کیجاویگی —
دفعہ ۶ واضح رہے کہ جب شرایط مذکورۂ بالا کو ہر دو فریق تسلیم اور منظور کرلین تب جو اسمی کو اختیار
ہے کہ لنگر گاہ انگریزی مین سورت سے بنگال تک مثل سابق آیا جایا کرین —
دستخط ڈیوڈسٹن مہر عبد اللہ بن کروش
دستخط اور مہر اور منظوری سلطان بن سگر
واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر ۲۹ اپریل ۱۸۰۶ع کو منظوری گورنر جنرل کی باجلاس کونسل کے
ہوئی —

نمبر ۶۴

ترجمہ ضمیمہ عہد و پیمان جو ساتھہ سلطان بن سگر کے قرار پایا حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ سلطان بن سگر نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجۂ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ سلطان بن سگر جنرل موصوف کو قلعہ اور توپ اور کشتیان جو شرگاہ و امام و امین الگیون مین ہون سپرد کر دینگے اور جنرل موصوف کشتیان ماہی درکو اور کشتیان شکار ماہی کو چھوڑ دینگے اور باقی کشتیان باختیار جنرل موصوف کے رہینگی —

دفعہ ۲ سلطان بن سگر جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے —

دفعہ ۳ جنرل موصوف افواج کو گاؤن مین خراب کرنیکے لیے گھسنے نہ دینگے —

دفعہ ۴ بعد تحریر ان اقرارنامون کے سلطان بن سگر اونہین شرائط صلح پر قائم رہینگے کہ جو عرب باقی دوستان عرب کے ہین منجملہ ان شرائطون کے یہہ بھی ایک شرط ہے کہ بجز اسکے کہ اونکی کشتیان سمندر مین نجانے پاوین اور کسی امر مین باہم جنرل موصوف اور سلطان بن سگر اور اوسکے ملازمان مین نفاق نہین رہیگا —

محررہ ۲۰ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ ہجری مطابق ۶ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل

(ل س)

دستخط سلطان بن سگر بقلم خود

(ل س)

نقل دفعات کو سلطان بن سگر نے ہمارے سامنے قبول کیا۔ دستخط ولیم گرانٹ گیر

(ل س)

ترجمہ ضمیمہ عہدنامہ جو ساتھ حسن بن رحما کے قرار پایا ہے حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ حسن بن رحمانی روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجہ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ قصبہ جات رسول خیمہ اور معارا اور قلعجات موقوعہ قریب قصبہ کے بدست سرکار انگریز کے رہینگے —

دفعہ ۲ کشتیان حسن بن رحما کی کہ جو مقام شنہ گہ یا اہین الگیون یا امام مین یا اور کسی مقام مین کہ جہان جنرل صاحب موصوف مع فوج کے جاوین موجود ہون جنرل صاحب مذکور کو سپرد کر دیجاوینگی اور جنرل صاحب اون کشتیون کو کہ جو واسطے ماہی درسکے یا شکار مچھلی کے ہونگی چھوڑ دینگے —

دفعہ ۳ حسن بن رحما جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے —

دفعہ ۴ بعد تحریر اقرارنامون کے حسن بن رحما اونہین شرائط صلح پر قائم رہینگے کہ جسطرح پر باقی دوستان عرب کے ہین —

محررہ ۲۲ — ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری
مطابق ۸ — جنوری ۱۸۲۰ء بوقت دوپہر بمقام
رسول خیمہ دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل
دستخط حسن بن رحما بقلم خود

(ل س) (ل س)

نقل دفعات کو حسن بن رحما نے ہمارے سامنے قبول کیا دستخط ولیم گرانٹ کیر صاحب

(ل س)

ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھ شیخ دوبے کے قرار پایا ہے

حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ محمد بن ہزا ابن زال نابالغ نے بہمراہی احمد بن فقیس کے روبرو جنرل ولیم گرانٹ کیر صاحب کے شرائط مندرجۂ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ دوبے کے لوگ جنرل صاحب مذکور کو جملہ کشتیان جو دوبی اور اوسکے دیہات مین ہون مع توپون کے جو قصبہ اور قلعون مین ہون حوالہ کر دینگے اور جنرل صاحب کشتیان ماہی در اور شکار ماہی کو چھوڑ دینگے —

دفعہ ۲ دوبی کے لوگ جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے —

دفعہ ۳ جنرل صاحب فوج کو قصبہ مین خراب کرنیکے لیے نہین جانے دینگے اور بطور نشان و یادگاری امام سعید بن سلطان کے جنرل صاحب موصوف قلعجات اور گڑہی وغیرہ کو نہین گرا دینگے

دفعہ ۴ بعد تحریر اقرار ناموں کے محمد بن ہزابن زال اور اوسکی رعایا اوہنین شرائط صلح پر قائم کیجاوینگے کہ جسطرح پر باقی دوستان عرب کے ہین اور منجملہ اون شرایطون کے یہہ بھی ایک شرط ہے کہ باہم جنرل اور محمد ہزابن زال اور اوسکے ہمراہیون کے بجز اس امر کے کہ اونکی کشتیان سمندر مین تجاوین اور کسیطرح کا اتفاق نہین ہوگا —

محررہ ۲۳ - ربیع الاول ۱۲۳۵ھ ہجری

مطابق ۹ - جنوری ۱۸۲۰ء مقام رسول خیمہ

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

(مہر احمد فیلتیس)

واضح رہے کہ عہد وپیمان ہذا پر دستخط شیخ حمزہ بن محمد ابوالمعزن شیخ کسم کے بقلم خود ہوئے نقل دفعات قرار واوہ باہم جنرل اور محمد بن ہزابن زال کے تصدیق مہر دستخط ہمارے ہوئے

(ل س) دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل

ترجمہ ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھہ شیخ شاہ بوتبہ

والی ابوو بای کے قرار پایا حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ شیخ شاہ لودہ بن دھیاب التلاجح نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ کیر صاحب کے شرائط مندرجۂ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ اگر مقام ابوو بای یا اور کسی مقامات موقوعہ عملداری شیخ شاہ لوت مین کوئی کشتی کیتی کی ہو کہ جسکو جنرل صاحب نے لڑائی حال مین جو ڈاکوؤن پر ہورہی ہے مصروف کیا ہے یا آئندہ کو مصروف کرین تو وے کشتیان جنرل صاحب کے سپرد کردیجاوینگی —

دفعہ ۲ شیخ شاہ توبہ شرائط عہد وپیمان عام مین ساتھہ دوستان عرب کے قائم کیجاوینگے

محررہ ۲۵ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ ہجری مطابق ۱۱ جنوری ۱۸۲۰ء مقام رسول خیمہ

(ل س) دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل

(ل س) دستخط شاہ لوتہہ

دفعات قرار دادہ باہم جنرل اور شیخ شاہ بوتیہ کے تصدیق بدستخط اور مہر ہماری ہوئی —

دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل (ل س)

ترجمہ ضمیمہ عہدنامہ کا جو ساتھ

حسن بن علی کے قرار پایا

حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ حسن بن علی نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ گیر صاحب کے شرائط مندرجہ ذیل کو قرار دیا ہے —

دفعہ ۱ اگر حسن بن علی کی کوئی کشتی سمرگہ یا اہل گیون یا امام یا ابو ماہی یا اور کسی مقامات مین کہ جہان پر جنرل صاحب مع فوج کے جاوین موجود ہون تو وسے جنرل صاحب موصوف کے سپرد کردیجاوینگی اور جنرل صاحب کشتیان ماہی ور اور شکار ماہی کو چھوڑ دینگے —

دفعہ ۲ حسن بن علی جملہ قیدیان ہندوستانی کو کہ جو اونکے قبضہ مین ہون رہا کر دینگے —

دفعہ ۳ بعد اسکے حسن بن علی شرائط اقرارنامہ عام پر ساتھ دوستان عرب کے قائم ہونگے

محررہ ۲۹ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۲۰ء

بمقام رسول خیمہ بوقت دوپہر

دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل (ل س)

دستخط حسن بن علی (ل س)

نقل دفعات قرار دادہ باہم جنرل اور حسن بن علی کی تصدیق بمہر اور دستخط ہمارے بتاریخ ۲۹ ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۲۰ء کے ہوئے —

دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل (ل س)

نمبر ۶۵

ترجمہ عہدنامہ عام کا جو ساتھ قوم عرب خلیج فارس کے

قرار پایا حسب ذیل ہے

حمد ہے اوس باریتعالے کو کہ جسنے خلیج کو اپنی مخلوقات کی برکت کا باعث قرار دیا ہے

واضح رہے کہ باہم سرکار انگریز اور قوم عرب کے کہ جو فریق عہدنامہ ہذا مین ہین صلح و دوام بشرائط ذیل قائم ہوئے —

دفعہ ۱ ازجانب عرب کہ جو شریک اقرارنامہ ہذا مین ہین غارتگری اور ڈکیتی ازراہ خشکی و تری ہمیشہ کے لیے بند ہوجاویگی —

دفعہ ۲ اگر منجملہ اون قوم عرب کے جو شریک اقرارنامہ ہذا مین ہین کیسکے لوگ کسی قوم پر کہ جو خشکی یا تری کی راہ سے آتے جاتے ہون لڑائی کہا بدی کے طور پر نہین بلکہ غارتگری اور ڈکیتی کے طور پر حملہ کرین تو وے مستوجب ہلاکت جان اور ضبطی اسباب کے ہونگے لڑائی کہا بدی اوسکو کہتے ہین جو ایک سرکار سے دوسری سرکار کو کہہ بدکر ہو اور بلا اشتہار یا وقفیت کے آدمیون کو مارڈالنا اور اونکا اسباب لے لینا غارتگری اور ڈکیتی متصور ہے —

دفعہ ۳ واضح رہے کہ دوستان عرب ازراہ خشکی و تری ایک جھنڈا سرخ بحرف یا بلا حرف حسب خواہش اپنے کے لیجایا کرینگے اور اوس جھنڈے کا کنارہ سفید ہوگا اور طول مین سرخ اور سفید کنارہ حسب مندرجہ حاشیہ کے برابر ہوگا اور یہہ جھنڈا صرف دوستان عرب کا ہوگا اور سوائے اونکے کوئی اوسکی استعمال نہین کریگا —

دفعہ ۴ وے قوم عرب کہ جنہین ملاپ ہے بہر نوع اپنی نسبت سابقاً مین قائم رہینگے سوائے اسکے کہ وے سرکار انگریز سے صلح رکھینگے اور ایک دوسرے سے لڑائی نہین کرینگے اور وہ جھنڈا صرف اسکی یادگاری کا نشان متصور ہے —

دفعہ ۵ دوستان عرب کی جملہ کشتیون پر ایک رجسٹر دستخطی اونکا سردار کا رہیگا اور اوس رجسٹر مین نام جہاز بتصریح اوسکے طول اور عرض کے اور نیز اسکے کہ اوسمین کتنا لکڑا بوجھا لدتا ہے مندرج رہیگا اور نیز اونکے پاس ایک اور کاغذ موسومہ پورٹ کلیرنس دستخطی اونکے سردار کا رہیگا اور اوس کاغذ مین نام مالک و نام جھنڈا بتصریح تعداد مردان و تعداد ہتھیار و مقام جہان سے وہ روانہ ہوے اور وقت روانگی لنگرگاہ جہان کو وہ جاویگی مندرج رہیگا اور ہر وقت ملنے کسی جہاز انگریزی یا جہاز دیگر کے وے دونو کاغذات مذکورہ کو یعنے رجسٹر اور کلیرنس کو پیش کرینگے —

دفعہ ۶ اگر دوستان عرب چاہین تو اونکو اختیار ہی کہ ایک ایلچی از جانب خود مع ہمراہیان ضروری کے واسطے کارروائی اونکے معاملات کے ساتھہ ریذیڈنسی کے رزیڈنٹ انگریزی مقام خلیج فارس مین تعینات کرین علی ہذا القیاس سرکار انگریزی بھی اگر چاہے تو اسیطرح پر کرے اور ایلچی مذکور کے بھی دستخط اونکے رجسٹر جہازون پر کہ جسمین طول و عرض اور وزن بار برداری کا مندرج ہے بشمول دستخط سردار کے ہوا کریگی اور دستخط ایلچی کے ہر سال از سرنو ہوا کرینگے مخفی نرہے کہ تعیناتی اوس ایلچی کی بصرف اونکی سرکار کے ہوگی —

دفعہ ۷ اگر کوئی قوم ڈکیتی اور غارتگری سے باز نہ آویگی تو اوس صورت مین دوستان عرب حسب لیاقت اور روئداد واقعات کے خلاف اونکے کاربند ہونگے اور اس امر کا بندوبست بروقت وقوع مین آنے ایسی غارتگری اور ڈکیتی کے باہم انگریز اور دوستان عرب کے کیا جاویگا —

دفعہ ۸ واضح رہے کہ بعد لے لینے ہتھیار کے اشخاص کو مار ڈالنا کام ڈکیتی کا ہے نہ کہ لڑائی کہاوری کا اور اگر کوئی قوم کسی شخص کو جو از قوم مسلمان یا اور کوئی ہو کہ جسنے اپنا ہتھیار دیدیا ہو بعد لے لینے ہتھیار کے مار ڈالے تو اوس قوم کی نسبت شکست کردینے صلح کا متصور ہوگا اور دوستان عرب بشرکت انگریزون کے خلاف اونکے کاربند ہونگے اور بفضل الہی لڑائی تاوقتیکہ شخص مجرم یا کہ جنکے حکم سے وہ جرم وقوع مین آیا ہو حوالہ نکردیے جاوین موقوف نہ ہوگی —

دفعہ ۹ واضح رہے کہ لیجانا غلامان و مرد اور عورت اور لڑکون کا کنارہ افریقہ سے یا اور کسی مقام سے اور روانہ کرنا اونکا جہازون مین غارتگری اور ڈکیتی ہے اور دوستان عرب اس قسم کی کوئی حرکت نہین کرینگے —

دفعہ ۱۰ جہازان دوستان عرب کے کہ جنپر جھنڈہ مذکورۂ بالا ہو جملہ لنگرگاہان انگریزی اور اونکے دوستان مین جہان ممکن ہے داخل ہوا کرینگے اور وہان پر خرید و فروخت کیا کرینگے اور کاش کوئی اونپر حملہ کرے تو اوس صورت مین سرکار انگریزی اوسکی خبر لیگی —

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ شرائط بالا جملہ قوم اور اشخاص پر جو آیندہ کو اوسپر قائم رہینگے اوسیطرح پر عام متصور ہونگی کہ جسطرح پر بہ نسبت اون لوگون کے کہ جو فی زمانہ ہین اونپر قائم ہے —

محررہ ۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۸ جنوری سنہ ۱۸۲۰ع بوقت دوپہر

مقام رسول خیمہ تین پرت اسکو نقل ہوئی -

دستخط بوقت اجرا

(ل س)

ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل

دستخط حسن بن رحمان (ل س)

شیخ ہٹ اور فلنا وسابق شیخ رسول خیمہ

دستخط زارب بن احمد (ل س)

شیخ جورتل کرا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی پی ٹامس کپتان ۱۷ لایٹ رگون اور مترجم

دستخط شد مقام رسول خیمہ بروز منگل بتاریخ ۲۵ ربیع الاول

سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۱ - جنوری سنہ ۱۸۲۰ ع

دستخط شاہ بوتمہ (ل س)

شیخ بوشابی کا

دستخط شد بمقام رسول خیمہ بوقت دوپہر بروز شنبہ

بتاریخ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۵ - جنوری

سنہ ۱۸۲۰ ع

دستخط حسن بن علی (ل س)

شیخ زیاہ کا

واضح رہے کہ یہہ مہر کپتان ٹامس صاحب کی ہے کیونکہ

بوقت دستخط کے شیخ حسن بن علی کے پاس مہر نہین تھی

واضح رہے کہ نقل عہدنامہ عام کا جو ساتھہ دوستان عرب کے قرار پایا مع دستخطہاے مثبتہ بتاریخ

۱۵ - جنوری سنہ ۱۸۲۰ع کے مہر و دستخط ہمارے دیے گئے -

دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل (ل س)

دستخط کی پی ٹاس کپتان ہ، الایت ر بن اور سٹر جم منظور ی

گورنر جنرل کی بااجلاس کونسل دوسری اپریل ۱۹۲۳ء

دستخط از جانب محمد بن ... شیخ دبی نابالغ کے

۱۲ - ربیع الثانی ۱۳۳۸ ہجری مطابق ۲۸ - جنوری ۱۹۲۰ء کے بروز جمعہ بمقام شارجہ کے ہوئے

العبد
سعید بن مکتوم چچا شیخ محمد کا (ل س)

دستخط بتاریخ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۳۸ ہجری مطابق ۱۰ - جنوری ۱۹۲۰ء بمقام شارجہ بوقت دوپہر بروز جمعہ

العبد
سلطان بن صقر سردار شارجہ (ل س)

دستخط وکیل از جانب شیخہائے سلیمان بن احمد و عبد اللہ بن احمد با اختیار وکالت بتاریخ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۸ ہجری مطابق ۵ - فروری ۱۹۲۰ء کے بمقام شارجہ کے ہوئی -

العبد
سید عبد الجلیل بن سید یاسین (ل س)

وکیل شیخ سلیمان بن احمد و شیخ عبد اللہ بن احمد از خاندان خلیفہ شیخان بحرین -

سلیمان بن احمد از خاندان خلیفہ نے ۹ جمادی الاول ۱۳۳۸ ہجری مطابق ۲۳ فروری ۱۹۲۰ء کے منظور کر کے دستخط کیا - (ل س)

عبد اللہ بن احمد از خاندان خلیفہ بحرین نے ۹ جمادی الاول ۱۳۳۸ ہجری مطابق ۲۳ فروری ۱۹۲۰ء کے بمقام بحرین میں منظور کر کے دستخط کیا - (ل س)

۲۹ جمادی الاول ۱۳۳۸ ہجری مطابق ۱۵ - مارچ ۱۹۲۰ء کے بوقت دوپہر بروز بدھ بمقام غلیلہ کے دستخط کیا -

العبد
رشید بن حمید
سردار عجمان (ل س)

۲۹ - جمادی الاول ۱۳۳۸ ہجری مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۲۰ء کے بوقت دوپہر بروز بدھ بمقام غلیلہ کے دستخط کیا

العبد
عبداللہ بن راشد
سردار ال گیوا این
(ل س)

دستخط ولیم گرانٹ گیر میجر جنرل (ل س)

نمبر ۶۶

مضمون اقرارنامہ کا کہ جو شیخ سلطان بن سگر نے
۲۲ محرم سنہ ۱۲۵۴ ہجری مطابق ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۳۸ع
کو بمقام شرگہ مین قرار دیا حسب
ذیل ہے

درصورت اوسکے کہ جہاز ہمارا یا کسی رعایا ہماری کا آتا ہو کہ جسکا سوداگری غلامان مردمان اور عورات اور طفلان مین مصروف ہونیکا احتمال ہو تو ایسی صورتمین مین سلطان بن سگر شیخ قوم جواسمی کا اقرار کرتا ہون کہ سمندر مین جب کبھی اور جہان کہین کپتان انگریزی کو ملین اون جہازون کی روک کر تلاشی لیجاوے اور یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر یہہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ جاوے کہ فی الواقع ہمراہیان اون جہازون نے غلامان سوداگری کو لادا ہے تو اونکو ہمراہیان جہاز سرکار انگریزی گرفتار کر کے ضبط کر لین۔ (مہر سلطان بن سگر)

واضح رہے کہ اسی قسم کے اقرارنامجات ازجانب شیخ راشد بن حامد والی اجمن کے اور شیخ مکتوم بن بطی والی دبای کے اور شیخ خلیفہ بن شاہ بوت والی ابوتہالی کے جانب سے بھی قرار پائے ہین۔

نمبر ۶۷

ترجمہ ایک اقرارنامہ کا جو شیخ سلطان بن سگر سردار
رسول خیمہ نے ۳۔ جولائی سنہ ۱۸۳۹ع کو بمقام
رسول خیمہ قرار دیا حسب
ذیل ہے

مین سلطان بن سگر شیخ قوم جواسمی کا اپنے کو ساتھہ سرکار انگریزی کے باقرارات ذیل کے پابند کرتا ہون

دفعہ ۱ جب کبھی ناخدا سرکاری کو کوئی جہاز ہمارا یا ہماری رعایا کا راس ول گادوستی جو جزیرہ سوکاترہ سے دو درجہ پر بسمت سمندر کے واقع ہے راس گواڈل تک سلے اور اوسمین احتمال ہونے غلامان سوداگری کا ہو تو ناخدا مذکور کو اجازت بہ نسبت اس امر کے ہے کہ اون جہازون کو روک کر اونکی تلاشی لین —

دفعہ ۲ اور اگر عند التحقیقات کسی جہاز ہمارے یا ہماری رعایا کی نسبت مقام مذکورۂ بالا کے باہر غلامان مرد عورت یا لڑکون کا لیجانا واسطے فروخت کرنے کے ثابت ہو تو ناخدا سرکاری اوس جہاز کو پکڑ کر مع اوسکے اسباب کے ضبط کرلین مگر اوس حالت مین کہ بباعث تندی ہوا یا اور کسی بلاے ناگہانی کے مقام مذکورۂ بالا کے اوس پار وہ جہاز چلا گیا ہو تو اس صورت مین حجت نہو گرفتاری کے نہو گا —

دفعہ ۳ ہو کہ فروختگی مردمان یا عورات سن رسیدہ یا کمسن کی کہ جو حُر یعنے آزاد ہین خلاف دین اسلام کے ہے اور جو کہ قوم شمالی کا شمار حُر یعنے آزاد مین ہے اسلیے ہم سلطان بن سگر اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ فروختگی مرد و عورت سن رسیدہ یا جوان از قوم شمالی کا بطور ڈکیتی کے متصور ہوگا اور تاریخ ہذا سے ۴ مہینے کے بعد جو رعایا ہماری ایسی جرم کی مرتکب ہوگی وہ مستوجب اوس سزا کے ہوگی کہ جو ڈاکوون کے لیے ہے —

مہر سلطان بن سگر

یادداشت

واضح رہے کہ ایک اقرار نامہ حسب مضمون بالا از جانب شیخ خلیفہ بن شاہ بوتہ کے بتاریخ یکم جولائی ۱۸۳۹ع اور شیخ مکتوم والی وبای اور شیخ عبد اللہ بن راشد والی اہل گنواین کے بتاریخ دوسری ماہ مذکور کے قرار پایا —

نمبر ۶۸

ترجمہ اوس اقرار نامہ کا جو از جانب شیخ سلطان بن سگر سردار رسول خیمہ اور شرگہ کے دربارہ اوٹھا دینے سوداگری غلامان افریقہ کے لنگرگاہ

اوسکی سے قرار پایا حسب ذیل ہے

جو کہ میجر ہیل صاحب رزیڈنٹ متعینۂ خلیج فارس نے ہمکو دربارہ اس امر کے لکھا ہے کہ باہم سرکار مسقط اور دیگر سرکار ہا سے اور سرکار انگریز کے چند اقرارنامجات دربارۂ امتناع روانگی غلامان سرحد افریقہ اور مقامات دیگر سے قرار پائے ہین اور نیز ہمکو بہ نسبت اس امر کے بہی خبر ہوئی ہے کہ واسطے تعمیل اقرارنامجات مذکورۂ بالا کے سرداران چند لنگرگاہ موقوعۂ سرحد عرب خلیج فارس کے اتفاق اور مشورت مطلوب ہے بنظر ان مین شیخ سلطان بن سگر سردار قوم جواسمی کا بنظر مضبوط کرنے اسناد دوستی موقوعہ باہم اپنے اور سرکار انگریزی کے بہ نسبت اس امر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کنارۂ افریقہ یا اور کسی مقام سے روانگی غلامان کی اوپر اپنے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین اپنے پر نہین ہونے دونگا اور یہہ امتناع پہلی محرم ۱۲۶۴ ہجری مطابق ۱۰ دسمبر ۱۸۴۷ع سے جاری ہوگا اور ہم اس امر مین بہی اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہین کہ اگر کبہی جہاز انگریزی کو کسی ہمارے جہاز یا جہاز رعایا یا توابعین ہمارے کے نسبت احتمال ہونے غلامان حبشی کے ہو تو اوس صورت مین اوسکو روک کر تلاشی لین اگر یہہ ثبوت ہو کہ کسی جہاز نے عہدنامۂ ہذا کی عدول کیا ہے تو اوسکو گرفتار کر کے ضبط کر لین ۔

محررہ ۱۴ - جمادی الاول ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۳۰ اپریل ۱۸۴۷ع

دستخط شیخ سلطان بن سگر (ل س)

شیخ مکتوم کے اقرارنامہ محررہ ۱۴ - جمادی الاول ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۳۰ اپریل ۱۸۴۷ع کے ہے

اقرارنامہ شیخ عبدالعزیز محررہ ۱۵ - جمادی الاولی ۱۲۶۳ ہجری مطابق یکم مئی ۱۸۴۷ع کے ہے

اقرارنامہ شیخ عبداللہ بن راشد محررہ ۱۵ - جمادی الاول ۱۲۶۳ ہجری مطابق یکم مئی ۱۸۴۷ع کے ہے ۔

اقرارنامہ شیخ سعید بن تہنون مورخہ ۱۷ جمادی الاول ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۳ مئی ۱۸۴۷ع کے ہے

اقرارنامہ شیخ محمد بن خلیفہ کا محررہ ۲۲ - جمادی الاول ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۸ مئی ۱۸۴۷ع کے ہے

نمبر ۹۶

شرائط توقف جنگ دریائی جو واسطے دس برس کے

بدرمیانی رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس کے باہم سرداران
کنارہ سمندر عرب کے بتاریخ یکم جون ۱۸۴۳ء کے
قرار پائے حسب ذیل ہین

جو کہ ہم مہر کنندگان یعنے سلطان بن سگر سردار قوم جواسمی و خلیفہ بن شاہ بوٹنہ سردار قوم مناصر و مکتوم بن بطی سردار بوفلاسہ و عبد اللہ بن راشد سردار اہل گنواین و عبد العزیز بن راشد سردار اجمن کو اون بدانجامیون کا کہ جو بباعث نکرنے دینے کار ماہی ورزی کے ہماری رعایا کو بلا خرخشہ اور روک ٹوک کے اوسکا باعث فساد باہمی سے بہت صدمہ ہوتا ہے اور نیز اوس فائدۂ عام کو کہ جو توقف جنگ کے تعین ہونے کے باعث سے ہوگا بہتر معلوم ہوتا ہے نظر بران ہم آپس مین اتفاق کر کے شرائط ذیل پر پابند ہوتے ہین —

دفعہ ۱ یکم جون ۱۸۴۳ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۲۵۹ ہجری سے لڑائی باہمی ہماری رعایا کی کنارہ سمندر پر موقوف ہو جاویگی اور تاریخ مذکورہ بالا سے تا ماہ مئی ۱۸۵۳ء ایک توقف جنگ مستحکم تعین ہوگی کہ جس اثناء مین ہمارے چند مطالبہ باہمی کی تعمیل آپس مین ہوا کریگی —

دفعہ ۲ درحالیکہ ہماری کسی رعایا یا توابعین کے جانب سے بحق رعایا کسی فریق متعلق اقرارنامۂ ہذا کے سمندر مین کوئی حرکت ظلم کی وقوع مین آوے تو اوس صورت مین بشرط اطلاعیابی فوراً تدارک اوسکا کرینگے —

دفعہ ۳ درحالیکہ سمندر مین ہمی ہماری رعایا اور توابعین پر کوئی ظلم ہو تو اوس صورت مین ہم فوراً اوسکا عوض لینے کے لیے نہین مستعد ہونگے بلکہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ کو دوریا سے ڈور کو کہ جو تدبیر مناسب دربارہ حاصل کرنے تاوان نقصان موقوعہ کے لیے بشرط ثبوت کے کرینگے اطلاع دینگے —

دفعہ ۴ بعد اختتام ماہ مئی ۱۸۵۳ء کے ہم بفضل الہی کوشش خواہ دربارہ بڑھا دینے میعاد توقف لڑائی یا قائم کرنے ایک صلح دوامی کے کرینگے لیکن درصورتیکہ ہمارے مطالبہ کا تصفیہ حسب دلخواہ تا تاریخ مذکورۂ بالا آپس مین نہو سکے تو ہم پابند بہ نسبت اس امر کی ہوتے ہین کہ تا تاریخ یا قریب تاریخ مذکورۂ بالا کے رزیڈنٹ انگریزی کو اپنے ارادہ سے بہ نسبت شروع کرنے لڑائی بعد انقضائے میعاد

قرار داوہ سے یعنی بعد اختتام مئی ۱۸۵۳ء کے مطلع کرینگے —

نمبر ۵۰

عہد و پیمان صلح دوام جو باہم سرداران کنارۂ عرب کے بحق خود و اونکے ورثا و جا نشینان کے بباعث درمیانی رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس کے قرار پایا حسب ذیل ہے

جو کہ ہم مہر کنندگان شیخ سلطان بن صگر سردار رسول خیمہ و شیخ سعید بن تھنو سردار ابو تھالی و شیخ سعید بن بٹی سردار دوباٸی و شیخ حمید بن راشد سردار اجمن و شیخ عبد اللہ بن راشد سردار ام گنوین نے اون قواعد کا جو کئی برسون تک بوجہ توقف جنگ جو باہم ہمارے بدرمیانی رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس کے قائم ہو کر وقتاً فوقتاً آج تک از سر نو قائم ہوتا گیا تجربہ کیا و نیز اون بد انجامیون کو جو سابق مین بہ نسبت نہ کرنے دینے کارروائی مذکا ہماری رعایا کو بلا روک ٹوک کہ جسکا باعث فساد و لڑائی باہمی کا تھا بخوبی ذہن نشین کیا اسلیے ہم کسان مذکورۂ بالا نے بحق خود اپنے ورثا اور جا نشینان کے ایک صلح دوامی آپس مین قائم کرنیکا ارادہ کر کے اتفاق بہ نسبت پابندی شرائط مذکورالذیل کے کرتے ہین —

دفعہ ۱ آج یعنی ۲۵ رجب سنہ ۱۲۶۹ ہجری مطابق ۴ مئی سنہ ۱۸۵۳ء سے آیندہ کو باہم ہماری رعایا اور تابعینون کے لڑائی سمندر مین نہوا کریگی اور باہم ہمارے اور ہمارے ورثا کے ہمیشہ کے لیے لڑائی موقوف رہیگی —

دفعہ ۲ خدا نخواستہ کاش ہم مین سے کیکی رعایا کسی فریق متعلق عہد و پیمان ہذا کے رعایا کے جان و مال پر ظلم کرے تو اوس صورت مین ہم فوراً مجرم کی سزادہی کرینگے اور بشرط اطلاع یابی اوسکا خوب تدارک کرینگے —

دفعہ ۳ درحالیکہ از جانب کسی رعایا متعلق اقرارنامہ ہذا کے ہماری کسی رعایا یا تابعین پر کوئی کام ظلم کا کیا جاوے تو اوس صورت مین ہم فوراً اوسکا عوض لینے کو مستعد نہونگے بلکہ رزیڈنٹ انگریزی متعینہ نسبی ڈور کو کہ جو دربارہ حاصل کرنے تاوان نقصان موقوعہ کے لیے بشرط ثبوت

تدبیرات مناسب کریگا مطلع کرینگے —
ہم نسبت اس امر کے بھی اتفاق کرتے ہین کہ بہ نسبت تعمیل اور محفوظ رکھنے صلح قرار دادہ حال کے سرکار انگریزی کہ جو ہمیشہ دفعات مذکورۂ بالا پر ملحوظ رہیگی نگران رہے اور خدا اسکے درمیان ہے

العبد
دستخط عبد اللہ بن راشد
سردار امل گنواین
(ل س)

العبد
حمید بن راشد سردار
اجمن
(ل س)

العبد
سعید بن بطی
سردار دوبائی

العبد
سعید بن سنون
سردار ابوظبیاس

العبد
سلطان بن سکر
سردار جواسمی

واضح رہے کہ اقرار نامہ ہذا پر منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل کی بتاریخ ۲۴ اگست ۱۸۵۳ء کے ہوئی —

نمبر ۱۷

ضمیمۂ دفعات کہ جو دربارۂ محافظت تار برقی و اسٹیشن اوسکی کے
روبرو لفٹنٹ کرنیل لیوس پیلی صاحب قائم مقام رزیڈنٹ خلیج
فارس کے قرار پاکر شامل بعہد نامہ صلح قرار دادہ
۴ مئی ۱۸۵۳ء کے ہوئین حسب ذیل ہے

جو کہ ہم سردار جواسمی و سردار ابوظبیاس و سردار امل گنواین و سردار اجمن سنے بتاریخ ۲۵ رجب ۱۲۶۹ ہجری مطابق ۴ مئی ۱۸۵۳ء کے ایک عہدنامہ صلح دریائی دوام کے لیے قرار دیا ہے کہ جسکے باعث سے ہمارے جہازون کی توقیر اور ہماری کار تجارت کی ترقی ہوئی ہے اور جو کہ

سرکار انگریزی بنظر زیادہ تر منفعت سوداگری اور صلاح عام کے اکثر مقامات متعلقہ خلیج فارس مین تاربرقی طیار کررہی ہے اسلیے ہم ازجانب خود اور اپنے ورثا اور جانشینان کے یہہ اقرار کرتے ہین کہ کارروائی تاربرقی مذکور مین جو ازجانب سرکار انگریزی اندریا قریب ہمارے ملک کے ہووے کسیطرح کی دست اندازی نہین کرینگے اور کاش خدانخواستہ کوئی ہماری رعایا یا توابعین مین سے بہ نسبت تاربرقی مذکور یا اوسکے اسٹیشن یا اور کسی لوازمہ متعلق اوسکے کے مرتکب ظلم یا خطا کا ہوگا تو بشرط اطلاعیابی فوراً مجرم کی سزادہی کرکے اوسکا خوب تدارک کرینگے ۔

اور جوکہ تاربرقی مذکور واسطے فائدۂ عام کے مقصود ہے اسلیے ہماری رعایا اور توابعین کو بھی اجازت واسطے بھیجنے خبر بذریعہ تاربرقی کے بشرط اوسے دین سکے کہ جو رعایاے انگریزی دیتے ہو ہوگی ۔

بیان بحرین

واضح رہے کہ جزیرہ بحرین کا بباعث دولت درماہیونکے واسطے حاکمان متفرق کہ جنہون نے قریب اختتام آخر صدی کے دربارہ حکومت خلیج فارس کے کوشش کی بہت روز تک ایک میدان لڑائی کار بسنہ ۱۷۹۹ء مین بعد اکثر تبدیلات حاکمان کے فرقہ اتوبی نے کہ جو ابتدا سے اسپر باطاعت مسقط کی ایک مرتبہ اور بعد ازان مسلسل باطاعت وہابیان و ترکستان اور فارس کے اور بالفعل بطور ارادہ کے قابض ہین فتح کیا ۔

سنہ ۱۸۲۰ء مین بعد اسکے کہ اوس فوج نے کہ جو خلیج فارس مین ڈاکوان سمندر پر چڑہ گئی تھی راس الخیمہ کو فتح کیا دو سردارون نے یعنے عبداللہ بن احمد اور سلیمان بن احمد جو اوسوقت حاکم بحرین کے تھے ملکر ایک ضمیمہ اقرارنامہ نمبری ۲۷ پر دربارہ نہ فروخت ہونے دینے اون اشیاء کے جزیرۂ بحرین مین جو بذریعۂ غارتگری اور ڈکیتی کے ملین اور دربارہ رہا کردینے جملہ قیدیان ہندوستانی کو جو اونکے قبضہ مین ہون دستخط کیا واضح رہے کہ یہہ سردار اقرارنامۂ عام نمبری ۶۰ مین بھی جو واسطے ملاپ خلیج فارس کے قائم ہوا تھا شریک تھے سرداران بحرین بجز

عہدنامہ نمبری ۸۰ کہ جو ۱۸۴۷ء مین دربارہ بند کرنے سوداگری غلامان کے قائم ہوا تھا اور کسی اقرار نامجات قرارداد مابعد ۱۸۲۰ء کے شریک نہین ہے اور واضح رہے کہ اقرارنامہ مذکورہ صدر پر محمد بن خلیفہ نے بھی ۸ مئی ۱۸۴۷ء کو دستخط کیا تھا یہ سردار سلیمان بن احمد کا کہ جسنے اقرارنامہ عام پر ۱۸۲۰ء مین دستخط کیا تھا پوتہ تھا ۱۸۲۵ء مین سلیمان مرگیا اور اوسکا بیٹا خلیفہ کہ جو اوسکی حکومت کے حصہ کا جانشین ہوا تھا ۱۸۳۴ء مین مرگیا کئی برسون تک محمد بن خلیفہ کو اوسکے دادا کے بھائی عبداللہ بن احمد نے حکومت سے خارج کیا تھا مگر ۱۸۴۳ء مین وہ یعنے محمد بن خلیفہ نہ صرف اپنی حکومت کے پانے مین کامیاب ہوا بلکہ اوسنے عبداللہ بن احمد کو بحرین سے نکال دینے مین بھی کامیابی حاصل کی اور اسی نے یعنے عبداللہ بن احمد نے ڈمام مین سپاہ لیکر کئی چڑہائیان بلا کامیابی بمدد وہابیون اور سردار کویٹ کے دربارہ پھر حاصل کرنے اپنی حکومت کے کین اور ۱۸۴۹ء مین مرگیا اوسکے بیٹے محمد بن عبداللہ نے فساد کو قائم رکھا اوسکے سامان لڑائی اور ڈکیتیون نے خلیج کو اسقدر خطرہ مین ڈالا کہ ۱۸۵۹ء مین وہ ایک دشمن عام گردانا جاکر بذریعہ فوج انگریزی بحر ڈمام سے نکال دیا گیا جلد بعد اوسکے محمد بن خلیفہ بحرین نے کشتیان وہابیون سے خراج جبراً تحصیل کرنا اور او نکا مال چھین لینا شروع کیا اور جب نسبت اس امر کے اوسکی چشم نمائی ہوئی تب ظاہرا اوسنے پہلے فارس کی اور مابعد ترکستان کی اطاعت قبول کی۔ واضح رہے کہ تدبیر سرکار انگریزی کی کہ جو نسبت امن و آرام خلیج فارس کے نگران تھے دربارہ اس امر کے بھی کہ جزیرہ بحرین آزاد متصور ہو اسلیے شروع ۱۸۶۱ء مین جب سردار بحرین نے اقرارنامہ قرارداد کو توڑ کر لنگرگاہان وہابی کو پھر محاصرہ کر لیا تو اوسوقت رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس نے اوسکو واسطے باز کرنے محاصرہ کے دبایا اور اوس سے ایک عہد و پیمان صلح اور دوستی دائمی نمبری ۸۳ کا قائم کرنے اور اس امر کی پابندی چاہی کہ بشرط محفوظ رہنے حرکات ظلم وغیرہ سے وہ لڑائی ڈکیتی اور سوداگری غلامان سے سمندر مین باز رہیگا اور نیز یہ کہ رعایا انگریزی رعایا بحرین کے ساتھ بشرط ادائے پانچ روپیہ سیکڑہ محصول سوداگری کیا کرین ٭

نمبر

ترجمہ اوس ضمیمہ عہدنامہ کا جو ... بحرین کے قرار پایا حسب ذیل ہے

جملہ اشخاص کو واضح رہے کہ سید عبد الجلیل وکیل از جانب شیخ سلیمان بن احمد و شیخ عبد اللہ بن احمد نے روبرو جنرل سر ولیم گرانٹ کیر صاحب بہادر کے شرائط مندرجہ ذیل کو بحق کسان مذکورہ بالا کے قرار دیا ہے ۔

دفعہ ۱ اب سے آیندہ کو شیخ لوگ بحرین باقصبہ جات متعلق اوسکے ہین کوئی اسباب اوس قسم کا جو غارتگری اور ڈکیتی سے حاصل ہوا ہو نہین فروخت ہونے دینگے اور نہ اپنی رعایا کو کوئی چیز بدست اون اشخاص کے بیچنے دینگے جو کہ ڈکیتی اور غارتگری کا دیا کرتے ہین اور جو شخص خلاف اسکے کریگا اوسکی جانب سے گویا ڈکیتی کا سرزد ہونا متصور ہوگا

دفعہ ۲ جملہ قیدیان ہندوستانی جو بقبضہ شیخون کے ہون رہا کردیے جاوینگے ۔

دفعہ ۳ شیخ سلیمان بن احمد اور شیخ عبد اللہ بن احمد شرائط عہدنامہ عام پر ساتھ دوستان عرب کے قائم ہونگے ۔ محررہ ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۵ - فروری سنہ ۱۸۲۰ع بروز ہفتہ بمقام شارگہ نقل اسکی تین پرت ہوئی ۔

دستخط ولیم گرانٹ کیر میجر جنرل (ل س)

واضح رہے کہ دفعات مذکورۂ بالا کو بہنسے باختیار وکالت از جانب شیخ ہاے مذکورہ بالا کے تسلیم کیا ۔

دستخط سید عبد الجلیل بن سید یاسل تباتبی ۔

نمبر ۳۷

شرائط اقرارنامہ دوستی جو باہم شیخ محمد بن خلیفہ حاکم آزاد و بحرین از جانب خود و اپنے جانشینان کے اور کپتان فلیکس جونس متعینہ فوج

جہازی رزیڈنٹ سرکار انگریزی متعینۂ خلیج فارس سے کے ازجانب سرکار انگریزی قرار پایا حسب ذیل ہے

بلحاظ بد انتظامی قوم کہ جو بباعث ظلم و بدعت دریائے خلیج فارس مین ہوتا ہے ہم شیخ محمد بن خلیفہ حاکم آزاد بحرین ازجانب خود اپنے ورثا و جانشینان کے روبرو سرداران اور بزرگان کے کہ سند ہذا کے گواہ ہین اس امر کا وعدہ کرتے ہین کہ سرکار انگریز کے ساتھ ایک دوستی ودائم قائم ہوتا کہ اوسکے ذریعہ سے ترقی تجارت و حفاظت ہر قسم کے لوگون کی کہ جو کنارۂ سمندر پر جہاز پر آتے ہین یا ساکن اوسی مقام کے ہین ہو —

دفعہ ۱ واضح رہے کہ ہم جملہ عہد و پیمانجات و اقرارنامجات کو کہ سابق مین باہم سرداران بحرین وسرکار انگریزی کے خواہ بذات خود یا بذریعۂ درمیانی کسی ملازم کے اس خلیج مین قرار پائے ہین جاری اور مستحکم تسلیم کرتے ہین —

دفعہ ۲ ہم ہر قسم کے ظلم دریائی سے یعنی کرنے لڑائی ڈکیتی اور سوداگری غلامان ازراہ سمندر کے باز آتے ہین تا وقتیکہ سرکار انگریز دربارہ حفظ رکھنے عملداری کے ظلم مثل مذکورہ بالا کے کہ جو ازجانب سرداران اور اقوام خلیج ہذا کے ہو ہماری مدد کرے

دفعہ ۳ بنظر تعمیل شرائط مذکورہ کے ہم وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ جملہ ظلم و بدعت سے کہ جو سمندر مین ہوئی ہو یا اوسکی ہم خواہ ہمارے ملک یا رعایا پر کیے جانیکا ارادہ ہو فوراً رزیڈنٹ انگریزی متعینہ خلیج فارس کو کہ پنچ ایسے مقدمون کا ہے مطلع کرینگے اور یہہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ بلا مرضی رزیڈنٹ یا بشرط ضرورت بلا رضامندی سرکار انگریز کے سمندر مین ازجانب بحرین یا بنام بحرین خود یا بذریعہ کسی توابعین اپنے سے کوئی حرکت ظلم یا لینے عوض کا نکرینگے اور رزیڈنٹ انگریز وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ آیندہ کو تدبیر مناسب دربارہ حاصل کرنے تاوان واسطے نقصان کے کہ جسکا ہونا ثبوت ہو خواہ ازراہ سمندر خاص بحرین پر یا کسی قصبہ متعلق اسکے پر خلیج ہذا مین ہو تدبیر مناسب کرینگے علے ہذا القیاس مین شیخ محمد بن خلیفہ بھی وعدہ کرتا ہون کہ بعہدۂ حکومت

بحرین نے بہ نسبت جملہ جرائم دریائی کے کہ جو از روے عدل کے ہماری رعایا یا خود ہم پر عائد ہو بخوبی تدارک کرونگا —

دفعہ ۴ - واضح رہے کہ ہر قسم رعایا انگریزی کو اختیار ہے کہ عملداری بحرین مین اپنا کار تجارت جاری کرتے رہین اور اونکے اجناس پر صرف پانچ روپیہ سیکڑہ محصول خواہ بذریعہ نقد یا جنس کے لیا جاویگا اور جب ایک مرتبہ یہہ محصول ادا ہوجایا کریگا تو اونہین اسباب پر درصورتیکہ وہ بحرین سے کسی اور مقام پر جاوین مطالبہ دوبارہ نہین کیاجاویگا اور قدر و منزلت رعایا و توابعین انگریزی کی اوسیطرح سے کیجاویگی جسطرح پر نہایت خیر قوم کی رعایا و توابعین سے کیجاتی ہے اور جملہ جرائم جو ازجانب اونکی یا بحق اونکے سرزد ہون منحصر بہ تصفیہ رزیڈنٹ انگریزی کے ہونگے بشرطیکہ تصفیہ اوسکا اجنٹ انگریزی متعینہ بحرین حسب دلخواہ نکرسکے اور التماس رزیڈنٹ انگریزی بھی دربارہ خیریت رعایا بحرین کے کہ جو خلیج ہذا کے قوم دریائی عرب دوست سرکار انگریزی کے لنگرگاہ مین ہون پیرو کار رہینگے —

دفعہ ۵ واضح رہے کہ دفعات ہذا دوستی کی تاریخ منظوری سرکار انگریزی سے جاری متصور ہونگے —

محررہ ۲۰ - ذیقعدہ ۱۲۷۷ھ ہجری مطابق ۳۱ مئی ۱۸۶۱ء

دستخط اور مہر فلیکس جونس
پولٹیکل رزیڈنٹ متعینہ خلیج فارس
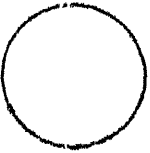
شیخ محمد
حاکم بحرین

مہر شیخ علی
بن خلیفہ بھائی مذکور الصدر

مہر شیخ حمید بن محمد
بھائی چچازاد شیخ محمد

مہر شیخ احمد بن مبارک
بھائی چچازاد شیخ محمد

مہر شیخ خلیفہ بن محمد
بھائی چچازاد شیخ محمد

بزرگان بحرین اور گواہ اقرارنامہ ہذا کے ہین
واضح رہے کہ ۹ - اکتوبر ۱۸۶۱ء کو اسپر منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل کی ہوئی اور ۲۵ - فروری ۱۸۶۲ء کو سرکار مینی نے منظور کیا -

حصۂ دوم ختم شد

حصۂ سوم

بیان عہد پیمانجات و اقرارنامجات و اسناد کا جو نسبت کنارۂ سمندر موقوعۂ عرب اور افریقہ کے قرار پائے

بیان عدن

واضح رہے کہ بعد نکال دیے جانے ترکون کے سنہ ۱۶[illegible]ع کے بڑا جزو کوہن عرب کا بدست امام صنا کے ہوگیا سنہ ۱۷۲۸ع مین امام صنا کو باشندۂ [illegible] نے بار تو پایہ ابدالی لحج عدن اور دوسرے ضلعون سے نکال کر آزادی حاصل کی عدن اور لحج کہ جسکو ابدالی ہی کہتے ہین اور کئی مواضعات موقوعہ بجانب شمال عدن کو مع اونکے قرب وجوار کے قوم ابدالی نے فتح کرلیا —

واضح رہے کہ پہلی آمد ورفت ساتھہ سرداران عدن کے سنہ ۱۷۹۹ع مین کہ جسوقت ایک فوج جہازی گریٹ برٹن سے مع کچھہ فوج ہندوستانی کے واسطے دخل کرنے جزیرۂ پیرم اور روکنے حملہ نوشت وخواند قوم فرانسیس مقیمہ مصر ساتھہ بحر ہند کے از راہ لال سمندر کے بھیجی گئی تہی واقع ہوئی جزیرۂ پیرم کا قابل فرودگی فوج کے نہین سمجھا اور سلطان لحج احمد بن عبدالکریم نے کچھہ روز تک فوج کو عدن مین رکھا اور ارادہ کیا کہ ایک دوستی قرار دیکر عدن کو ہمیشہ کے لیے دیدین مگر یہہ عطیہ قبول نہین ہوا سنہ ۱۸۰۲ع مین اڈمیرل سرہوم پوپم صاحب نے کہ جسکو ہدایت دربارۂ قائم کرنے ملکی اور تجارتی دوستی ساتھہ سرداران براے عرب لال سمندر کے ہوئی تھی ایک اقرارنامہ ملکی و تجارتی نمبری ۴۲ قرار دیا ——

واضح رہے کہ اوسوقت سے تا سنہ ۱۸۳۷ع یعنے جب غارتگری اور بدسلوکی بحق جہاز انگریزی مقیمہ کنارۂ عدن پر توجہ کی گئی تہوڑا بلکہ کچھہ واسطہ ساتھہ عدن کے نہین رہا منجملہ اونکے غارتگری وغیرہ دولت کے کہ جسکے ملازمان کو کیت مارہ اور بہت حیوان ان سے اونکے ساتھہ پیش آئے قابل یاد کے ہے اور کپتان ہین صاحب کو کہ اوسوقت مشغول بہ پیمایش شرائی بحریہ کے تھے ہدایت واسطے کرنے مطالبہ رضامندی کے ہوئی تہی اور اسی وقت

اوسکو ہدایت درباره کرنے کوشش واسطے خرید لینے عدن کو بغرض جمع کرنے وہان
کویلہ واسطے دہوان کشش جو مابین ہندوستان اور لال سمندر کے آیا جایا کرتے ہین ہوئی
سلطان محسن کہ جو اپنے چچا سلطان احمد کا جانشین ہوا تھا پہلی شرکت غارتگری سے
محض منکر ہوا لیکن جب اوسنے کمشنر انگریز کو اپنے مطالبہ مین مستحکم پایا تو اخیر کو جزو اسباب
مغروقہ کو دینا قبول کیا اور باقی کے لیے تاوان دیا بعد ازان ایک مسودۂ اقرارنامہ در
بارہ چھوڑ دینے عدن کے سلطان کے سامنے پیش کیا گیا کہ جسپر زبانی اوسنے اپنی
رضامندی بیان کرکے وعدہ کرنے قبول اوسکے کا بعد مشورہ ساتھ اپنے سرداران
کے کیا — واضح رہے کہ مسودۂ ہذا مین تعداد اوکہ جو عدن کے لیے دیا جاتا مندرج
نہین تھا مگر بعد اوسکے یہ تصفیہ پایا کہ آٹھہ ہزار سات سو کردن سالانہ دیا جاوے
بتاریخ ۲۲ - جنوری ۱۸۳۸ء کو سلطان محسن نے ایک خط مہری اپنا
٭ بوعدہ سپرد کردینے عدن کو بعد دو مہینے کے بشرطیکہ بعد اس واگذاشتگی کے بہی
افسران سلطان جو اوسکی رعایا پر عدن مین اب ہین قائم رہین بھیجا مگر بہ نسبت قائم رکھنے اختیار
سلطان کے ایجنٹ انگریزی نے عذر کیا اسپر سلطان نے جواب دیا کہ اگر تمکو اون شرائط
پر کہ جو ہمارے خط مرقومہ ۲۲ جنوری ۱۸۳۸ء مین مندرج ہین منظور ہون تو خیر ورنہ ہماری
چٹھی واپس کردو غرضکہ یہ سوال وجواب درپیش تھا کہ اس عرصہ مین احمد بیٹا سلطان نے
ایجنٹ کو گرفتار کرکے اوسکے کاغذات چھین لینے کی بندش کی چنانچہ واپسی مال مسروقہ
سے جو دردولت سے لوٹ لیا گیا تھا انکار کیا اسیلیے سامان واسطے زیر کرنے سلطان
کے شروع کیا گیا ۱۹ - جنوری ۱۸۳۹ء کو عدن کو غبارہ پلا کر لے لیا اور سلطان مع اپنے

٭ واضح رہے کہ اوس کتاب عہدنامہ کے صفحہ ۲۸۲ و ۲۸۳ مین کہ جسکو مسٹر ہیوجس ٹامس صاحب نے حسب الحکم گورنمنٹ بمبئی کے
۱۸۵۱ء مین مرتب کیا انتخاب ایک خط مرسلہ سلطان لحج محررہ ۲۲ - جنوری ۱۸۳۸ء کا مشعر اختتام انتقال عدن
کا بہ تحت حکومت انگریزی کے مندرج ہے اور حالات حسب بیان مندرجہ کے ہین یعنے خط مذکور مین سلطان نے
یہ تحریر کیا تھا کہ اگر اوسکا اختیار عدن مین نہین رہیگا تو اقرارنامہ باطل متصور ہوگا اور واقعات مابعد کے باعث سے
یہ امر پایۂ اختتام کو نہین پہونچا مخفی نرہے کہ حق سرکار انگریزی کا عدن پر باعث فتح کے متصور ہے نہ کہ بباعث خرید کے

خاندان کے لیج کو بہاگ گیا دوسری فروری سنہ الیہ کو سلطان کے نام سے اوسکے داماد نے
کہ اقرارنامہ صلح نمبری ۷۵ قائم کیا اور ۱۸۔ جون کو سلطان نے خود ایک دستاویز نمبری ۷۶ پر
دستخط کیا کہ جس اقرارنامہ مین باہم سرکار انگریز کے کہ جنہون نے اوسکو اور اوسکے ورثا کو
ساڑھے چھہ ہزار روپیہ سکہ جرمنی اور نیز دینے وثیقہ کہ جو ازجانب سلطان فوڈہلی باقی حلوشائے
اور قوم امیر کو ملتا تہا قبول کیا دوستی اور صلح قائم رکہنے کا اقرار کیا مگر بباعث اسکے کہ سلطان
محسن نے نومبر ۱۸۳۹ء مین ایک حملہ عدم کامیاب دربارہ واپس لینے عدن کے کیا دوستی
قرارداده ٹوٹ گئی اسلیے دینا زر مذکورۂ بالا کابہی بند ہوگیا اور واضح رہے کہ دوسرا حملہ بہی
جو مئی ۱۸۴۰ء مین ہوا عدم کامیاب تہا اور تیسرے حملہ نے کہ جو ماہ جولائی سنہ الیہ مین ہوا
گویا عرب والون کو چند روز کے لیے بالکل دل شکستہ کردیا ۱۸۴۳ء مین سلطان محسن نے
عدن مین آکر درخواست صلح کی کی چنانچہ ۱۱۔ فروری ۱۸۴۳ء کو ایک اقرارنامہ نمبری ۷۷ کہ جسکو
سرکار انگریز نے باہم پولیٹکل اجنٹ اور سلطان کے ایک قول و قرار رسمی گردانا تہا کہ ایک عہد و پیمان
منظور شدہ گردانا جانا متصور کیا قرار پایا ماہ فروری ۱۸۴۴ء کو حالہ ۵۰ روپیہ ماہواری وثیقہ سلطان
کو دیا جانا مع بقایا ایک سال گذشتہ کے پہر قائم ہوا اور قبل از دینے زر مذکورۂ بالا کے سلطان
سے ایک دوسرا اقرارنامہ نمبری ۷۸ دربارہ پابند رہنے بایمانداری اوپر شرائط مندرجہ اقرارنامجات
اوسکے کے قرار پایا —

۳۰۔ نومبر ۱۸۴۷ء کو سلطان محسن سردار قوم ابدالی کا مر گیا اور اوسکا بیٹا احمد اوسکا جانشین ہوا ۱۸۔
جنوری ۱۸۴۹ء کو احمد مر گیا اور بہائی اوسکا علی محسن اوسکا جانشین ہوا چندے بعد اوسکے
جانشینی کے ایک اقرارنامہ نمبری ۷۹ دربارۂ دوستی ملاپ اور سوداگری کے کہ جو اوسکے
پیشین کے ساتھہ سابق مین درپیش تہے قرار پایا واضح رہے کہ منجملہ مضمونہائے دیگر عہدنامہ
ہذا کے ایک شرط یہ نسبت بحالی وثیقہ ماہواری کے کہ جو بباعث شرکت ہونے سلطان
محسن کے اوس حملہ مین کہ عدن پر ماہ اگست ۱۸۴۶ء کے ہوا تہا بند ہوگیا تہا قائم کی گئی
تہی ۷۔ اپریل ۱۸۶۳ء کو علی محسن سلطان لیج کا مر گیا اور حکومت مین اوسکے جانشینی
کرنیکے لیے بزرگان اور قومون نے اوسکے بیٹے فوڈہل علی محسن کو منتخب کیا اور وثیقہ

جو اوسکے باپ کو ملتا تھا اوسیطرح بحال رہا
واضح رہے کہ سلطانان لحج اون قوم قرب وجوار کو کہ جنکے ملک مین ہوکر کارروائی تجارت کی
ہوتی تھی سالانہ زر نقد دیا کرتی تھے اور اس وادی کو انگریزون نے بشرط رہنے سرداران کے
ساتھہ دوستی وملاپ کے قائم رکھا واضح رہے کہ بباعث بدچلنی علی محسن کے کہ جسکے
ذریعہ سے اجنٹ نے پہلے ارادہ کرنے معاملات ساتھہ قوم عرب ساکن عدن کے کیا تھا
اقوام قرب جوار کئی برسون تک عہدہ داران انگریز وغیرہ سے متواتر فساد کیا کرتے
رہے کہ جسکو سلطان نہ روک سکا اور نہ تنبیہ کرسکا فی الواقع بباعث اوسکی قصد دربارہ پورا کرنے
مطالبہ کہ جو سرکار انگریز نے واسطے ان ظلمون کے اوس سے کیا تھا اوسکے رقیبان فرقہ
فوڈہلی کہ جنہون نے چند قاتلون کو پناہ دیکر بہ نسبت اوٹھانے چند فرقہ قرب جوار کو بمخالفت
سرکار انگریز کے پیرو کار تھے مخالف ہوتے — واضح رہے کہ قوم فوڈہلی کہ جنکے ساتھہ
بعد لے لینے عدن کے ایک اقرارنامہ نمبری ۸۰ قرار پایا یکے از قوم نہایت زوراور اور
دلیر قریب عدن کے ہین اونکی عملداری عدن کے پورب جانب سرحد پر واقع ہے غرضکہ
تاوقتیکہ سردار فوڈہلی اوس مجرم کو کہ جسنے اوسکے ساتھہ پناہ لیا تھا نکال ندی وثیقہ بند ہوگیا چنانچہ
اوسنے ایسا کیا یعنے اوسکو نکال دیا اور بعد بحالی وثیقہ کی اوسنے بخوشی ایک اقرارنامہ نمبری
۸۱ پھر دربارہ محافظت سڑک جو عدن سے اوسکی ملک مین ہوکر آئی تھی دستخط کیا —
مخفی نرہے کہ سلطان لحج کی کم زوری نے کہ جو بہ نسبت انسداد جرم یا سزادہی مجرم کے
ظہور مین آئی پہلی تدبیر کو کہ جو دربارۂ معاملات قوم کے ٹھہرائی گئی تھی تبدیل کردیا یعنے بعوض
اسکے کہ معاملات فرقہ کا ساتھہ سرکار انگریز کے معرفت سلطان لحج کے ہوا کرے
یہ قرار پایا بنفسہ ساتھہ سرداران کے نوشت خواند شروع ہوئی —
واضح رہے کہ فرقہ اکرابی کہ جنہون نے زیر حکومت شیخ مہدی کے عبدالکریم والی لحج کی
اطاعت سے منحرف ہوکر آزادی اختیار کی تھی یکے از شاخ فرقہ ابدالی کے ہین اور اونکی
جاے سکونت بیر احمد اور لنگرگاہ عدن خورد ہی بعد فتح عدن کی ایک اقرارنامہ نمبری ۸۲ اونکے
ساتھہ قرار پایا اور ۱۸۶۵ع مین سردار قوم اکرابی نے بذریعہ اقرارنامہ نمبری ۸۳ کے اسی صلح اور

خیر خواہی کو زندہ کیا اور ۱۸۶۳ع مین ایک اقرار نامہ نمبری ۴ کہ جسمین بشرط دینے فوراً تین ہزار
سکہ ڈالر کہ (جو دو روپیہ کا ایک روپیہ ہوتا ہے) اور تیس ڈالر ماہواری کے اونھون نے
نسبت اس امر کے اقرار کیا کہ سوا سرکار انگریزی کے اور کسی سے کوئی جزو جزیرۂ عدن
حرز دکا رہن یا بیع نکرینگے ساتھ اوسکے یعنے سردار اکرابی کے قرار پایا —

واضح رہے کہ اس فرقہ کا قبضہ کنارہ سمندر پر جانب عرب کے قریب ۵۰ میل اور قریب
۲۰۰ میل کے خشکی مین ہے اور یہہ فرقہ دو حصون پر منقسم ہے ایک موسومہ اولاد کے فہراوی
اور دوسرا ایشیبی کے ہین اور دونو ماتحت اپنے اپنے سردار آزاد کے ہین ۱۸۵۵ع مین
ایک اقرار نامہ نمبری ۵ دربارۂ امتناع سوداگری غلامان کے ساتھ اونکے قرار پایا ہے

واضح رہے کہ بعد فتح عدن کے پولٹیکل اجنٹ کے بڑی کوشش بہ نسبت قائم کرنے
واسطے دوستی کا ساتھ قوم عرب ساکن قرب وجوار کے رہی اور منجملہ اونکے اکثرون کے
ساتھ یعنے قوم ہوشابی اور قوم لیفائی اور قوم صبیحی اور دیگرون کے اقرار نامجات از نمبر ۶
تا ۳۹ قرار پائی ...

فہرست سرداران عدن کے جو سرکار انگریزی سے
وثیقہ پاتے ہین حسب ذیل ہے

نام	تعداد وثیقہ سالانہ
سلطان احمد بن عبد اللہ فوڈہلی از قوم فوڈہلی	[illegible] ۱۵ ر
سلطان فوڈہل علی محسن والی لیچ قوم ابدالی	[illegible] ۱۵ ر
شیخ عبد اللہ بہادر مہدی سردار اکرابی	[illegible] ۱۵ ر
سلطان عبید بن یحیی فرقہ ہوشابی	[illegible]
شیخ صالح فرقہ علوی	[illegible]
سلطان محمد سید قوم امیر	[illegible]
سلطان علی گلاب قوم لیفی	[illegible]
شیخ ودحدین ڈبین	[illegible]
شیخ عبد اللہ رگای فرقہ صبیحی	[illegible]

نمبر ۴۷

جو کہ عالی القاب موسٹ نوبل مارکیس ویلی صاحب نائٹ آف موسٹ السٹریس آرڈر آف سینٹ پاٹرک پروی کونسل بادشاہ اوپر جملہ مملکت انگریزی موقوعہ ہندوستان نے ارادہ قائم کرنے ایک عہد و پیمان دوستی اور تجارت کا ساتھہ سلطان احمد عبد الکریم سلطان عدن اور اوسکے علاقہ کے کیا ہے اسلیے از جانب اپنے سر ہوم پوفن صاحب نائٹ موسٹ ساورن آرڈر آف سینٹ جان آف جروسلم اور ایلچی متعینہ عرب کو تعینات کیا اور سلطان موصوف نے احمد نائب شہزادہ عدن کو از جانب اپنے تعینات کیا ہے چنانچہ ہر دو کسان متعینہ نے ملکر واسطے فائدہ باہمی ہر دو فریق کے بشرط منظوری عالی القاب موسٹ نوبل گورنر جنرل ہند کے دفعات ذیل پر اتفاق کیا —

دفعہ ۱ باہم آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی یا اون رعایا انگریزی کے کہ جنہین گورنر جنرل ہند مجاز کرین اور رعایا سلطان احمد عبد الکریم کی ملاپ سوداگری کا رہیگا —

دفعہ ۲ سلطان بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ لنگرگاہان عدن مین جملہ اشیاے محمولہ جہازان انگریزی کے آیا کرینگے اور اونپر سواے دو روپیہ سیکڑہ کے مطابق بیجک اجناس اور کسیطرح کا محصول مثل چونگی وزن کرائی وغیرہ کے سلطان یا کوئی توابعین اونکا نہین لینگے اور یہہ شرط واسطے مدت دس برس تک کے ہے —

دفعہ ۳ بعد انقضاے دس برس کے محصول تین روپیہ سیکڑہ معین ہوگا اور اوس شرح کو سلطان اور اوسکے ورثا یا جانشینان کبھی ایزاد نکرینگے سلطان بھی وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ از روے شرط مذکورہ بالا کوئی محصول دیگر مثلاً وزن کرائی یا چونگی وغیرہ نہین تعین کرینگے —

دفعہ ۴ واضح رہے کہ محصول اون اشیا پر بھی کہ جو عملداری سلطان یا ملک قرب وجوار اوسکے کے پیداوار ہین اور عدن سے روانہ ہوتے ہین اوسی شرح سے یعنے پہلے دس برس تک بشرح ۲ سیکڑہ اور ہمیشہ بعد اوسکے بشرح ۳ سیکڑہ کے لیا جاویگا اور از جانب

سلطان یا کسی توابعین اونکے سے اون اشیاء پر اور کسیطرح کا مطالبہ نہین کیا جاویگا

دفعہ ۵ اون اشیا پر کہ جو پیداوار افریقہ والی سینیا یا اور کسی ملک کے جو بہ قبضہ سلطان کے
نہو نہین کہ جسکو انریبل کمپنی یا کوئی رعایا انگریزی قصبہ یا لنگرگاہ عدن مین خرید کرے کچھ محصول
نہین لیا جاویگا اور جو کہ بروقت اوترنے کے اون اشیا کو نسبت ایک مرتبہ پہلی محصول
کا وصول ہوجانا متصور ہے اسلیے سلطان بہ نسبت اس امر کے اتفاق کرتے ہین کہ
اونسے دوبارہ محصول نلیا جاوے —

دفعہ ۶ دسے رعایا انگریزی کہ جو لنگرگاہان عدن مین کاروبار کرتے ہین مجاز کرنے بندوبست
اپنے کاروبار کا بطور خود رہینگے اور وسے بہ نسبت سپرد کرنے اپنے کاروبار باہتمام
کسی شخص دیگر کے مجبور نکیے جاوینگے اور نہ اون پر بہ نسبت مصروف کرنے کسی
دلال یا مترجم کے تاوقتیکہ وہ اوسمین راضی ہون جبر کیا جاویگا اور دلال یا مترجم وہ حسب
پسند اپنے بلا شرط منظوری یا حکومت سلطان کے رکھین گے۔

دفعہ ۷ واضح رہے کہ رعایا انگریزی مجاز اس امر کی ہوگی کہ بالکل سیطرح کے دست اندازی
بحالت بیماری و مندرستی کے جسکو چاہین اپنا اسباب سپرد کردیوین اور کاش کوئی شخص
ازقوم انگریز بلا تحریر وراثت نامہ کے دفعتہ مرجاوے تو اوس صورت مین اوسکی جملہ جائداد
بعد ادائے واجبی زرقرضہ یا قیمتی رعایا سلطان کے بحوالہ رزیڈنٹ انگریزی کی بنظر بھیجے جانے
اوسکے کے پاس سوپریم گورنمنٹ یا اور کسی پریسیڈنسی کے واسطے فائدہ اوسکے خاندان
اور وارث کے کی جاویگی —

دفعہ ۸ باین نظر کہ آیندہ کو بہ نسبت کسی شخص کے کہ جو متدعوی پناہ جھنڈا انگریزی کا ہو
خواہ وہ ازقوم یورپ یا ہندوستانی کے ہو کچھہ حجت واقع نہو تمام رعایا انگریزی ساکن عدن
کی ایک فہرست رکھی جاویگی اور ہر شخص کا نام کہ جو کسی پریسیڈنسی ہندوستان کا سارٹیفکٹ حاصل
کیے ہوگا ازروے سارٹیفکٹ کے عدن مین مندرج رجسٹر موجودہ دفتر قاضی اور دفتر
رزیڈنٹ انگریزی مین کیا جاویگا اور جو شخص کہ دوبارہ درج کروانے اپنا نام رجسٹر
مذکور کے تغافلی کریگا وہ مستحق فوائد مندرجہ دفعہ ۷ کا نہوگا —

دفعہ ۹ واضح رہے کہ فوائد دفعہ ۷ یہ نسبت جملہ سوداگران و رعایاے انگریزی و ملازمان جملہ جہازان
پر جو پہنچے جھنڈی سرکار انگریزی کے چلتے ہون بشرطیکہ ملنے ایک سارٹیفکٹ کمانیر اوس جہاز سے کہ
جنسے وہ تعلق رکھتے تھے بوقت تحریر وراثت نامہ یا مرجانے بلاوراثت نامہ کے حاوی ہونگے ۔

دفعہ ۱۰ سلطان ازجانب خود اپنے ورثا و جانشینان کے وعدہ کرتے ہین کہ دربارۂ وصول
کرنے قرضہ کہ جو یافتنی رعایا انگریز کسی رعایا اوسکے کے ذمہ ہو ہر طرح کی مدد دینگے اور
تین مہینے بعد اسکے کہ کسی رعایا انگریز نے اپنے دعوے کو قاضی کے پاس واسطے ثبوت
قرضہ اور اوسکی مدد کی بھیجا ہو کہ جس عرصہ مین اگر زر متدعویہ ادا نہوا ہو تو قاضی مجاز اس امر کے
ہونگے کہ دراسطے ادائے زر قرضہ یافتنی سائل کے جایداد شخص مقروض کی قرق کرکے
فروخت کرڈالین اور کاشش شخص مقروض کے پاس کہ جسپر رعایا سرکار انگریز کا قرضہ
آتا ہو کوئی جایداد نہو تو اوس صورت مین تا ہونے کوئی تصفیہ حسب دلخواہ سرکار انگریزی کے
قاضی اوس شخص کو حوالات مین رکھیگا ۔

دفعہ ۱۱ درصورتیکہ کوئی قضیہ باہم رعایا انگریزی مندرجہ رجسٹر کے واقع ہو تو اوس قسم کا
مقدمہ پاس رزیڈنٹ انگریزی کے بھیج دیا جاویگا اور رزیڈنٹ مذکور اونکا فیصلہ حسب منشار
قانون اپنے ملک کے کرینگے ۔ اور واضح رہے کہ تعداد جرمانہ کی دو ہزار (2000) ڈالر سے
زیادہ نہوگی اور بشرطیکہ زیادہ کے وہ مقدمہ قابل اپیل بمجلسہ پریزیڈنسی ہاے متفرق ہندوستان
کے ہوگا اور درحالیکہ کوئی فریق دینے زر جرمانہ سے انکار کرے تو اوس صورت مین سلطان
حسب درخواست رزیڈنٹ کے قاضی کو مجاز قید کرنے اوس فریق کے کرینگے اور منشاء
جاری ہونے دفعہ ہذا کا یہہ ہے کہ باہم رعایا قوم انگریزی مندرجہ رجسٹر اور رعایا سلطان
کے ہمواری اور سیل رہے ۔

دفعہ ۱۲ واضح رہے کہ انفصال جملہ قضیات موقوعہ باہم رعایاے سلطان و رعایاے
قوم انگریز کے ازروے قانون ملک کے ہوا کریگا ۔

دفعہ ۱۳ سلطان بلحاظ ڈالر کے ایک ٹکڑا اراضی کا موقوعہ بجانب عروف قصبہ تعدادی
گز لمبا و گز چوڑا قوم انگریز کو دینگے کہ جس اراضی پر کمپنی موصوف کوئی مکان

یا عمارت بنوا کر اوسکی احاطہ بندی یا جو مناسب سمجھین اوسپر ہوا دین اور سلطان بنسبت اس بات کے وعدہ کرتے ہین کہ کمپنی موصوف کے احاطہ کے سامنے بفاصلہ بیس گز تک اور ہر دو جانب بفاصلہ ۱۰ اگز تک کوئی عمارت نہین بننے دینگے —

دفعہ ۱۴ قوم انگریزی پر کسیطرح کی اہانت نہین کیجاویگی اور وے مجاز اس امر کے ہونگے کہ بلا روک ٹوک جس جانب یا پھاٹک کو چاہین آیا جایا کرین اور جس سواری پر چاہین خواہ گھوڑا یا گدہا یا خچر یا اور کسی جانور پر کہ جسپر وہ مناسب سمجھین سوار ہوا کرین —

دفعہ ۱۵ اگر کوئی سپاہی یا رعایا انگریزی جو از قوم مسلمان نہین ہے بھاگ کر پاس قاضی یا اور کسی عہدہ دار گورنمنٹ کے جاوے اور مذہب اسلام کا قبول کرنے کی خواہش ظاہر کرے تو اسصورت مین قاضی رزیڈنٹ کو اس امر سے مطلع کرینگے تا کہ اوس شخص کا رعایا انگریزی کا دعوے کرین اور اگر بعد اطلاعیابی از جانب قاضی یا اور کسی عہدہ دار کے رزیڈنٹ انگریزی اندر تین روز کے دعوے نکرے تو اوس صورت مین قاضی کو اختیار ہے کہ اوس شخص کے ساتھ کہ جو اپنے ملک سے بھاگ آیا ہو جسطرح چاہین پیش آوین —

دفعہ ۱۶ سلطان ایک ٹکڑا اراضی [illegible] قبرستان کے کہ جسمین جملہ انگریز جو ملک سلطان مین مرین دفن کیے جاوینگے اور سواے اون شخصون کے کہ جو قبرستان کی طیاری مین مدد دینگے اور کوئی شخص دفن نہین کیا جاویگا —

دفعہ ۱۷ واضح رہے کہ سواے دفعات مذکورہ بالا کے اور دفعات بھی کہ جسکو ہر دو فریق پسند کر کے اتفاق کرین عہد و پیمان ہذا مین بعد اسکے شامل کیا جاسکتا ہے اور ایلچی سرکار انگریزی بھی دربارہ لیجانے کسی اور پیغام کے از جانب سلطان پاس گورنر جنرل کے یا کروانے کوئی قول و قرار دربارہ خرید کرنے کافی یا اور کوئی اشیا سے انگریزی بقیمت قرار داد باہمی کے موجود ہے دفعات [illegible] عہدنامہ مذکورہ بالا کے پڑہے گئے اور وکلاسے فریقین اور سلطان نے مضمون اونکے کو خوب سمجھا چنانچہ سلطان نے اپنے مہر اور دستخط نقل عربی پر اور ایلچی انگریزی نے نقل انگریزی پر آج بتاریخ ۶ ستمبر سنہ [illegible]ء کو بمقام عدن اوپر جہاز سرکاری موسومہ [illegible] کیا —

دستخط ہومس پوفم

نمبر ۵۷

نقل اوس عہدنامہ دوستی کی کہ جو باہم قوم ابدالیون اور انگریز سے کہ جسپر سلطان احم حسین کے کارندہ معتمد اور داماد سے نے دستخط کیا حسب ذیل ہے —

ہم بقسم اپنے سر کے خدا کے سامنے کمانیر ہین صاحب سے بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ آج سے باہم انگریز اور ابدالی کی آیندہ کو دوستی صلح اور ہر طرح کی بہتری قائم رہیگی اور ہم وعدہ کرتے ہین کہ کوئی حرکت بیجا یا کسیطرح کی ذلت نہین ہوگی بلکہ صلح رہیگی علی ہذا القیاس سرکار انگریزی بہی یہی وعدہ کرتی ہے سلطان احم حسین و دیگر سلطان ہاے اندرونی بہی اتفاق اسپر کرتے ہین اور ہم اوسکے ذمہ دار ہین اور جملہ اشخاص قصبہ جات اندرونی کو بہی ہم کیسکے ساتھ دست اندازی کرنے سے اوسیطرح پر باز رکھینگے کہ جسطرح پر سلطان احم حسین نے جسوقت قابض عدن کا تھا کیا تھا — واضح رہے کہ یہہ اقرار باہم ہمارے اور کمانیر ہین صاحب متعینہ از جانب سرکار انگریزی کے ہوا ہے اور ہم بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ مرضی الہی ہم عبارت تحریر شدہ سے زیادہ کرینگے اور بعوض اسکے کمانیر ہین صاحب کی ہم سابق سے زیادہ توقیر چاہتے ہین —

دستخط سید احم حسین دسٹ

دستخط حسین کیتیت

یس بی ہنس

۱۷ - ذیقعدہ مطابق ۲ - فروری سنہ ۱۸۳۹ع

نقل اوس عہد و پیمان کی جو باہم سلطان احم حسین اور اوسکے لڑکے اور سرکار انگریزی کی معرفت اوسکے کارندہ کے قرار پایا تھا حسب ذیل ہے

واضح رہے کہ عہد و پیمان ہذا باہم سید محمد حسین اور حسن کاتف سے کے از جانب سلطان ملیح کے اور کمانیر ہین صاحب اجنٹ سرکار انگریزی کے قرار پایا ہے —

حسب وعدہ اور زبان سلطان محمد حسین کے مین وعدہ بہ بندہ اس امر کے کرتا ہون کہ شرک پر کسیطرح
کی روک ٹوک اور دولت بنہین واقع ہوگی اور نہ باہم انگریزاور ہماری رعایا کے کسیطرح کی مزاحمت
اور حرخشہ واقع ہونے پاویگا بلکہ ہمیشہ صلح و آرام رہیگا اور ہم یہہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ باہم
ہمارے اور تمہارے رعایا کے کسیطرح کا نفاق یا ظلم نہو گا اور انگریز لوگ بھی اتفاق یہ نسبت
اس امر کے کرتے ہین کہ ہمیشہ صلح رہاکریگی اور سوداگر بھی اپنے کار تجارت مین بلا روک ٹوک
مصروف رہینگے ---

دستخط سید محمد حسین بن وسٹ

دستخط حسین بن عبداللہ کالف

یس لی ہنس

گواہ شد	گواہ شد
راشد عبداللہ	حاجی محمد حسین
گواہ شد	گواہ شد
ساہ بعانتی	حاجی جعفر

محررہ ۴ - فروری ۱۸۳۹ع

واضح رہے کہ سند ہذا کو گورنمنٹ بمبئی نے ۲۳ - فروری ۱۸۳۹ع کو منظور کیا

نمبر ۶

ترجمہ ایک اقرارنامہ کا کہ جو باہم سلطان محمد حسین فضلی اور اوسکے
بیٹے سلطان احمد محمد حسین فضلی اور سلطے عبداللہ اور
فضلی اور کپتان ہینس صاحب پولیٹیکل ایجنٹ متعینہ عدن کے
قرار پایا حسب ذیل ہے

سلطان محمد حسین فضلی اور اوسکے بیٹے مذکورہ بالا بنظر امن اپنے ملک اور محافظت
نصیب و کم زور اور بچاو اپنے قوم او حفاظت راستہ کے اقرار کرتے ہین کہ کوئی شرارت
ازجانب اوسکی رعایا کے شرکون پر وقوع مین آوے تو اوسکے ذمہ دار سلطان ہونگے
اور کوئی رعایا سلطان کسیطرح کا مقابلہ سرکار انگریزی سے نہین کریگی اور دونو فریق کے فوائد

یہان رہینگے اور زر وثیقہ کے لیے جو بافتنی قدیمی بقای ہوشالی اور فرقہ امیر کا ہوگا مطالبہ سرکار انگریزی سے کیا جاویگا اور سلطان محمد حسین اور اوسکے لڑکون کو ہمیشہ تک نسلاً بعد نسل مہینہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۴ ہجری مطابق جنوری و فروری سنہ ۱۸۳۹ء سے ہمیشہ ساڑھے چھہ ہزار سکہ ڈالر بطور وثیقہ کے سالانہ ملا کریگا اور اراضی موقوعہ مابین حورمگ اور لحج کی یعنے جہانتک کہ موسومہ بقبضہ قوم ابدالی کے ہے بحکومت سلطان کے متصور ہے اور درصورت ہونے کسی حملہ کے اوپر لحج یا قوم ابدالی یا اوپر عدن یا فوج انگریز کے ہم یعنے سلطان اور انگریز ایک ہوجاوینگے اور جو ہماری رعایا عدن مین جاوے وہ پابند قوانین انگریزی کے رہے اور جو رعایائے انگریزی لحج مین آوے وہ پابند حکومت ہماری کے ہیگی اور ہم یعنے سلطان یا ہمارے لڑکے عدن کو یا عدن سے جائین تو اوس صورت مین مستوجب ادا کسیطرح کے محصول کے نہونگے ۔۔۔

محررہ ۶ ۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۱۸ ۔ جون سنہ ۱۸۳۹ء

مہر محمد حسین

بروز شنبہ

گواہ شد جعفر وکیل کمانیر
گواہ شد حسن عبد اللہ علی کالفت
گواہ شد عبد السفرین
گواہ شد عبد اللہ رسلے

گواہ شد علی سے عبد اللہ
گواہ شد سے علے احمد

واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا پر ۲۴ ۔ اکتوبر سنہ ۱۸۳۹ء کی منظوری رایٹ آنریبل گورنر جنرل کشور ہند کی ہوئی

دستخط ٹی ایچ میڈک

قائم مقام سکرٹر گورنمنٹ ہند

متعینہ ہمراہ لشکر گورنر جنرل

نمبر ۲۲

ترجمہ عہدنامہ کا جو سلطان محمد حسین فضل اور اوسکے ورثا اور جانشینان از قوم اریبی و سلامی نے بروقت ہونے ملاقات بمقام عدن بتاریخ ۲۷ شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۲۵۴ ہجری بروز ہفتہ کے قرار پایا حسب ذیل ہے

منظر قائم کرنے صلح ساتھ سرکار انگریز کے کپتان اسٹافورڈ بیٹس و تھہ بین صاحب نے از جانب سرکار انگریز کے اپنی رضامندی ظاہر کرکے ساتھ سلطان محمد حسین فضل اور اوسکے ملازمان اور رفیقان کے صلح کیا ہے اور عہدنامہ ہذا پر سلطان محمد حسین فضل نے اپنی مہر کی ہے اور کپتان اسٹافورڈ بیٹس و تھہ بین صاحب نے از جانب سرکار انگریز کے اپنی مہر کی ہے جو کہ ہر دو فریق کو بہتری اور صلح مرغوب ہے اسلیے سلطان محمد حسین فضل والی لیج نے بحق خود اپنے ورثا اور جانشینان و قوم سلامی وارنیی کے اور کپتان اسٹافورڈ بیٹس تھہ بین صاحب نے از جانب ملکہ معظمہ اون گریٹ برٹن اور آیرلینڈ کے اس اقرارنامہ پاک کو قرار دیا تاکہ باہم ہر دو سرکار موصوف کے ایک دوستی تا قیامت مضبوط اور مستحکم کہ جو کبھی توٹ نسکے قائم رہین

دفعہ ۱ بلحاظ منزلت سرکار انگریزی کے سلطان محمد حسین فضل وعدہ دربارہ واپس کردینے اراضیات و اشیاسے جملہ قسم کے کہ جسکی نسبت حسن عبداللہ خطیب شو نے اجنٹ انگریزی متعینہ لیج کہ جائداد ہونا ثبوت ہو کرتے ہین لیکن بعوض اسکے سلطان محمد حسین امیدوار نسبت اس امر کے ہے کہ چند کتابین مالگذاری وغیرہ کی کہ نسبت انکے ادعا ہے کہ جو خانہ ان خطیب کے قبضہ مین ہین سرکار لیج کو واپس کردیجائین اور اگر اونکا ارادہ خشکی مین جانیکا ہو تو اونکی حفاظت کیجاویگی —

دفعہ ۲ واضح رہے کہ اوسی خیال سے سلطان جملہ مطالبہ شمایل یہودی کو بھی فیصل کرینگے بلکہ بموجودگی گواہان کے فیصل کردیا اور جملہ مطالبون کو بھی کہ جو اندر میعاد پندرہ روز کے کہ قیام ہمارا عدن مین رہیگا ہمارے نسبت رجوع ہون تصفیہ کرینگے —

دفعہ ۳ اور واضح رہے کہ از جانب سلطان چند محصول بھی تجویز ہو کر بعد اسکے مندرج کیے جاوینگے اور سلطان پابند اس امر کے ہین کہ اون محصول معینہ سے ایذا نلیوینگے اور سلطان حتی الامکان ہر طرح کی تدبیر بہ نسبت آسایش کرنے آمد و رفت سوداگران کے کرینگے اور بعوض اسکے وہ مجاز تحصیل کرنے ایک محصول موافق اوپر اجناس روانگی سوداگر کے ہونگے —

دفعہ ۴ سلطان وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ رعایا انگریز کو لیج مین واسطے

کارتجارت سے کے آنے دینگے اور اونکی ہر طرح کی محافظت کرینگے اور سواے جلانے مردہ کے اور رسوم دینی سب کرنے دینگے —

دفعہ ۵ اور اگر کوئی رعایا انگریز جوابدہ قانون کا ہو تو وہ حوالہ حکام متعینہ عدن کے کردیا جاویگا علی ہذالقیاس رعایا سلطان بھی اوسکے حوالہ کردیے جاوینگے —

دفعہ ۶ واضح رہے کہ پل کھورمکسا کا ملکیت انگریزی ہے کہ جسکو انگریز لوگ ہمیشہ اچھا رکھینگے لیکن اگر یہہ ثابت ہو کہ اوسکو رعایا سلطان نے توڑا ہے یا اوسکا نقصان کیا ہے تو اوسکی مرمت بذمہ سلطان ہوگی —

دفعہ ۷ سلطان بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ جہانتک ممکن ہوگا راستون کو کسان غارتگر سے محفوظ اور صاف رکھینگے اور اجناس سوداگری کی کہ جو اوسکے ملک ہوکر جاتی ہین محافظت کرینگے —

دفعہ ۸ رعایا انگریز کو اختیار ہے کہ باجازت سلطان کے لیج مین اراضی بلگان حسب آئین ملک کے لیوین علی ہذالقیاس رعایا سلطان بھی مجاز اس امر کے ہین کہ عدن مین بپابندی قوانین انگریز کے کوئی ملکیت لیوین —

دفعہ ۹ واضح رہے کہ وے اجناس کہ جو خاص خاندان بادشاہت کے لیے ہون عدن سے ہوکر بلا اوا ے محصول جایا کرینگے علی ہذالقیاس جملہ تحائف اور اسباب سرکاری جو عملداری سلطان مین ہوکر جائینگے بری المحصول رہینگے —

دفعہ ۱۰ واضح رہے کہ وثیقہ سلطان کا تمام و کمال منحصر اوپر کپتان ہین صاحب اور سرکار انگریز کے ہے اور جو کہ سلطان انگریز کو اپنا دوست صادق سمجھتے ہین اسلیے سرکار انگریز بھی سلطان لیج کو اپنا دوست متصور کرتی ہے — محررہ ۱۱ شہر محرم الحرام اشور سنہ ۱۲۵۹ ہجری مطابق ۱۱ فروری سنہ ۱۸۴۳ع

دستخط ایس بی ہس کپتان پولیٹکل اجنٹ عدن

(ل س) (ل س)

نمبر ۸۷

سند جو سلطان لیج نے قبل از بہر اجرا ہونے دینے پانسو اکتالیس روپیہ سکہ جرمنی ماہواری وثیقہ کہ جو بباعث عہد شکنی

اوسکی اقرارنامجات سابق سے کہ بند ہو گیا تھا ۲۰ فروری
سنہ ۱۸۴۳ع کو قرار دیا بمضمون ذیل ہے

دفعہ ۱ رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند نے بعنایت مجھکو وثیقہ ماہواری سکہ بمبئی عطا کیا باین شرط کہ مین ہر طرح پر شرائط اپنے اقرارنامہ مرقومہ ۱۱ فروری سنہ ۱۸۴۳ع پر کہ جو حلفت ہو کر بشمولیت ٹیس ورتھ باین صاحب بہادر کپتان فوج جہازی و پولیٹکل اجنٹ عدن کے سپرد ہوا قائم رہکر سرکار انگریزی کا دوست اور خیرخواہ بنا رہون۔

دفعہ ۲ مین ازروے حلفت دیانداری کے اوسکو تصدیق کرتا ہون اور یہ بیان کرتا ہون کہ دربارہ صلح ترقی اور کامیابی عدن کے مین ہر طرح کی کوشش بہ نسبت محفوظی آفت کے کرکے منفعت جھنڈہ انگریزی کے لیے مدد کرونگا اور ہر طرح پر ظاہرہ باطن دفعات مندرجہ سند مجریہ ۱۱ فروری سنہ ۱۸۴۳ع پر قائم رہونگا۔

دفعہ ۳ مین بہ نسبت اس امر کے بھی قسمیہ وعدہ کرتا ہون کہ اگر ازجانب میرے یا میرے لڑکے یا سرداران یا اور کسی شخص یا اشخاص از قوم ہمارے یا ملازمان ہمارے یا اور کسی شخص کے جو تعلق ہماری سرکار سے رکھتا ہو کسیطرح کی بد دیانتی یا عدول بہ نسبت سند مذکورہ بالا کے ظاہر ہو اور کوئی شخص از کسان متذکرہ بالا کسیطرح پر اوس بد دیانتی یا عدول عہد و پیمان کا مرتکب ہو یا مرتکب کسی غارتگری موقوعہ راستہ عدن کا ہو تو اوس صورت مین اوسکا ذمہ دار ہون اور سرکار انگریز مجھکو جوابدہ متصور کرین اور اگر باین اشخاص مذکورہ بالا خفیۃً یا علانیاً کسی مجرم کو پناہ دون اور سرکار انگریز کو بخوبی راضی نہ کرون تو اوس صورت مین قسمیہ بیان کرتا ہون کہ مین جملہ مطالبہ سے بہ نسبت اپنی تنخواہ عطیہ رایٹ آنریبل گورنر ہند کے باز آونگا اور تمام خلقت کے سامنے اپنے کو جھوٹھا گردانونگا۔

دفعہ ۴ مین بہ نسبت اس امر کے بھی قسم کھاتا ہون کہ اگر سند مورخہ ۱۱ فروری سنہ ۱۸۴۳ع و جملہ شرائط مذکورہ بالا پر آپ سے قائم نہ رہون تو جو کچھ کہ میرا مطالبہ بہ نسبت مہربانی و دوستی و سخاوت سرکار انگریز کے ہو باطل متصور ہو اور بباعث کسی بد دیانتی یا عہد شکنی کے کہ جو ہماری جانب سے آیندہ کو ظہور مین آوے ہم مستوجب بدلی سخت کے ہونگے۔

مورخہ ۲۰ - فروری سنہ ۱۸۴۴ ع

دستخط سلطان محمد حسین فضل

مہر سلطان

ایس بی ہنس کپتان فوج جہازی

اور پولٹیکل اجنٹ متعینہ عدن

نمبر ۹ ء

عہد و پیمان جو واسطے حفظ فوائد تجارت دوستانہ و خیرخواہی

اور قائم رکھنے دوستی دوام باہم ہر دو سرکار کے قرار پایا

کہ جسپر سلطان علی ابن محمد حسین فضل نے ازجانب خود و

اپنے ورثا و جانشینان و قوم ارابی وسلامی و دیگر اقوام ماتحت

حکومت اپنے کے اور اسٹافورڈ بیس ورتہہ ہین صاحب

بہادر کپتان فوج جہازی و پولٹیکل اجنٹ عدن نے

از روے اختیار عطیہ ازجانب رایت آنریبل گورنر جنرل

ہند کے بہ منظوری اخیر گورنمنٹ ہند سے ہونا چاہیے

جسپر دستخط اور مہر کیا مضمون ذیل ہے

جو کہ تمام قومون کے لیے علی الخصوص حکام مذکورۂ بالا کے لیے صلح تجارت و کامیابی بہتر اور مفید متصور ہے اسلیے سلطان علی محمد حسین فضل والی لحج ازجانب خود و اپنے ورثا و جانشینان اور تمام اقوام کے کہ جو بہ تحت حکومت اونکے کے ہین اور کپتان اسٹافورڈ بیس ورتہہ ہین صاحب ازجانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کے یہہ اقرار کرتے ہین کہ باہم ہر دو سرکار کے ایک دوستی مستحکم اور پایدار کہ جو کسیطرح پر ٹوٹ نسکے گی رہیگی اور ہر دو فریق نے دفعات مندرجۂ ذیل کو متفق ہوکر تسلیم کیا اور اپنی مہر و دستخط کردیے

دفعہ ۱ بلحاظ منزلت سرکار انگریزی کے سلطان علی محمد حسین فضل بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ اگر کسی رعایا انگریزی ساکن عدن کی کوئی جائداد از قسم اراضی و مکان وغیرہ کی اونکی عملداری مین ہو تو وہ اوسکے مالک مستحق کو دیدینگے اور جو لوگ کہ واسطے تحصیل لگان

یا نگرانی اوس جائداد کی یا اورکسی مطلب خاص سے آوینگے تو اوس صورت مین اونکی قدر اور محافظت کیجاویگی —

دفعہ ۲ سلطان علی محمد حسین فضل وعدہ کرتے ہین کہ رعایا سرکار انگریزی اور تمام باشندگان عدن کو لحج یا اور کسی جزو عملداری اونکی مین واسطے تفریح طبع یا کار تجارت کے آنے کی اجازت رہیگی اور اونکے مذہب کے رسوم کو بجز جلانے مردہ کے ہونے دینگے —

دفعہ ۳ اگر کوئی رعایا انگریز جو ابدہ قانون کا ہو تو وہ واسطے روبکاری اور سزا دہی کے حکام متعینہ عدن کے سپرد کر دیا جاویگا —

دفعہ ۴ رعایا سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ باجازت سلطان کے لحج مین اراضی بہ لگان حسب آئین ملک کے لیوین علی ہذا القیاس رعایا سلطان بھی مجاز اس امر کے ہین کہ عدن مین بپابندی قوانین انگریزی کے کوئی ملکیت لیوین —

دفعہ ۵ پل کھورمکسا کا اور میدان موقوعہ درمیان اوسکے اور پہاڑی عدن کے کہ جو جزیرہ نما ہے ملکیت انگریز کی ہے اور جانب شمال کو وہین تک حد ہے —

دفعہ ۶ سلطان علی محمد حسین فضل وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ اون سڑکون کو کہ جو عدن کو جاتی ہین غارتگرون سے صاف رکھین گے اور اشیاے سوداگری کہ جو اوسکے ملک مین ہوکر جاتی ہین حفاظت کرینگے اور اون لوگون کو کہ جو دوسرے کو لوٹتے ہین یا روک ٹوک کرتے ہین یا ضرر پہونچاتے ہین سزا دینگے بشرطیکہ اونکے اختیار مین ہو —

دفعہ ۷ اور اون اشیاے پر کہ جو خاص سلطان لحج کے گھر کے لیے عدن سے ہوکر جاوینگی کسیطرح کی چونگی نہین لیجاویگی اور علی ہذا القیاس وہ اشیاے سرکاری کہ جو سلطان کی عملداری مین ہوکر جاوینگی بری المحصول رہینگے —

سلطان لحج وعدہ کرتے ہین کہ اونکی عملداری میں اون اشیاے یعنی اشیاے عاید انگریزی پر کہ جو پہلے عدن مین ہوکر جاوین محصول بشرح ذیل لیا جاویگا —

شرح محصول

گندم دو روپیہ سیکڑہ او پر اصل قیمت خشکی کے

جوار دو روپیہ بشرح ایضاً

میدا دو روپیہ بشرح ایضاً

گھی دو روپیہ بشرح ایضاً

پھل و گھاس ہر قسم دو روپیہ ایضاً

شہد دو روپیہ بشرح ایضاً

قوا دو روپیہ بشرح ایضاً

دال دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

سیندھا دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

لاکھ و لوبان وغیرہ دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

ورس دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

کافی دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

کھاٹ دو روپیہ سیکڑہ اوپر اصل قیمت خشکی کے

ترکاری و لکڑی و گھاس و کربی جو عملداری ابدالی مین پیدا ہوتی ہین بری المحصول رہینگی اور
جملہ اجناس پر کہ جو مندرج فہرست نہین ہین بشرح دو روپیہ سیکڑہ لیا جاویگا
شرح محصول اون اجناس کی کہ جو عدن سے اوسکے ملک کو جاتی ہین

اونٹ روئی دو روپیہ سیکڑہ

ماش دو روپیہ سیکڑہ

سیاہ مرچ دو روپیہ سیکڑہ

سفید اور سوتی کپڑے دو روپیہ سیکڑہ

شیشہ دو روپیہ سیکڑہ

حقہ دو روپیہ سیکڑہ

خرما دو روپیہ سیکڑہ

واضح رہے کہ جملہ اشیاے کہ جو مندرج نہین ہین مستوجب اداے دو روپیہ سیکڑہ کی ہونگی

دفعہ ۸ سلطان علی محمد حسین فضل وعدہ بہ نسبت ترقی کروانے کاشتکاری ترکاری ولایتی اور دیسی کے واسطے بازار عدن کے کرتے ہین —

دفعہ ۹ سلطان علی محمد حسین فضل باایمانداری تمام اقرارنامہ ہذا کو تصدیق کرکے بیان کرتے ہین کہ جملہ امورات متعلقہ رونق و امن و بہبودی عدن مین کوشش بنظر فائدہ انگریز کے کرینگے اور جہانتک ممکن ہوگا اہلکار سرکار انگریز متعینہ عدن کی صلاح جملہ امورات مین لیا کرینگے —

دفعہ ۱۰ سلطان علی محمد حسین فضل بہ نسبت اس امر کے بھی قسمیہ وعدہ کرتے ہین کہ اگر از جانب میرے و میرے لڑکے یا سرداران یا اور کسی شخص یا اشخاص از قوم ہمارے یا ملازمان ہمارے یا اور کسی شخص کے جو تعلق ہماری سرکار سے رکھتا ہو کسیطرح کی بددیانتی یا عدول بہ نسبت سند مذکورۂ بالا کے ظاہر ہوا اور کوئی شخص از کسان متذکرۂ بالا کسیطرح پر اوس بددیانتی یا عدول عہد و پیمان کا مرتکب ہو یا مرتکب کسی غارتگری موقوعہ رستہ عدن کا ہو تو اوس صورت مین ہین اوسکا ذمہ دار ہون اور سرکار انگریز مجھکو جوابدہ متصور کرین اور اگر ہین یا اشخاص مذکورہ بالا خفیۃً یا علانیۃً کسی مجرم کو پناہ دون اور سرکار انگریز کو بخوبی راضی نرکھون تو اوس صورت مین مین قسمیہ بیان کرتا ہون کہ ہین جملہ مطالبہ سے بہ نسبت اپنی تنخواہ عطیۂ رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کے باز آونگا اور تمام خلقت کے سامنے اپنی کو جھوٹا گرا ونگا —

دفعہ ۱۱ اسٹافورڈ ہینس ورتہ ہین صاحب کپتان جہازی اور پولیٹکل اجنٹ متعینۂ عدن حسب الاختیار عطیہ از جانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل ہند کے یہہ وعدہ کرتے ہین کہ تاحینیکہ پابندی شرائط مندرجۂ عہد و پیمان ہذا کی رہیگی اور سرکار انگریز کے ساتھہ دوستی صدق دلی اور ایمانداری سے پیش آوینگے حالیہ ۵ روپیہ ماہواری سکہ جرمنی سلطان علی محمد حسین فضل اور اوسکے ورثا اور جانشینان کو دیتے رہینگے — محررہ ۷ - مارچ سنہ ۱۸۴۹ء

شہادت اسکے ہمنے اپنی مہر اور دستخط کر دیا

مہر

دستخط ایس بی ہنس کپتان و پولیٹکل اجنٹ

واضح رہے کہ تیسوین اکتوبر سنہ ۱۸۴۹ء کو موسٹ نوبل یعنے عالی القاب گورنر جنرل ہند نے اوسکو منظور فرمایا ہے —

دستخط ایچ ایم ایل ایٹ
سکرٹر گورنمنٹ ہند ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۸۰

ترجمہ ایک سند قرارداد سلطان احمد بن عبد اللہ قدٹہلی کا بمضمون ذیل ہے

سلطان بن عبد اللہ قدٹہلی اور اوسکے بہائیان صالح اور تاجر اور قدٹل اور اوسکے بہائیان چچازاد اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وے ساتھہ اپنی قوم اور توابعان اپنے اور اونکے سے ایک اقرارنامہ مثل سابق قرارداد ساتھہ کمانیر ٹبس صاحب کے کہ جو اون لوگون کو زروثیقہ کہ سلطان محمد حسین قدٹل ابدالی سے اونکو ملتا تھا دینا قبول کرتے ہین قائم کرین اور مضمون اوس اقرارنامہ قرارداد باہم اونکے یعنے سلطان اور کمانیر ٹبس صاحب کے یہہ ہے کہ جو کچھہ سلاطین ابدالی اور قدٹہلی کا سابق سے رہا ہو یا اب ہو وہ اونکا متصور ہوگا اور جملہ نقصان یا غارتگری وغیرہ کے لیئے لحج مین یا اوسکے قرب وجوار مین یا اوسکے حدود مین یا عدن مین یا اوسکی سڑکون پر یا اوسکے حدود مین واقع ہون قوم ابدالی جوابدہ ہونگے اور سلطان احمد مذکور بہ نسبت جملہ امورات زیادتی کے جو از جانب کسی قدٹہلی یا اونکے خاندان یا توابعون کے واقع ہو جوابدہ ہونگے درحالیکہ سلطان احمد کسی اور فرقہ یا سلطان کے مددہی کرینگے تو اوس صورت مین اقرارنامہ ہذا باطل اور منسوخ متصور ہوگا اور ہمارے سلطان احمد اور محمد حسین کا ہاتھہ ایکہی ہے اور ہمارے ابعد اونکے دوست یکسان ہین اور اگر کوئی شخص از قوم مذکورۂ بالا کے کوئی غارتگری یا ظلم سڑکون پر یا لحج مین کرے تو اوس صورت مین وہ دست آویز جو ہمارے قبضہ مین ہے تا واپسی مال مغروقہ باطل اور منسوخ متصور ہوگی اور اگر لحج یا عدن مین خواہ اونکی سڑکون پر کوئی خانہ جنگی یا قتل واقع ہو اور مرتکب اونکا کوئی قدٹہلی یا کوئی شخص از قوم اونکی کے ہو تو وہ شخص گرفتار ہو کر مجرم متصور ہوگا۔ مخفی نرہے کہ سند ہذا ہمیشہ کاربند متصور ہوگی اور کبھی منسوخ نہین ہوگی اور اپنا وثیقہ ہم ششماہی لیا کرینگے اور بروقت کسی ضرورت شدید کے سرکار ہمکو ایک خبر اوسکا فوراً دیدیا کریگی اور مہینہ ذیقعدہ ۱۲۵۴ ہجری مطابق جنوری اور فروری ۱۸۳۹ع سے اوا سے

وثیقہ شروع ہوگا اور جو لیجہ کہ قوم مذکورۂ بالا کے لیے معین ہے وہ اونکو معرفت ہمارے یا سلطان محمد حسین یا اوسکے لڑکون کے ملا کریگا - واضح رہے کہ ان شرائط کو سلطان احمد فدتھلی نے بوساطت سلیم بن شیخ و سعید بن صلاح وکلاے سلطان احمد کے منظور کیا ہے اور اقرارنامہ ہذا کو بتاریخ ۲۶ ربیع الآخر ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۱۰ - جولائی ۱۸۴۷ء کے بروز دوشنبہ قبول کیا ہے ششماہی جو ہمکو سرکار سے ملیگی ایک سو اناسی کروش کہ جسکا آدھا اکیانوے و ایک آٹھواں حصہ ایک گروش کا ہوتا ہے اور جو وثیقہ کہ اشخاص مذکورۂ بالا کو ملا کرتا ہو وہ معرفت سلطان یا اوسکے لڑکون کے اونکو لیج مین ملنا چاہیے —

دستخط سلطان احمد بن عبدل بن احمد فدتھلی

گواہ شد — ملا جعفر وکیل کماندر نیوی

گواہ شد — علی بن عبداللہ احمد

گواہ شد — سلیم بن تاجر عرب

گواہ شد — قاضی عبدالرزاق بن سلیمان

نمبر ۱۸

مہر احمد بن احمد فدتھلی

واضح رہے کہ مین نے کہ جسکی مہر او دستخط اس زبن مندرج ہے عزیز اوی بن زین الیدی کو صلح اور دوستی قرار دادہ باہم اپنے اور گورنر ولیم کوگلن صاحب حاکم عدن پر واسطے حفاظت سڑک اور غربا کے جو لیج سے عدن کو جاتے ہین عہد کیا ہے اور مین ہر طرح کے فساد کا کہ جو از جانب قوم فدتھلی کے خواہ باشندگان بہار یا کنارہ سمندر کے سڑک پر سرزد ہو جوابدہ ہون اور جملہ حرکات موقوعہ سڑک ما سے ابیان و عدن کے ہے ہم ذمہ وار ہین اور جو غارتگری کہ ہماری رعایا پر ہو اوسکے لیے ہم سیدانولی سے بازپرس کرینگے اور گورنر عدن ہمین درمیانی ہین —

اور اگر خدانخواستہ باہم فدتھلی اور ابدالی کے کوئی نزاع پیدا ہو تو اوس حالت مین انگریز قوم

عرب مین دست اندازی نہین کرینگے بلکہ آپس مین دوست رہینگے اور ہرایک اپنے قاعدہ اور قول کے مطابق کاربند رہینگے اور اگر کوئی شخص باہم ہمارے یعنے فدثلی اور انگریز کے نفاق پیدا کیا چاہے تو ایسے دشمن کے کہنے کی سماعت نہو گی اور گورنر عدن اوس اتحاد کو کہ جو دروازہ عدن پر ہماری رعایا غریب اور دوسرے کی نسبت تعین کیا ہے اوٹھاوین اور بلحاظ اچھی شرائط مطلوبہ کے ہم اور انگریز آپس مین دوست اور خیرخواہ اور محافظ رعایا آپس کے ہین —

واضح رہے کہ یہہ شرط ہمنے اپنے عزیز الوی سے کیا ہے اور وہ ازجانب ہمارے ولیم کوگلن صاحب سے عہد کرینگے —

بموجودگی اشخاص ذیل کے تحریر ہوا

صالح بن عبداللہ — ناصر بن عبداللہ — فدثل بن عبداللہ — علی بن احمد ازاد

نمبر ۸۲

عہدنامہ صلح و دوستی کا جو باہم سلطان حیدر بن مہدی قوم اکرابی و شیخ عبدالکریم بن صلاح مہدی و شیخ فدثل بن حیدر بن احمد والی ملاح سرداران اکرابی یک طرف اور کمانیر ہین صاحب ازجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی طرف ثانی کے قرار پایا بمضمون ذیل سے ہے

باہم قوم انگریز اور اکرابی کے دوستی صلح اور مستحکم رہیگی عدن ملکیت انگریز کی ہے اور قوم اکرابی ساتھہ امن کے دوست قائم رہینگے اور ہردو فریق کا رعایا کو اختیار ہے کہ بلا کسیطرح کے روک ٹوک اور رغلت سے ایک دوسرے کی عملداری مین آیا جایا کرین —

اور اگر انگریز عملداری اکرابی مین جایا چاہین تو اوس صورت مین اکرابی اونسے بعزت اور شفقت کے پیش آوینگے کیونکہ وہ دوست ہین اور کاشش باہم رعایا ہردو فریق کے کوئی فساد واقع ہو تو اگر مجرم از قوم انگریز ہے تو حکام عدن کے سپرد کیا جاویگا اور اگر از قوم اکرابی ہے تو وہ حوالہ حاکم سلطان واسطے سزایابی کے کیا جاویگا اسلیے خدا کو حاضر جانکر اسکو قرار دیا —

محررہ ۴ - فروری ۱۸۳۹ع مقام عدن

دستخط سلطان حیدر بن مہدی

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
سید اوسلے راشد عبد اللہ جعفر بن ملا اول گیس لی ہنس

نمبر ۸۳

حمد ہے اوس خدا کی جو قابل حمد کے ہے

واضح رہے کہ باتفاق شیخ عبد اللہ محمد امعدی اور جملہ بزرگان اگرابی کے کہ جنکا نام مندرج ذیل ہے ہمنے عالی القاب گورنر ولیم کوگلن صاحب حاکم عدن سے بہ نسبت قائم رہنے صدق دلی اور دفع کرنے فساد عملداری اپنے مین اور دوستی صادق کے قول و قرار کیا ہے اپنے حتی الامکان بموجب دوستی کے سرکار انگریز اور اوسکی رعایا کے فواید کے محفوظ رکھنے مین ہیرو کار رہینگے اور جسوقت کوئی از قوم انگریز تفریح کے لیے بیر احمد کو آیا چاہے تو اوسوقت مین ہمکو اطلاع اسکی دین اور اونکی تعظیم اور محافظت کے ذمہ دار ہم ہین اور جو حاجت گورنر جنرل کو ہو ہم شب و روز اونکے تابعدار ہین ہمارا ملک اور ہماری جائداد سرکار انگریز کی خدمت کے لیے موجود ہے اور خداوند کریم اس دوستی کو برقرار رکھے غرضکہ حسب مندرجہ بالا ہمنے قول و قرار کیا ہے اور دعا خدا سے مانگتے ہین کہ ہمکو اپنے قول و قرار کے پورا کرنے مین با یمانداری تمام مستقیم رکھے —

محررہ ۵ شعبان ۱۲۵۶ ہجری مطابق ۱۲ - اپریل ۱۸۴۰ع

دستخط عبد اللہ

عبد الکریم صلاح مہدی

حاجی امید علی سیحیے

علی بن احمد علی

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
سید محمد بن زین احمد روز سید الادروس ابن زین شیخ علی الحم احمد
باب والاعجیب

بحاضری الوی امم زین الدروس

نمبر ۸۴

غرض تحریر اس سند جانز کی یہہ ہے کہ از روے اس اقرارنامہ کے باہم عبداللہ بحیبد راعہدی سردار قوم اکرابی سے ایک طرف اور برگڈیر ولیم مارکس کوگلن صاحب گورنر عدن از جانب ملکہ معظمہ انگلستان طرف ثانی سے یہہ عہد و پیمان ہوا ہے کہ شیخ عبداللہ بحیبد راعہدی موصوف بذات خود و اپنے ورثا و جانشینان سے کے پابند بہ نسبت اس امر کے ہوتے ہین کہ سواے سرکار انگریز کے اور کسی شخص کے پاس کوئی جز جزیرہ جبل بھارہ کھور بیر احمد و الغاد بندر وخوگم و جملہ سوانح اندرونی و کنارے وغیرہ رہن یا بیع نہین کرینگے اور نہ کسیطرح پر دوسرے کا قبضہ ہونے دینگے اور بلحاظ اوس کارروائی دوستانہ کے برگڈیر ولیم مارکس کوگلن صاحب گورنر عدن نے ... روپیہ سکہ ڈالر ایک مشت شیخ عبداللہ بحیبد راعہدی کو دیا ہے اور آئندہ کو ... روپیہ سکہ مذکور بطور وثیقہ ماہواری ملا کریگا اور یہہ وثیقہ بشرط حفاظت جملہ سوداگران و رعایا انگریزی کے جو عملداری اکرابی مین رہتے ہین یا اوسمین ہوکر جاتے آتے ہین و نیز بشرط قائم رکھنے شرائط صلح و دوستی باہم قوم اکرابی اور گورنر عدن ملازم سرکار ملکہ معظمہ انگلستان کے بحق شیخ عبداللہ بحیبد راعہدی و اوسکے ورثا اور جانشینان کے فرض ہے —

اور بتصدیق اس عہد و پیمان معززہ کے برگڈیر ولیم مارکس کوگلن صاحب نے اور شیخ عبداللہ بحیبد راعہدی نے الگ الگ اسپر اپنی مہر و دستخط بتاریخ ۲۳ — جنوری ۱۸۶۳ء مطابق ۳ شعبان ۱۲۷۹ ہجری کے بمقام عدن بروز جمعہ کے ثبت کیا —

دستخط عبداللہ بحیبد راعہدی — بمقابلہ محمد بحیبد راعاوی بن زین الدروس

ڈبلیو ایم کوگلن برگڈیر — الدروس بن زین

پولیٹکل اجنٹ عدن — ایچ رسام اسسٹنٹ پولیٹکل رزیڈنٹ عدن

نمبر ۸۵

غرض تحریر سند ہذا کی یہہ ہے کہ بغرض انسانیت و مستحکم کرنے آئین کارروائی سرکار عالیہ انگریزی کے

ہم اپنے صادق دوست [illegible] صاحب [illegible] کے تجویزات پر بغور تمام
توجہ کرکے عہد و پیمان [illegible] کرتے ہیں کہ ہمارے [illegible] موقوعہ افریقیہ یا اور کسی مقام
موقوعہ افریقہ یا ایشیا وغیرہ میں تجارت غلامان حبشی کی امتناعی کرینگے بلکہ بالکل بند کردینگے
وسیلے ہم دستخط کنندگان دست آویز ہذا خدا اور انسان کے سامنے حلفاً اپنا ارادہ دربارہ
امتناع روانگی غلامان حبشی کا افریقہ سے حتے الامکان اپنے قرار دیتے ہیں ہم نہ خود انکو
لیجاوینگے اور نہ کسی رعایا اپنی کو لیجانے دینگے اور جو جہاز محمولہ غلامان حبشی کے ملے
اوسکو گرفتار کرکے ضبط کرلیا جاوے اور غلامان چھوڑ دیے جاوینگے — گواہ شد
سید محمد بن عبد الرحمان النقیب

دستخط سلطان ناصر بن ابوبکر بن مہدی قوم اولاکی
بتاریخ ۱۴ - اکتوبر ۱۸۸۵ء مقام ہور

دستخط سلطان ابوبکر بن عبد اللہ بن مہدی قوم اولاکی
تاریخ و مقام ایضاً

اقرارنامہ قرار دادہ از جانب علی محمد زید بزرگ جرجراہبر
قوم سومالیون کا جو بتاریخ ۵ - صفر ۱۳۰۳ ہجری
مطابق ۱۰ - اکتوبر ۱۸۸۵ء کے قرار پایا
بمضمون بالا ہے

دستخط اہربی علی محمد بزرگ جرجراہبر
تاریخ ۵ - صفر ۱۳۰۳ ہجری مطابق
۱۰ - اکتوبر ۱۸۸۵ء

گواہ شد
عمر بن احمد بن سید باسطیاد

دستخط محمود محمد بزرگ قوم جرتالی جالا
تاریخ ۵ صفر ۱۳۰۳ ہجری مطابق
۱۰ - اکتوبر ۱۸۸۵ء مقام ہالیس

دستخط ابوبکر بن محمد بزرگ قوم جرتالی جالا
تاریخ ۵ - صفر ۱۳۰۳ ہجری مطابق ۱۰ - اکتوبر ۱۸۸۵ء مقام رکودا

دستخط عبید و عمر بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ صفر ۱۲۷۲ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۸۵۵ء مقام انکوبر

دستخط علی احمد بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ صفر ۱۲۷۲ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۸۵۵ء مقام ایضاً

دستخط حسن یوسف بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ صفر ۱۲۷۲ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۸۵۵ء مقام کرم

دستخط محمد لیبن بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۶ صفر ۱۲۷۲ ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۸۵۵ء مقام کرم

دستخط یوسف اوشمن بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۷ صفر ۱۲۷۲ ہجری مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۸۵۵ء مقام انتراو

دستخط احمد ابوبکر محمد لیبن بزرگ قوم جرتالی جالا

تاریخ ۷ صفر ۱۲۷۲ ہجری مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۸۵۵ء مقام ایضاً

نمبر ۸۶

نقل عہدنامہ دوستی و صلح قرار دادہ باہم قوم انگریز اور ہزابی کے بمضمون ذیل ہے

واضح رہے کہ اقرارنامۂ ہذا واسطے صلح باہم ہزابیون کے ہے اور آمین از جانب شیخ عبداللہ ہرات کے شیخ حامد بن عبداللہ ہزیل ملی ہزابی اور کمانیر ہین صاحب اجنٹ انگریز از جانب سرکار انگریز کے فریق ہین اسلیے ہم آپس مین دوست ہین اور وعدہ صلح اور دوستی مستحکم کا کرتے ہین اور ہمارا دل اور ہماری خواہش ایک متصور ہے اور یہہ بھی واضح رہے کہ عدن سے ساتھہ بھی صلح اور دوستی قائم رہیگی اور کاشش ہمارے اور انگریز کی رعایا ایک دوسرے ملک مین جائین تو وہان پر وہ ذلیل نکیے جاوین اور کسیطرح کا ضرر اونکو نہ پہنچے کیونکہ ہم ایک ہین اور اگر یکے از ہر دو فریق کا کوئی رعایا مرتکب کسی جرم کا ہو تو وہ حوالہ حاکم اپنے کے

واسطے سزایابی حسب قانون ملک اوسکے سپرد کر دیا جاویگا --

بمقابلہ دستخط سید لوی بن حیدروس علی بن بکیر راشد عبد اللہ

دستخط شیخ محمد بن عبد اللہ ہزیب مکی ہزابی

دستخط الیسپ ہائی ہنس ۱۵- ذیقعدہ مطابق ۱۳ جنوری ۱۸۳۹ء

ترجمہ سند قرار دادہ از جانب سلطان بانخ بن سلام از

قوم ہوشابی اور اوسکا بیٹا سلام بن بانخ از قوم ہوشابی کا

بمضمون ذیل ہے

سلطان بانخ بن سلام ہوشابی اور اوسکا لڑکا سلام بن بانخ ہوشابی بخوشی و رضامندی اپنے بیان کرتے ہین کہ وے ساتھہ جملہ اشخاص متعلق قوم ہوشابی اونکے قرابتان اور توابعین اور سردار یم بہرہ دلو اجراور تمام قوم ہوشابی کی حسب انتظام سابق قرار دادہ کمانیر ہلن صاحب گورنر عدن کے کہ جو اتفاق درباب دینے وثیقہ جو اونکو سلطان محمد حسین فدل ابدالی سے ملتا تھا اقرار کرتے ہین متفق الراے ہین واضح رہے کہ ازروے انتظام باہم کمانیر ہنس او سلطان کے یہہ قرار پایا کہ جو کچھہ سلاطین ابدالی سابق اور حال کا حق ہے وہ اونکا رہیگا اور جو کچھہ قوم ہوشابی کا بشرح ایضاً اونکا رہے --

واضح رہے کہ بہ نسبت جملہ ظلم بدعت کے کہ جو لیج مین خواہ اوسکے قرب وجوار مین خواہ اوسکے سرحد مین خواہ عدن مین خواہ سڑکون مین خواہ اوسکے حدود مین واقع ہون حسب اقرار اپنے جوابدہ متصور ہونگے اور بانخ بن سلام اور بدعت وغیرہ کا ذمہ وار ہوگا کہ جو از جانب قوم ہوشابی یا اونکے قرابت مندیا رعایا کے سرزد ہو وے حالانکہ بانخ یا سلطان یا قوم کو مدد دیوے تو اوس صورت مین سند ہذا باطل اور منسوخ متصور ہوگی ہم سلطان بانخ کا ساتھہ اور سلطان محمد فدل کا ساتھہ ایک متصور ہو علی ہذا القیاس سلطان محمد حسین کے ساتھہ ہمارا دوست یکسان متصور ہو درحالیکہ کوئی شخص از قوم مذکورۂ بالا کے سڑکون پر یا لیج مین غارتگری کرے تو اوس صورت مین تاوقتیکہ باز دہ اوس حرکت کی نسبت نہولیوے دست آویز ہذا باطل اور منسوخ متصور ہوگی کا اگر کوئی شخص مقام لیج یا عدن یا سڑکون پر مار پیٹ یا خون کرے اور یہہ ثابت ہو کہ وہ شخص از قوم

دستخط شیخ ہاسل بن ہادی بن احمد — محررہ ۲۱ فروری سنہ ۱۸۳۹ع

گواہ شد
علی عبد اللہ سید علوی

ترجمہ ایک عہد و پیمان کا کہ جو سلطان علی غالب اور اوسکے
بیٹے احمد بن علی غالب از قوم یفائی الاقیفی سنے قرار دیا
بمضمون ذیل ہے

ہم با یمانداری از جانب خود اپنے توابعین و فرقہ یفائی اور اونکے توابعین او رفرقہ مریدیہ وسلای واونکے توابعین بحق کمانیر ہینس صاحب گورنر عدن اور ہر کل وجز متعلقہ اونکے کے امر قرار داد از جانب سلطان محسن فضل علی اور کمانیر ہینس صاحب گورنر عدن ملازم کمپنی موصوفہ پر اتفاق کرتے ہین اور حسب طریقہ سابق مجاریہ بعہد سلطان عبید علی کے آیندہ کو بھی اوس قوم کی ملکیت جو کچھ رہی ہے رہیگی اور جو نقصان اونکا لیج یا اوسکے قرب وجوار مین یا اسکے سرحد مین یا عدن مین یا اوسکے سڑکون پر واقع ہو وہ عہد و پیمان قرارداد از جانب عبید علی سے مستثنی متصور نہین ہوگا اور اگر کوئی نقصان از جانب قوم یفائی یا اسکے توابعین سکے ہوگا اور اسکے ذمہ دار علی غالب متصور ہوسنگے اور کاشش کبھی علی غالب کسی دوسرے سلطان یا قوم کو مدد دین تو اوس حالت مین یہہ عہد و پیمان جو خدا کے سامنے قرار پایا ہے باطل ہوجاویگا اور ہمارا اور سلطان محتشم کا ہاتھہ ایک متصور ہوگا اور اسیطرح ہمارے اور اونکے دوست بھی ایک ہی متصور ہوسنگے واضح رہے کہ اگر کوئی شخص از متذکرۂ بالا لیج کے سڑک پر لوٹا جاوے تو اوس صورت مین عہد و پیمان ہذا شکست ہوجاویگا اور اگر کوئی شخص ہماری کسی چیز کو توڑدے یا لیلے یا لیج مین لڑائی کرے خواہ لیج مین یا عدن مین یا عدن کی سڑک پر کسیکو مار ڈالے اور معلوم ہو کہ وہ شخص از قوم یفائی یا اسکے توابعین کا ہے تو اوس صورت مین سلطان علی غالب جوابدہ ہونگے اور عہد و پیمان ہذا الی کبھی مجید نہین بلکہ ہمیشہ جدید متصور ہوگا ہم اپنا روزینہ معینہ ابتدا سے پہلی ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۴ ہجری مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۳۹ع کے ششماہی لیا کرینگے اور روزینہ مذکور خواہ ہم خواہ سلطان خواہ اوسکا بیٹا لیا کریگا۔ واضح رہے کہ یہہ اقرارنامہ باہم سلطان علی غالب اور اوسکا بیٹا احمد بن علی غالب کی معرفت اونکے ملازمان ہاسل بن احمد بن ہادی اور حیدر بن

احمد کے کہ جنکو اونہون نے بھیجا تھا اور وے علی غالب کے مصاحبین ہین بتاریخ ۲۰ ربیع الاول ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۸ جون ۱۸۳۹ء کے قرار پایا ۔ گواہ شد گواہ شد

سید محمد بن زین بن بوکر قاضی عبدالرضا بن علی سعد بن مسعود

گواہ شد گواہ شد گواہ شد

باسل بن احمد بن وادی قوم ہدی محمد علے یحیے جعفر منشی سرکار کمپنی

وکلاے علی غالب

گواہ شد
عید بن احمد یقای وکیل
علی غالب

نمبر ۸۸

اقرارنامہ جو شیخ محمد سید میدی اور شیخ جواس
عبداللہ و شیخ محمد بن احمد و شیخ کویل عملداری میدی
موقوعہ سبھی نے ساتھہ کمانیر ہینس صاحب کے
بحق آنربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۹ فروری
۱۸۳۹ء کے قرار دیا مضمون ذیل ہے

واضح رہے کہ باہم ہمارے ہمیشہ دوستی اور صلح رہیگی اور ہم آپس مین مہربانی سے پیش آوینگے عدن بامن تمام رہیگا اور ہم دونون فریق کی رعایا امن سے رہیگی اور اونکی آمد و رفت مین کسیطرح کی مزاحمت باہمی واقع نہین ہو گی ۔

محررہ ۱۹ فروری ۱۸۳۹ء

دستخط سرداران

گواہ شد
عبدالرسول

گواہ شد
جعفر بن ہلال اثول

اقرارنامہ صلح اور دوستی کا کہ جو شیخ محمد بن علی شیخ ... سبیحی نے ساتھ کمانیر ہنس صاحب کے بحق آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے

بتاریخ ۲۰ ـ فروری ۱۸۳۹ء قرار دیا مضمون ذیل ہے

ہم خدا کو حاضر و ناظر جانکر اتفاق کرتے ہین کہ باہم ہمارے ہمیشہ صلح و دوستی رہیگی اور ہماری دوستی مثل ایک کے رہیگی اور عدن مین امن رہیگا اور ہماری رعایا اور رعایا انگریزی سب بے تکلف آمد و رفت باہمی جاری رکھینگے اور یکے از ہر دو فریق کے ملک مین مزاحمت یا ذلت اونکی نہین ہو گی ـ

واضح رہے کہ بہ نسبت عہد شکنی اقرارنامہ ہذا کے یا بہ نسبت ایذا رسانی کے جو از جانب ڈاکوان لال سمندر کے مترکون پر ہو شیخ محمد بن علی ذمہ وار نہین ہے اور وہ بہ نسبت اس امر کے بھی جوابدہ ہے کہ کسی قافلہ کی روک ٹوک نہووے ـ واضح رہے کہ بہ نسبت اس امر کے شیخ محمد بن علی صرف اپنے ضلع کے لیے وعدہ نہین کرتا ہے بلکہ ضلع مقبوضہ ... کے لیے ... کہ ... حاکم ہے ـ

کاشی مال عدن یا عملداری سبیحی سے ... مین ہو کر جایا جاتا ہے تو اوس صورت مین اس مال کا قدر و حفاظت کیجاویگی ـ

[illegible]

دستخط ... السبیحی

دستخط ...

دستخط ... علی ...

گواہ شیخ اسمعیل ...

دستخط ایس بی ہنس

نمبر ۸۹

نقل اوس عہد و پیمان کی جو باہم سید محمد جعفر بن ... سید حیدر ... سردار ... اور ... تابعداران و کمانیر ہنس صاحب ... کے

گورنمنٹ سے قرار پایا مضمون ذیل ہے

ہم ہمیشہ کی دوستی اور صلح پر اتفاق کرتے ہین اور دروازہ عدن کا ہماری آمدورفت اور دوستی کے لیے کھلا ہے علے ہذ القیاس ہمارا ملک بھی ایسا ہی رہے گا اور فریقین اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ ظلم اور بدعت نہین ہوگا ✣

دستخط سید محمد جعفر بن سید حیدروس

محررہ ۲ - فروری ۱۸۳۹ع

نمبر ۹۰

اقرارنامہ قرارداده باہم شیخ جواس بن سلم العبادی اور اوسکی قوم اور کمانیر ہنیس صاحب ازجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بتاریخ ۱۸ - فروری ۱۸۳۹ع کا بمضمون ذیل ہے ✣

ہماری عملداری باہمی ہین صلح اور دوستی رہے گی اور باہم عدن اور آبادی کے صلح رہے گی آمدو رفت باہمی بلا ظلم وبدعت ہوا کرے گی اور بصداقت اسکے شیخ جواس بن سلم اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ اوسکے لوگ عدن کی سڑکون پر روک ٹوک یا غارتگری نہ کرین گے اور بصورت واقع ہونے ایسی حرکت ناشایستہ کے وہ جوابدہ متصور ہونگے ✣

محررہ ۱۸ - فروری ۱۸۳۹ع

دستخط جواس بن سلم العبادی

دستخط ایس بی ہنیس

گواہ شد

سید علوی

نمبر ۹۱

اقرارنامہ صلح اور دوستی کا جو شیخ مہدی بن علی زباری نے کمانیر ہنیس صاحب کے ساتھ بہ حق آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۸ - فروری ۱۸۳۹ع کے کیا حسب ذیل ہے ✣

باہم ہمارے اور ہمارے ملکون کے صلح اور دوستی ہمیشہ رہے گی ہمارا فائدہ ایک متصور ہوگا اور ہم اتفاق بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ عدن ہماری اور انگریزی قوم کے دوست رہینگے

اور رعایا ہر دو فریق مجاز آمد و رفت باہمی کے رہینگے اور اونپر کوئی ظلم و بدعت نہ کریگا اور بلکہ اونکے ساتھ بمہربانی پیش آوینگے یہ وعدہ جانبین سے ہے اور قوم شیخ مہدی کا کوئی شخص عدن مین جاوے تو اوسکی تعظیم ہونا چاہیئے اور اوسکی آمد و رفت مین کسیطرحکی خلل اندازی نہو مگر لحاظ قانون کا بھی رہے اور اگر سڑکون پر از جانب کسی شخص از قوم شیخ مہدی یا اور کسی شخص ساکن اوسکے ضلع کے ڈکیتی سرزد ہو تو اوسکے ذمہ دار شیخ مہدی ہونگے ؁

محررہ ۱۸ فروری ۱۸۳۹ء

دستخط شیخ مہدی بن علی

گواہ شد

محمد حسین شاہ مفتی

دستخط

گواہ شد

ایس بے ہنیس

سید علوی

نمبر ۹۲

اقرارنامہ جو شیخ زیدی اور شیخ صلاح عمودی نے ساتہ کپتان ہنیس صاحب متعینہ از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۱۸ فروری ۱۸۳۹ء قرار دیا بمضمون ذیل ہے ؁

ہمارے ملک مین باہم صلح اور دوستی رہے گی اور عدن سے بھی دوستی رہیگی فریقین کی رعایا ایک دوسرے کے ملک مین بلا روک ٹوک آیا جایا کریگی مگر احتیاط قانون کی رہیگی ؁

محررہ ۱۸ فروری ۱۸۳۹ء

دستخط شیخ صلاح عمودی

گواہ شد

عبدالرسول قاضی

دستخط ایس بے ہنیس

نمبر ۹۳

اقرارنامہ دوستی اور صلح جو عون بن یوسف شیرزئی نے کپتان ہنیس صاحب کے ساتہ بحق آنریبل

ایسٹ انڈیا کمپنی سے کیا حسب ذیل ہے *

دست آویز ہذا کو شیخ قاسم بن سید شیرزی نے لکھا ہے اور ترجمہ صحیح ہے اور یہی سند ہماری گواہ ہے ہم قوم انگریز کے دوست بلکہ بڑے دوست ہین اور یہ دوستی سچی اور پایدار ہے اور خدا سے امید ہے کہ اسمین کبھی فرق نہین ہوگا اور یہ امید ہے کہ کوئی امر بیجا نہین واقع ہوگا اور نہ کسی طرح کی خفت ہوگی اور ہماری رعایا تمھارے ملک مین اور تمھاری رعایا ہمارے ملک مین موافق دوست کے آمد و رفت رکھے گی اور جو کچھ مرضی انگریزون کی ہوگی وہ ہی ہوا کرے گی دوسری بات کبھی نہین ہوگی اور ہم ہمیشہ تمھاری مہربانی کا ر بند رہین گے اور ہماری دوستی خدا پر واضح ہے اور وہی گواہ ہے *

محررہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۳۹ء

دستخط علوان بن یوسف
شیرزی
گواہ شد

سید علوی بن زین بن سید حیدروس
جعفر ہادی شیخ اوتھمن
دستخط اے بی ہینس پولیٹکل اجنٹ

بیان عدن ختم شد

بیان سنان

واضح رہے کہ بیان تواریخ مین وکو اغذات صیغہ غیر سے انتخاب ہوا

ابتدا سنہ صدی مین انگریزون نے گورنر موکہا سے ایک فرمان مشعر تعین ایک کارخانہ اور اجازت کرنے تجارت بشرط ادا سے محصول بحوتین روپیہ سیکڑہ سے زاید نہو حاصل کیا اور اس دستاویز کو پاشا ترک مین نے مستحکم کیا واضح رہے کہ اونہین دنون مین قوم ڈچ یعنی باشندگان ڈنمارک نے ایک کارخانہ موکہا مین کہ جو اوسوقت عرب و کمن کا واسطے کار تجارت کے ایک بڑی آڑہت

کا مقام تھا قبضہ کر لیا اور سو برس بعد قوم فرانس نے بھی ایک کارخانہ جاری کیا سنہ ۱۷۳۰ع مین نیچے
بعد نکالے جانے ترکون کے تمام مین بحکومت امام سنا کے آگیا مگر بہنگام پہونچنے کارستن
کے بمقام سنان کے سنہ ۱۷۶۳ع مین قوم عرب صوبہ عدن کی یعنی ابو مرش تانہ اور دیگر کسان اطاعت
امام سے منحرف ہو گئے سنہ ۱۷۹۹ع مین جیسا کہ سرکار انگریزی نے تدبیر بہ نسبت مقابلہ کرنے اوس
چڑھائی کے جو قوم فرانس کی جانب سے ہندوستان پر ہونے والی تھی اور نیز بہ نسبت پھر
قائم کرنے تجارت لال سمندر مین کہ جس سے وہ محروم ہوگئی تھی کیا اوسوقت ڈاکٹر برنکل صاحب
مع تحایف کے از جانب گورنر جنرل کے سنا کو روانہ کیے گئے چنانچہ ڈاکٹر مذکور نے احکام امام علی
منصور کا بنام گورنران موکھا و ہودیدا و لوہیہ کے مشعر کرنے بطرح اسایش نسبت کار تجارت کے
حاصل کیا بعد دو برس کے سر ہوم لوفم صاحب نے کہ جو بہ کار عرب مین ایلچی مین ہوئے تھے
بہ نسبت قائم کرنے ایک عہدہ مال سوداگری ساتھہ سنا کے کوشش کی مگر گورنر موکھا نے اوسکو ذلیل
کیا اور شرایط عہد پیمان تجویز شدہ کو امام نے نامنظور کیا +
واضح رہے کہ صدی حال کی ابتدا مین امام علی منصور نے وہابیون کے ہاتھہ سے کہ جنھون نے
حملہ کر کے صدا سے چھے اضلاع عملداری اوسکی سے چھین لیے تھے بہت سختی اوٹھائی سنہ ۱۸۱۶ع
مین محمد علی پاشا نے بعد پامال کرنے اختیار وہابی کے اون اضلاع کو امام علی منصور کے بیٹے
اور جانشین احمد کو بشرط ادا سے ایک لاکھہ سکہ ڈالر بطور خراج سالانہ کے پھیر دیا سنہ ۱۸۱۸ع مین
احمد کا بیٹا عبد اللہ اوسکا جانشین ہوا مگر وہ اون صوبون کو جو اوسکے باپ کو پھیر دیے گئے تھی
رکھہ نہ سکا +

سنہ ۱۸۲۰ع مین بوجہ ایک قضیہ کے کہ جس مین ایک قوم عرب کو تھوڑے روز کے لیے کارخانہ
موکھا مین قید کر رکھا تھا محکمہ رزیڈنسی پر حملہ کر کے لوٹ لیا اور ایک افسر انگریزی کو گورنر کے
سامنے کھینچ لے گئے چنانچہ گورنر نے اوسکو نہایت حیوان پن سے ذلیل کیا بعد چندے
توقف ایک فوج انگریزی واسطے مطالبہ عوض اس ظلم کے بھیجی گئی اور ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۲۰ع کو
قلعہ موکھا کو سر کر لیا اور بعد چندے ایک عذرخواہی یعنی خوشامد بہ نسبت اوس ذلت کے
جو سرکار انگریزی کی گئی تھی باضابطہ کیا اور ایک عہد و پیمان نمبری ۹۴ از جانب امام سنا اور

اوسکی کونسل کے بہ نسبت محدودی حقوق رعایاے انگریزی اور تخفیف محصول اوپر اشیاے روانگی
کے دستخط کیا اور محصول سے ۵ سے ۳ فی سیکڑہ قرار پایا مگر یہ عہدنامہ نہایت واہیات بعد غیر معتبر
طریقہ پر تحریر کیا گیا یہان تک کہ بعدازان معلوم ہوا کہ انگریزی اور عربی ترجمہ مین بڑا فرق ہے
امام نے بہ نسبت کرنے کسی طرحکی تبدیلی عہدنامہ مین انکار کیا خیر سرکار انگریز نے بہ نظر محفوظ
رکھنے واسطے دوستی کے ہر مراتب مندرجہ کو بجز دفعہ ۶ کے قبول کیا اور دفعہ مذکور کے ترجمہ
انگریزی کی یہ عبارت ہے کہ ملازمان کارخانہ صرف زیر حکومت رزیڈنٹ کے رہین ترجمہ عربی مین
مندرج نہین تھی امام کو اطلاع بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ جملہ مراتب قبول ہوے مگر درحالیکہ
کسی شخص ملازم رزیڈنٹ کو سزا دینے کے لیے امام گرفتار کرین تو اوس صورت مین رزیڈنٹ
اوسکو واپس لے لین اور جو تدبیر کہ بدانست سرکار انگریزی مناسب معلوم ہو وہ کیجاوی ۱۸۴۰ع
مین ایک عہد وپیمان سوداگری کا کپتان مورسبی صاحب نے حاکم موکھا سے قرار دیا اور اوسی
سال مین ساتھہ سردار زیلا کے اوسی قسم کا اقرارنامہ قرار دیا بعد چندے نشان انگریزی کو کاٹ ڈالا
اور رعایاے انگریزی سے محصول ۵ فی سیکڑہ ایزاد کرکے تحصیلا جو کہ موکھا زیر حکومت سوبلائم پورٹ
کے آگئی تھی اسلیے شبہہ بہ نسبت اس امر کے تھا کہ آیا شریف حسین مجاز قائم کرنے کسی عہد وپیمان کے
کہ جو بنیاد متصور ہو ہین یا نہین سرکار انگریزی نے بھی بہ نسبت چند زاید دفعات مندرجہ عہدنامہ
کے کہ جو خلاف تجارت اقوام دیگر یورپ کے تھین اعتراض کیا چنانچہ اس قضیہ کا ملکہ معظمہ کے
ایلچی متعینہ کانسٹنٹنوپل نے تصفیہ کیا - واضح رہے کہ سنین گذشتہ مین ملک صنعا مین تزلزل
واقع رہا ۱۸۳۲ع مین موکھا اور تمام کنارہ سمندر بدست ترکون کے آگیا مگر بعد برا سے چندے
پھر واپس آیا لیکن آخر کو ۱۸۴۸ع مین پھر جاتا رہا علی منصور جو بجاے اپنے باپ کی ۱۸۳۴ع
مین امام صنعا کا ہوا تھا تین برس بعد نکال دیا گیا مگر ۱۸۴۴ع مین بعد وفات اپنے چچا کے
وہ پھر حکومت کا جانشین ہوا اور صرف ۱۸۴۵ع مین محمد یحیی ایک دوسرے رشتہ دار نے
اوسکو پھر نکال دیا ۱۸۴۹ع مین محمد یحیی نے پورٹ کی اطاعت کو حلفاً قبول کیا اور شان
پر بطور رعیت سلطان کے بشرط دینے نصف مالگذاری اور رکھنے ایک فوج ترکی اپنے
پایہ تخت مین قابض ہونے کا اقرار کیا چنانچہ یہ باشندگان کو اسقدر ناگوار ہوا کہ وہ ترکون کے

عبارت انگریزی

پاس سے آنے جانیکا مجاز ہوگا اور وہ موکھا اور
شیخ سید علی کے جملہ پھاٹکوں سے ہوکر کہ جس
سے قوم یورپ اب تک محروم تھی آنے جانیکا
مجاز رہے گا اور اوسی طرح پر آزاد رہے گا کہ
جس طرح پر رزیڈنٹ بشایر و بصرہ و بغداد و
مسقط کا ہے ٭

دستخط ولیم بروس
اجنٹ گورنمنٹ

ترجمہ عربی

حسب مرضی اپنے سواری گھوڑے یا اور کسی چیز
کی کیا کریں رزیڈنٹ کو اختیار ہے کہ شہر مین
یا باہر شہر کے تفریح طبع کے لیے جایا کرین اور
اونکو یہ بھی اختیار ہے کہ جس پھاٹک سے
جاہین علے الخصوص پھاٹک شاذولی سے آیا
جایا کرین اور اونکو اختیار ہے کہ حسب مرضی اپنے
خواہ پیدل خواہ سوار آیا جایا کرین اور کوئی شخص
اونکو نہ روکے اور نہ اون سے کچھ کہے اور اونکی قدر
و منزلت اوسی طرح پر رہیگی جس طرح پر کہ ہونا چاہیے ان
کی بشایر و بغداد و بصرہ اور شہر مسقط مین ہوتی ہے ٭

دستخط چھہ صاحبان کونسل موکھا

دفعہ ۳ — ایک ٹکڑا اراضی واسطے قبرستان کے
دیجاوے اور کسی شخص سے جو زیر حمایت سرکار انگریزی
مین ہے مزاحمت یا ذلت نہین کیجاوے ٭

دستخط ولیم بروس
اجنٹ گورنمنٹ

دفعہ ۳ — مردہ انگریز کا کہ جسکی ارواح بموجب حکم
قادر مطلق خدا کے قبض کر لیجاوے تو وہ ایک
مقام مین کہ جو خاص اونکے لیے ہے مدفون
ہونگے اور اونکو کوئی شخص یہ نکہے کہ تمھاری قوم
کی رسم ایسی اور ویسی ہے اور اچھی رسم نہین ہے

دستخط چھہ ممبران یعنی مصاحب

دفعہ ۴ — جب کبھی رزیڈنٹ کو ضرور ہو تو وہ
مجاز ہو کہ سنا مین جاکر امام سے گفتگو کرے اور
اوس صورت مین ڈولا بشرط ضرورت اوسکے ہمراہ
ایک گارد واسطے پہرہ وغیرہ کے کر دینگے ٭

دستخط ولیم بروس اجنٹ گورنمنٹ

دفعہ ۴ — اجنٹ یعنی وکیل سرکار انگریزی
مقیمہ لنگرگاہ موکھا کو جب ارادہ سیر کرنے کا
ہوا کرے تو اوسکو اختیار ہے کہ سنا مین تفریح
طبع کے لیے امام کے پاس جایا کرے اور اوسکو
کوئی شخص مجاز روکنے کا نہین ہوگا اور حاکم

ترجمہ عربی	عبارت انگریزی
...کہا ... میں حافظ ... کے لیے ایک گارد اپنی پلٹن ... دیگا خلاف اسکے کوئی امر نہوگا ❊ دستخط چیف میران	
دفعہ ۵ — جہازان سوداگری رعایا سے سرکار انگریز پر چار سو روپیہ محصول معین تھا مگر آج سے وہ بند ہوگیا اور اونسے کچھ نہین لیا جاویگا اور وہ جہاز بھی مثل جہازان سرکار اور پادشاہی کے متصور ہونگے اگر اوسکا اسباب اتارا جاوے تب بھی منجملہ چار سو روپیہ محصول کے اونسے کچھ نہین لیا جاوے گا چنانچہ اس امر کا تصفیہ بلا تحریر کرنے مناکے بشرط دفع کرنے مخالفت اور محاصرہ لنگرگاہ کے ہوچکا ہے ❊ دستخط چیف میران	دفعہ ۵ — چار سو روپیہ سکہ جرمنی جو بروقت اوترنے اسباب کے جملہ جہازہای سوداگری پر لیا جاتا تھا آیندہ سے جہاز انگریزی پر نلیا جاویگا اور اب سے یہ محصول خواہ اسباب اوترے یا نہ نہین لیا جاویگا جس طرح پر کہ بہ نسبت جہازان لڑائی ملکہ معظمہ اور آنریبل کمپنی کے ہے ❊ دستخط ولیم بروس اجنٹ گورنمنٹ
دفعہ ۶ — جملہ سوداگران کو جو سرکار انگریزی کی رعایا مین ہین اور اونکی نہ بندی اور پناہ کے نیچے ہین علے الخصوص باشندے سورت کو اختیار ہے کہ اپنا کاروبار تجارت کا بوشہر مین کرین اور اگر اونمین قوم مسلمان ہو اور باہم اونکے تصفیہ ہو اور کوئی شخص خواستگار شرع محمدی کا ہو تو اوسکی خواستگاری مین کسی طرح کی رکاوٹ نہین کیجاویگی جب باہم لوگ یعنی جماعت رزیڈنٹ اور رعایا بوشہر کے کسی طرح کی	دفعہ ۶ — جملہ رعایا سے سرکار انگریزی جو بوشہر مین سوداگری کرتے ہین علے الخصوص سوداگران سورت کے کہ جو بہ پناہ جھنڈا انگریزی کے ہون ایسا ہی کرینگے اور اونکے قضیون کا تصفیہ رزیڈنٹ کرینگے اور اگر اونمین سے کوئی از مذہب اسلام ہو اور چاہے کہ اوسکا تصفیہ حسب شرع محمدی کے کیا جاوے تو اوس صورت مین وہ مجاز کردیا جاوے اسیسے تصفیہ کے ہونگے اور ایک شخص از جانب رزیڈنٹ ہمراہ اونکے

عبارت انگریزی

رہیگا اور درحالیکہ اوس قضیہ مین کوئی تابع
امام کا شریک ہو تو اوس صورت مین تصفیہ
اوسکا ایک اجنٹ ازجانب رزیڈنٹ خواہ رزیڈنٹ
خود اور گورنر مقام کا ملکر کرینگے اگر رعیت امام
کی بیجا ہے تو اوس صورت مین سرکار اوسکو سزا
دیگی اور اگر واقعات برعکس اسکے ہین تو اوسکو
سزا رزیڈنٹ دینگے اور جملہ توابعین گو وہ امیر یعنی
ہر قسم کے دلال ہو اوسکے نیچے ہون تمام و کمال
بہ پناہ جھنڈا انگریزی کے رہکر بہ تحت حکومت رزیڈنٹ
کہ جو صرف مجاز اونکی سزادہی اور تدارک کرنے بہ نسبت
جملہ درخواستون کے کہ جو اونپر گذرین ہوگا رہینگے
واضح رہے کہ دفعہ ہذا یعنی ششم کو امام نے
بطور جداگانہ کے کپتان بروس صاحب کے ساتھ
قرار دیا ہے ؛

دستخط ولیم بروس صاحب
اجنٹ گورنمنٹ

دفعہ ۷ — اب سے آیندہ کو محصول بہ نسبت جملہ
اشیاے سوداگری کے جو قوم انگریز لیجاوین بعوض
ساڑھے تین روپیہ سیکڑہ کے جو اب تک تھا اور جیسے
بھی مثل قوم فرانسس کے سوا دو روپیہ سیکڑہ لیا جاویگا
اور اشیاے آمدنی و روانگی پر بھی انگریز اور اونکی
رعایا سے اوسی شرح سے یعنی سوا دو روپیہ سیکڑہ کے

ترجمہ عربی

نزاع واقع ہو تو اوس صورت مین ایک شخص ازجانب
جانب رزیڈنٹ حاکم موکھا کے روبرو حاضر ہوگا اور
حاکم مذکور بہ نسبت ارتکاب و ترکیب جرم کے
تحقیقات کریگا اور اگر زیادتی ساکن اوس ملک کی
ذمہ عائد ہو تو حاکم موکھا اوسکو سزا دینگے اور
اگر بیجائی یعنے جرم ازجانب فوج انگریز یعنی عسکر کے
وقوع مین آیا ہو تو اوس صورت مین سزا دہی
اوسکی رزیڈنٹ کرینگے ؛

واضح رہے کہ یہ دفعہ ششم منجملہ اون دو دفعات
کے ہے کہ جو امام مہدی کے پاس واسطے غور
کے بھیجی گئی تھین اور بعد آنے جواب شریف
کے یہ دفعہ بعد دوشت نقل از قلم امیر فتح اللہ کے
مسٹر بروس صاحب کے حوالہ کردی گئی تھی اور بروقت
آنے جواب کے باہم مسٹر بروس اور امیر فتح اللہ
کے ایک حجت تھی کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ؛

دفعہ ۷ — بہ نسبت محصول اون اشیا کے کہ جو
لنگرگاہ موکھا سے روانہ ہوتی ہین سوا دو روپیہ
سیکڑہ سکہ ڈولر یعنے جو قوم فرانسس دیتی ہین
قرار پایا ہے اور اسی طرح پر محصول بہ نسبت اون
اشیا کے بھی لیا جاویگا جو سوداگران انگریزی
و سرکار انگریزی موکھا سے لیجاتے ہین واضح رہے

عبارت انگریزی

لیا جاویگا واضح رہے کہ یہ دفعہ جداگانہ بذریعہ
فرمان امام کے بطور علامت دوستی قوم انگریز
کے قرار پائی +

دستخط ولیم بروس
اجنٹ گورنمنٹ
مقام موکہا محررہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۲۱ء

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط ولیم بروس
اجنٹ گورنمنٹ

واضح رہے کہ ان ہر ایک دفعہ پر امیر فتح اللہ
اور جملہ ممبران کونسل موکہا کے اور کپتان بروس
صاحب کے مہر و دستخط ثبت ہوئے منظور کیا

دستخط
جان کش لملی کپتان
جہاز ملکہ معظمہ موسومہ ٹوپار
وافسر اعلے

ترجمہ عربی

کہ یہ ساتوین دفعہ منجملہ اون دو دفعات کے ہے
کہ جو شریف مہدی کے پاس واسطے تصفیہ اور
خوض کے بھیجی گئی تھی کہ جن کا جواب شریف
نے حسب ذیل دیا +

ہمنے منجملہ تین روپیہ کے تین حصہ محصول فی سیکڑہ
کے بہ نسبت جملہ اشیا کے کم کردیا اور بھی محصول
اون اشیا پر بھی کہ جو سرکار انگریز اور اونکے سوداگران
لنگرگاہ مین لاوین لیا جاویگا اور اون سے
سوا دو روپیہ سیکڑہ سے زیادہ بہ نسبت جملہ اشیاے
آمدنی و روانگی کے نہ لیا جاوے اور یہ گویا علامت
منزلت سرکار انگریزی اور اونکے سوداگران کی
اور نیز محافظت آمد و رفت و دوستی جانبین کی
حسب موجودہ زمانہ سابق کے ہے +

محررہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۱ء
دستخط
چہ ممبران

بیان سنا ختم شد

بیان مکلا اور شہر

واضح رہے کہ مکلا اور شہر دو بڑی لنگرگاہان از جانب دکن کنارہ عرب کے واقع ہین کہ جس مین
تجارت غلامان کی ہوا کرتی تھی اور اس مقام مین زنجی بار اور سمالی اور ڈنکالی کے کنارہ سے
ہر سال غلام لائے جاتے تھے ۱۴ مئی سنہ ۱۸۶۳ء کو برگیڈیر کوگلن صاحب پولیٹیکل رزیڈنٹ

متعینہ عدن نے ایک اقرارنامہ نمبری ۹۵ مشعر اوٹھا دینے اور بند کرنے آمدنی روانگی غلامان کے نقیب صلاح بن محمد والی مکلا اور نقیب علی تجی والی شہر نے قرار دیا ٭

نمبر ۹۵

واضح رہے کہ باعث تحریر سند ہذا کا یہ ہے کہ بغرض انسانیت و مستحکم کرنے آئین کارروائی سرکار عالیہ انگریزی کے مین اپنے دوست صادق برگڈیر ولیم مارکس کوگلن صاحب گورنر عدن کی تجویزات پر بغور تمام توجہ کرکے عہد و پیمان نسبت اس امر کے کرتا ہون کہ اپنے ملک خاص یا عملداری میری موقوعہ افریقہ یا ایشیا وغیرہ مین تجارت غلامان کا امتناع کرونگا بلکہ بالکل بند کرونگا اسلیے مین دستخط کنندہ دست آویز ہذا خدا اور انسان کے سامنے حلفاً اپنا ارادہ دربارہ امتناع روانگی غلامان حبشی کے افریقہ سے حتے الامکان قرار دیتا ہون مین نہ خود اونکو لیجاؤنگا اور نہ کسی رعایا اپنی کو لیجانے دونگا اور جو ہماری رعایا کا جہاز محمولہ غلامان حبشی کے ملے وہ گرفتار ہوکر ضبط ہوجایا کرے گا اور غلامان چھوڑ دیے جاوینگے واضح رہے کہ عہدنامہ ہذا تاریخ ہذا سے ایک سال کے بعد جاری ہوگا ٭

دستخط

صلاح محمد

ڈبلیو ایم کوگلن

پولیٹیکل رزیڈنٹ متعینہ عدن

محررہ ۴ مئی ۱۸۶۳ء

گواہ شد گواہ شد

ہمر یا سلیم گبسن ترہی رائم اسسٹنٹ پولیٹیکل رزیڈنٹ

محررہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۲۷۹ ہجری

واضح رہے کہ ایک عہد و پیمان بجنسہ مضمون مذکورہ بالا بتاریخ مذکور الصدر ساتھ علی بن یحیے لفٹنٹ شہر کے قرار پایا ہے ۲۹ جون ۱۸۶۳ء کو ویسرائے اور گورنر جنرل نے منظور کیا ٭

بیان ممالک مشتہرہ شدہ

بیان شوا

واضح رہے کہ سنہ ۱۸۴۱ء مین سہیلا سلاسی بادشاہ شوا ملک عملداری متوعہ دکھن ابوسینیا نے اپنی خواہش بہ نسبت قائم کرنے دوستی ساتھ سرکار انگریز کے ظاہر کر کے سرکار بمبئی سے توپین اور سامان لڑائی کا بذریعہ ایک تحریر کے مانگا مخفی نہ رہے کہ منجملہ صوبجات ابوسینیا کے شوا اوس زمانہ مین ایک نہایت قوی اور صوبہ عظیم تھا اس مین قوم گلا رہتی تھی جسوقت کہ سہیلا سلاسی نے یہ ترقیان کین اوسوقت آمدورفت جہازان لال سمندر نے تجارت ابوسینیا کو نہایت رونق اور ترقی دی اسواسطے دربار شوا مین کہ جنکے ساتھ ملک فرانس بھی بواسطہ دوستی کا قائم رکھنے کے آرزومند تھا ایک ایلچی بھیجے جانے کی تجویز ہوئی اور ۱۶ نومبر ۱۸۴۱ء کو ایک سوداگری اقرارنامہ نمبری ۹۶ ساتھ بادشاہ کے قرار دیا +

نمبر ۹۶

عہد و پیمان دوستی اور سوداگری کا جو باہم سہیلا سلاسی بادشاہ شوا و نفات و گلا کے ایک طرف اور کپتان ولیم کارنوالس ہیرس صاحب کے ازروے اختیار عطیہ از جانب گورنر بمبئی کے بحق ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا بادشاہزادی گریٹ برٹن آیرلینڈ اور انڈیس یعنے ہندوستان کی طرف دیگر کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے +

چونکہ کار تجارت اون قومون کے کہ جو سلسلہ بندی دوستی مین مضبوطی سے قائم ہین باعث بڑی دولت اور بہبودی کا ہے اور قائم ہونا ایک عہدنامے کا بہ نسبت دوستی دوام اور سوداگری کے باہم شوا اور گریٹ برٹن کے کہ جسکی نسبت ہر دو بادشاہون نے التجا کی ہے مفید اقوام جانبین کے متصور ہے اور علامت دوستی اور خیرخواہی کی نسبت باہم بادشاہ شوا اور ملکہ معظمہ موصوف کے گفتگو ہو چکی ہے اور ضرور ہے کہ چند دفعات اور شرائط کہ جنکی رو سے تجارت مطلوبہ کا کارروائی باہم ہر دو قوم کے ہو تشخیص کیجاوین اسلیے ہم دفعات مندرجہ ذیل پر اپنی رضامندی اور اتفاق ظاہر کرتے ہین +

دفعہ ۱ — باہم سہیلاسلاسی بادشاہ سوابقات اورگلا اور اوسکے جانشینان اور ملکہ معظمہ پادشاہزادی گریٹ برٹن آیرلنڈ اور ہندوستان اور اوسکے جانشینان ہمیشہ دوستی آزاد اور مستحکم قایم رہے گی +

دفعہ ۲ — بنظر محفوظ اور قایم رکھنے یگانگت موجودہ باہمی کے پادشاہ شوا اور اوسکے جانشینان اوس شخص کو قبول کرکے اوسکی پرورش کرینگے کہ جسکو ملکہ معظمہ اور اوس کے جانشینان بطور ایلچی کے تعینات کرین اور اوسکے حقوق وغیرہ کو یکسان محفوظ رکھین گے +

دفعہ ۳ — علے ہذا القیاس بغرض مذکورہ بالا ملکہ معظمہ اور اوسکے جانشینان بھی اوس شخص کو کہ جسے شاہ شوا اور اوسکے جانشینان بطور ایلچی کے تعینات کرکے بھیجین قبول کرکے اوسکی پرورش کرینگے اور اوسکے جملہ حقوق کو محفوظ رکھین گے +

دفعہ ۴ — باہم رعایاے شوا اور رعایاے گریٹ برٹن کے کاروبار تجارت کا بہ شرائط ذیل جاری ہوکر ترقی پاوے +

دفعہ ۵ — جملہ اشیاے انگریزی وسوداگری پر جو سلطنت مین آوین خواہ وہان فروخت ہون یا اور کسی ملک بیرونی مین فروخت ہون صرف ۵ ر سیکڑہ پادشاہ شوا اور اوسکے جانشینان بطور محصول لیا کرین اور اس سے زیادہ نہین +

دفعہ ۶ — واضح رہے کہ اس محصول کی تشخیص بہ شرح ۵ ر سیکڑہ کے اوپر قیمت اشیای سوداگری کے حسب نرخ بازار اعلی وادنی کے ہوگا اور وہ محصول اوپر مرضی سوداگر کے منحصر ہی یعنی خواہ نقد دے خواہ جنس +

دفعہ ۷ — بعد ادا سے پہلے محصول کے سوداگر مجاز اس امر کا ہوگا کہ عملداری شوا مین جہان چاہے وہان خواہ اپنا اسباب فروخت کرڈالے اور خریدکنندہ سے کوئی مزاحمت نکریگا اور جہان چاہے بلا روک ٹوک کے لے جاوین +

دفعہ ۸ — سوداگران انگریز کو اختیار ہے کہ حسب تجویز اپنے جو جنس از قسم کھانے وغیرہ یعنے اشیاے ضروری کے چاہین خریدلین خواہ وہ پیداوار اس ملک کا ہو یا کہین باہر سے آیا ہو اور وہ اوس شئے کو بلا ادا سے کسیطرح کے محصول کے لیجاوین +

دفعہ ۹ — علی ہذا القیاس اون اشیاے سوداگری پر بھی کہ جو رعایا پادشاہ شوا کی ہون اور ولایت کو جاوین زیادہ اوس محصول سے نہ لیا جاوے جو اتبک رعایاے انگریز سے لیا گیا ہو یا آئیندہ کو لیا جاوے ❖

دفعہ ۱۰ — بلحاظ رونق اور ترقی کار تجارت باہم شوا اور گریٹ برٹن کے پادشاہ شوا اور اوسکے جانشینیان اون سوداگرون کو کہ جو عملداری شوا مین پیداوار افریقہ اندرونی کا کہ جو خاص کر بازار انگریزی کے لائق ہے لاتے ہین دلاساوین گے ❖

دفعہ ۱۱ — علی ہذا القیاس ملکہ معظمہ اور اوسکے جانشینیان بھی سوداگران انگریزی کو بہ نسبت لیجانے ایسے اشیا کے ملک شوا مین دلاساوینگے کہ جو وہانکے قابل اور پسندیدہ ہون ❖

دفعہ ۱۲ — بنظر اچھی حفاظت سوداگران اور اونکے مال کے شاہ شوا اور اوسکے جانشینیان اور ملکہ معظمہ اور اوسکے جانشینیان اپنے حتے الامکان اون گذرگاہون کو جو بیچ کنارہ سمندر اور ابوسینیا کے واقع ہے خوب محفوظ رکھین گے ❖

دفعہ ۱۳ — بنظر ترقی اور رونق آمدورفت دوستانہ رعایاے جانبین کے یہ قرار پایا کہ مسافران انگریز کو کہ جو عملداری شوا مین رہتے ہون یا اور ملک کو جاتے ہون کسیطرح کی مزاحمت یا روک ٹوک نہ کیجاوے ❖

دفعہ ۱۴ — اور اون مسافرون کے وہ اسباب کہ جو بیچنے کے لیے نہین ہین مستوجب ادای کسیطرح محصول کے نہونگے اور وہ اپنا مال متصور ہوکر لازوال رہے ❖

دفعہ ۱۵ — علی ہذا القیاس رعایا پادشاہ شوا کے ساتھ بھی درحالت اوسکی سکونت کسی ملک موقوعہ عملداری ملکہ معظمہ اور نیز اوسکے جانے کسی اور ملک مین کسیطرح کی روک ٹوک اور مزاحمت نہ کیجاوے گی ❖

دفعہ ۱۶ — ہمیشہ کے لیے دفعات اور شرائط مذکورہ بالا پر باحتیاط تمام لحاظ کیا جاویگا اور یہ بطور ثبوت تمسک کے از جانب ہر دو پادشاہان کے بہ نسبت دوستی پایدار اور مستحکم کے سمجھا جاوے گا ❖

بجلدوے پادشاہت ملکہ معظمہ کے مقام انگولالا پایہ تخت شوا مین قرار پایا *

دستخط ڈبلیو وی سی ہارس

دستخط سیلا سلاسی

پادشاہ شوا لقب اورگالا

بیان شوا ختم شد

بیان ریلا
و تجورا

سنہ ۱۸۳۹ع مین بعد سے لینے عدن کے محفوظ رکھنا حکومت لنگرگاہان ریلا اور تجورا موقوعہ کناری ڈنکالی کا ضرور معلوم ہوا واضح رہے کہ یہ لنگرگاہ کنارۂ افریقہ پر عدن کے سامنے واقع ہے اور دکھن ابوسینا کے سوداگری کی خاص گذرگاہین ہین تجورا ریلا کا ایک قصبہ ہے اور دونون مقامات سابق مین امام سینا کے زیر حکومت تھے مگر ہنگام انقلاب سنہ کے سرداران ریلا اور تجورا نے آزادی اختیار کرلی اور اونیسوین اگست سنہ ۱۸۴۰ع کو ایک عہد و پیمان نمبری ۹۷ کہ جسکی روسے جزائر موسے سرکار انگریزی کو چھوڑ دیے گئے ساتھ سردار تجورا کے قرار پایا اور ستمبر سنہ ۱۸۴۰ع مین اوسی مضمون کا ایک عہد و پیمان نمبری ۹۸ بہ نسبت واگذاشتگی جزیرہ اباد کے سلطان ریلا نے قرار دیا سرکار انگریزی نے ان عہدنامون کی تبدیلی اور منسوخی اوس عبارت کی جو خلاف کار تجارت اقوام دیگر کے تھا چاہی مگر بباعث تزلزل مین اور اوسکے علاقہ کے تبدیلی مذکور عمل مین نہین آئی اور چندے بعد ریلا و تجورا زیر حکومت ترکون کے آگیا *

نمبر ۹۷

عہد و پیمان سوداگری جو باہم سلطان محمد بن محمد سردار تجورا اور کپتان رابرٹ موریس بی صاحب کے ازجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے *

چونکہ قائم ہونا ایک عہد و پیمان سوداگری و صلح کا مفید مطلب فریقین کے مقصود ہے علے الخصوص جب سے عدن لنگرگاہ انگریزی قرار پایا ہے ضرور ہے کہ آپس مین دوستی رہے نظر ان ہم

سلطان محمد بن محمد اور کپتان رابرٹ مورس بی صاحب باختیار عطیہ شرائط اور دفعات مندرجہ ذیل پر اتفاق کرتے ہین ✣

دفعہ ۱ — باہم سرکار تجورا اسکے علاقہ اور سرکار انگریزی کے دوستی اور صلح قائم رہے گی ✣

دفعہ ۲ — قوم انگریز اور جملہ جہاز کہ محمول اشیاے سوداگری ہر قسم کے جو زیر جھنڈا انگریزی ہون مستوجب تعظیم ہونگے اور بلا روک ٹوک لنگر گاہان موقوعہ عملداری سرکار تجورا مین داخل ہوکر کار تجارت کا کرنے پاوینگے اور کوئی شخص اونکے مردمان یا اسباب سے مزاحمت نکریگا اور جملہ پیداوار پر بشرح ۵ ․ سیکڑہ کے اونسے محصول لیا جاویگا علے ہذا القیاس رعایا سلطان تجورا کی بھی جملہ لنگر گاہان انگریزی مین اونہین حقوق کے مستوجب ہونگے ✣

دفعہ ۳ — واضح رہے کہ لنگر گاہ تجورا اور لنگر گاہان قرب جوار موقوعہ عملداری سلطان محمد بن محمد کے واسطے لینے یا رکھنے جملہ اسباب محمولہ اون جہازان کے کہ جو زیر جھنڈا سرکار کے ہون کھلے ہین اور سلطان تجورا حتے الامکان دربارہ ایجاد کرنے پیداوار انگریزی علاقہ اندرونی لقبات و شوا و ابی سینیا مین بخوبی کوشش کرینگے اور بعوض اوسکے حکام متعینہ عدن تجورا مین کار تجارت کو رونق دینگے ✣

دفعہ ۴ — سلطان محمد بن محمد سردار تجورا وعدہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ بحالت بین مشورہ دوستانہ کا جو کوئی شخص ذی اختیار از ملازم سرکار انگریز کا دی قدر اوسکا لحاظ کرینگے اور بلا واقفیت ملازمان سرکار انگریزی متعینہ عدن کے کسی دوسری قوم یورپ سے کوئی عہد و پیمان یا سند قرار نہین دینگے تاکہ کسی طرح پر دوست انگریز یا اونکی سوداگری مین مخل نہوا ور بعوض ان شرائط کے سرکار انگریز فوائد سرکار تجورا پر ملحوظ رہیگی اور حتے الامکان ترقی کار تجارت مین مدد کرینگے ✣

دفعہ ۵ — جانبین کی رعایا جب مرتکب کسی جرم کی ہو بموجب قانون اپنی سرکار کے سزایاب ہوگی ✣

دفعہ ۶ — سلطان محمد بن محمد سردار تجورا وعدہ نسبت محفوظ رکھنے اور قدر کرنے اون رعایا انگریز کے جو انکی عملداری مین رہے ہون کرتے ہین بشرطیکہ قبل از سکونت اوسکے منظوری سرکار کی حاصل کی ہو علے ہذا القیاس سرکار انگریز بھی بحق رعایا سے تجورا اور اونکے

نمبر ۹۵

عہد و پیمان سوداگری جو باہم سلطان محمد بن ناصر حاکم ریلا از جانب خود اور اپنی اولاد اور کپتان موریس بے صاحب از جانب ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا بمضمون ذیل ہے ✣

جوکہ قائم ہونا ایک عہد و پیمان سوداگری و صلح کا مفید مطلب فریقین متصور ہے نظر بران ہم سلطان محمد بن محمد اور کپتان رابرٹ موریس بے صاحب باختیار عطیہ شرائط اور دفعات مندرجہ ذیل پر اتفاق کرتے ہین ✣

دفعہ ۱ — قوم انگریزیا اور جہاز جہاز کہ محمولہ اشیا سے سوداگری ہر قسم کے کہ جو زیر جھنڈا انگریزی ہون مستوجب تعظیم ہونگے اور بلا روک ٹوک لنگرگاہان موقوعہ عملداری سرکار مکلا مین داخل ہو کر کار تجارت کرنے پاوینگے اور کوئی شخص اونکے مردمان یا اسباب سے مزاحمت نکرے گا اور جملہ پیداوار پر بشرح ۵ سیکڑہ محصول لیا جاویگا علے ہذا القیاس رعایا حاکم کی بھی جملہ لنگرگاہان انگریزی مین مستوجب ادا سے اسیقدر زر محصول کے ہونگے ✣

دفعہ ۲ — گورنر ریلا حتے الامکان کوشش دربارہ ایجاد کرنے جنس انگریزی و اشیاے سوداگری وغیرہ کے علاقہ اندرونی ریلا مین کرینگے اور بہرحال شخص یا اشخاص از قوم انگریزی اور اون کی رعایا کی قدر اور منزلت و حفاظت کرینگے اور کسان ذی اختیار از ملازمان سرکار انگریزی مثلاً ایجنٹ وغیرہ کے مشورہ دوستانہ پر لحاظ کرینگے اور جب تک کہ وہ ریلا مین رہینگے اونکی قدر و منزلت کرینگے علے ہذا القیاس انگریز لوگ بھی اپنی طرف سے اپنے لنگرگاہ عدن یا اور کسی مقام مین اوسی طرح پر پیش آوینگے اور کار تجارت ریلا مین خوب مدد دینگے ✣

دفعہ ۳ — گورنر ریلا بہ نسبت اس امر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی دیگر قوم یورپ سے کسیطرحکا عہد و پیمان یا اقرارنامہ بلا وقفیت سرکار انگریزی عدن کے نہ کرینگے اور نہ کسی اور یورپین کو اپنے ملک مین بود و باش کرنے دین اور نہ اونکو گذرنے دینگے تاکہ کسیطرح بہبودیت انگریزیا اونکی سوداگری مین خلل یا ضرر نہ پہونچے بعوض اسکے سرکار انگریز حتی الامکان دربارہ ترقی کار تجارت حاکم ریلا کی بخوبی مدد کرینگے ✣

دفعہ ۴ — اگر فریقین مین سے کسیکی رعایا مرتکب کسی جرم کی ہو تو وہ موجب آئین اور

دستور اپنے ملک کے سزا یاب ہوگا +

دفعہ ۵ — ہم سید محمد یار جزیرہ ادباد کو کہ جو متصل ریلا کے واقع ہے سرکار انگریز کو لنگر گاہ واسطے اونکے جہاز اور کشتیون کے عطا کرتے ہین اور اسمین کسیطرحکی امتناعی واقع نہوگی ہم سید محمد یار گورنر ریلا اور کپتان رابرٹ مورس بے ازجانب سرکار انگریزی ممالک ہند کے دفعات مندرجہ بالا کو قبول کرکے اقرار کرتے ہین کہ اوسکی کارروائی بایمانداری تمام عمل مین آکر ہمیشہ دوستی اور صلح باہم ہمارے قائم رہیگی اور شہادت اسکی اپنی مہر و دستخط ثبت کیے +

دستخط رابرٹ مورس بے

کپتان کمانیر جہاز

سس اشرس

مقام موکہا

محررہ ۲ ستمبر سنہ ۱۸۴۰ء

بیان ریلا و تجورا ختم شد

بیان سمالی

سنہ ۱۸۲۷ء مین ایک جہاز تجارت انگریزی پر بربرا مین ہبراول قوم سمالی سنے حملہ کرکے لوٹ لیا واضح رہے کہ مقام بربرا ایک لنگرگاہ ہے اور ریلا اور تجورا کی پورب جانب کو عدن کے سامنے واقع ہے اور بباعث ناقص ہونے آب وہوا کے ہر سال مین چھ مہینے لوگ اوسکو چھوڑ کر بھاگ جاتے ہین اور باقی ایام سال مین افریقہ کی ہر قوم کے قافلے وہان پر آتے ہین چنانچہ اوس حرکت ظلم کی سزادہی کے واسطے ایک جنگی جہاز روانہ ہوا ۶ فروری سنہ ۱۸۲۷ء کو ایک عہد و پیمان نمبری ۹۹ بر بہ نسبت صلح اور سوداگری کے بزرگان اوس قوم سنے دستخط کیے +

سنہ ۱۸۴۰ء مین بنظر دریافت کرنے ملک موقوعہ مابین بربرا اور زنزی بار کے کچھ فوج بھیجی گئی کہ جب سمالیان ازقوم موسی ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۴۰ء کو حملہ کرکے دو افسران انگریز کو زخمی کیا اور ایک کو مار ڈالا اور اونکا اسباب بالکل لے لیا چنانچہ فوراً قوم ہبراول پر بہ نسبت سپردگی

اور سزا دینے سرغنہ مجرمان کے سرکار انگریز نے دعویٰ کیا اور بنظر پورا کروانے مطالبہ مذکور کے بربرا پر محاصرہ کر لیا بزرگان قوم نے درباب پورا کرنے مطالبہ کے بڑی جانفشانی کی مگر اصل قاتلون کو جنھون نے اندرونی ملک سے لیا تھا گرفتار نکر سکے آخر کو سرکار انگریزی محاصرہ سے باز آئی وہاں شرط راضی ہوئی کہ سمالی ازروے ایک عہدنامہ نمبر ۱۰۰ کے اس امر کی نسبت وعدہ کرین کہ اون قاتلون کے حوالہ کرنے مین بخوبی پیروی کرینگے اور اپنے ملک مین کار تجارت کو بلا روک ٹوک کے ہونے دینگے اور سوداگری غلامان حبشی کو بند کروا دینگے اور جو ایجنٹ انگریزی واسطے دیکھنے کارروائی شرائط عہد و پیمان کے وہان بھیجا جاوے اوسکی قدر و منزلت کرینگے ✤

سنہ ۱۸۵۶ع مین بزرگان جبگرہا جس اور جبر ملجالا اقوام سمالی نے ایک اقرارنامہ نمبری ۹۸ بہ نسبت بند کرنے سوداگری غلامان کے ساتھ پولیٹیکل ریزیڈنٹ عدن کے قرار دیا ✤

نمبر ۹۹

دفعات جو بہ نسبت کار تجارت اور دوستی کے باہم جی جی کاردن بریمر صاحب بہادر سی بی کپتان جہاز انگریزی موسومہ تامر کے ازجانب قوم انگریزی مقیمہ افریقہ شمالی اور شیخ ہاے قوم جراول کے قرار پائین بمضمون ذیل ہین ✤

دفعہ ۱ — یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ اب سے آیندہ کو باہم رعایاے پادشاہ انگلستان اور شیخ ہاے جراول اور اونکی رعایا اور باشندگان اوس کنارہ افریقہ کے کہ جس پر اونکی حکومت ہو صلح اور دوستی قائم رہیگی ✤

دفعہ ۲ — یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ اون جہازون پر کہ جھنڈا انگریزی لنگرگاہ بربرا یا اور کسی لنگرگاہ موقوعہ عملداری شیخ ہاے از قوم جراول مین واسطے کار تجارت کے آوین کسیطرحکی مزاحمت یا ضرر رسانی نہین کیجاویگی بلکہ شیخ ہاے مذکور اونکی محافظت اور مدد کرینگے اور اونکو اختیار ہے کہ جس قسم کی سوداگری چاہین کرین — اور حسب مرضی اپنے بلا کسیطرحکی دست اندازی یا روک ٹوک کے جب چاہین لنگرگاہ سے چلے جاوین ✤

دفعہ ۳ — علی ہذا القیاس یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ اون جہازان یا مردمان کی جو شیخ ہاے

از قوم جراول سے کے ہون اور کسی لنگر گاہ موقوعہ عملداری پادشاہ انگلستان مین آوین ہر طرح کی حفاظت اور مدد کیجاوے گی اور اونکی قدر و منزلت مثل دیگر جہازان سوداگری اوس لنگر گاہ کے ہوگی +

دفعہ ۴ — یہ بھی اقرار کیا جاتا ہے کہ برابر قیمت جہاز بر گمرین اور اوسکے اسباب محمولہ کے کہ جو بربرا مین لوٹ لیا گیا تھا شیخ ہاے از قوم جراول مذکور کپتان جی جی کارٹون بریمر صاحب کو یا اور کسی شخص کو جو مجاز اوسکا ہو پندرہ ہزار سکہ ڈالر اسپین خواہ نقد خواہ بذریعہ جنس کے تین قسطون پر دینگے یعنی پانچہزار ڈالر نقد یا جنس اوسقدر قیمت سے کے سال حال یعنے ۱۸۲۷ع مطابق ۱۲۴۲ ہجری مین دینگے اور اوسی قدر دو سال مابعد مین دینگے یعنے قبل از اختتام موسم تجارت بماہ اپریل یا دوسونوین دن نوروز کے +

دفعہ ۵ — چونکہ دو لشکریان متعلق جہاز مذکور کے ہنگام غارت گری مین مارے گئے تھے اسلیے حسب شرع محمدی واسطے پرورش خاندان اشخاص مقتول کے شیخ ہاے تعدادی سکہ ڈالر دینے کا وعدہ کرتے ہین +

محررہ ۶ فروری ۱۸۲۷ع مطابق ۹ رجب ۱۲۴۲ ہجری بمقام بربرا واقع ملک افریقہ

دستخط جی جی کارٹن بریمر
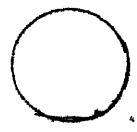
ایم ای بیک تولڈ پولیٹکل اجنٹ گواہ

گواہ شد

شرمارکی علی صالح

دستخط اسمعیل گبلا واسطے خود اور عمر کاظم حسین بن اور اسمعیل گولد شیخ ہاے قوم جراول +

منظور شد از سرکار بمبئی بتاریخ ۱۰ اپرئیل ۱۸۲۷ع

نمبر ۱۰۰

دفعات صلح اور دوستی جو باہم قوم جراول سمالی ایک طرف اور برگڈیر ولیم مارگس کو کلس صاحب پولیٹکل رزیڈنٹ متعینہ عدن کے از جانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی طرف ثانی کے قرار پائے مضمون ذیل ہین +

جوکہ بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۸۵۵ء مطابق یکم شعبان ۱۲۷۱ ہجری کے ایک حملہ نمک حرام اور قتل از جانب ایک غول قوم حبراول کے ایک گروہ افسران انگریزیہ پر جو اوس ملک مین عزم سفر کا رکھتے تھے لنگرگاہ بربرا مین برضامندی و پشت دہی بزرگان قوم مذکور کے سرزد ہوا کہ جس ظلم کے باعث سے سرکار ہندوستان نے چند مطالبہ کرکے کنارہ حبراول پر محاصرہ کرلیا اور اب معلوم ہوا کہ قوم مذکور نے حتے الامکان اپنے اون شرائط کو پورا کرکے التجا و التماس کشتگی محاصرہ کی کی ہے اسلیے ہم اتفاق کرتے ہین ✣

دفعہ ۱ — بزرگان حبراول اپنے حتے الوسع اور علی قاتل لفٹنٹ اسٹرویٹن صاحب کے حوالہ کردینے مین بخوبی کوشش کرینگے ✣

دفعہ ۲ — تا وقتیکہ یہ پورا نہولیوے قوم عیسی موسی کہ جنہون نے اب اوسکو پناہ دی ہے خواہ اور کوئی قوم جو آیندہ کو اوسکو یعنے اوعلی مذکور کو پناہ دی عدن مین آنیسے محروم رہیگا ✣

دفعہ ۳ — جملہ جہاز جو بجھنڈہ انگریزی چلتے ہین لنگرگاہ بربرا یا اور کسی مقام موقوعہ عملداری حبراول مین واسطے کار تجارت کے بلا روک ٹوک آنے جانے پاوینگے اور جملہ رعایا سے انگریزی کی ہر مقام عملداری مذکور مین بخوبی محافظت کیجاویگی اور اونکو اجازت بہ نسبت کرنے کار تجارت یا سیر کے بہ پناہ بزرگان قوم کے ہوگی علے ہذا القیاس اشخاص از قوم حبراول بھی عدن یا اور کسی مقام عملداری سرکار انگریزی مین انھین حقوق کے مستحق متصور ہونگے ✣

دفعہ ۴ — تمام عملداری حبراول مین مع لنگرگاہ بربرا کے سوداگری غلامان حبشی کی ہمیشہ کے لیے موقوف ہوجاویگی اور کاش خلاف اقرارنامہ ہذا کے عملداری مذکور مین ایسے غلام برآمد ہون تو وہ حوالہ انگریزون کے کردیے جاوین اور کماندر کسی جہاز ملکہ معظمہ یا آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کا مجاز بہ نسبت اس امر کے ہوگا کہ وہ ایسے غلام یا غلامان کی سپردگی کا دعوی کرے بلکہ بشرط ضرورت و بزور ہتھیار اوس دعوی کی تایید کرے ✣

دفعہ ۵ — پولیٹکل رزیڈنٹ متعینہ عدن بشرطیکہ اوسکو ضرورت معلوم ہو مجاز بہ نسبت اس امر کے ہونگے کہ موسم میلا مین ایک ایجنٹ کو مقام بربرا مین تعینات کرین کہ وہ دیکھے آیا مضمون

اقرارنامہ ہذا کی تعمیل ہوتی ہے یا نہیں اور اوس اجنٹ کی اوسیطرح قدر و منزلت کیجاویگی کہ جو
سرکار انگریز کے خیرخواہ کے لیے واجب ہے ٭
دفعہ ۶ — جوکہ بزرگان جراول نے بہ نسبت پابندی دفعات اقرارنامہ ہذا کے بذات خود اور
اقوام دیگر کے اور حوالہ کردینے پولٹیکل اجنٹ متعینہ عدن کے اوس فریق کو کہ جو عہدشکنی کرے
قول صادق کیا ہے اسلیے محاصرہ کنارہ جراول کا واگذاشت کیاجاوے گا اور باہم انگریز اور جراول
کے ہمیشہ دوستی قائم رہے گی ٭

محررہ ۷ - نومبر ۱۸۵۶ع مطابق ۸ - ربیع الاول ۱۲۷۳ ہجری مقام بربرا

نشانیان

۱	محمد ارالی	عیال یونس
۲	احمد علی بکری	
۳	نور فراح	
۴	احمد غالد	عیال احمد
۵	محمد ویس	
۶	مکن محمد	
۷	ربلی نہیا	مکاہل
۸	ابتیا بلہ ہیر	
۹	فراہ بینن	
۱۰	اواوتہ شربارکی	عیال حمود

واضح رہے کہ بتاریخ ۷ - نومبر ۱۸۵۶ء کے مقام بربرا مین ہمارے سامنے دستخط ہوے ٭

دستخط ارایل پلی فیر
اسسٹنٹ پولٹیکل رزیڈنٹ عدن

دستخط ڈبلیو یم کوگلن
پولٹیکل رزیڈنٹ مقام عدن

محررہ ۹ - نومبر ۱۸۵۶ع

واضح رہے کہ ۲۳ - جنوری ۱۸۵۷ء کو اقرارنامہ ہذا پر منظوری رایٹ آنریبل گورنر جنرل کی باجلاس

کونسل کے بمقام فورٹ ولیم یعنی کلکتہ کے ہوئی ✤

دستخط کینس

جارج انسن

جی ڈورن

جی لو

جی پی گرانٹ

بی پی کاک

حسب الحکم

دستخط جی ایف ایڈمنسٹن

سکریٹر گورنمنٹ ہند

بیان شمالی ختم شد

بیان زنزی بار

واضح رہے کہ سنہ ۱۶ صدی کی ابتدا مین لوٹگیون نے جزیرہ زنزی بار اور زیادہ تر شرقی کنارہ افریقہ کو فتح کر لیا باشندگان ممباسا نے اپنے حاکمان کے ظلم کی وجہ سے نا امید ہوکر سنہ ۱۶۹۸ع مین امام مسقط سے کہ جنھون نے بہت لوٹگیون کو قتل کر کے اونکو نکال دیا مدد چاہی یعنی زنزی کہ قبل از سنہ ۱۷۸۴ع کے یعنی بعہد احمد بن سعید کے عرب مسقط کا قیام مستحکم جزیرہ زنزی بار مین نہین ہوا بلکہ بعد اسکے بھی کئی برسون تک یعنے تا جلوس فرمانے سید سعید کے سنہ ۱۸۰۷ع مین اطاعت زنزی بار کی صرف چندے برای نام تھی ✤

سنہ ۱۸۲۴ع مین باشندگان ممباسا نے اطاعت مسقط سے منحرف ہوکر شیخ احمد کو اپنا سلطان قرار دیا اور تا سنہ ۱۸۲۳ع یعنے جب کہ بخوف چڑھائی امام کے سلیمان بن علی سلطان ممباسا نے برضامندی اپنی رعایا کے سرکار انگریز کی پناہ پکڑی آزاد رہے ۷ فروری سنہ ۱۸۲۴ع کو اوسکے ساتھ ایک اقرارنامہ کہ جسکی رو سے لنگرگاہ ممباسا معہ اوسکے علاقہ مع جزیرہ پمبا اور کنارہ سمندر موقوعہ مابین ملنڈہ اور دریاے نبگالی کے بہ تحت گریٹ برٹن کے قائم کی گئی قرار پایا مگر منظوری اس اقرارنامے کی عمل مین نہین آئی کہ سنہ ۱۸۲۸ع مین امام مسقط نے ممباسا پر ایک فوج بھیجکر اوسکو لے لیا ✤

حکومت زنزی بار کی راس ڈگالڈو سے کنارہ سمندر پر قریب کنارہ سو میل بجانب شمال کو ہے

سنہ ۱۸۴۴ع مین سید سعید والی مسقط نے اپنے بیٹے سید خلید کو اپنا نائب اور جانشین حکومت زنزی بار پر مقرر کیا اور سید ثوینی دوسرے بیٹے کو حکومت مسقط پر مقرر کیا سنہ ۱۸۵۴ع مین سید خلید مرگیا اور امام نے اپنے چھوٹے بیٹے سید مجید کو اوسکا جانشین کیا بعد وفات امام کے سنہ ۱۸۵۶ع مین سید ثوینی نے کہ مسقط کا حاکم تھا زنزی بار کا دعوی کیا چنانچہ اوس نے ساتھ اپنے بھائی سید مجید کے ایک اقرارنامہ کہ جسکی رو سے سید مجید بشرط دین ۴۰ ہزار روپیہ سالانہ کے حکومت افریقہ پر قابض رہا قائم کیا مگر خلید کے بعد ایک تضیہ واقع ہوا خواہ وہ بہ نسبت ادای زر مذکورۂ بالا کے متصور ہو یا بہ نسبت تابع ہونے زنزی بار کے بحکومت مسقط کے غرضکہ خوف لڑائی کا ہوا مگر فریقین آمادہ بہ نسبت اس امر کے کرائے گئے کہ گورنر جنرل کی پنچایت پر انفصال اس ماجرا کا منحصر کیا جاوے اور اونکے فیصلہ پر ہر دو فریق کاربند ہون چنانچہ ایک کمیشن واسطے تحقیقات اس امر کے مقرر ہوا اور ازروے وجہ ثبوت کے جو کمیشن نے حاصل کیا تھا لارڈ کیننگ صاحب نے فیصلہ نمبری ۱۰۱ کہ جسپر دونون فریق راضی ہوے کیا یعنے یہ کہ سید مجید حکومت زنزی بار اور حکومت افریقہ پر جو سید سعید کے قبضہ مین تھا رہے اور ہمیشہ چالیس ہزار روپیہ مع بقایا کے امام مسقط کو دیا کرے مگر اوس مین سے زنزی بار کا مسقط کے تابع ہونا متصور اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ سلطان زنزی بار عہدنامجات کی اون دفعات پر پابند متصور ہے کہ جو اوسکے باپ کے ساتھ بہ نسبت زنزی بار کے قرار پائی ہون حال مین اوسنے ایک حکم مشعر ممانعت آمد و رفت غلامان کے جو اوسکی حکومت مین موسم غلامان مین یعنے یکم جنوری سے ۳۰ اپریل تک ہوا کرتا تھا جاری کیا ❊

نمبر ۱۰۱

خط بنام سید مجید بن سعید والی زنزی بار

مشفق مہربان قدردان — ہم آپ کو دربارہ اوس نفاق کے جو بابہم آپ کے اور آپ کے بھائی امام مسقط کے واقع ہوا تھا کہ جسکے تصفیہ کے لیے آپ لوگون نے پنچایت ویسراے گورنر جنرل کی قبول کرلی کو اقرار کیا لکھتے ہین — واضح رہے کہ بلحاظ اوس دوستی کے جو بابہم سرکار ملکہ معظمہ انگلستان کا اور مان فرمانروایان زنزی بار کے ہمیشہ سے چلی آئی و نیز بغرض انسداد لڑائی آپس کے ہمنے آپکی

پنچایت کو قبول لیا اور بغرض حاصل کرنے پوری وقفیت امورات متنازعہ کے ہمنے سرکار بمبئی کو واسطے
تعینات کرنے ایک افسر کے مسقط اور زنزی بار مین بغرض کرنے تحقیقات ضروری کے ہدایت کی چنانچہ
برگیڈیر کوگلن صاحب کہ جنکے انصاف و تیز فہمی اور عدم طرفداری پر سرکار ہند نہایت اعتبار رکھتی ہے
واسطے تحقیقات مذکورہ بالا کے تعینات ہوے اور برگیڈیر کوگلن صاحب موصوف نے بہ نسبت جملہ
امورات کے جو باہم آپ اور آپ کے بھائی کے تنقیح طلب تھے ایک رپورٹ کامل اور مفصل گذرانا
ہے اور ہمنے ہر سوال پر بخوبی غور کرکے فیصلہ حسب ذیل کیا ہے ✣

اول ۔ سید مجید زنزی بار اور اوس حکومت افریقہ کا کہ جو سید سعید متوفی کی تھی حاکم کردانا جاوے ✣

دوم ۔ حاکم زنزی بار چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج حاکم مسقط کو دیا کرے ✣

سوم ۔ سید مجید سید ثھوانی کو دو سال کا بقایا یعنی اسی ہزار روپیہ دیوین ✣

ہم بہت خوش ہین کہ شرایط ہر فریق کے حق مین واجب اور مقرر ہین اور جو کہ آپ لوگون نے
بخوشی نیک نیتی سے ہماری پنچایت کو قبول کیا ہے اسلیے ہمکو امید ہے کہ آپ لوگ اسپر بخوشی
اور ایمانداری کاربند رہینگے اور تکمیل اسکی بلا توقف عمل مین آویگی ✣

واضح رہے کہ ادا سے چالیس ہزار روپیہ کا زنزی بار مسقط کے تابع ہونے کی علامت نہین تصور
کیجاویگی اور نہ یہ آئین صرف بذات آپ کے اور آپ کے بھائی سید ثھوانی کے قایم رہیگا
بلکہ یہ انتظام پایدار اور ہمیشہ کے لیے متصور ہو کر نسلاً بعد نسلٍ بھی رہیگا اور جو کہ مسقط جو مطالبہ
زنزی بار سے پاتے آوینگے اور دونون وراثتون کی ناہمواری کہ جو آپ کے والد سید سعید دوست معزز
سرکار انگریز سے پیدا ہوئی تھی ٹھیک ہوگی چنانچہ اب سے دونون وراثت الگ اور متفرق متصور
ہونگی فقط راقم دوست صادق اور خیر خواہ ✣

دستخط کیمبل صاحب مقام کلکتہ

سینیے فورٹ ولیم ۔ ۲ اپریل ۱۸۶۱ع

ترجمہ خط عربی مرسلہ سید مجید بن سعید سلطان زنزی بار بنام لفٹنٹ کرنیل سی پی رگبی صاحب کونسل
ملکہ معظمہ متعینہ زنزی بار مورخہ ۱۹ ذیحجہ ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۲۹ جون ۱۸۶۱ع کے بمضمون ذیل ہے ✣

بعد سلام و نیاز کے مدعا یہ ہے کہ ہمکو دو روز کی خطوط نواب گورنر جنرل کشور ہند اور عالی القاب

گورنر بمبئی سے نہایت سرفرازی حاصل ہوئی اور خوشخبری تصفیہ قضیہ موقوعہ باہم ہمارے اور ہمارے
بھائی ثہوالی بن سعید نے ہمارے دلکو شاد کیا اور اوس فیصلہ کو جو دربارہ دینے للعہ ہزار روپیہ ہمارے
بھائی ثہوالی کو مع لٹ ہزار بقایا دو سال کے قرار پایا ہے ہم قبول کرتے ہین اور شرایط فیصلہ پر
بھی ہم راضی اور پابند ہین اور جو کہ مرضی سرکار انگریزی یعنے جو ابل سرکار کی یہ ہے کہ ہر ایک ہم مین سے
یعنے ہم اور ہمارے بھائی ثہوالی اپنی اپنی عملداری مین آزاد رہکر اپنی رعایا پر حاکم رہین یعنے زنزی بار
اور جو جزایر پیمبا اور منفیہ اور حکومت افریقہ کے جو تابع اوسکے ہے ہمارے تحت حکومت رہے
اور مسقط اور اوسکے علاقہ معہ جزیرہ اومان کے تحت حکومت ہمارے بھائی ثہوالی کے رہے اور
نیز یہ کہ ہم آپس مین برادرانہ دوستی اور صلح کے ساتہ رہین اسلیے ہم اوسکو منظور کرتے ہین اور دعا
مانگتے ہین کہ بمرضی الہی ایسا ہی ہو اور ہم سرکار کی مہربانی اور شفقت کے اور نیز دفع کرنے ان قصہ
اور فساد کو ہماری حکومت سے نہایت ممنون اور مشکور ہین اور تا حیات اپنی اس مہربانی کو جو ہم پر
سرکار انگریز نے ظاہر کی ہے فراموش نہ کرینگے اب آپ سے ہماری یہ التجا ہے کہ آپ عالی القاب
گورنر جنرل کشور ہند سے یہ ذکر فرمایئے کہ بہ نسبت دینے چالیس ہزار روپیہ سالانہ بھائی ثہوالی کو اس
طرح پر تصفیہ فرماوین کہ ہر سال موسم یعنے قریب اپریل کے عہ ہزار دیا کرے اور باقی عہ ہزار
روپیہ ہر سال ڈمن مین یعنے قریب ستمبر اور اکتوبر کے کہ جب سالانہ حساب تیار ہوتا ہے اور مالگذاری
تحصیل ہوتی ہے دیا کرین چنانچہ اسیطرح پر سابق مین ہمنے اپنے چچازاد بھائی محمد بن سالم کے
ساتھہ بہ نسبت دینے چالیس ہزار روپیہ کے مسقط کو بندوبست کیا تھا اور اسی ہزار روپیہ بقایا
ہم جسقدر جلد ممکن ہوگا ادا کرینگے اور یہ التجا ہماری بغرض محفوظ رکھنے قصہ آئندہ کے ہے —
یقین ہے کہ آپ اپنی ضروریات سے ہمکو سرفراز فرمایا کرینگے فقط راقم نیاز بندہ مجید بن سعید

محررہ ۱۹ ذیحجہ سنہ ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۲۹ جون سنہ ۱۸۶۱ع +

خط مرسلہ سلطان زنزی بار بنام رایٹ آنریبل گورنر جنرل محررہ ذیحجہ سنہ ۱۲۷۷ ہجری مطابق ۲۵ جون سنہ ۱۸۶۱ع
کے مضمون ذیل ہے +

بعد تسلیمات معمولی مدعا یہ ہے کہ ہم نیازنامہ بدریافت خیر و عافیت مزاج عالی کے لکھتے ہین اور
خداوند تعالے سے ہمیشہ دعا مانگتے ہین کہ آپ کو ہر طرح کی بلا سے محفوظ رکھے اور حال اینجانب کا

کہ ہمیشہ اوس صاحب کا ممنون رہتا ہے یہ کہ بفضل الہی و باقبال آنصاحب خوش و خرم ہین اور ہمیشہ آپ کے حفظ جان اور پامالی دشمنان کی دعا مانگنے مین مصروف رہتا ہے آپ کا سرفرازنامہ ایک موقع خوشوقت پر میرے پاس پہونچا اور اوسکے مضمون سے مین خوب واقف ہوا مخفی نرہے کہ جسوقت مین نے تصفیہ تنازع باہم اپنے اور بھائی سید ثہوانی بن سعید کے آپ پر منحصر کیا تھا ہمنے بدلجان پابند ہونے تصفیہ آپ پر مستعدی بیان کی تھی اور ہم حسب ہدایت آپ کے چالیس ہزار سالانہ اور اسی ہزار روپیہ بابت بقایا دو سال کے دینے پر راضی ہین اور یقین ہے کہ آپ ہمکو اپنا دوست صادق سمجھکر کبھی فراموش نہ کیجیے گا اور جو کام کہ آپ ہمارے لائق سمجھکر ہمکو سپرد کرینگے ہم بسر و چشم اوسکو انجام کو پہونچا وینگے +

خط بنام سید بن سعید سلطان زنزی بار

مشفق مہربان — خط آپ کا محررہ ۱۵ ذیحجہ ۱۲۷۷ ہجری ہمارے پاس پہونچا اور ہمکو نہایت خوشی ہوئی اور اس امر سے ہمکو بہت خوشی حاصل ہوئی کہ آپ اوس فیصلہ سے جو ہمنے نسبت تنازع موقوعہ باہم آپ اور آپ کے بھائی سید ثہوانی بن سعید حاکم مسقط کے کیا تھا خوش ہوے +

واضح رہے کہ اگر دو قسطون مین یعنے اول قسط موسم مین اور دوم زمان مین صورت بیباقی چالیس ہزار روپیہ کی جو ہر سال یافتنی آپ کے بھائی کو ہونگے ہوجایا کرے تو شرائط فیصلہ پوری متصور ہونگی +

واضح رہے کہ ہمکو آپ کا بڑا خیال ہے اور ہم آپ کو ہر طرح پر مدد دینے کو موجود ہین فقط

راقم دوست صادق — دستخط کیننگ ۲۲ — اگست ۱۸۶۱ع

سپلیمنٹ یعنی تتمہ اون اقرارنامجات اور عہدنامجات اور اسناد کا جو بعد مرتب ہونے اس کتاب کے قرار پائے ہین +

بیان جینتیا اور کاسیا اقوام پہاڑی

جلد اول کے صفحہ ۲۱ سے صفحہ ۲۱۱ تک اسکا حال تفصیل وار مندرج ہے +

اقرارنامجات جو جینتیا اور کاسیا کے سرداران ذیل سے یعنے سردار نٹنگ و سردار مولم و خیرم لنگری و محرم سے قرار پائے ہین بمضمون ذیل ہین +

نٹنگ ـ واضح رہے کہ موت سنگہ راجہ اس علاقہ خرد نے اپنی التجا دربارہ قائم کرنے ایک اقرارنامہ بہ نسبت محدود کرنے شرائط اپنی تابعداری کے سرکار انگریزی کو ظاہر کیا مگر قبل از قرار پانے اس اقرارنامہ کے مر گیا اور بعد ازان بھیاون سنگہ اوسکا جانشین ہوا اور سرکار انگریزی نے اوسکی جانشینی کو منظور کرکے بشرط دستخط کرنے اقرارنامہ نمبری ۱۰۲ بہ نسبت تابعداری اور خیرخواہی کے اوسکو خطاب راجہ بہادر کا دیا +

مولم و خیرم ـ سنہ ۶۲ء مین یہ مناسب معلوم ہوا کہ بعوض چیرہ پونجی کے شیلانگ مین کہ ملک مولم مین واقع ہے ایک لشکرگاہ قائم کیا جاوے چنانچہ ازروے عہدنامجات مندرجہ جلد اول صفحہ ۹۲ کے راجہ مولم کا پابند بہ نسبت اس امر کے ہوا کہ جسقدر اراضی کار مذکورہ بالا کے لیے مطلوب ہو راجہ مذکور دیگا اور بعوض اوسکے جو کچھ زر مناسب سمجھا جاوے راجہ کو دیا جاوے اور راجہ مذکور بعوض اوس زر کے اراضیات قیمتیہ مساوی اوسکے موقوعہ بجانب دکھن اور پورب اور دریاے امبان یعنے لوکا پالی کے معافی چاہتا تھا جو کہ رعایاے انگریز کو زیر حکومت سرکار ہندوستانی کے رہنے مین عذر ہوا اسلیے سرکار انگریز نے اقرارنامہ نمبری ۱۰۳ بہ نسبت چھوڑ دینے بالکل حقوق بادشاہی اور ذاتی موقوعہ اوس اراضی کے بعوض دو ہزار روپیہ کے اور حقوق مالکانہ بعوض سہام عہ کے اور دینے ایکسو ساٹھ روپیہ سالانہ بطور لگان کے اوس سے تحریر کروایا جو کہ راجہ نراین سنگہ خرم والا بھی راجہ مولم کا کسیقدر اوس اراضی مین شریک تھا اس لیے اوس سے بھی بیعنامہ پر دستخط کروانا ضرور ہوا +

لنگڑی ـ دسمبر سنہ ۶۲ء مین سردار لنگڑی کا مر گیا اور اوسکے جانشین اومت کو سرکار انگریز نے قبول کرکے بشرط دستخط اقرارنامہ نمبری ۱۰۴ کے جو دربارہ تابعداری اور خیرخواہی کے تھا خطاب راجہ کا دیا +

محرم — اکتوبر ۱۸۶۴ع مین او ساہی سنگہ سرداری محرم پر جانشین او سنت سنگہ کا ہوا اور اوسکو سرکار انگریزی نے بشرط دستخط کرنے اقرارنامہ خیرخواہی و تابعداری نمبری ۱۰۵ کے قبول کیا +

نمبر ۱۰۲

ترجمہ اقرارنامہ کا جو ون سنگہ راجہ لسٹننگ نے ساتہ ڈپٹی کمشنر چرہ پونجی موقوعہ پہاڑی کاسیا مین کیا بمضمون ذیل ہے +

واضح رہے کہ مین ون سنگہ بیٹا اولی بیانگ کنور راجہ لسٹننگ موقوعہ پہاڑی کاسیا کا لسٹننگ کا حاکم مقرر ہوکر اپنے کو قواعد مندرجہ ذیل پر پابند کرتا ہون +

دفعہ ۱ — ہم اپنے کو بحکومت اور گردآوری پولٹیکل افسر متعینہ چرہ پونجی کے تصور کرتے ہین اور جملہ تصفیات جو باہم ہمارے اور کاسیا کے دیگر سرداران کے واقع ہون واسطے تصفیہ کے عدالت انگریزی مین رجوع کیا کرینگے +

دفعہ ۲ — ہم علاقہ لسٹننگ مین ہمیشہ یکہ جملہ مقدمات دیوانی اور فوجداری موقوعہ اوس علاقہ کو جو صرف رعایاے اوس علاقہ کی نسبت ہو اور پولیس کی ماتحتی کے اختیار سے باہر ہو بلا طرفداری مدد اپنے منتری و سرداران و بزرگان کے کہلے دربار مین حسب الرواج قدیم ملک کے فیصلہ کیا کرینگے اور اون مقدمات کو جو باہم انگریزون کے اور باشندگان اوس دیار یا اور علاقہ کاسیا کے ہون پولٹیکل افسر متعینہ چرہ پونجی فیصل کیا کرین گے +

دفعہ ۳ — ہم جملہ احکام کو جو ہمپر ازجانب پولٹیکل افسر متعینہ چرہ پونجی کے صادر ہون تعمیل کیا کرینگے اور ہر وقت مطالبہ کے حاکمون کو ڈاکوان و مجرمان وغیرہ کو کہ جنہون نے ہماری علاقہ مین سکونت اختیار کی ہو حوالہ کر دینگے +

دفعہ ۴ — عند الطلب ہم اپنے علاقہ اور اوسکے باشندگان کی جملہ کیفیت سے افسران سرکاری کو مطلع کیا کرین گے اور ہمیشہ اپنی رعایا کی خوشی اور بہبودی کے پیروکار رہین گے اور افسران سرکاری اور اون مسافرون کی حفاظت کے لیے جو ہمارے ملک ہوکر آتے جاتے ہین یا وہان پر سکونت اختیار کیے ہوئے ہین مدد ہر طرح کی دین گے اور بہ نسبت آسائش کرنے کار تجارت باہم رعایا اپنے ملک اور رعایاے انگریز اور علاقہ کاسیا کے نہایت کوشش کرینگے +

دفعہ ۵ — سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ جہان چاہین ہمارے علاقہ مین بشرط دینے زرعوض
کے لشکرگاہ و ڈاک گھر و سڑک وغیرہ حسب تجویز اپنے بناوین کہ جسمین ہم بھی امداد ممکن دینگے *
محررہ ۲۲ جولائی ۱۸۶۲ء مطابق ۷ ساون ۱۲۶۹ فصلی *

سند دربارۂ عطای خطاب راجہ بہادر کا ون سنگہ حاکم نٹنگ کو محررۂ ۲۶ جنوری
۱۸۶۳ء کا مضمون حسب ذیل ہے *

جو کہ تم نٹنگ کے حاکم قرار دیے گئے ہو اسلیے ہم بشرطیکہ تم شرائط مندرجہ اقرارنامہ محررہ
۲۲ جولائی ۱۸۶۲ء مطابق ۷ ساون ۱۲۶۹ فصلی کے قرار پایا ہے باجانداری تمام لحاظ رکھکر قائم
رہو تمکو خطاب راجہ بہادر کا دیتے ہین *
دستخط - ایلجن اور کنکنگ کارڈواین

نمبر ۱۰۳

جو کہ اقرارنامہ قرارداد ہمارے یعنے میلی سنگہ راجہ ملک ٹم محررۂ ۱۹ مارچ ۱۸۶۱ء مین کہ جو
ساتھہ سرکار انگریز کے قرار پایا ہے یہ شرط قائم ہوئی تھی کہ مقامات لشکرگاہ و کچہری و ڈاک خانہ
وغیرہ جو ہمارے ملک مین سرکار کی طرف سے قائم ہون اونکی تجویز اور قائم کرنا اوپر اختیار
اور مرضی سرکار انگریز کے موقوف ہے اور جو کہ لفٹنٹ کرنیل جی سی ہاٹن صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل حدود شمالی و مشرقی نے حسب ہدایت سرکار موصوف کے واسطے کار ہاے
متذکرہ بالا مقامات مندرجہ ذیل کو تجویز اور پسند کیا ہے اسلیے ہم بمشورہ اور رضامندی
اپنے وزرا اور سرداران کے جملہ حقوق پادشاہی و ذاتی اون مقامات کے ملکہ معظمہ
پادشاہزادی انگلستان و سرکار انگریزی کو عطا کرتے ہین اور یہ بھی شرط رہا ہے کہ کاش اندر
حدود مندرجہ ذیل کے کسی اراضی کے مالکان اپنے اراضی کو بدست سرکار انگریزی کے بیچنا
نچاہین تو اوس صورت مین وہ قابض اپنی اراضی پر بلا کسی محصول یا خراج کے حسب سابق
رہینگے مگر بہرحال اختیار و حکومت ملکہ معظمہ ممدوحہ اور سرکار انگریزیہ اور افسران سرکار موصوف
کہ اراضی مذکورہ بالا و باشندگان اونکے پر اور سزا دہی مجرمان ساکنان اوس اراضی کی باختیار

سرکار موصوف کے رہے گی +

بیان سرحدات

سرحد اراضیات اوڈون سینا کا جو خرید کیا گیا ہے اوم ڈونگ پون کے دکھن اور پورب کیجانب ہے سرحد کا شنگ رلپنگ کا اوم ڈنگ پون کے دکھن دہارا کے دکھن طرف متصل موضع ساروسنگ کے واقع ہے سرحد اراضیات اوبات کہاو بالکی خرید شدہ کا متصل دریائے اوم ڈونگ پون کے ہے علی ہذا القیاس سرحد اراضیات کا ڈوک خرید شدہ کا بھی دریائے مذکور کے کنارہ تک اوسیلاج واقع ہے اور سرحد موضع سوا کا خرید شدہ کی بھی اوسیلاج پر واقع ہے اور سرحد اراضیات شیلانگ کا سرکاری سڑک پر موجودہ جانب شمال اور غروب سے سرحد اراضیات بورجن منتہی تک واقع ہے اور یہان سے سرحد بورجن مذکور سے سرحد اراضیات راج تک واقع ہے ⁂

⁂ اراضیات راج کی اوس مقام تک کہ جہان اراضی لانگ ڈوا ورنانگ کی اراضی راج سے جدا ہوتی ہے اور اراضی جوا وریانگ کریانگ والی ننگیس کی خرید کی گئی بجانب مشرق ایک پہاڑ کی تا سرحد سنگین لانگڈو لنگس کے عنقریب پانی کے واقع ہے اور وہان سے اوم سورپے کے ساتھ جا ملی ہے اور جنگل لانگڈو کا یعنے درختان دیودار کے جانب اوترو مغرب واقع ہے اور وہان سے دریائے اوم سورپے ہوکر داستے ہاتھ منار موشن رام کے کہ جسکے قریب ایک ستون سنگین ہے واقع ہے اور وہان سے سرحد پہاڑ کے نیچے ہوکر پہاڑ یو ودلی یعنے وہ پہاڑ کہ جس پہ بازار یو ودی کی ہے ہوتے ہوئے اوس مقام ہوکر گئی ہے کہ جہان پر قریب سڑک سرکاری کے کنارہ دریائے اوم سورپے کے ستون سنگین بنی ہوئی ہین پہر سرحد مذکور دریا کے سمت شمال و مشرق دریائے اوم کراہ ہوکر بازار یو ودلی اور موضع ماوکرا کے داہنی طرف واقع ہے پہر سرحد مذکور بجانب مشرق جڑ پہاڑی سے اون اراضیات پہاڑی ہوکر جسکو اوسنے سرکار کو دیا ہے ہوکر اراضی اوودہ تک کہ قبضہ سرکاری مین ہے واقع ہے اور وہان سے اوسی طرف کو سرحد کنارہ پہاڑ و اراضیات میدان مین ہوتی ہوئی دریائے یوم ڈونگ بم تک بمقابلہ ایک غار کے کہ جو دہانہ دریائے مذکور پر ہے واقع ہے اور وہان سے سرحد مذکور دریا کے

بجہر سرحد اراضیات مین میلی سنگہ نے بحق خود اپنے وزرا اور جملہ کسان متعلق کے راج حقوق اراضی سلونگ اور اراضیات راج موقوعہ بجانب جنوب او ہم سرلی کے کہ جو مشہور بنام کرکون ٹانگ ناگیش کے ہے اور اراضی لیوڈولی جو مشہور باراضی تیلا ٹانگ لیانگ کے ہے سرکار انگریزی ملکہ معظمہ کو مع سایر و تالاب وغیرہ کے جہاونمین واقع ہین نذر کیا اور ایک ہزار روپیہ معرفت افٹنٹ کرنیل ایجنٹ گورنر جنرل مذکورۂ بالا کے اوسکے لیے وصول پایا ؃

دستخط میلی سنگہ

دستخط راجہ رابن سنگہ

مقام لیوڈولی

محررۂ ۱۰ دسمبر ۱۸۳۳ء

راجہ رابن سنگہ بجانب خود اور اپنے لوگون کے حقوق مذکورۂ بالا کی عطا کرنی مین راضی ہین ؃

دستخط جی سی ہاٹن

قائم مقام ایجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و شرقی ؛　　　گواہ شد یوجی مونی سترجیم

مذکور کے کنارے کنارے کہیت دہان ملکیت اوبیہ اور ترائی پہاڑی سے ہوکر موضع لمبرا کو بجانب پورب یعنے بائین کو چہوڑتی ہوئی بشمول اراضی پہاڑی کہ جسکو اوبیہ نے حوالے سرکار کے کیا ہے گذر کرکے کہیت مذکور تک جاکر جانب پورب اور بائین کو بائین دونون پہاڑون کے گذر کرتی ہوئی کنارۂ دریاے اُوم پونگ ٹینگ کوم تک ہوکر اوسی کے نیچے ہوتی ہوئی سنگم دریاے مذکور کا ساتہ اُوم جہا کے جسکو اب اُوم سورپی کہتے ہین واقع ہے اور یہی دریا اوس مقام تک سرحد ہے کہ جہان پر ستون سنگین بنا ہے کہ متصل جسکے سرحد اراضی کے کہ جو اوس سینا سے خرید کی گئی واقع ہے اور سرحد بجانب جنوب و غرب کے ہوتی ہوئی اوس مقام تک کے جہان پر دریاے اوم شلانگ کا پہیر ہے اور اوسی جگہ ایک ٹیلے پر بمقابلہ دش درختان بوجارا و پانچ درخت سرو کے ستون سنگین بنا ہے واقع ہے اور وہان سے سرحد مذکور کنارے دریاے اوم شلانگ پر سرحد اراضی اوم سینا تک ہوکر اوس مقام تک واقع ہے کہ جہان سے

حاضر الوقت

دستخط او رام منتری
دستخط او جی منتری — مولم یونچی
دستخط او صوبہ منتری
دستخط او سونہ منتری

دستخط او رامین
دستخط او بامن
دستخط او مویک لانگ سکو — کہامی رم یونچی
دستخط او سونکہالانگ ڈو

دستخط جی سی ہاٹن قائم مقام ایجنیٹ گورنر جنرل

نمبر ١٠٤

اقرار نامہ قرارداد از جانب سردار لنگری مضمون ذیل ہے

مین اچینت سنگہ بجائے اپنے چچا سندر سنگہ راجہ متوفی کے راج لنگری پر حسب دستور ملک رضامندی سرداران وبزرگان و بتر منظوری ویسرائے گورنر جنرل کشور ہند کے جانشین ہوکر وعدہ کرتا ہون کہ ملکہ معظمہ بادشاہزادی انگلستان اوسکے ورثا او جانشینان کی اطاعت کرونگا اور دفعات مندرجہ ذیل کا پابند رہون گا

دفعہ ١ — مین اپنے کو ڈپٹی کمشنر متعینہ پہاڑی کاسیا او جنتیا کے سردارون اور افسرون کا جو وقتاً فوقتاً از جانب سرکار مقرر ہون ماتحت سمجھونگا اور جملہ قضیات کو جو بابم ہمارے اور دیگر سرداران کاشیا کے واقع ہون ڈپٹی کمشنر مقام مذکورہ بالا کے محکمہ مین رجوع کرونگا اور ہم اپنی تقرری کو بہ تحت سرکار انگریزی کے متصور کرینگے اور سرکار موصوف کو اختیار ہے کہ دہالیکہ ہم رعایائے ضلع اور سرکار موصوف کو راضی نرکہین ہمکو عہدہ سرداری سے موقوف کرکے دوسرا سردار بجائے ہمارے رکہین

دفعہ ۲ — مین ضلع لنگری مین رہا کرونگا اور حسب رواج اور معینہ ملک کے بدد منتری سرداران وبزرگان کے جملہ مقدمات دیوانی و فوجداری بجز جرائم سنگین کے کہ جو رعایاے ضلع مذکور مین دائر ہونگے کھلے دربار مین فیصل کیا کرونگا اور اون مقدمات کو جو باہم رعایاے اوس دیار کے اور قوم انگریزی کے یا کسی قوم دیگر کے واقع ہون ڈپٹی کمشنر پہاڑی کاشیا اور جنتیا کے پاس رجوع کر دیا کرینگے اور نیز اون مقدمات کو بھی صاحب موصوف کے پاس بھیجدیا کرینگے جو کاشیا کے اور سرکارون سے نسبت رکھتے ہون اور نیز جملہ مقدمات جرائم سنگین کے ڈپٹی کمشنر مذکور کے پاس رجوع ہوا کرینگے ❊

دفعہ ۳ — ہم جملہ احکام کو جو ازجانب ڈپٹی کمشنر یا اور کسی عہدہ دار معینہ اضلاع پہاڑی کے جاری ہون تعمیل کرینگے اور عند الطلب افسران سرکاری اون مجرمون کو جو ضلع لنگری مین رہتے ہون یا وہان پناہ لیا ہو سپرد کر دینگے ❊

دفعہ ۴ عند الطلب ہم ضلع لنگری اور اوسکے باشندگان کی جملہ کیفیت سے افسران سرکاری کو مطلع کیا کرینگے اور ہمیشہ اپنے ملک کی بہبودی کے پیروکار رہینگے اور افسران سرکاری اور اون مسافران کی حفاظت کے لیے جو ہمارے ملک مین ہو کر آتے جاتے ہین یا وہانپر سکونت اختیار کیے ہوے ہین مددگار رہینگے اور نسبت آسایش کرنے کاروتجارت باہم رعایا اپنے ملک و رعایا انگریزی اور علاقہ کاسیا کے نہایت کوشش کرینگے ❊

دفعہ ۵ — سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ جہان چاہین ضلع لنگری مین لشکرگاہ و ڈاک گھر و سڑک وغیرہ حسب تجویز اپنے بناوین اور ہم اقرار کرتے ہین کہ جس قدر اراضی کار مذکور کے لیے مطلوب ہوگی دینگے اور اوس اراضی کے لیے جسکا مالک راج کے باہر رہتا ہو عوض دینا ہوگا ❊

دفعہ ۶ — ہم اور ہمارے ورثا اور جانشینان اون شرائط پر جو باہم راجہ متوفی اور سرکار انگریز کے بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۸۵۹ء کے قرار پائین کہ جنکی رو سے بخیال پانے نصف منافع کے اپنے جملہ حقوق معدنی کو سواے اون اراضی کے کہ جنمین پتھر کا چونہ ہوتا ہے اور نیز اون اراضیات اوس سرکو کہ جنکے لیے جمع نہین دیجاتی اور جنکو رعایا لنگری کا کاشت

نہیں کرتے اور جسکی کاشت ہونے سے وہ مستوجب تاوان کے ہونگے تب وہ اسکا
ٹھیکہ مسٹر ہنری صاحب انگلس کو دیا ہو تو قائم رہینگے ۔

تحریر ۵ ماہ جنوری ۱۸۶۴ع

مقام جووئی

مہر اور نشانی اسیت سنگھ
راجہ لنگری

دستخط جی بی شاڈویل
اسسٹنٹ کمشنر جاینتیا

نشان
۵ سیدی منتری مقام لالنگ
۵ اودان منتری ایضاً
اوسم منتری ایضاً
m اورام سنگھ منتری ایضاً

واضح ہو کہ

بتاریخ ۵ ماہ جنوری ۱۸۶۴ع کو ہمارے سامنے مہر اور دستخط ہو کر حکم ہوا کہ انجانب وایسرائے اور گورنر جنرل کے راجہ سے پاس خلعت اور سند بھیجی جاوے ۔

دستخط
جی بی شاڈویل
اسسٹنٹ کمشنر جاینتیا

سند دربارہ عطا ہونے
خطاب راجہ کا اسیت سنگھ سردار
لنگری کو بمضمون ذیل ہے

جوکہ تم حاکم لنگری کے قرار دیے گئے ہو اس لیے ہم بشرطیکہ تم شرائط مندرجہ اقرارنامہ جو ۵ ماہ جنوری ۱۸۶۴ع کو قرار پایا ہے بایمانداری تمام لحاظ رکھکر قائم ہو تمکو خطاب راجہ کا دیتے ہیں ۔

دستخط
جان لارنس

محررہ ۷ جون ۱۸۶۴ع

نمبر ۱۰۵

اقرارنامہ قرارداده ازجانب
راجہ محرم کے قرار پایا ہے
مضمون ذیل ہے۔

مین اوسی سنگہ ساکن محرم کا ہون جو کہ ہم حسب رواج ملک اور منظوری سرداران و بزرگان محرم و بحکم ویسرائے و گورنر جنرل ہند کے اوسیب سنگہ ڈھولا راجہ محرم کا جانشین اور وارث ہوئے ہین اسلیے اقرار کرتے ہین کہ ہم ملکہ معظمہ بادشاہزادی گریٹ برٹن اور اوسکے ورثا و جانشینان کی اطاعت کرین گے اور دفعات مندرجۂ ذیل پر پابند رہین گے

دفعہ ۱ مین اپنے کو ڈپٹی کمشنر متعینہ پہاڑی کاسیا اور جنتیا کے وغیرہ افسرون کے جو وقتاً فوقتاً ازجانب سرکار مقرر ہون ماتحت سمجھون گا اور دربارۂ جملہ قضیات کے جو باہم ہمارے اور دیگر سرداران کاسیا کے واقع ہو ڈپٹی کمشنر مقام مذکور کے پاس رجوع کیا کرینگے اور ہم اپنے عہدے کو بتحت سرکار انگریزی متصور کرینگے اور سرکار موصوف کو اختیار ہے کہ درحالیکہ ہم رعایای محرم اور سرکار موصوف کو راضی نرکھین تو ہمکو عہدۂ سرداری سے موقوف کرکے دوسرا سردار بجاے ہمارے مقرر کرین۔

دفعہ ۲ مین ضلع محرم مین رہا کرونگا اور حسب رواج معینۂ ملک کے بمدد منتری سرداران و بزرگان کے جملہ مقدمات دیوانی و فوجداری بجز جرائم سنگین کے کہ جو باشندگان ضلع مذکور کی نسبت دائر ہو کھلے دربار مین فیصل کیا کرونگا اور اون مقدمات کو جو باہم رعایا اوس دیار کے اور قوم انگریز یا کسی قوم دیگر کے واقع ہو ڈپٹی کمشنر پہاڑی کاسیا اور جنتیا کے پاس رجوع کردیا کرون گا اور نیز اون مقدمات کو بھی صاحب موصوف کے پاس بہیجدیا کرونگا جو کاسیا کے اور سرکارون سے نسبت رکھتے ہون اور نیز جملہ مقدمات جرائم سنگین صاحب موصوف کے پاس رجوع ہوا کرینگے۔

دفعہ ۳ ہم جملہ احکام کو جو ازجانب ڈپٹی کمشنر یا اور کسی عہدہ دار متعینۂ اضلاع پہاڑی کے جاری ہو تعمیل کرینگے اور عندالطلب افسران سرکاری اون مجرمون کو جو ضلع محرم مین رہتے ہون

یا وہان پناہ لی ہو سپرد کردینگے فقط

دفعہ ۴ عندالطلب ہم ضلع محرم اور اوسکے باشندگان کی جملہ کیفیت سے افسران سرکار کو مطلع کیا کرینگے اور ہمیشہ اپنے ملک کی بہبودی کے پیرو کار رہین سگے اور افسران سرکاری اور اون مسافران کی حفاظت کے لیے جو ہمارے ملک ہو کر آتے جاتے ہین یا وہان پر سکونت اختیار کیے ہوے ہین مدد ہر طرح کی دینگے اور بنسبت آسایش کرنے کار تجارت باہم رعایا اپنے ملک اور رعایای انگریز کے اور علاقہ کاسیا کے نہایت کوشش کرین گے —

دفعہ ۵ سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ جہان چاہین ضلع محرم مین لشکرگاہ اور ڈاک گھر اور سڑک وغیرہ حسب تجویز اپنے بناوین اور ہم اقرار کرتے ہین کہ جسقدر اراضی کار مذکور کے لیے مطلوب ہوگی دینگے مگر اوس اراضی کے لیے کہ جسکا مالک راج کے باہر رہتا ہو البتہ عوض دینا ہوگا —

دفعہ ۶ ہم اور ہمارے ورثا اور جانشینان اون شرایط پر جو باہم راجہ اوسیپ سنگہ اور سرکار انگریز کے بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۸۵۹ء کے قرار پایا ہے کہ جسکی رو سے بخیال پانے نصف منافع اپنے جملہ حقوق معدنی کو سواے اون اراضی کے کہ جسمین پتھر کا چونہ ہوتا ہے اور نیز اون اراضیات اور سڑک کہ جسکے لیے جمع نہین دی جاتی اور جسکو رعایا سے محرم کاشت نہین کرتے کہ جسکے کاشت ہونے سے وے مستوجب تاوان کے ہونگے ۱۸۸۳ء تک کا ٹھیکہ مسٹر ہنری صاحب انگلس کو دیا ہے قایم رہین گے —

محررہ ۵ اکتوبر ۱۸۶۲ء

مقام یودولی

علامت ۵ دستخط اوسی سنگہ راجہ	گواہ کرنیل ایچ ہیاپکین سبرس
نشانی ۲۰ رام سنگہ منتری	بیرام گوسٹلی
۲۵ اوسنگہ منتری	خلات صاحب میند
3 ڈہلبونار منتری	

نشان انگوٹھا ڈبلو سار سنگھ گوشٹی
" " سنشو گوشٹی
" " یوز سائی منتری
" " ڈبلو سونیا منتری
" " ڈبلو ساہی منتری

واضح رہے کہ بتاریخ ۵ - اکتوبر ۱۸۶۴ع ہمارے مقابلے مین اسپر مہر و دستخط ہوا اور راجہ سے اظہار کیا گیا کہ بروقت صدور حکم گورنمنٹ خلعت اور سند عطا کیا جائیگا -

دستخط
ایچ ایس ہامی ڈر
ڈپٹی کمشنر پہاڑی کاسیا و جینتیا

سند دربارہ مستقل کرنے
اوسائی سنگھ کو اوپر راج محرم
کے مضمون ذیل ہے

چونکہ تمکو سرداران اور رعایا محرم نے بجای راجہ اوسیپ سنگھ سردار متوفی کے جانشین کرنا پسند کیا ہے اسلیے ہم اوس تجویز کو منظور کرکے تمکو محرم کا راجہ مستقل کرتے ہین جبتک کہ تا وقتیکہ تم بادشاہ انگلستان کی اطاعت کروگے اور اپنے قول و قرار کو پورا کرتے رہوگے راج محرم کا بلا زوال تمہارے قبضے مین رہے گا -

دستخط جان لارنس
محررہ ۵ - دسمبر ۱۸۶۴ع

بیان آسام

جلد اول صفحہ ۱۲۶ سے ۱۴۱ تک

اخیر ۱۸۶۱ء مین قوم ابور میانگ نے ایک موضع موقوعہ عملداری سرکار انگریز پر حملہ کر کے لوٹ لیا چنانچہ سامان بہ نسبت قائم کرنے حکومت جنگلی ملک ابار موقوعہ کنارہ کہار مہج آسام ہو رہا تھا کہ اس اثنا مین اوس قوم کے لوگون نے پھر دوستی قائم کرنے کی خواہش کر کے معافی جرم چاہا ۵ - نومبر ۱۸۶۲ء کو ایک اقرارنامہ نمبری ۱۰۶ بہ نسبت لحاظ رکھنے کو اوپر عملداری انگریز کے اونکے ساتھہ قرار پایا اور اوسی اقرارنامہ مین ۱۶ - جنوری ۱۸۶۳ء کو گیاتنگ ابور نے بھی شرکت کیا ۸ - نومبر ۱۸۶۲ء کو ایک اقرارنامہ نمبری ۱۰۷ ساتھہ قوم ابور سکناسی ڈہانگ ڈہانگ دوار کے قرار پایا —

نمبر ۱۰۶

جو کہ ضلع لکھیم پور اپر آسام یعنے آسام بالا موقوعہ سرحد میانگ ابور کی نسبت جو عملداری سرکار انگریز کے ہے کوئی تدبیر قرار واقعی دربارہ حفظ رکھنے اونکے اور نیز رکھنے صلح و امن کے واز روی چٹھی قائم مقام کمشنر آسام نمبری چٹھی گورنمنٹ بنگال نمبری ۲۶۰ مورخہ ۲۲ مرقومہ ۶ - اگست ۱۸۶۲ء کہ جسکی رو سے ڈپٹی کمشنر لکھیم پور کو اجازت دربارہ کارروائی مقدمہ ہذا کے ہوئی تھی منظور و مناسب ہے اسلیے ساتھہ میانگ قوم ابور کے ایک اقرارنامہ بمضمون ذیل آج بتاریخ ۵ - نومبر ۱۸۶۲ء بمقام لانے مکھہ کے قرار پایا —

دفعہ ۱ جو ہنگام مخالفت کے میانگ ابور کی جانب سے ایک مرتبہ سرکار انگریز پر جرم سرزد ہوا تھا کہ جس جرم کے لیے اب سرداران مواضعات نے عفو تقصیر چاہا ہے اسلیے وہ تقصیر معاف کی گئی اور آیندہ کو صلح پھر واقع ہوئی —

دفعہ ۲ واضح رہے کہ عملداری سرکار انگریز پر کہ جو کنارہ ڈہانگ کے ہے اور جسکو میانگ ابور نے تسلیم کیا ہے حفظ رکھنے کا وعدہ کرتے ہین —

دفعہ ۳ شاہی میدان مین سرکار انگریز کو اختیار رہے کہ جہان چاہے اسٹیشن وچوکی و سڑک و قلعہ وغیرہ بنوالین اور قوم میانگ ابور کو اوس بندوبست مین کسیطرح کا ملال نہوگا

اور نہ ایسے مقدمات مین کلام کرینگے —

دفعہ ۴ جملہ اشخاص تو جو متصل پہاڑ سیانگ کے میدان مین رہتے ہین میانگ اور رعایاے انگریزی تصور کرینگے —

دفعہ ۵ میانگ ابور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وسے سرحد سے باہر بنظر محل ہونے بہ نسبت سکناے عملداری سرکار کے تجاوز نہ کرینگے —

دفعہ ۶ واضح رہے کہ میانگ ابور اور دیگر اشخاص کو اختیار رہیگا کہ سرحد کے باہر آوین جاوین اور رعایاے انگریز بھی مواضعات میانگ ابور مین واسطے کار تجارت کے اور دوستی وغیرہ کے آیا جایا کرین —

دفعہ ۷ میانگ ابور کو اختیار رہے کہ جن بازار ہاے یا مقامات تجارت مین چاہین آمد و رفت کیا کرین مگر ایسی حالت مین وہ مسلح ہو کے اپنے ساتھ برچھی و تیر و کمان وغیرہ کے نہ آیا کرین بلکہ صرف اپنی لاٹھی ہمراہ لایا کرین —

دفعہ ۸ واضح رہے کہ درصورتیکہ کوئی میانگ ابور کسی مقام عملداری سرکار انگریزی مین تابعی اراضی کا ہوا چاہے یا قیام کیا چاہے تو اوس صورت مین سرکاری جمع مشخصہ ڈپٹی کمشنر کو ادا کیا کرینگے سے پہلے مرتبہ مطالبہ کم ہوگا —

دفعہ ۹ میانگ ابور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ عملداری انگریزی مین کاشت افیون کی نکرینگے اور نہ کسی اور ملک سے وہان کو لاوینگے —

دفعہ ۱۰ درحالیکہ باہم میانگ ابور اور عملداری انگریز کے کسیطرح کا نفاق واقع ہو تو اوس صورت مین ابور آئین کو بدست خود نلینگے بلکہ واسطے تدارک کے ڈپٹی کمشنر کے پاس اپیل کرینگے اور اوسکے فیصلہ پر پابند رہینگے —

دفعہ ۱۱ بنظر اسکے کہ میانگ ابور اٹھہ کھیل کے کہ جو اقرارنامہ ہذا مین شریک ہین ایک پولیس واسطے محفوظ رکھنے مجمع بدکاہون اور انسداد کرنے بدی اور گرفتاری مجرمان کے رکھین ڈپٹی کمشنر از جانب سرکار انگریز وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ کمیرہ مذکورہ بالا کو اجناس مندرجہ ذیل بتعداد مذکورۃ الذیل کے سرکار سے سالیانہ [illegible]

اجناس

یک صد دریمہ بکو یکی — نمک — شراب — آئینہ و آبکاری — تمباکو
موہی کے — سا — بوتل — ۲ تار — ۵ من

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ اجناس مذکورہ بالا سال اول مین بعد دستخط ہونے اقرارنامہ ہذا کے دیا جاویگا اور بعد اسکے ہر سال کسی شخص متعلق اٹھ کہیل میانگ بور کو عندالملاقات دپٹی کمشنر کے مقام لالی لکھہ مین یا اور کسی مقام موقوعہ بسمت میانگ دوار کے ملا کرینگے۔

دفعہ ۱۳ میانگ ابور بنظر دوستی اور مروت کے اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے رہین کہ بعوض اوسکے کہ جو اونکو ملیگا عندالملاقات صاحب ڈپٹی کمشنر کے کو سور اور چڑیان و ایک من نذر دیا کرینگے۔

دفعہ ۱۴ درصورتیکہ میانگ ابور کسی منشاء اقرارنامہ ہذا کی تعمیل مین کوتاہی یا دریغ کرین تو اوس صورت مین یہ باطل و منسوخ متصور ہوگا اور آیندہ کو موثر نہوگا۔

دفعہ ۱۵ واضح رہے کہ اقرارنامہ ہذا کی اصل کاغذ کہ جو انگریزی مین ہے پاس ڈپٹی کمشنر لکھیم پور موقوعہ اپر آسام کی رہیگی اور ایک پرت نقل میانگ ابور شریک اقرارنامہ ہذا کو دیجاویگی

دفعہ ۱۶ بتصدیق اقرارنامہ مذکورہ بالا جو متضمن پندرہ دفعات کے ہے صاحب ڈپٹی کمشنر لکھیم پور آسام نے ازجانب سرکار انگریزی اور سرداران اٹھ کہیل میانگ ابور نے آج تاریخ [illegible] نومبر سنہ ۱۸۶۲ع کو اوسپر اپنے اپنے دستخط و مہر و نشانیان کردین —

دستخط ایچ ایس بی وریمبر
ڈپٹی کمشنر درجہ اول لکھیم پور
اور ایجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و مشرقی

مہر

از جانب کہیر ہنگو

نشانی	
نشانی لوبیر گھام	×
ٹاکور گھام	×
میانگ گھام	×
چاپیر گھام	×
تاریک گھام	×

از جانب کهیره رام گونگ

- نشانی پورڈونگ گهام — ۲
- ازرگی گهام — ۲
- کاکو گهام — ۲
- گولینگ گهام — ×
- گولینگ گهام — ×
- ڈالینگ گهام — +

از جانب کهیره لوگونگ

- نشانی موزنگ گهام — ×
- سوتم گهام — ×
- کنڈل گهام — ×
- بدو گهام — ×
- ٹاکور گهام — ×
- یالینگ گهام — ×

از جانب کهیره پدمنه

- نشانی کیری گهام — ×
- تاڈانگ گهام — ×
- ٹیٹو گهام — ×

از جانب کهیره کیمی

- نشانی شی گهام — ×
- سوینگ گهام — ×
- تاکوکه گهام — ×
- تانی گهام — ×
- تاکم گهام — ۲
- ٹاکور گهام — ۲
- لولینگ گهام
- لوبا گهام

از جانب موضع لیکاتیگ	نشانی بیسنگ گھام	×
	نشانی تامینگ گھام	×
	تاکر گھام	×
از جانب موضع کالونگ	تستن گھام	×
	دوکاہک گھام	×
از جانب موضع لیدوم	نشانی لوکینگ گھام	×
	ٹی مینگ گھام	×

واضح رہے کہ ۱۶ جنوری ۱۸۶۳ء کو ساتھ کیباٹک ابور کے ایک اقرار نامہ اسی مضمون کا قرار پایا اور اونکو تیس من نمک چالیس بوتل شراب چار من تمباکو یا عوض نقد بعوض تمباکو اور کوداری دو ۲ مارا فیون سالانہ دیا جانا قرار پایا۔

نمبر ۱۰۷

جو کہ ضلع لکھیم پور اہتمام لینی آسام بالا موقوعہ سرحد پادو دمی لو دسیلو کھہ و لوم پین و پورا ابور کی پہاڑیوں کی نسبت جو بعملداری سرکار کے ہے کوئی تدبیر قرار واقعی دربارہ حفظ رکھنے اونکے کے اور نیز رکھنے صلح و امن کے وازرو سے چٹھی قائم مقام کمشنر آسام مشتبہ چٹھی گورنمنٹ بنگال نمبری ۲۶۵ مورخ ۸ مرقومہ ۸ اگست ۱۸۶۲ء کہ جسکی رو سے ڈپٹی کمشنر لکھیم پور کو اجازت دربارہ کارروائی مقدمہ ہذا کے ہوئی تھی منظور و مناسب ہے اسلیے ساتھ قوم سیانگ ابور کے ایک اقرارنامہ بمضمون ذیل آج بتاریخ ۸ نومبر ۱۸۶۲ء بمقام بہانگ بانگ مکہ کے قرار پایا۔

دفعہ ۱ واضح رہے کہ قوم ابور اوس عملداری انگریزی پر جو کنارہ پہاڑی تک واقع ہے لحاظ رکھیں گے۔

دفعہ ۲ ابور جلد سکنائے میدان کو رعایای انگریزی گرداینں گے۔

دفعہ ۳ ابور وعدہ بنسبت اس امر کے کرتے ہیں کہ وہ اپنے پگانون میں سے

کسی شخص کو اشخاص سکناے عملداری انگریز پر روک ٹوک نہین کرنے دینگے۔

دفعہ ۴ سامنے میدان مین سرکار انگریز کو اختیار ہے کہ جہان چاہے اسٹیشن و چوکی و سڑک و قلعہ وغیرہ بنوالین اور قوم ابور کو اوس بندوبست مین کسیطرح کا ملال نہوگا اور نہ ایسے مقدمات مین کلام کرینگے۔

دفعہ ۵ واضح رہے کہ ابور اور دیگر اشخاص کو اختیار ہے کہ سرحد کے باہر آوین جاوین اور رعایاے انگریز بھی مواضعات ابور مین واسطے کار تجارت اور دوستی وغیرہ کے آیا جایا کرین۔

دفعہ ۶ ابور کو اختیار ہے کہ جن بازار ہاے یا مقامات تجارت مین چاہین آمد و رفت کیا کرین مگر ایسی حالت مین وہ مسلح یعنے ساتھ برچھی و تیر و کمان وغیرہ کے نہ آیا کرین بلکہ صرف اپنی لاٹھی ہمراہ لایا کرین۔

دفعہ ۷ واضح رہے کہ درصورتیکہ کوئی ابور کسی مقام عملداری سرکار انگریز مین قابض کسی اراضی کا ہوا چاہے یا قیام کیا چاہے تو اوس صورت مین سرکاری جمع تشخیص شدہ ادا کیا کرے سے پہلے مرتبہ مطالبہ کم ہوگا۔

دفعہ ۸ ابور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ عملداری انگریزی مین کاشت افیون نکرین گے اور نہ کسی اور ملک سے وہان لاوین گے۔

دفعہ ۹ درحالیکہ باہم ابور اور عملداری انگریز کے کسیطرح کا نفاق واقع ہو تو اوس صورت مین ابور آئین کو بدست خود نلین گے بلکہ واسطے تدارک کے ڈپٹی کمشنر کے پاس اپیل کرینگے اور اوسکے فیصلے پر پابند رہین گے۔

دفعہ ۱۰ بنظر اسکے کہ ابور آٹھ کھیل کے جو اقرارنامہ ہذا مین شریک ہین ایک پولیس واسطے محفوظ رکھنے مجمع بدکارون اور انسداد کرنے بدی اور گرفتاری مجرمان کے رکھین ڈپٹی کمشنر از جانب سرکار انگریز وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ کھیرہ مذکورہ بالا کو اجناس مندرجہ ذیل بتعداد مذکورۃ الذیل سرکار سے سالانہ ملا کرینگے۔

تفصیل اجناس

کوداری آہنی	نمک	شراب	تمباکو
۱ عدد	۱	۱ بوتل	۲ من

دفعہ ۱۱ واضح رہے کہ اجناس مذکورہ بالا سال اول مین بعد دستخط ہونے اقرارنامہ ہذا کے دیجاویگی ما بعد اسکے ہر سال مین کسی شخص متعلق ابور مذکورہ بالا کو دے دیا جایا کریگا

دفعہ ۱۲ ہر سال عندالملاقات ڈپٹی کمشنر اور ابور کے نذر معمولی گذرانی جایا کریگی —

دفعہ ۱۳ درصورتیکہ ابور کسی منشاء اقرارنامہ ہذا کے تعمیل مین کوتاہی یا دریغ کرین تو ایسی صورت مین یہ باطل اور منسوخ متصور ہوگا —

دفعہ ۱۴ واضح رہے کہ اقرارنامہ کی اصل پرت کہ جو انگریزی مین ہے پاس ڈپٹی کمشنر لکھیم پور موقوعہ اپر آسام کے رہےگی اور ایک پرت نقل ابور شریک اقرارنامہ ہذا کو دی جاویگی —

دفعہ ۱۵ بتصدیق اقرارنامہ مذکورہ بالا جو متضمن پندرہ دفعات کے ہے صاحب ڈپٹی کمشنر لکھیم پور آسام نے ازجانب سرکار انگریزی اور سرداران ابھہ کیسل ابور نے آج بتاریخ ۰ نومبر ۱۸۶۲ع کے اوسپر اپنے اپنے دستخط و مہر و نشانیان کردین —

دستخط
ایچ یس بابی گور
ڈپٹی کمشنر

ازجانب می با	پونگ گھام	×
ازجانب پاڈو	ڈونگر گھام	×
ازجانب سلوکھہ	مسکہ گھہ گھام	×
ازجانب بوم جین	جولونگ گھام	×
ازجانب ابور ابور	جن یانگ گھام	×
ازجانب ابور سلکہ ید	کرمو وولدالو گھام	×
ازجانب ڈونگو پادو ابور	میانگ گھام	×

بیان بھوٹان

جلد اول صفحہ ۱۴۲ سے ۱۵۰ تک

واضح رہے کہ اضلاع بھوٹان موقوعہ مابین پہاڑی اور سرحد انگریزی کے بنام دوار کی مشہور ہین
اور اونکا نام انواع گذرگاہون سے جو پہاڑی ہوکر بھوٹان کو
جاتے ہین رکھا گیا علاوہ دوار کوریاپارہ کے جو سابق مین
بحکومت راجہ ٹوانگ کے کہ زیر حکومت لاسا کے تھا رہے
اٹھارہ دوار تھے منجملہ اونکے گیارہ سرحد بنگال پر واقع ہین
اور سات سرحد آسام پر واضح رہے کہ دوار بنگال جو شناسی
بجانب سرحد پورب سکھم کے موہن تک واقع ہے بہت روز
تک بھوٹیون کی حکومت رہی اور قبل از شمول اسام کے بحکومت
سرکار انگریزی کے جو ہنگام لڑائی اول برہما کے واقع ہوا
بھوٹیون نے بھی منجملہ دوار آسام کے چار دوار کو حکومت
ہندوستانی سے چھین لیا تھا اور باقی تین دوار بشرکت بھوٹیون
اور آسامیون کے رہے بہ نسبت اس امر کے کہ یہ حال کب تک
قائم رہا ٹھیک حال معلوم نہین اور بھوٹیا لوگ واسطے اون
دوارون کے حکومت آسام کو تین ہزار پچاس روپیہ نقد و قدرے
جنس بطور خراج دیا کرتے تھے اور بعد شمول ہونے اونکے
عملداری سرکاری مین وہ خراج سرکار انگریز کو دیا جاتا تھا اور سرکار
انگریز بھی تین دوار یعنے کوریا پارہ و بوری گوما و کلنگ پر بشرکت
قابض رہی ہر سال مین دوار مذکور چار مہینے تک بقبضۂ سرکار انگریزی رہا کرتے تھے
اور باقی آٹھ مہینے بقبضہ بھوٹان ــ

سنہ ۱۸۲۸ع مین بھوٹیون نے حدود انگریزی پر بدعت کرنا شروع کیا اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ
جملہ دوار بشمول عملداری سرکار انگریز کے ہوگئی پہلا حملہ بوری گوما دوار کے رہزنون نے

تفصیل اٹھارہ دوار

دوار بنگال

۱ دالم کوٹ	۲ زمرکوٹ
۳ چمارچی	۴ لکھی
۵ بکسا	۶ بلکا
۷ یارہ	۸ گوما
۹ ریپو	۱۰ چرنگ یا سدلے
۱۱ بانع یعنی بجنی	

دوار آسام

کامروپ دوار

۱۲ گھرکولا	۱۳ بالسکا
۱۴ چپاگوری	۱۵ چپاخمر
۱۶ بجنی	

درنگ دوار

۱۷ بوری گوما	۱۸ کلنگ

قضیہ چیت گاری موقوعہ ضلع درنگ پر کیا جسکا انجام یہ ہوا کہ دوار بقبضہ سرکار انگریزی ہوگیا مگر ۱۳ - جولائی سنہ ۱۸۳۴ ع کو کہ جب اون رہزنون کے سرغنہ کا مزنا ثابت ہوا کہ جو خبر بعد اسکے جھوٹی پائی گئی اونکا قبضہ پھر بحال ہوا مئی سنہ ۱۸۳۵ ع مین موضع نوگام ضلع کامروپ پر سکنای بجنی دوار نے حملہ کیا اور اوسی سال مین بماہ نومبر سکنای کلنگ دوار نے ضلع درنگ مین دوسرا حملہ کیا -

واضح رہے کہ دو مہینے بعد اسکے یعنے بماہ جنوری سنہ ۱۸۳۶ ع کے ضلع کامروپ مین سکنائے بانسکا دوار نے ایک حملہ کہ جسمین جان ومال اکثر ضائع ہوا تھا کیا اور سرغنہ اونکا ایک تعلقداری اختیار کہ جسنے راجہ دیوان گری کے پاس پناہ لی تھی اوربباعث اس حملے کے بانسکا دوار چند روز قبضہ سرکار انگریز کا رہا راجہ دیوان گری سیٹے تاوقتیکہ لڑائی مین شکست نہین کھائی مجرمون کو حوالہ نہین کیا بعد ازان رفتہ رفتہ بسبب عاجزی ومنت بھوٹیان کے دوار اونکے قبضہ مین کردیا گیا -

واضح رہے کہ بباعث ابتری حالات وقوعہ سرحد کے سرکار انگریز نے دربار بھوٹان ونیز بشرط ممکن دربار لاسا کو ایک ایلچی بھیجنے کا ارادہ کیا اور کپتان پیمبرٹن صاحب ایلچی مقرر ہوے مخفی نرہے کہ علاوہ حصول خبر وواقعات ملک وواسطے باہمی نیپال اور چین کے خاص غرض اسی پیغام کی یہ تھی کہ بھوٹان کے ساتھ سرحد انگریزی کی ایک بنسبت قرار واقعی قائم ہو اور خراج کہ جو قریب ہزار روپیہ کے پچھلا بقایا ہوگیا تھا ہمیشہ ادا ہوا کرے اور اس غرض کو حتی الامکان بباعث ترغیب دینے بھوٹانیون کو بسبب چھوڑ دینے دوارون کو اہتمام سرکار انگریزی مین بعوض اسیقدر خراج کے جو متعین پاوے خواہ نقد خواہ بعوض زر نقد کے اراضی محفوظ رکھنے کا منشا تھا　واضح رہے کہ یہ انتظام باعث ترقی کار تجارت ساتھ بھوٹان کے متصور تھا ایلچی یکم اپریل سنہ ۱۸۳۸ ع کو بمقام یونا گھاٹ کے پہونچا اور وہان اسکی خوب خاطرداری ہوئی مگر کپتان پیمبرٹن صاحب ساتھ سرکار بھوٹان کے کوئی امر پسندیدہ قرار نکرسکے اور اوس ملک مین غدر ہورہا تھا جدید راجہ دیب کہ جو راجہ سابق کے نکال دیے جانے کے باعث سے حاکم نشین گدی کا ہوا تھا خوب زور نہین کرنے پایا تھا اور دیب راجہ

جو نکالا گیا تھا ہنوز سس لیدن پہ قابض تھا اور پارو پلو حاکم دوار بنگال نے اور ٹانگسو پلو حاکم دوار آسام نے اپنے کو آزاد قرار دیا چنانچہ ٹانگسو پلو نے باعث اسکے کہ اوسنے پیشوایان دین سے اپنے بیٹے کو دہرم راج قرار کرانے کے لیے ورغلانا تھا خوب زور پکڑ لیا تھا انہین وجوہات سے ایلچی ۹- مئی کو واپس آیا اور سرکار انگریزی نے بجز کرنے تدبیر دربارہ محافظت سرحد کے اور کوئی امر مناسب نہین سمجھا-

اس اثناء مین غارتگری سرحد کی موقوف نہین ہوئی چنانچہ ۱۸۳۹ عیسوی مین بھوٹیون نے ۱۲ نفر رعایاے انگریزی کو لیجا کر بعض کو اون مین سے قتل کر ڈالا واضح رہے کہ دوار مغربی مین جو بحکومت پارو پلو کے تہی بہ نسبت دوار شرقی کے جو بحکومت ٹانگسو پلو کے تہی اور دوار کوریا پارہ جو بحکومت ٹوانگ راجہ کے تھا اور بہ تحت حکومت سرکار آسام کے تھا کمتر ظلم و بدعت ہوتی تہی اسلیے ایک انتظام دوستی کا کیا جانا ساتھ گورنران سرحد بھوٹان کے مناسب سمجھا گیا اکتوبر ۱۸۳۹ عیسوی مین دوار کلنگ و بوری گوما و کوریا پارہ کو لے لیا اور سرکار بھوٹان کو اطلاع بہ نسبت اس امر کے دی کہ تا وقتیکہ رعایاے سرکار انگریزی کہ جنکو زبردستی سے وہ بھگا لے گئے ہین رہا نکرینگے اور نیز تا وقتیکہ کل خرچ بقیہ بیباق نہوا ور سرکار انگریزی کو بہ نسبت اس امر کے اطمینان نہولیوے کہ سرکار بھوٹان اپنے افسران متعینہ سرحد پر خوب نگران رہین گے واگذاری ان دوارون کی ہرگز عمل مین نہین آویگی-

۱۸۴۱ء مین ایک دوسری پیغام کا بھیجا جانا قرار پایا اور یقین تھا کہ راجہ دیپ اپنا کل دوار کا ٹھیکہ سرکار انگریز کو دیدیتا مگر جو کہ بھوٹان اوسوقت ایک حالت تنزل مین گرفتار تھا کسی عہدنامہ سے کوئی نتیجہ بہتر کی امید نہ تھی اسلیے ۱۴ جون کو ایک خط بنام راجہ دیپ بایمضمون بھیجا گیا کہ اگر ملک مین حالت تنزل قائم رہے گی اور ہماری سرحد مین فتور واقع ہوگا تو سرکار انگریزی چار ناچار مابقی دوارون پر بھی اپنا قبضہ کرلے گی مگر یہ خط کسیطرح پر موثر نہوا اور جو کہ کورٹ آف ڈایرکٹر نے تدبیر تجویز شدہ کو پسند کیا تھا ایجنٹ گورنر جنرل کو بتاریخ ۲۰- ستمبر ۱۸۴۱ عیسوی کے اجازت بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ مابقی دوار آسام کو بھی جسطرح یہ مناسب سمجھین لے لیوین-

واضح رہے کہ قبضہ تین دوارون کا ۱۸۲۹ء عیسوی مین صرف بطور چند روزہ کے قرار دیا گیا تھا
مگر چونکہ ستمبر ۱۸۴۱ء عیسوی تک مطالبہ سرکار انگریزی کو پورا نہین کیا اور بحالی دوارون کا
قبضہ بھوٹان مین بہ نسبت آبادی اور ترقی ضلعون کے مانع متصور ہوئی اسلیے اجنٹ گورنر جنرل
نے چاہا کہ شمول اول ضلعون کا ہمیشہ کے لیے مستمر ہو جاوے اور مالگذاری خالص مین ایک
ثلث سے نصف تک شریک سرکار بھوٹان متصور ہو واضح رہے کہ یہ شمول مستحکم نہ صرف بہ بنیاد
انتظام اخلاق کے قرار دیا گیا بلکہ باین بنیاد ہے کہ از روے اوس شرط کے کہ جس سے ہر سال
بھوٹیا واسطے چند ایام کے دوار پر قابض رہتے تھے کوئی حق اونکا بہ نسبت دعوے کرنے
اونکو بطور اپنی ملک کے پایا نہین جاتا اور مشہور ہے کہ حق ا[illegible] مالکان اسام کو کہ بموجب
ہر سال چند روز کے لیے بطور زر عوض اون کے باز رکھنے مالگذاری کے اونکو قابض رہنے
کی اجازت دی تھی حاصل تھا اور بھوٹیا کا مطالبہ صرف بہ نسبت قیمت اون دوارون کے جو
اونکے قبضہ مین قبل دربار گیری کے ہے ہو سکتا ہے اور یہ [illegible] اس [illegible] پایا جاتا
تھا کہ وہ فساد وغیرہ عملداری سرکار سے باز آوین اور از [illegible] [illegible] بھوٹیون کو
دوارے پانچ یا دس برس قبل اون کے قرق ہو جانے کے [illegible] دیا گیا قرار پایا تھا [illegible]
تاریخ ایسی قرار نہین پاتی تھی کہ جسکو بنا [illegible] قایم کیا جاوے [illegible] ۱۸۴۱ء عیسوی کو [illegible]
فی مالگذاری کا ایک ثلث بھوٹیون کو دینے کا وعدہ کیا سب پیش دربار بھوٹان نے [illegible] انکار
کیا اور ۱۸۴۲ء مین دیپ اور [illegible] مرم [illegible] اور [illegible] نے کلکتہ مین ایک وکیل کو بہ نسبت
مطالبہ واپسی دوارون کے بھیجا اور یہ وکیل بلا سطے پانے کسی امر کے [illegible] گیا تھا اور رفتہ رفتہ
سرکار بھوٹان نے انتظام قرار داده پر اتفاق کیا اور [illegible] اول بھوٹان کو آٹھ ہزار تین سو
چونتیس روپیہ صرف واسطے دوار اسام کے دیا گیا تھا اور علاوہ اوسکے از روے ایک عہدنامہ
علحدہ مندرجہ جلد اول من ابتدا صفحہ ۵۲ تا ۵۶ کے [illegible] ہزار روپیہ بہ نسبت دوار کوریہ
پارہ کے دیا گیا تھا —

واضح رہے کہ یہ آٹھ ہزار تین سو چونتیس روپیہ مالگذاری ۱۸۴۳ء عیسوی کا کہ جو ذیل مین
مندرج ہے ایک ثلث قرار دیا گیا —

تفصیل

بوری گوما	کلنگ	بانسکا	گھرکولا
[illegible] ۲ر ۸ پائی	[illegible] ۸ر	[illegible] ۷ر ۵ پائی	[illegible] ۸ر

جنجنی	چاپاگوری	چاپاکھمر	میزان کل
[illegible] ۱۰ر ۳ پائی	[illegible] ۲ر	[illegible] ۷ پائی	[illegible] ۶ر ۱۱ پائی

واضح رہے کہ اوس سال مین مالگذاری کوریاپارہ کی [illegible] ۱۳ر ۲ پائی تھی مگر جو کہ بھوٹیا لوگ اس رقم کے ایک ثلث پر راضی نہین ہوئے تھے اسلیے [illegible] ہزار روپیہ دیا گیا۔ اور زر لگان آسام دوار کا اضافہ ہوکر [illegible] ہزار روپیہ قرار پایا یعنی ہگی دین سالانہ [illegible] ہزار روپیہ [illegible] واسطے دوار کوریا پارہ اور [illegible] ہزار روپیہ واسطے دیگر دوارہاے اسام کے قرار پایا۔

۱۸۵۵ء عیسوی مین دوراجہ یعنی ایک چچا دہرم راجہ اور دوسرا جادویا راجہ دیوان گیری کہ یکے از قرابت مندان دہرم راج کا تھا واسطے پیشی کرانے حصہ مالگذاری دواروں کے بھوٹان سے گوہٹی کو روانہ کیے گئے مگر وہ کامیاب نہوئے اور ہنگام واپسی اپنے بسمت بھوٹان اونھون نے بانسکا دوار پر کئی حرکات ظلم علی الخصوص اوپر جان و مال عہدہ داران سرکار کے کیا اونھون کا مال قیمتی دو ہزار آٹھ سو ارسٹھ روپیہ کا لوٹ کر لوگون پر دربارہ حوالہ کردینے خزانہ کے بڑی بدعت کی اور اونھین دنون مین بھوٹیون نے پہاڑ سے کئی چھاپے باغواے راجہ دیوان گیری کے کہ شریک سلیے مال مسروقہ کا تھا کین اون دنون مین دھرم راج بھوٹان مین بے اختیار تھا صوبہ ہاے باغی نے اوسکی مہرون کو اوس سے چھین لیا اور وہ خود اپنے کو بہ پناہ سرکار انگریزی ڈالنے کی فکر مین تھا لیکن سرکار انگریز نے قضیۂ اندرونی موقوعہ بھوٹان مین مداخلت کرنے سے انکار کیا اور راجہ دیپ و دہرم و ٹانگسو پلو سردار حکومت بھوٹیا سرحد شرقی سے بہ نسبت حوالہ کردینے اون اشخاص کے کہ جنھون نے علداری انگریزی مین فتور برپا کیا تھا مطالبہ کیا اور حکم دربارہ بند کردینے راستہ پہاڑ سے دوار کو بہ شرطیکہ پورا ہونے مطالب کے خواہ واقع ہونے اور ظلم و بدعت کے جاری کیا

دیپ راجہ نے راجہ دیوان گیری کو عہدہ سے معزول کیا اور اوسکے بھائی ٹانگسو پلو پر مال مسروقہ کا دوچند جرمانہ کیا اِن وجوہات سے راستہ پھر جاری ہوا اور سرکار نے بہ نسبت واپسی قیمت مال مسروقہ کے بھی مطالبہ کیا اور بعوض اوسکے منجملہ حصۂ بہوٹیا کے مالگذاری دوار سے دو ہزار آٹھہ سو ارسٹھہ روپیہ منہا ہو گیا۔

بعد اسکے ٹانگسو پلو نے افسران انگریز متعینۂ سرحد کو ایک خط دہمکی کا مشعر دینے نصف روپیہ جرمانہ کا جو دیپ راجہ نے اوسپر کیا تھا و نیز حوالہ کر دینے اون مجرمان بھوٹیا کو کہ جنکو عہدہ داران انگریز نے پکڑ کر زیر تجویز رکھا تھا لکھا اور خبر بہ نسبت اِس امر کے بھی پہونچی کہ راجہ دیوان گیری طیاری قلعہ کی کر رہے ہین اور راستون کو کھولدیا ہے اور سامان برپا کرنے فتور ہماری سرحد پہ کر رہے ہین چنانچہ تدبیر مناسب واسطے حفاظت سرحد کے کی گئی اور درحالیکہ یہ پہلی کی حرکت ناشائستہ ازجانب بھوٹان ظاہر ہو تو بہ نسبت دوار بنگال کے تصرف واسطے دخل مستحکم کے دہمکی دی گئی تہی بلکہ حکم قطعی جاری نہوا اور راجہ دیپ کو اطلاع بہ نسبت اس امر کے ہوئی کہ باوجودیکہ ظاہراً وہ خیرخواہ سرکار انگریز کا متصور ہے تاہم اگر وہ اپنے تابعین کو عمداً یا قصداً یا غفلتاً اونکی حرکات ناشائستہ سے باز نرکہیگا تو اوسکی کوتاہ اندیشی یا صاحب اختیار یا صاحب مرضی کے باعث سے رعایاے سرکار انگریزی پر ظلم و بدعت ہونا گوارا نہین ہوسکتا اسلیے وہ بھی شریک اوس سزا کا متصور ہوگا جو باعث ظلم کے اوسکے تابعین پہ کہ جنکے ظلم اور بدعت سرزد عملداری سرکار کے سلیے وہ جواب دہ متصور ہے ہوگا۔

واضح رہے کہ راجہ دیپ و دہرم و ٹانگسو پلو و دیوان گیری نے اپنی حرکات ناشائستہ سابق کے سلیے عذرخواہی کی کہ اِس عرصہ مین ضلع گول پارہ مین ایک دوسری غارتگری ہوئی آرنگ سنگہ زمیندار موروثی گوما دوار کو کہ جسنے قید خانہ سے بھاگ کر عملداری انگریزی مین پناہ لی تہی ایک گروہ بھوٹیان مسلح اوسکی جاے سکونت موضع بٹیا سے لے گئے اور سرکار بھوٹان پر مطالبہ واسطے سزادہی اون مجرمان اور عذرخواہی حرکات اونکے توابعان کے کیا گیا اور اِس مطالبہ کے ساتھہ اونکو یہ بھی جتایا گیا کہ اگر اِس ظلم کے سلیے کفارہ نہوگا تو سرکار ہندوستان کو اختیار ہوگا کہ دوار بنگال پر مستحکم قابض ہوجاتین اور اگر اوس

بدعت کا کہ جسمین وہ ارنگ سنگہ کو لے کیے مطالبہ پورا ہو جاوے تو ٹانگسو پیلو کے ساتھ
یہ نوشت و خواند جاری ہوگی اور حصہ بھوٹیون کا مالگزاری دوارہین بحسب روپیہ تک
بیشی کی جاوے گی —

واضح رہے کہ دہرم راج نے مطلق اسکا جواب ندیا اور جواب دیپ راجہ کا نہ صرف بابت مدد
ارنگ سنگہ کی بلکہ بجواب مطالبہ حوالہ کیے جانے اون مجرمان کے بھیجے کہ جنھون نے ایک
رعایاے انگریزی پر مقام سقتہ باری ضلع رنگ پور مین ٹھانکہ مار کر قتل کیا تھا نہایت کریہ اور
ناپسند تھا چنانچہ اور ظلم و بدعت کے لیے خبر پہونچی ایک سوداگر انگریزی سالک رام
اساول نامی کو جو میناگوری کو واسطے تجارت کے گیا تھا گرفتار کر لیا اور اوسکے چھوڑنے
سے انکار کیا اور دو آدمیون کو بھی مع اونکے جوروؤن کے کوچ بہار سے زبردستی لیگئے
کچھہ فوج واسطے نگہبانی کے سرحد پر بھیجی گئی مگر قبل اظہار کرنے کارروائی بہ نسبت شمول
دوار کے کہ جسکے لیے دہمکایا تھا سرکار ہندوستان نے بھوٹان کی حالت ملکی کہ جنکے
بہ نسبت اونکی خبر نامکمل تھی مفصل حال دریافت کرنا چاہا —

تحقیقات موصولہ گورنمنٹ بنگال سے یہ ظاہر ہوا کہ سرکار بھوٹان موقوفہ نسبتی سدن حالات
معمولی مین گورنران و صوبہ ہاے ماتحت پر گروآوری کرتے ہین لیکن وہ اختیار گردآوری
بہ نسبت اہالیان دربار کے متفرق ہے اور بعہد دیپ راجہ کے کم زور ہو گیا —
اطلاع بہ نسبت اس امر کے پہونچی کہ دیپ راجہ ایک وست دراز تہا حال مین مر گیا
اور بجاے اوسکے ایک نیا حاکم برضامندی مطلق لوگ دہرم راج کے مقرر ہوا یہ تبدیلی
بہ نسبت امن سرحد کے نہایت مفید متصور ہوئی اور حکومت سرحد کی اس طرح پر منقسم
کی گئی یعنے دوار شرقی بہ تحت حکومت ٹانگسو پیلو کے اور دوار غربی بہ تحت حکومت پارو پیلو
اندرد وار درمیانی بہ تحت دیپ راجہ کے قرار پائی اور ہر دوارون پر ایک صوبہ یعنے
گورنر مقرر ہوا نظر بران بلحاظ تبدیلی جو حکام سرکار بھوٹان مین واقع ہوئی لیکچاری جنگ کرنا
مناسب نہین سمجھا بلکہ یہ مناسب سمجھا کہ دہرم راج اور دیپ راجہ سے ایک مرتبہ اور مطالبہ
کیا جاوے اور اونکو سے جتا دیا جاوے کہ اگر بہ نسبت پورا کرنے ان مطالبے نہ کیے

کوتاہی اونکی طرف سے ظاہر ہوگی تو اوس صورت مین سرکار ہندوستان تدبیر مناسب واسطے
اسکی تعمیل کے کریگی اور اس تدبیر سے غرض قبضہ مستحکم اوس جزو ملک سے ہے
جو تشتا کے اسطرف بقبضہ سرکار بھوٹان کے کہ جو زائد از ۲۰ برس کے عرصے سے اونکو
چھوڑ دیا گیا تھا کہ جسکا انگریزون نے ٹھیکہ لیا تھا ہے اور درصورتیکہ یہ کافی نہ معلوم ہو تو قبضہ
ضلع جلپیش کا باہر حد تشتا کے لیکن اسطرف دوار کے بھی کرلیا جاویگا۔

واضح رہے کہ ان تدبیرون کی کارروائی بباعث غدر کے ملتوی ہوئی ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۸۵۹ء کو
گورنمنٹ بنگال نے اون غارتگری وغیرہ کی جو بھوٹیون نے ازابتدای سنہ ۱۸۵۱ء کے کی تھی
ایک فہرست بھیجی کہ جس سے معلوم ہوا کہ کل تینتیس وارداتین ہوئین اور اوسمین [illegible] آدمیونکو
بھوٹیے پکڑ لیگئے منجملہ اونکے [illegible] کی رہائی ہوئی ایک فرار ہوگیا اور [illegible] قید رہے اور
ایک مقدمے مین بھوٹیے مال بھی قیمتی [illegible] کا لیگئے اور بہ نسبت ان واقعات کے گورنر جنرل
نے باجلاس کونسل کے یہ تصفیہ کیا ہے کہ وقت ضبطی کا آن پہونچا چنانچہ ملک موسومہ انباری
فلاکوٹہ جو تشتا کے اسطرف واقع ہے کہ جسکو بھوٹان سے ٹھیکہ لیا تھا دخل کرلیا اور دیب راجہ کو
ایک خط مشعر حالات ہر مقدمہ غارتگری کے لکھا اور بہ نسبت واپسی قیدیان و سزادہی مجرمان کے
مطالبہ کیا اور راجہ سے بہ نسبت اس امر کے مطالبہ کیا کہ تاوقتیکہ مطالبہ پورا نہو لیوے واگذاشتی
ملک کی عمل مین نہ آوے گی اسی اثنا مین غارتگری وغیرہ عملداری انگریزی اور عملداری راجہ
کوچ بہار اور سکھم مین جاری رہی ان ڈکیتی جدید مین بلکا و سدلی و چرنگ کے آدمی بھی شریک تھے
واضح رہے کہ ہنگام قول و قرار کے جو سکھم کے ساتھ بروقت اختتام لڑائی سکھم کے قرار پایا
سرکار بھوٹان نے بارہا کوشش بہ نسبت اس امر کے کی کہ معرفت سپرنٹنڈنٹ دارجیلنگ
اور ایلچی سکھم کے مالگزاری انباری فلاکوٹہ کو حاصل کرین اور بعد قرار پانے عہد و پیمان سکھم کے
حکام بھوٹان سکھم کو اس حیلہ پر دھمکاتے تھے کہ بباعث عداوت باہم سرکار انگریزی
اور سکھم کے مالگزاری انباری فلاکوٹہ کی ضبط کرلی گئی مگر دیب راجہ کو اطلاع بہ نسبت
اس امر کے دی گئی کہ صرف بباعث انکار ازجانب سرکار بھوٹان بہ نسبت پورا کرنے مطالبہ
سرکار انگریزی کے ضبطی مالگزاری کی عمل مین آئی مگر یہ مشتبہ تھا کہ آیا یہ بباعث زبردستی گورنران

سرحد کے وقوع مین آئی اسلیے خطوط بنام گورمنٹ درمیانی بھوٹان کے نسبت کسی نے
مزاحمت نہین کی سرکار بنگال نے بھوٹان کو ایک پیغام بھیجنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ دربار راجہ
دیپ مین ایک ایجنٹ انگریزی متعین رہے گورمنٹ ہند نے بمنظوری سکرٹر اعظم کے باجلاس
کونسل تجویز فرمایا کہ ایک ایلچی بھیجا جاوے کہ وہ جاکر مطالبہ سرکار انگریزی کو بیان کرے اور یہ بھی
ظاہر کرے کہ درصورتیکہ مطالبہ مذکور پورا نہو کونسی کارروائی اختیار کیجاوے اور نیز ہمارے
اقرارنامہ قرارداد باہم سکھم کے مضمون سے بھوٹیون کو بخوبی ذہن نشین کرادے نسبت تعیناتی ایک
ایجنٹ کے بھوٹان مین بعد آنے جواب اس پیغام کے غور کیا جاویگا۔

چنانچہ ایک قاصد مع ایک نامہ بنام دیپ اور دہرم راجہ کے مشعر اطلاع دہی اوسکے عزم کا
دربارہ بھیجنے ایک ایلچی اور دریافت کرنے راستہ کہ جدہر سے سرکار بھوٹان کا جانا چاہیے بھیجا
۱۱۔ اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ء کو گورمنٹ بنگال نے چاہا کہ ایلچی ۲۵۔ دسمبر سنہ ۱۸۶۲ء سے زیادہ دیر کو نہ روانہ
ہووے اور دارجیلنگ سے تشا کے اوسطرف ہوکر بھوٹان مین جاوے اور وہان سے
سیدھا اور قریب تر راستے سے تاسی سدن یا پوناکہا کو جاوے بشرطیکہ اوس مقام کو ایلچی
کے پہونچنے تک باعث موسم سرما کے دربار راجہ وہان سے چلا نہ گیا ہو اونھون نے ایک
قاصد خاص مشعر اطلاع دہی دربارہ تقرری و نام ایلچی اور راستہ کہ جدہر سے وہ جائیگا بھیجا مگر
چونکہ تجویز راستہ ایلچی کی منحصر اوپر دیپ اور دہرم راجہ کے تھی اسلیے گورنر جنرل نے باجلاس
کونسل ارادہ کرنے انتظاری جواب پیغام خاص کا کیا اور اخیر سنہ ۱۸۶۲ء مین وہ مع ایک خط مجمل
مرسلہ راجہ دیپ کے آیا اور بذریعہ اوس خط کے راجہ دیپ نے اپنی مستعدی بہ نسبت قبول
کرنے ایجنٹ گورنر جنرل و گفتگو کرنے اوس سے دربارہ دوار آسام کے ظاہر کرکے انباری
غلا کوٹہ کی مالگزاری چاہی اور بیان کیا کہ دہرم راجہ ملاقات کرنے مین راضی نہین ہے اور جب
موقع زمین کا ف واسطے تصفیہ تنازعہ کے بھیجے جاوینگے۔
اسپر بجواب اسکے گورمنٹ بنگال نے چاہا کہ بعوض کرنے انتظاری زمین کا ف کے بہتر طریقہ
تصفیہ اوس تنازعہ کا یہی ہے کہ ایلچی فوراً بھیجا جاوے مگر گورنر جنرل کی یہ رای ہوئی کہ جو کہ
سرکار بھوٹان سے بہ نسبت بردانگی ایلچی کے بھوٹان مین راستہ دریافت کیا گیا ہے اسلیے

یہ مصلحت نہین ہے کہ بعد اسقدر توقف کے موسم سرما ہین بلا انتظار ہی جواب حاکمان بھوٹان کے خود راستہ تجویز کرکے ایک وفد جدید قائم کیا جاوے۔

واضح رہے کہ ۱۹ مارچ ۱۸۶۳ء تک بہ نسبت روانگی ڈین کا فون کے کہ جنکے بھیجنے کا وعدہ ہوا تھا کچھ خبر نہین ملی * اور جو کہ قاصدان نے بھی حسب معمول واسطے تحصیلنے اپنے حصہ مالگزاری بہ نسبت دوار آسام کے آئے تھے کچھ خبر بہ نسبت بھیجے جانے وکیل از جانب سرکار بھوٹان کے نہین پایا آخر کو یہ تجویز ہوئی کہ بعد برسات ۱۸۶۳ء کے ایلچی مع ہدایات مجوزہ سرکار ملکۂ معظمہ و مسودہ عہد و پیمان کے کہ جو وہ قرار دیگا دارجیلنگ سے روانہ ہو۔

واضح رہے کہ قبل از شروع کرنے سفر ایلچی کے خبر بہ نسبت غدر بھوٹان کے کہ جسکا سرغنہ صوبہ پوناکھا کا تھا اور مدد اوسکی ٹانگسو پیلو و صوبجات بھوٹان شرقی اور صوبہ ڈالم کوٹ اور بعض سرداران غربی نے بنظر اوکھاڑ دینے راجہ دیب کے کہ جسکا باعث پارو پیلو صوبہ بستی سدن و چند صوبجات مغربی کے کیا تھا پہونچی غدر مذکور مطلب برار تھا اور جو کہ ایلچی نے بہ نسبت اس امر کے اطلاع کیا کہ بدولت اوسکے اثناے راہ مین کسیطرح کی قباحت واقع ہوگی اور نیز یہ کہ صوبۂ ڈالم کوٹ نے راستہ بستی سدن پر حتی الامکان اپنے ہر طرح کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے اسلیے بتاریخ اکیسوین دسمبر ۱۸۶۳ء ایلچی کو حکم روانگی کا ہوا ۱۲ مارچ کو ایلچی مقام پوناکھا مین پہونچا اور وہان پر اوسنے راجہ دیب اور دہرم کو دیکھا کہ وے بدست ٹانگسو پیلو کے کہ سرغنہ کامیاب سابقہ کا تھا بطور پوتلہ کے ہین۔

واضح رہے کہ اس شخص کے ہاتھ سے کہ جو سواے بشرط بہتر پانے دوارہاے آسام کے اور کسیطرح پر معاملہ کرنے پر راضی نہ تھا ایلچیون نے نہایت ذلت اور جفاکشی اوٹھائی بدشواری تمام ایلچیون کو بعد زبردستی دستخط کروانے لئے اوسنے ایک قرارنامہ باین مضمون کہ سرکار انگریزی عہد موقوعہ مابین ہر دو ملک کے از سر نو تعین کرنے کی اور دوارہاے آسام کو واپس دیدیوے گی اور جملہ مجرمان و غلامان مفرور کو جو عملداری انگریزی مین پناہ لیے ہون سپرد کر دینے کی اور در صورتیکہ بھوٹان پر کوئی دست درازی از جانب اوسکے سرزد ہو تو اوسکی عوض مین سرکار

بھوٹان اور کوچ بہار ملکر اونکی تنبیہ کرینگے واپس آنے کی اجازت ہوئی مگر ایلچی نے چاہا کہ بعد غور و مشورہ دیگر عہدہ داران متعینہ پیغام کے اقرارنامہ ہذا پر دستخط کرے اور اون مراتب کو کہ جو اوسکی دانست مین مضر سرکار تھے انکار کیا تھا۔

واضح رہے کہ اوس اقرارنامے کو کہ جو جبراً ایلچی سے قرار دلوایا گیا تھا سرکار انگریزی نے فوراً نامنظور کیا اور بطور سزا دہی واسطے اونکی بدسلوکی کے کہ جو ایلچی پر کیا تھا بذریعہ نوشتہ نمبری ۱۰۸ کے انباری فلاکوٹا کو بحکومت سرکار انگریزی واسطے دوام کے شامل ہوجانا اور نیز بند کردینا ادای مالگزاری کا جو دوارہای آسام سے بھوٹان کو دیا جاتا ہے ہمیشہ کے لیے گردانا اور سرکار بھوٹان کو بہ نسبت اس امر کے اطلاع دی کہ اگر یکم ستمبر ۱۸۶۴ء تک مطالبہ سرکار انگریزی پورا نکر دیا جائیگا تو تدبیر مناسب واسطے جبراً پورا کروانے اون مطالبون کے کی جائیگی چنانچہ اندر میعاد معینہ کے کوئی تدبیر دربارہ پورا کرنے مطالبہ سرکار انگریزی کے نہوئی اسلیے بذریعہ نوشتہ نمبری ۱۰۹ کے دوارہای بنگال دوام کے لیے شامل عملداری انگریز کر لیے گئے اور افواج انگریزی نے اون اضلاع پر زبردستی قبضہ کر لیا۔

نمبر ۱۰۸

خریطہ بنام راجہ دیپ محررہ ۹۔جون ۱۸۶۴ء مقام شملہ۔

آپکو واضح ہے کہ بہت روز سے آپ کی رعایا عملداری سرکار انگریز مین و نیز عملداری راجہای سکھم اور کوچ بہار مین کہ بہ پناہ سرکار انگریزی کے ہین ظلم و بدعت کر رہے ہین اور مرد عورت اور لڑکے بھگا لیجا کر فروخت بغلامی کیے گئے ہین بعض قتل کیے گئے ہین اور بہت سے بظلم تمام مجروح کیے گئے ہین اور مال بھی بقیمت بیش لے لیا ہے اور ظاہر ہی کہ یہ بدعت کہ جس سے صاف بیقدری قانون بھوٹان کی متصور ہے کسی خاص مجرم کی نہین ہے بلکہ بموقفیت اور باشارہ بعض سرداران بھوٹان کے سرزد ہوئی ہے اور یہ بدعت ۲۶ برس سے جاری ہے کہ جس عرصے مین سرکار بھوٹان سے بارہا شکایت اور گلہ گزاری کی گئی مگر اوس سے کچھ فائدہ نہوا آخر کو مجبور ہوکر سرکار انگریز نے بنظر حفاظت اپنے اور اپنے ماتحت و زیر پناہ

رفیقان کی تدبیر واسطے لینے عوض اونکے کے کرنا مناسب سمجھا سنہ ۱۸۶۳ و ۱۸۶۴ء مین بافسوس اور
بمجبوری تمام دوار پوری گوما اور بالشکا پر قبضہ کر لیا مگر بعد ازان پھیر اون ضلعون کو سرکار بھوٹان کو
باین نشا واپس کر دیا کہ سرکار بھوٹان مراتب دوستی کو بحق اپنے ہمسایہ کے بباعث باز رکھنے
اپنی رعایا کو کرنے سے ایسے حرکات ظلم آئندہ کو پورا کرے گی۔

مگر افسوس کہ یہ امید باطل ثابت ہوئی اور بعد ازان کہ سرکار انگریز نے بغیا یہ کوشش بابت
حفظ رکھنے دوستی ساتھ سرکار بھوٹان کے بذریعہ پیغام دوستانہ کے کیا سنہ ۱۸۶۴ء مین ضرور ہوا
کہ سرکار انگریزی ساتو دوار آسام مندرجہ حاشیہ کو دوام کے لیے اپنی عملداری مین شامل کر لے
اور یقین ہوا کہ اسی تدبیر سے سرکار بھوٹان قائل بہ نسبت اس امر کے ہوگی کہ عملداری انگریز بابت
ضمناً و قصداً اپنے پر ظلم و بدعت کو گوارا نہین کرتی اور سرکار انگریز نے بباعث دوستی تمہارے
سرکار و احتیاط فساد جدید رکھنے صلح ساتھ رعایای بھوٹان کے دس ہزار روپیہ سالانہ بجملہ مالگزاری
اون دوارون کے تمہاری سرکار کو دینا قبول کیا مگر باوجود اس بردباری سرکار انگریز کے کہ یہ تردد
کہ جسکی امید نہ تھی کہ جو بحق امن کے سب سے بڑھکر ہے ظہور مین آئی اور ظلم اور بدعت ہمیشہ
قائم رہی تدبیرات بہ نسبت حفاظت سرحد انگریزی کے کی گئین اور نہ صرف راجہ دیب اور دہرم
بلکہ اور گورنران متعینہ سرحد کو علی الخصوص تانگسو پیلو کو فہمایش بہ نسبت اس امر کے کی گئی کہ اگر ان
ذلتون کو سرکار انگریزی کے ساتھ موقوف نکرینگے تو سوائے اسکے کہ سرکار انگریزی تدبیر
اونکے معاوضے کی کرے اور کوئی چارہ نہین ہے۔

یہ فہمایش کسیطرح پر اثر پذیر نہین ہوئی پس حرکات ظلم کو کہ جسکو سرکار انگریز نے بیبردباری تمام
برداشت کیا اور اون شکایتون کا کہ جو تمہارے سرکار مین قبل از بند کرنے دین دو ہزار روپیہ
سالانہ کا جو آبیاری فلاکوٹا کے لیے کہ سرکار انگریز کے قبضے مین بطور ٹھیکہ کے تھا از جانب
سرکار انگریز کے ندین دوبارہ ذکر کرنا فضول ہے اور اوس باعث سے کہ جس سے
سرکار انگریز کو یہ کارروائی اختیار کرنی پڑی آپ بخوبی مطلع ہوسے اور آپ کو بہ نسبت اس امر کے
بھی جتا دیا گیا تھا کہ تاوقتیکہ تاوان اوس نقصان کا آپ بخوبی ندین اور قیدیون کو چھوڑ
ندین اور مجرمان سزایاب ہون مالگزاری آبیاری فلاکوٹا کی آپ کو نملے گی مگر یہ کارروائیان بھی

اثر پذیر نہوئین اور جو کہ سرکار انگریز کا یہ منشا رنہ تھا کہ بعوض اسکے کسیطرح کی زبردستی آپ کے
ساتھہ کرین اسلیے یہ قرار پایا کہ بصلح تمام ایک ایلچی کو آپ کے پاس دوستانہ بھیجین کہ وہ
سرکار انگریز کے مطالبہ کو آپ سے بخوبی سمجھا دیوے اور واسطہ ہر دو سرکار کا ایک طریقہ
پسندیدہ پر قائم کرے چنانچہ بذریعہ ایک قاصد خاص کے کہ دیپ اور دہرم راجہ کے پاس
خط لیگیا تھا اور نیز بذریعہ اور خطوط کے جو مرسلہ آنریبل لفٹنٹ گورنر بنگال بنام آپ کے
سنہ ۱۸۶۳ء کو سرکار بھوٹان اس ارادہ سے مطلع کی گئی اور پیغام باہتمام آنریبل ایشلی اڈن صاحب
ایک نہایت معتمد سرکار انگریز سے ہے اور ہمارے ایلچی اور وکیل مطلق کی آپ کے دربار مین
بمقام پونا نکھا کے ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۶۴ء کے پہونچا اور مسٹر اڈن صاحب اس مسودہ عہدنامہ کے
کہ جسکو آپ کے ساتھہ قرار دیے جانے کے لیے صاحب موصوف کو ہدایت کی گئی تھی
حامل تھے شرایط اوس عہدنامہ کے ایسے ٹھیک اور واجبی و مفید بحق ہر دو سرکار کے
تھین کہ ہمکو کسیطرح سے اسکے انکار کیے جانے کا خیال نہ تھا علی الخصوص اس وجہ سے
کہ کاش کوئی امر مندرجہ اوس قرارنامہ کا سرکار بھوٹان کے ناموافق ہوتا تو اوسکو اڈن صاحب
موصوف بہوشیاری تمام تبدیل کرتے البتہ منظوری و عدم منظوری عہدنامہ مذکور کی
کلیاً یا جزواً ئین آپ کا اختیار رکھا اور کاش آپ ہمارے ایلچی کے ساتھہ مطابق مرتبہ اوسکے کی
کہ وکیل ہمارا ہے اور مطابق رسم قوم کے پیش آکر آپ نے بیان کیا ہوتا کہ ہم مطالبہ سرکار
انگریزی کو پورا نہین کر سکتے تو یہ امر باوجودیکہ سرکار انگریزی کو ملال ہوتا اور واسطے حفاظت
جان و مال اپنی رعایا کے تدبیرات زبردستی کرنی پڑتین اسقدر ناگوار خاطر نہوتا۔

مگر آپ کو خوب معلوم ہے کہ آپنے مطالبہ سرکار انگریزی سے نہ صرف انکار کیا بلکہ وہ انکار ایسا
طریقے پر ہوا کہ جس سے آج تک آپ کی اور آپ کے دربار کی ذلت اور سرکار انگریز کی ہوئی
اور نہ صرف یہ کہ آپ اوس ایلچی کے ساتھہ جو آپ کے دربار مین بھیجا گیا تھا مطابق اوسکے
مرتبے کے نہین پیش آئے بلکہ اوسکو ذلت و ظلم جس معنی سے کہ مطابق قانون جملہ قومون
سوا ہی وحشیون کے بحق ایلچی کے ممنوع ہے محفوظ نرکھا اور اوس خط کو جو سرکار انگریز نے
تمھارے پاس بھیجا تھا ٹانگسو پیلو اور اوسکے اہالیان دربار نے نہایت حقیر کیا اور علانیہ ہمارا

وکیل ذلیل ایا گیا اور تمھارے سامنے اوسکی خندید گی ہوئی اور جبراً بدھمکی ذلت جسمانی کے اوس سے ایک اقرارنامہ شعر واپس کردینے دوار ہاے آسام پر دستخط کروایا۔

ہم اوس اقرارنامے کو بالکل نامنظور نہ صرف باین وجہ کرتے ہین کہ اوڈن صاحب کو ایسے اقرارنامے کے قرار دینے کی ہدایت نہین ہوئی تھی بلکہ اس باعث سے کہ یہ اقرارنامہ بظلم تمام بدھمکی ذلت جسمانی و قید کے زبردستی دستخط کروایا گیا اور مخفی نہ ہے کہ وہ سلوک جو ساتھ ایلچی کے کہ تمھارے دربار مین واسطے تمھارے تصفیہ تنازعہ کے بھیجا گیا تھا ظہور مین آیا اسقدر ذلیل ہے کہ سرکار انگریز بلا سزا دہی سرکار بھوٹان کے ہرگز ہرگز درگذر نکرے گی۔
حالانکہ ہمکو معلوم ہے کہ ٹانگسو پنیلو اور دیگر سرداران نے تمکو بے اختیار کردیا ہے لیکن گوارا نہین ہوسکتا کہ بباعث سرکشی تمھارے سرداران و آشفتگی اندرونی کے کہ جسکے باعث سے سرکار بھوٹان کمزور ہوگئی ہے رعایا و ایلچی سرکار انگریزی رسوا اور ذلیل ہون بنظر اِن ہم آپ کو اطلاع دیتے ہین کہ ضلع انباری فلاکوٹا کہ جواب تک سرکار بھوٹان سے بشرط اداے زرلگان کے لیا گیا تھا دوام کے لیے شامل عملداری سرکار انگریز کے ہوگیا اور جسقدر مالگزاری اوس ضلع سے و نیز مالگزاری دوار ہاے آسام کی سرکار بھوٹان کو دیا جاتا تھا مدام کے لیے بند ہوگیا اور جو کہ تمکو بذریعہ تحریر و نیز ایلچی ہمارے کے بہ نسبت اس امر کے بھی اطلاع دی گئی تھی کہ جملہ رعایاے انگریز سکنائے کوچ بہار اور سکھم کو کہ جنکو تمھارے سرداران نے قید کرلیا ہے کہ جو تخمیناً تین سو سے زیادہ ہین اور اب زبردستی بھوٹان مین قید ہین چھوڑ دیے جاوین اور نیز بہ نسبت اس امر کے اطلاع دی گئی کہ واپسی اوس مال کی جو پانچ برس مین عملداری انگریزی کوچ بہار یا سکھم سے لوٹ لے گئے ہین کردیوا اسلیے ہم تمکو جتا دیتے ہین کہ اگر آج سے تین مہینے کے اندر یعنی یکم ستمبر تک یہ مطالبے پورے نہ کیے جاوینگے تو ہم تدبیر مناسب درباره پورا کروانے اِن مطالبون کے کرینگے فقط

دستخط
جان لارنس

واضح رہے کہ اسی مضمون کا ایک خط بنام دہرم راجہ کے بھی بھیجا گیا۔

نمبر ۱۰۹

اشتہار

فارن ڈپارٹمنٹ

پولیٹکل مقام کلکتہ محررہ

۱۲ - نومبر سنہ ۱۸۶۴ء

واضح رہے کہ سنین ماضیہ سے عملداری سرکار انگریزی و عملداری راجہ ہاے سکھم وکوچ بہار من رعایاے سرکار بھوٹان نے حرکات ظلم و بدعت کی ہے کہ جن حرکات مین بہت سا مال لٹ گیا اور ضائع ہوا اور بہت سی جانین ضائع ہوئین اور بہت سے لوگون بے گناہ کولیجا کر اب تک قید مین رکھا -

جوکہ سرکار انگریزی ہمیشہ سے آرزومند قائم کرنے تا سلسلہ دوستی ساتھ سرکار ہاے قرب جوار کے علی الخصوص بلحاظ شرایط عہدنامہ قرارداد سنہ ۱۷۷۴ء کے ہے اسلیے وقتاً فوقتاً بذریعہ شکایت کے پیروکار بنسبت اس امر کے رہے کہ سرکار بھوٹان سے سزادہی اون مجرمان کی کراکر واپسی مال مسروقہ و رہائی قیدیان کی کراوین مگران شکایتون سے کچھ فائدہ نہین ہوا بلکہ انجام دہمکی کا بھی اچھا نہوا اور سرکار انگریز کو اکثر بنسبت امید و قول آیندہ کے دہوکا دیا گیے مگر واپسی مال نہ رہائی قیدیان بسزادہی مجرمان کے ہوئی اور نہ موقوفی حرکات ظلم و بدعت کی بھی ہوئی -

سنہ ۱۸۶۳ء مین سرکار ہند نے واسطے حفاظت اپنی رعایا و توابعینان کی تدبیرات آخر اختیار کرنا ناپسند کرکے ایک ایلچی خاص دربار بھوٹان مین مع تجویزات تصفیہ کنندہ کے بھیجا اور ہدایت بنسبت اس امر کے کی واسطے حفظ صلح آیندہ سرحدات و رہائی جملہ قیدیان و واپسی مال مسروقہ کے مطالبہ کرے مگر اس صلح ساز سوال کو سرکار بھوٹان نے بگستاخی تمام نامنظور کیا اور نہ صرف یہ کہ واپسی گذشتہ و بچاو آیندہ کو انکار کیا بلکہ ایلچی انگریزی کو دربار علانیہ مین ذلیل کیا اور ایلچی سے جبراً دستخط ایک اقرارنامے پر کروایا اور اسی دستخط کرنے کو ایلچی مذکور کے صحیح و سلامت واپس جانے دینے کا باعث قرار دیا کہ جبراً اقرارنامے کو گورنمنٹ ہند نے فوراً نامنظور کردیا -

واضح رہے کہ بعوض اس ذلت کے صاحب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل یہ تجویز فرمایا

کہ جو روپیہ بابت مالگزاری دوارہاے آسام و انباری فالاکوٹا کے کہ بموجب رو سے بقبضہ سرکار انگریزی
تھا سابق مین سرکار بھوٹان کو دیا جاتا تھا ہمیشہ کے لیے بند ہو جاوے اور اضلاع مذکورہ دوام
شامل عملداری سرکار انگریز کے رہین اور بنظر احتیاط عداوت علانیہ کے صاحب گورنر جنرل نے
باجلاس کونسل ایک خط بنام دیب اور دہرم راجہ مشعر رہائی جملہ قیدیان کے جو زبردستی بھوٹان مین
قید ہین و واپسی جملہ مال و اسباب کی جو اندر پانچ برس کے لوٹ لیے گئے ہین بھیجا۔

بجواب اس مطالبہ کے سرکار بھوٹان نے ایک جواب مجمل کہ جس سے کسیطرح پر بنسبت پورے
ہونے مطالبہ کے امید نہین ہو سکتی اور نہ سواے اسکے کہ سرکار بھوٹان اور اوسکی رعایا
ذریعہ اور موقع ظلم و بدعت سے محروم کیے جاوین اور کوئی صورت بچاؤ کی نظر آوے بھیجا۔
نظر بران صاحب گورنر جنرل نے باجلاس کونسل کے بملال تمام یہ تجویز فرمایا کہ دوارہاے بنگال
بھوٹان کو و نیز اوسقدر ملک پہاڑی مع قلعہ دالنگ کوٹ و دیپا خا و دیوان گیری کے جو واسطے نگرانی
راستہ ورود کے یورش مخالفانہ بھوٹانیون کا ضلع دارجلنگ و میدان تترائی کے مناسب ہو
دخل کر کے ہمیشہ کے لیے شمول عملداری سرکار انگریزی کر لی جاوے چنانچہ ایک فوج جنگی کافی
واسطے کرنے دخل ملک مذکورہ بالا و دبانے حملہ کے سرحد پر جمع کی گئی اور اب اسکی تکمیل کرنے
کے لیے جاوے گی۔

پس جملہ سرداران زمینداران منتظمان رعیت و باشندگان قطعہ زمین مذکورہ بالا کو چاہیے کہ اپنے کو
حکومت سرکار انگریزی کے تابع کر کے اپنے اپنے مکان پر چپ چاپ رہین اور فوج انگریزی و
کمشنر کو کہ جسکے تعلق انتظام اوس دیار کا کیا گیا ہے خوب مدد دین حفظ جان و مال و حقوق خانگی
اون لوگون کی کی جاوے گی جو سرکش نہین ہین اور تمام لوگون پر خوب انصاف کیا جاویگا
تشخیص جمیع اراضی واجبی تمام ہوگی و ظلم و بدعت موقوف ہو جاویگا سرحد آیندہ مابین عملداری شاہزادی انگلستان
و عملداری بھوٹان کے بعد پیمائش کے قرار دیا جاویگی اور اندر اوس حد کے حکومت سرکار بھوٹان کی کبھی نہو گی۔

حسب الحکم صاحب گورنر جنرل باجلاس کونسل
دستخط ایچ ایم ڈیورنڈ کرنیل
سکرٹری گورنمنٹ ہند۔

بیان کوچ بہار

بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ع راجہ نرانددر نراین کو ایک سند نمبری ۱۱۰ دربارہ مجاز ہونے نسبت کرنے متبنی کے ملی اگست ۱۸۶۳ع مین اوسنے جان بحق تسلیم کیا اور اوسکا بیٹا اصل نرپاندر نراین نابالغ جانشین ہوا اور ایک افسر انگریزی واسطے انتظام اوسکے ملک کے تاسن تمیز پہونچنے کے مقرر ہوا مخفی نرہے کہ کوچ بہار مین امتناع سوداگری غلامان کی ہوگی۔

نمبر ۱۱۰

نقل سند بنام راجہ کوچ بہار محررہ

۱۱ مارچ ۱۸۶۲ع

چونکہ ملکہ معظمہ کی یہ تمنا ہے کہ سرکارہاے اکثر شاہزادے اور سردارہاے ہندوستانی کہ جو حکومت اپنے ملک کی کرتے ہین ہمیشہ قائم رہین اور رشتہ و قدر اونکے خاندان کی قائم رہے اسلیے ہم بنظر پورے کرنے اوس تمنا کے آپ کو تقویت بنسبت اس امر کے دیتے ہین کہ درصورتیکہ آپ کا کوئی وارث اصل نہو تو اوس صورت مین آپ و جانشین آپ کے مجاز بنسبت اس امر کے ہونگے کہ مطابق شرع ہنود اور رواج خاندان کے کسیکو واسطے جانشینی اپنی حکومت کے متبنی کرلین اور وہ شخص قبول و منظور کیا جاویگا واضح رہے کہ تا وقتیکہ آپکا خاندان بخیر خواہی و ایمانداری شرائط عہدنامجات و اقرارنامجات کو کہ جو سرکار انگریزی کے ساتھ قرار پائے ہین پورا کرتے رہینگے کسیطرح کی قباحت بنسبت اقرارنامہ ہذا کے واقع نہین ہوگی

دستخط کیننگ

بیان محالات خراجی موقوعہ کٹک

۱۱- مارچ ۱۸۶۲ء کو سند ہائے نمبری ۱۱۱ سرداران ۱۶ محالات کو در بارہ مجاز ہونیکے واسطے متبنی کرنیکے عطا ہوئین

نمبر ۱۱۱

نقل سند بنام ۱۶ سرداران محالات خراجی

موقوعہ کٹک محررہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء مضمون ذیل ہے

چونکہ ملکہ معظمہ کی یہ تمنا ہے کہ سرکارہائے اکثر شاہزادے و سردارہائے ہندوستانی کہ جو حکومت اپنے ملک کی کرتے ہین ہمیشہ قائم رہین رشتہ وقدر اونکے خاندانکی قائم رہے اسلیئے ہم بنظر پورے کرنے اوس تمنا کے اونکو تقویت بہ نسبت اس امر کے دیتے ہین و بموجبیکہ انکا کوئی وارث اصلی نہو تو آپ اور جانشین آپ کے مجاز بہ نسبت اس امر کے ہونگے کہ مطابق شرع ہنود و رواج خاندان کے کسیکو واسطے جانشینی اپنی حکومت کے متبنی کرلین واضح رہے کہ تا وقتیکہ آپ کا خاندان بخیر خواہی و ایمانداری شرایط عہدنامجات و اقرارنامجات کو کہ جو سرکار انگریزی کے ساتھہ قرار پاتے ہین پورا کرتے رہینگے کسیطرح کی قباحت بہ نسبت اقرارنامہ ہذا کے واقع نہین ہوگی

دستخط کیننگ

بیان بھما

مئی ۱۸۶۲ء مین چیف کمشنر متعینہ برٹش برمہا کو بہ نسبت اس امر کے ہدایت ہوئی کہ وہ اودہین جاکر دربار برمہا مین اون چند مراتب کا علی الخصوص معاملات بہ نسبت کار تجارت کے کہ جسکی نسبت مباحثہ درپیش مہاراجہ کرین چنانچہ ۱۰- نومبر ۱۸۶۲ء کو اونھون نے عہد و پیمان نمبری ۱۱۲ مشعر حفاظت تجارت و قائم کرنے آمد و رفت ساتھہ برمہا کے قرار دیا اور بغرض تعمیل و انسداد غلط فہمی نشان عہد و پیمان مذکور کے ایک اجنٹ چیف کمشنر بہادر کا مقام منڈالہ مین متعینات ہوا-

نمبر ۱۱۲

عہد و پیمان جو ساتھہ بادشاہ برمہا کے

بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۸۶۲ء کو قرار پایا

بمضمون ذیل ہے۔

بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۸۶۲ء مطابق ۵ تات شانگ سن ۱۲۲۴ کے لفٹنٹ کرنیل ای بی فیر صاحب چیف کمشنر برٹش برمہا حسب الاختیار عطیئہ عالی القاب رایٹ آنرسل ارل آف الیجن اور کن کرڈاین کی ٹی دجی سی بی وِیسرای وگورنر جنرل ہند اور اونکے ٹھا ڈو منگی مہا منگلہلا ٹھی ہاٹھونے ازجانب بادشاہ برمہا کے عہد و پیمان مندرجہ ذیل کو قرار دیا ہے۔

دفعہ ۱ چونکہ بہت روز سے باہم حاکمان برمہا اور انگریز کے صلح اور دوستی چلی آتی ہی اسیلیے نسل آیندہ میں بھی قائم رہے گی اور فریقین شرائط دوستی مستحکم اور پایدار پر مستقل رہین گے۔

دفعہ ۲ بلحاظ بڑی رفاقت لاحقہ باہم ہر دو ملک کے سوداگران و رعایاے سرکار برمہا کے ساتھہ کہ جو عملداری انگریزی مین سفر یا کار تجارت کرین بموجب رواج بڑے ملکون کے اس طرح پر محافظت اور سلوک کیا جاویگا کہ گویا وے خاص رعایاے سرکار انگریز کے ہین۔

دفعہ ۳ علی ہذا القیاس رعایاے سرکار انگریزی کہ جو عملداری برمہا میں سفر کرین یا کار تجارت کرین بموجب رواج بڑے ملکون کے اس طرح پر محافظت اور سلوک کیا جاویگا کہ گویا وہ خاص رعایا سرکار برمہا کے ہین۔

دفعہ ۴ جب کسی ملک انگریزی یا غیر ملک سے اجناس رنگون مین آتی ہین اور معلوم ہو کہ وہ اجناس واسطے روانگی ملک برمہا کے ازراہ دریاے اراودی کے ہے تو لینا ہوگا حاکم انگریزی بشرطیکہ مال و ترا سہو اور اظہار بدیانت اوسکے صحیح ہو ایک روپیہ سیکڑا محصول اوپر قیمت اونکی کے لیگا اور اگر وہ چاہے تو اون اشیا کو بہ نگرانی ایک افسر کے مقامات ملون اور مہلا تک پہونچوا دے اور قیمت اشیا کی سالانہ پاس حاکم برمہا کے بھیجی جاوے گی اور اگر بیان

کیا جاوے کہ وہ اشیا واسطے روانگی دوسرے ملک کے ہین اور عملداری برہما مین فروخت کرنے کے لیے نہین تو درصورتیکہ یہ بیان صحیح ہو اون اشیا کو نہین اوترواویگا اور نہ کچہ محصول اوسے لیا جاویگا

دفعہ ۵ جب کسی ملک برہما یا غیر ملک سے اجناس برہما مین آتے ہین اور معلوم ہو کہ وہ اجناس واسطے روانگی ملک رنگون کے از راہ دریاے اراودی کے ہے تو ایسی صورت مین حاکم برہما بشرطیکہ مال اوتر ا نہو اور اظہار بدیانت اوسکا صحیح ہو ایک روپیہ سیکڑا محصول اوپر قیمت اونکی کے لیگا اور اگر وہ چاہے تو اون اشیا کو بنگرانی ایک افسر کے مقام تہایت می اوتک پہونچوادیوین اور قیمت اشیا کی پاس حاکم انگریز کے بہیجی جاوے گی اور اگر یہ بیان کیا جاوے کہ وہ اشیا واسطے روانگی دوسرے ملک کے ہین اور عملداری انگریز مین فروخت کرنے کے لیے نہین تو ایسی صورت مین مطابق دفعات محصول کے ایسے اشیا بری المحصول ہونگے مگر بہ نسبت اوس اشیا کے جو مستوجب محصول ہند کے ہونگے بشرح معمول لیا جاویگا

دفعہ ۶ اون سوداگران کو کہ جو عملداری برہما سے خواہ خشکی یا تری ہو کر از راہ دریاے اراودی عملداری انگریز مین سفر کرنا چاہین رواج عملداری انگریز پر پابند رہینگے اور جہان چاہین وہان بلاکسیطرح مزاحمت ازجانب حاکم انگریز کے سفر کرینگے اور جو چیز چاہین خرید کرنے کے مجاز ہین اور سوداگران برہما کو اختیار ہے کہ واسطے سکونت اور تعمیر مکانات کارخانہ کے جس مقام موقوعہ عملداری سرکار انگریز مین چاہین اراضی لین —

دفعہ ۷ اون سوداگران کو جو عملداری انگریزی سے خواہ خشکی یا تری ہو کر از راہ دریاے اراودی کے عملداری سرکار برہما مین سفر کرنا چاہین رواج عملداری برہما پر پابند رہینگے اور جہان چاہین وہان بلاکسیطرح مزاحمت ازجانب حاکم برہما کے سفر کرینگے اور جو چیز چاہین خرید کرنے کے مجاز ہین اور سوداگران ملک انگریز کو اختیار ہے کہ واسطے سکونت اور تعمیر مکانات کارخانہ کے جس مقام موقوعہ عملداری سرکار برہما مین چاہین اراضی لین -

دفعہ ۸ اگر بعد قرار پانے عہد و پیمان ہذا کے اندر ملک سول کام انگریزی محصول مجوزہ مقامات نہایت سموٹانگسو کے موقوف کردین تو حاکم برہما بھی بنظر بہتری اپنی رعایا کے بعد ایک دو تین یا چار برس کے اگر چاہین محصول مجوزہ مقامات مالون ٹانگسو موقوعہ عملداری برہما کو موقوف کردین —

دفعہ ۹۔ جو لوگ کسی ملک سے عملداری انگریزی مین جانے کا ارادہ کرینگے تو بلا روک ٹوک حاکم برہما اونکو جانے دیگا۔ علی ہذا القیاس جو لوگ کسی ملک یا قوم سے عملداری سرکار برہما مین جانے کا ارادہ کرینگے تو بلا روک ٹوک حاکم انگریز اونکو جانے دیگا۔

دستخط
ارتھر پرس فیر
لفٹنٹ کرنیل از جانب
ویسرای گورنر جنرل

دستخط
اینگی تھا ومینگی مہا مینگلا تھی ہاتھو
وکیل مطلق شاہ برہما

منظوری ویسرای و گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل ۱۳۔ دسمبر ۱۸۶۲ء عیسوی کو ہوئی۔

دستخط ایچ ایم دیورنڈ　　　مقام کلکتہ ۱۳۔ دسمبر ۱۸۶۲ء
سکرٹر گورنمنٹ ہند

بیان جزیرہ عاملایان
سے معلوم ہوگا

۱۸۶۲ء مین ٹن گانگ حجور نے باجازت سرکار انگریز کے ساتھ بندہ ہاراپی ہانگ کے ایک عہد و پیمان نمبری ۱۱۳ کہ جسکی ۶ دفعہ کے زور سے تصفیہ جملہ تنازعات باہمی کا منحصر اوپر پنچایت سرکار انگریزی کے ہوا قرار پایا اور یہ بھی قرار پایا کہ بلا واقفیت و مرضی سرکار انگریز کے کوئی فریق کسی صوبہ اجنٹ سے نوشت خواند نکرے۔

واضح رہے کہ حالت ٹن گانگ کے بہ نسبت واگذاشتگی اراضیات سنگاپور موجب دفعہ ۶ و ۷ عہدنامہ قرارداد ۱۸۲۴ء کے نہایت ناپسندیدہ ہی مگر بذریعہ عہدنامہ نمبری ۱۱۴ قرارداد ۱۹ دسمبر ۱۸۶۲ء یہ دفعات بہ نسبت اون مراتب کے کہ جو دربارہ کسی حقوق یا مطالبہ باہم سرکار انگریزی و ٹن گانگ اونکے ورثا و جانشینان کی نہین منسوخ ہوگئین۔

اور بہ نسبت روبکاری رعایای انگریزی یا دیگر اشخاص بہ پناہ انگریزی ساکن عملداری ٹن گانگ کے دستور العمل حسب ذیل معین ہوا۔

اول بنسبت گرفتاری قیدی و جرم کہ جسکا وہ مرتکب ہوا بشرح تاریخ کہ جسکے واسطے وہ بکاری معین ہو رزیڈنٹ کونسل متعینہ سنگاپور بنظر دینے مدد وسی بحق شخص قوم کے اطلاع دیتے اور اگر مناسب معلوم ہو تو کسی افسر سرکاری کو واسطے نگرانی وہ بکاری کے بھیج دین۔

دوم ایک پرت نقل تصدیق شدہ اوس وہ بکاری کی تجویز کے سرکار انگریزی مین روانہ کیجاوے۔

سوم درحالیکہ مدعاعلیہ پر جرم ثبوت ہو تو اوسکی سزا خلاف منشاء قانون انگریزی کے نہو اور نہ اوس سے زیادہ ہو۔

نمبر ۱۱۳

تصدیق بہ نسبت اس امر کے کیجاتی ہے کہ باہم تنکو الوہ تن کانگ ابوبکر سری مہاراجہ ابن تنکو اونگ کا ڈاینگ ابراہیم سری مہاراجہ شاہ جہور کے ایکطرف و ڈاتو بندہارا ٹون کو رایس سری مہاراجہ ابن راجہ بندہارا ٹون ناہر سری مہاراجہ پہانگ طرف دیگر کے ایک عہد و پیمان بنسبت دوستی ملاپ و مدد باہمی کے ہمیشہ کے لیئے قرار پایا ہے اور دونون فریق برضامندی تمام بنظر انتظام ممالک پہانگ اور جہور کے اور اونکے سرحدات اور اختیارات و حکومت کے بنظر رفع کرنے قضیہ آیندہ و زور دینے ایک دوسرے کے اور مستحکم کرنے دوستی موجودہ باہمی کے شرایط مندرجہ ذیل پر اتفاق کیا ہے۔

دفعہ ۱ باہم فریقین اقرارنامہ ہذا و اونکے نسل کے و ممالک جہور او پہانگ ہمیشہ صلح و دوستی قائم رہے گی۔

دفعہ ۲ درحالیکہ ملک جہور یا کسی قصبہ ماتحت اوسکے پر کوئی غنیم اندرونی یا بیرونی بعدازین حملہ آور ہو تو اوس صورت مین بہت جلد جو کچہ سپاہیان و سامان لڑائی مہیا ہو سکے لیکر ڈاتو بندہارا ٹون کو رایس سری مہاراجہ ابن راجہ بندہارا ٹون ناہر سری مہاراجہ پہانگ و اوسکے جانشینان تنکو الوہ تن کانگ ابوبکر سری مہاراجہ ابن تنکو اونگ کانگ ڈاینگ ابراہیم سری مہاراجہ جہور او اوسکے جانشینان کی مدد کرینگے اور تاوقتیکہ غنیم مغلوب ہو کر نکالا نجاوے ہر طرح کی مدد جو اونکے اختیار مین ہو کرتے رہینگے۔

دفعہ ۳ علی ہذا القیاس درحالیکہ ملک پہانگ یا کسی قصبہ جات ماتحت اوسکے پر کوئی غنیم اندرونی یا بیرونی بعدازین حملہ آور ہو تو اوس صورت مین ڈاتو تنکو تن کانگ ابوبکر سری مہاراجہ ابن تنکو اونگ کا

دا ینگ ابراہیم سری مہاراجہ جہور اور اوسکے جانشینان بہت جلد جسقدر سپاہیان و سامان لڑائی مہیا ہو سکے لیکر داٹو بندہارا اوٹون کو رایس سری مہاراجہ ابن راجہ بندہارا اوٹون تاہر سری مہاراجہ پہانگ اور اوسکے جانشینان کی مدد کرینگے اور تا وقتیکہ غنیم مغلوب ہوکر نکال ندیا جاوے ہر طرح کی مدد جو اونکے اختیار مین ہے کرتے رہینگے۔

دفعہ ۴ چونکہ بہ نسبت سرحد ہر دو ملک یعنی جہور و پہانگ کے اکثرون کو شبہہ ہوا اسلیے یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اب سے اور آئندہ کو دریاے آنڈو اراضی مزروعہ کی سرحد متصور ہو اور جزیرہ پلو تیامن و جملہ جزایر موقوعہ و کہن لیٹی ٹوڈیعنی درجہ جوڑا ئی اسکی سرحد شمالی کی عملداری جہور کی متصور ہوگی اور جملہ جزایر موقوعہ بسمت شمال لیٹی ٹوڈ مذکور کے عملداری پہانگ کی متصور ہے۔

دفعہ ۵ فریقین کی رعایا مجاز بہ نسبت اس امر کے ہین کہ ایک دوسرے کے ملک مین آمد و رفت کرکے اشیاے سوداگری او بخفین شرائط و رسوم سے لایا جایا کرین کہ جو خاص رعایا اوس ملک کے لیے مرعی ہوا ور کوئی فریق یا اونکے جانشینان کسیطرحکا محصول اوپر اشیاے آمدنی و روانگی وغیرہ آئندہ کو ایک دوسرے کی رعایا پر اوس سے زیادہ نہ مقرر کرینگے کہ جو وہ خاص اپنی رعایا سے لیتے ہون۔

دفعہ ۶ ہر دو فریق اقرار بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ رعایاے سرکار انگریز مجاز بہ نسبت اس امر کے ہوگی کہ اونکے ملک مین بپابندی شرائط و رسوم کہ اونکی رعایا کے لیے مرعی ہو کار سوداگری کا کیا کرین۔

دفعہ ۷ فریقین بہ نسبت اس امر کے بھی متفق الراے ہین کہ آئندہ کو کاش کسیطرح کا تنقیہ آپسمین خواہ بذات خود یا اونکی جانشینان کی بہ نسبت عہد و پیمان ہذا یا کسی شرط مندرجہ اسکے کے یا بہ نسبت کسی اور معاملہ ملکی یا قومی یا خانگی کے واقع ہو تو اوس صورت مین وہ مقدمہ واسطے تقیفیہ کے سرکار انگریز دوست درمیانی کے پاس رجوع کیا جاوے گا اور سرکار موصوف کے تقیفیہ پر ہر دو فریق راضی اور پابند رہین گے۔

دفعہ ۸ فریقین متفق الراے ہوکر وعدہ بہ نسبت اس امر کے کرتے ہین کہ وے خود یا اونکے جانشینان بلا مرضی و واقفیت سرکار انگریز کے کسی صوبہ یا سلطان اجنٹ کے کسیطرحکا اقرار نامہ

یا نوشت و خواند نگر سینگ فقط

محررہ ۱۹ - ذوالحجہ مطابق سنہ ۱۲۷۸ ہجری مطابق ۱۷ - جون سنہ ۱۸۶۲ء

عہد بجوگی زیر دستخط کرنیل اورفیر کو نیا صاحب گورنر شاہزادہ ویلس متعینہ جزیرہ سنگاپور و ملاکا مقام سنگاپور

نمبر ۱۱۴

عہد و پیمان قرار دادہ باہم اوریل کرنیل اوفیر کو نیا صاحب گورنر شاہزادہ ویلس متعینہ جزیرہ سنگاپور و ملاکا از جانب گورنر جنرل کشور ہند با جلاس کونسل ایک طرف و تمن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ شاہ جہور جانب ثانی مضمون ذیل ہے۔

جو کہ اندوی دفعہ ششم عہد و پیمان دوستی و ملاپ قرار دادہ باہم انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و اتنے اور سلطان و تمن گانگ والی جہور و دیگر بتاریخ دوم اگست سنہ ۱۸۲۴ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی مذکور نے اقرار بہ نسبت اس امر کے کیا کہ حالیکہ تمن گانگ مذکور ہمیشہ کے لیے ایسی ملک مقبوضہ اپنی عملداری میں بود و باش اختیار کرین او سنگاپور سے چلے جاوین تو اوس صورت میں تمن گانگ مذکور اور اوسکے ورثا و جانشینان کو ... ہزار اسکہ والا ہند دیا جاویگا اور از روے دفعہ ہفتم عہد نامہ مذکور کے بلحاظ مین متذکرہ بالا کے تمن گانگ مذکور نے بذات خود و بحق اپنے ورثا و جانشینان کے جملہ حقوق و اختیار بہ نسبت جملہ جایداد غیر منقولہ کے اراضیات و مکانات و باغ و باغچہ و درخت وغیرہ مقبوضہ اوس کے جو جزیرہ سنگاپور یا قصبہ جات ماتحت اوسکے ہین کہ جسکو وہ واسطے سکونت اپنے کے جزیرہ مذکور سے نکال کر اپنی سرکار خاص مین شامل کرنا مناسب سمجھتا ہو ایسٹ انڈیا کمپنی اور اونکے ورثا و جانشینان کو ہمیشہ کے لیے دے دیا اور جو کہ بلحاظ چھوڑ دیے جانے جملہ حقوق و مطالبہ ... ہزار روپیہ مذکورہ بالا کے از جانب تمن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ بحق خود و اونکے ورثا و جانشینان کے یہ بھی قرار پایا ہے کہ وہ چند اراضیات جو بلا لنگا موقوعہ جزیرہ سنگاپور مین بقبضہ اونکے ہین کہ جسکے تصریح مندرج نقشہ مشمولہ ہے اور ... ٹکڑی اراضی کے جو شاہراہ سے سمندر تک ہے کہ جسکی سرحد غربی اراضی مقبوضہ پی نینسولر ... سلپ و ڈاک کمپنی اور بجانب مشرق اراضی متعلق پی نین شولر اور اوریئنٹل اسٹیم نوی گیشن کمپنی یعنی کمپنی دخان کش کی

واقع ہے سرکار انگریز کو دے دین اور سرکار موصوف کو مجاز بہ نسبت اس امر کے کرین کنارہ
پہاڑ سے سڑک ملا بلانگا کی جانب شمال تک مٹی واسطے فراز کرنے زمین عطیۂ سرکار موصوف کے
بشرط ضرورت لیوین اور سرکار موصوف سرحد شرقی اراضی پی نین شولر اور دین ٹل اشٹیم نوی گیشن مین شاہراہ سے
سمندر تک گاڑی کی سڑک قائم کرلیوین اور ایک فرودگاہ عمدہ استعمال مین لاوین اور اراضیات متوقعہ
پہاڑ فی پچھی کہ جسمین بارک انگریزی ہے لے لیوین اور اوسمین بھی سڑک بنالیوین اور سرکار انگریز
مرحوف سلطان اور اسکے وُرثا و کارپردازان و کارندگان کو بہ نسبت باقی اراضیات ٹلا بلانگا مذکور کے
کہ جو اوسکے قبضے مین ہین ایک حق ادا دانہ دیا گیا اور عہدنامہ مذکورۂ بالا کی دفعات ششم و ہفتم
منسوخ اور باطل متصور ہونگے اسلیے شرائط مندرجۂ ذیل باہم فریقین عہد و پیمان ہذا کے قرار
پائے ہین —

دفعہ ۱ ڈاٹومتن گانگ ابوبکر سری مہاراجہ بحق خود و اپنے ورثا و جانشینان کے ہمیشہ کے
لیے جملہ دعوی اور مطالبۂ ۔ ہزار سکہ دالر مذکورۂ بالا سے باز آوین گے اور اوسکو سرکار
انگریز نے چھوڑ دیا —

دفعہ ۲ فریقین متفق الرای بہ نسبت اس امر کے ہین کہ عہد و پیمان متذکرۂ بالا کی دفعات
ششم و ہفتم کی اوسقدر عبارت جو بہ نسبت حقوق اور مطالبہ مابین سرکار انگریزی اور ڈاٹومتن گانگ
ابوبکر سری مہاراجہ اوسکے ورثا و جانشینان کے از روے اقرارنامۂ ہذا کے باطل اور منسوخ متصور
ہونگے اسلیے بموجب اسکے باطل اور منسوخ ہین —

محررۂ ۱۹ دسمبر ۱۸۶۲ء مطابق ۲۸ جمادی الآخر ۱۲۷۹ ہجری

بیان سرکارہای شش ستلج

جلد دوم از صفحہ ۲۷۳
تا صفحہ ۳۱۴

واضح رہے کہ ۱۸۰۹ء مین شش ستلج کی دوسری سرکارون کے ساتھ سردار ممدوٹ
سرکار انگریزی کی اطاعت مین نہین آیا تھا بلکہ وہ دربار لاہور کا کہ جسکی رو سے کمک ۱۰۰ سوار کی

دی تھی پاسدار تھا اور کمک ممدوٹ نے فوج سکھ کیطرف سے ہنگام معرکہ ستلج کے لڑائی کیا مگر قریب الاختتام لڑائی کو سردار جمال الدین انگریز کیطرف بھاگ کر خوب خیرخواہی کیا کہ جسکے عوض مین اوسکو خطاب نواب کا ملا اور اوسکے جاگیرہایان تشخیص کر دیے گئے یعنی بہنگام تسلط سپاہیان سوار و بہنگام لڑائی مدعی رہین مخفی نرہے کہ بہ نسبت حالات سردار کے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تحقیقات نہین ہوئی اور نہ اوسکے واسطے سرکار انگریزی سے محدود کی گئی —

افسوس کہ نواب نے اپنے علاقے پر ایسی بدانتظامی و غفلت کیا کہ سنہ ۱۲۷۱ء مین بعد تحقیقات کامل کے سرکار انگریز نے اوسکے اختیارات شاہی کو ہمیشہ کے لیے ضبط کر لیا اور علاقے کو صرف بطور جاگیر کے کر دیا اور نواب کو لاہور مین بھیجدیا اور وہان اوسکو مالگزاری ممدوٹ سے جسقدر بعد منہائی خرچہ جو ازجانب افسر انگریزی کے انتظام مین خرچ ہوتا تھا بحیثیت اوسکو ملتا تھا۔ سنہ ۱۲۶۳ء مین نواب مرگیا اور سرکار انگریز نے جاگیر کو اوسکے بھائی جلال الدین کے خاندان مین بحال رکھنا فرض سمجھا اور جلال الدین با اختیارات محدود ازروے سند نمبری ۱۱۵ کے نواب ممدوٹ کا ہوا

نمبر ۱۱۵

سند بہ نسبت عطا کرنے جاگیر ممدوٹ کے نواب جلال الدین کو مضمون ذیل ہے

بباعث وفات تمھارے بھائی نواب جمال الدین کے تمھارا اور تمھارے رشتہ دارون کا حق خیال کر کے تمکو اور تمھارے وارث مرد کو کہ بموجب قاعدہ پیدایش کے ہو جاگیر ممدوٹ اور خطاب نواب کا عطا کیا مگر وہ عطا بشرائط ذیل ہے —

دفعہ ۱ تم اور تمھارے جانشینان جاگیر کو لازم ہے کہ اپنے رشتہ داران و نسل اپنے جمال الدین کی بخوبی پرورش کرو —

دفعہ ۲ اندر جاگیر کے تم اختیارات حاکمی کو راہ ندو اور نہ انتظام متعلقہ مین دست اندازی کرو بلکہ حتے الاتفاق کاشتکاران و مالکان اراضی کے ساتھ اچھا سلوک کرو —

دفعہ ۳ بہ نسبت وجہ اشخاص مندرجہ حاشیہ کے کہ جو معرفت افسر سرکار انگریزی کے اونکو

ملاکر یکجا دست اندازی نکرو لیکن بہ نسبت تخفیف و انقضاے روز ینہ کسان حال کے کہ جسکی منظوری
گورنر جنرل ہند کی باجلاس کونسل سے ہو تم فائدہ اوٹھاؤ گے۔

بی بی رانی زوجۂ قطب الدین و والدۂ جمال الدین و جلال الدین۔　　[illegible] بہادر شاہ

بوبو طالب زوجۂ قطب الدین مانی حرام کسان مذکورۂ بالا۔　　[illegible] ؍؍

پارسا بیگم زوجۂ نواب متوفے اور اوسکے لڑکے۔　　[illegible] ؍؍

مسماۃ تاجن زوجۂ نواب متوفے حرام۔　　[illegible] ؍؍

بوبو شاہ بیگی قطب الدین دو بہن نواب متوفے۔　　[illegible] ؍؍

خان بہادر　[illegible]
　　　　} پسران نواب متوفے　　[illegible] ؍؍
محمد خان　[illegible]

[illegible]

دفعہ ۴ واضح رہے کہ جاگیر مذوٹ پر بعوض جملہ مطالبہ اخراجات انتظام حصۂ پولیس وغیرہ کی آمدنی علاقہ سے ایک ثلث سرکار لیا کرے گی اور یہ کارروائی دوسرے سال فصل سے شروع ہوگی۔

دفعہ ۵ تم ہمیشہ خیرخواہ اور ایماندار رعیت محب انگریزی کے رہوگے اور عند الضرورت سرکار انگریزی کی خیرخواہی حسب رضامندی اوسکے کروگے اور تم بہ نسبت اس امر کے خوب یقین رکھو کہ جبتک کہ تعمیل ان شرایطون کی بایمانداری تمام ہوتی رہیگی تب تک جاگیر مذوٹ کی بلا زوال تمہارے اور تمہارے جانشینان مرد کے قبضے مین ہمیشہ کو رہیگی۔

دستخط جے لارنس　　　محررۂ ۵ دسمبر سنہ ۱۸۴۶ء

بیان صوبہ پہاڑی جلد دوم

سنہ ۱۸۶۷ء مین راجہ بشاہر نے بذریعۂ نوشتہ نمبری ۱۱۶ کے جنگلہاے موقوعہ اپنے علاقہ کا پچاس برس کے لیے سرکار انگریز کو ٹھیکہ دیکر ایک اقرارنامہ متضمن قاعدۂ انتظام جنگل کے لے لیا۔

[illegible]

[illegible] دوسری [illegible] انتظام جنگل [illegible] ریاست [illegible] قوم [illegible] کی سرکار

انگریزی کو [illegible] دیا [illegible] اور [illegible] اس امر کے کرتے

ہین کہ تجویزات مندرجہ ذیل کو بپابندی [illegible] کے [illegible] ہین —

دفعہ ۱ ہم بالکل جنگل موقوعہ [illegible] اپنے اختیار مین [illegible] سرکار موصوف

ایک افسر انگریزی کو واسطے [illegible] جنگل [illegible] کے مقرر کرے گی —

دفعہ ۲ سوائے مقامات اور شرائط کے قرار دادہ ازجانب مہتمم جنگل کے کوئی ٹھیکہ دار یا شخص

دیگر مجاز بہ نسبت اس امر کے ہوگا کہ کسی جنگل موقوعہ علداری ہماری مین لکڑی کاٹے —

دفعہ ۳ واضح رہے کہ ہر درخت پر جو جنگل ریاست مین حسب الاجازت مہتمم کے کاٹا جاوے سرکار

انگریزی بشرح ذیل دیویگی —

دیودار یعنے کیلو	۳
اخروٹ	۱۲
بھوج پتر	۳
دیگر درختان	۱۲

دفعہ ۴ حساب [illegible] کر داخل ہوا کریگا اور شرح مذکورہ بالا سہ ماہی یا

ششماہی [illegible] کریگا —

دفعہ ۵ ہم سے اور ملازمان سے کہ افسر متعینہ جنگل مقرر کرے کچھ واسطہ نہین ہوگا بہ نسبت صفائی

جنگل کاٹنے اور بچانے لکڑی کا ستلج تک اور بہا لیجانے اُسکے کا خلہ تک جو صرف ہو اوسکی دیندار

سرکار انگریزی ہوگی —

دفعہ ۶ ہم اتفاق ان سب کے کرتے ہین کہ افسر متعینہ جنگل کو اختیارات فوجداری مجسٹریٹ

ماتحت درجہ اول کے ازروے دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع کے بہ نسبت فیصلہ کرنے مقدمات

فوجداری کے حاصل ہونگے —

دفعہ ۷ ہم بہ نسبت کارروائی اختیارات مذکورہ بالا دربارہ گرفتاری مجرمان یا مجرمان مشتبہ

[illegible] منتظم جنگل کو بخوبی مدد دینگے —

دفعہ ۸ اور [illegible] سے پچاس برس تک کے لیے جنگل بساہر کا ٹھیکہ سرکار انگریز کو [illegible] —

دفعہ ۹ اور جسوقت کہ ہمکو کسی لکڑی کی ضرورت ہوگی اوسوقت مین ہم ایک رزیڈنٹ [illegible] قیمت لکڑی کے وکام کہ جسکے لیے وہ درکار ہے سرکار انگریز کے پاس بھیجدینگے —

دفعہ ۱۰ زمینداروں کو اجازت بہ نسبت اس امر کے رہے گی کہ واسطے ایندھن وکوئلہ [illegible] وغیرہ کے لکڑی کاٹ لیا کرین اور بہ نسبت کاٹنے چھوٹے چھوٹے درختون واسطے [illegible] کے اونکو ممانعت نکیجاوے گی —

دستخط جوالاداس وزیر	دستخط شمشیر سنگہ راجہ بساہر ورامپور مقام شملہ ۸ جون ۱۸۶۴ء عیسوی بموجودگی لفٹنٹ کینگ آرسی [illegible] سی بی سپرنٹنڈنٹ پہاڑی وڈاکٹر کلی گھان ایم ڈی کنسرڈیٹر جنرل آف فارسٹ —
سرجیت وزیر	
فتح رام وزیر	
ہرانند وزیر	
جوالاداس	
گوبردھن داس	
چھپرداس	

بیان علاقہ ستلج

۱۸۶۴ء مین راجہ جنپا نے ازروے نوشتہ نمبری ۱۱۷ کے جملہ جنگل موقوعہ عملداری اپنے کا سرکار انگریز کو ٹھیکہ دیدیا —

ازروے اوس سند کے جو سردار پکہت کو ۳۱ - جنوری ۱۸۶۲ء عیسوی کو جسکا ذکر جلد اول کے صفحہ ۳۴۷ مین ہے دیا گیا تھا خراج تعدادی [illegible] روپیہ بعوض دینے اراضی جمعی [illegible] کے بشمول علاقہ جنرل ایس صاحب سے محفوظ رہا مگر بباعث نقصان جہاز وغیرہ کہ اس انتظام سے ہوتا تھا وہ خاندان مستعب ہوئے اور جرمانہ — جب اپنے علاقے کے

جنرل ایس صاحب نے الشتہار ۱۵ بلاحصہ سرکاری وسینے کو منظور کیا سرکار انگریز نے نسبت کرنے صرف اون علاقون کے اور واپس کر دینے باقی اراضیات کے بابت کو شیخ دین محمد ار بقیہ خراج بذریعہ زر نقد کے قبول کیا اور یہ فی اقرارنامجات ایک شرط سند بمہری ۱۰ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۶۶ء مین مندرج ہوئی اور سند مذکور مین ایک ضمیمہ شعر ملحوظ بسبب سروار کے بہ نسبت بندوبست مالگذاری وحقوق ماتحتی کے جو اوس علاقہ مین تا وقتیکہ باہتمام انگریزی رہے قائم کیا ــ

نمبر ۱۱۷

مسودہ ایک اقرارنامہ کا جو واسطے ٹھیکہ جنگل چنبا کے قرار پایا بعنوان [illegible]

واضح رہے کہ باعث دردسری انتظام ومحافظت جنگل موقوعہ عملداری اپنی کے راجہ چنبا نے اعانت سرکار انگریزی کی چاہی اور وعدہ بہ نسبت اس امر کے کیا ہے کہ افسر انگریزی متعینہ ازجانب سرکار موصوف کو کل اختیار بہ نسبت جنگل موقوعہ ملک چنبا کے کامل اختیار دینگے اسلیے بنظر برلانے خواہش راجہ موصوف کے اقرارنامجات مندرجہ ذیل باہم راجہ چنبا یکطرف وسرکار انگریز طرف ثانی کے قرار پائے ہین ــ

دفعہ ۱ جملہ جنگلہاے موقوعہ عملداری چنبا پر سرکار انگریز کو کہ جسکے جانب سے ایک افسر بطور کنسرویٹر یعنی مہتمم جنگل کا مقرر ہوگا کل اختیار حاصل ہے ــ

دفعہ ۲ سرکار انگریز کو اختیار رہیگا کہ بہ نسبت اون جنس وجنگلون کے کہ جس سے وقتاً فوقتاً چاہے خوب انتظام صفائی کا کرے اور جملہ جنگلون کے لیے قواعد عام جاری کرے ــ

دفعہ ۳ واضح رہے کہ ان قواعد مجاریہ یا انتظام سے اونہین امورات کی بربیت ہوگی جو بہ نسبت انسداد ومداخلت حقوق معینہ باشندگان چنبا کے دربارہ کاٹنے لکڑی واسطے استعمال خود کے ضرور ہون ــ

دفعہ ۴ سواے باجازت کنسرویٹر کے وبشروح وشرائط معینہ اوسکے سے اور کسی

حالت مین کوئی ٹھیکہ دار یا شخص دیگر مجاز کاٹنے لکڑی کا کسی جنگل موقوعہ عملداری راجا مین نہوگا —

دفعہ ۵ ہر درخت دیودار کے لیے جو چناب اور اوسکی شاخون پر علاقہ چنبہ مین باجازت کنسرویٹر کے کٹین سرکار انگریز راجہ چنبا کو للعہ دیا کرے گی اور ہر درخت دیودار کے لیے جو دریاے راوی اور اوسکی شاخ پر کٹین ۸ صہ دیا کرے گی اور درختان دیگر کے لیے بشرح مندرجہ ذیل دیا جاویگا یعنی

اخروٹ بشرح	۸	فی درخت
بکھوج	۲	
سیسون غیرہ	۲	

واضح رہے کہ شرح مذکورہ بالا بہ نسبت اون درختان کے متصور ہوگی کہ جسکی موٹائی چھہ فٹ سے زیادہ ہو اور زمین سے قد آدم ہو اور اس قسم کے درخت کے لیے نصف شرح لیا جاویگا منجملہ اس روپیہ کے فی درخت عہ واسطے اخراجات انتظام وغیرہ کے کہ جسکی تفصیل ذیل مین ہے منہا کیا جاوے گا۔

اول لگانا درختون و قلم کرنا و نگہبانی۔

دوم خرچ ڈانگ

واضح رہے کہ ایسے انتظام کا خرچ مطلق باختیار کنسرویٹر کے ہوگا اور خرچ ڈانگ باہتمام راجہ کے رہے گا۔

سوم جسقدر روپیہ اس مین بعد اخراجات کے بچ جاوے وہ باہم فورس ڈپارٹمنٹ یعنی محکمہ جنگل راجہ کے حصہ مساوی منقسم ہو جایا کریگا اور اوسکا صرف طیاری ومرمت سڑک وغیرہ کے ہوا کریگا۔

چہارم ہر دو سال مالی یعنی ۶۵-۱۸۶۴ و ۶۶-۱۸۶۵ کے لیے مہتمم جنگل سے راجہ کو ایک ہزار روپیہ بعوض جملہ مطالبہ کٹائی لکڑی دریاے راوی پر اوسکی عملداری مین ملا کرے گا اور بعد اوس مدت کے اور اندر جاری رہنے اس ٹھیکہ کے پانسو ماہواری اوسکو ملا کرے گا اور تاریخ ... سے وہ سب لکڑی جائداد سرکار انگریز کی متصور ہوگی —

دفعہ ۶ ۳۰ اپریل اور ۳۱ اکتوبر کو حساب ششماہی مرتب ہوکر راجہ کے پاس بھیجے جاوینگے

اوس میعاد کے تاوقتیکہ تاریخ اصلی یعنی یکم مئی ۱۸۶۴ء سے نوے برس نہولیوین یہ اقرارنامہ
از سر نو قائم ہوتا رہیگا اور بعد انقضاے اوس میعاد یعنی نوے برس کے راجہ کو اختیار ہوگا
کہ خواہ ایک اقرارنامہ جدید قائم کرین یا نہ —
مگر شرط یہ ہے کہ فریقین بلا عذر رسائی کسیطرح پر بہ نسبت منشاء اقرارنامہ کے اون شرح وطریقہ ادائی
کو مندرجہ ضمن دفعہ ۶ و ۱۳ اپنے کہ وقتاً فوقتاً تبدیل یا تغییر ہو اتفاق کرین —

دفعہ ۱۳ — بلحاظ اسکے کہ راجہ کو ایک آمدنی مناسب اوسکے جنگل سے ہوا کرے سرکار انگریزی
اتفاق بہ نسبت ادائی اوسکے کرتی ہے کہ مبلغ [illegible] ہزار روپیہ سالانہ راجہ کو دیا کرے گی اور اوس وقت
مین جبکہ سرکار موصوف اوسقدر قیمت کی لکڑی نکالے راجہ کو سرکار موصوف سے اسیقدر روپیہ
گویا زر لگانہ ملیگا اور درحالیکہ سرکار موصوف سال مین مبلغ عسہ ہزار سے زیادہ قیمت کی لکڑی کاٹ لیوے
تو اوس صورت مین سرکار انگریز اتفاق بہ نسبت دینے بشرح معینہ ومندرجہ ٹھیکہ ہذا کے وعدہ
کرتی ہے — فقط

تحریر ۱۰ ستمبر ۱۸۶۴ء

مطابق ۲۷ بھادون سمت ۱۹۲۱ مقام دلہوسی

بموجودگی دستخط کنندہ

دستخط سی وی جن کنس
اسسٹنٹ کمشنر قائم مقام سپرنٹنڈنٹ
علاقہ سرکار چمبا

دستخط راجہ بموجودگی ہمارے
دستخط ایڈورڈ پرنسپ کمشنر بندوبست
دستخط جارج میگڈ رومیجر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس

چونکہ ایک لفظ شرائط ٹھیکہ ہذا ودفعہ ۱۳ مین سہو سے زائد لکھی گئی اسلیے ہمنے اوسکو چھیلکر تبدیل
کردیا اور یہ بجواب ڈاکٹ میمو نمبری ۳۷۶۱ مرقومہ ۱۹ نومبر ۱۸۶۴ء صیغہ بارک ماسٹری مقام لاہور کے کیا ہے

دستخط سی وی جن کنس
اسسٹنٹ کمشنر قائم مقام
سپرنٹنڈنٹ چمبا

مقام چمبا ۲۸ نومبر ۱۸۶۴ء

سیندھیا کو پھر واپس دیا جاوے اور وعدہ ہذا کو لارڈ ایلجن صاحب نے سندھیا سے مکرر کیا چنانچہ ایفای وعدہ اس امر پر ہوا کہ فوج انگریزی مقام مرار یا اور کسی مقام معقول پر فروکش ہووے منحصر ہوا ۱۸۶۴ع میں اخیر کو یہ تصفیہ پایا کہ لشکر گاہ مرار کی قائم رہے پس ضرور ہوا کہ قلعہ گوالیار بقبضہ فوج انگریزی رہے اور راجہ سیندھیا نے بذریعہ نوشتہ نمبری ۱۹ اسکے بہ نسبت چھوڑ دینے توپخانہ وغیرہ قلعہ کے باین شرط اقرار کیا کہ اوسکے توپخانون مین ۲۱ توپین اور ایزاد کیجاوین اور قلعہ پر اوسکا جھنڈا رہے اور سلامی قلعہ کی توپون سے ہوا کرے اور نیز یہ کہ جسوقت سرکار انگریز اسکو اپنے قبضے سے واگذاشت کردیوے راجہ کی فوج اوسپر قبضہ کرلیوے اور چٹھی مہاراجہ سیندھیا مرقومہ ۲۹ مارچ اور چٹھیات گورنر جنرل مرقومہ ۱۲ اپریل و ۱۲ دسمبر ۱۸۶۴ع کہ جسکی روسے عہدنامہ قرارداد ۱۸۶۰ع کی دفعہ کم تبدیل کی گئی تھی گویا اوس عہد و پیمان کی دفعات خلاصہ قرار دیے گئے ہین -

نمبر ۱۱۹

ترجمہ خریطہ مرسلہ مہاراجہ سیندھیا جی سی ایس آئی بنام عالی القاب رایٹ آنریبل سر جان لارنس جی سی بی جی سی ایس آئی ویسرائے اور گورنر جنرل کشور ہند محررہ ۲۹ مارچ ۱۸۶۴ع بمضمون ذیل ہے

بعد سلام و نیاز آنکہ دوست آپ کا مطلع اس امر سے ہوا کہ درحالیکہ چھاونی مرار مین ہیڈکوارٹر یعنی صدر مقام فوج کا قائم رہے تو اوس صورت مین آپ چاہتے ہین کہ قلعہ گوالیار بقبضہ فوج انگریزی رہے باوجودیکہ لارڈ ہاے کیننگ و ایلجن گورنر جنرل ہاے سابق نے نیازمند کو لکھا تھا کہ قلعہ واپس ملجاویگا باوجود ان سب باتون کے مین بخوشی و رضامندی اپنے بیان کرتا ہون کہ مین قلعہ گوالیار کا تاوقتیکہ سرکار ہند مناسب سمجھے بقبضہ فوج سرکار انگریز کے رہنے مین باین شرط راضی ہون کہ قلعہ مین جھنڈا ہمارا رہے اور بموجب رسم معینہ کے قلعہ کی توپون سے ہماری سلامی ہو اور کاش کسیوقت کسی باعث سے فوج انگریزی قلعہ مذکور کو چھوڑ دیوے تو اوس صورت مین اسقدر فوج ہماری اوسمین رہے گی کہ جو اوسکی محافظت کے لیے کافی معلوم ہوا اور اس بارہ مین ہمنے میجر میڈ ایجنٹ گورنر جنرل اور میجر ہچن سن صاحب رزیڈنٹ سے واسطے بھیجنے چند درخواستین پاس حضور کے گزارش کیا ہے اور امید ہے کہ آپ کے ملاحظے سے گذرے نیازمند کو ہمیشہ آپ اپنا خیرخواہ سمجھیے اور گاہے اپنی خیر و عافیت سے مطلع کرتے رہیے -

دیا جس مین قرار پایا تھا اور آئندہ کو اوس دفعہ کی عبارت حسب مندرجہ ذیل ہوگی

دفعہ ۹ فوج جنگی تابعین کی جو بادشاہ کی ملازمت مین رہیگی تعداد بمندرجہ ذیل ہے

ہمراہ تین تجاوز نکریگی یعنی توپخانہ مین مع ـــ توپین اور اسمال گولہ اندازون کے

فوج پیادہ ـــ ہزار آدمی قواعد یافتہ رسالہ ـــ ہزار سوار

واضح رہے کہ ہمنے ہدایت بہ نسبت اس امر کی کیا ہے کہ میگزین اگرہ سے آپ کو دو یا تین توپچی

توپون سمیت کے ملی فقط

دستخط خیر خواہ

جی لارنس مقام کلکتہ

مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۸۶۴ع

خاتمہ من جانب مترجم صاحب

بعد تعریف و ثنای خالق و مالک مطلق کے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ بفضل اوسکے یہ ترجمہ کتاب

عہدنامجات واقرارنامجات جلد ہفتم

کا حسب محاورۂ روزمرہ کے بندہ پنڈت چندر سیکھر منیجر سابق مطبع اودہ گزٹ نے بموجب فرمایش

مخدومی و مکرمی نامی و نامور منشی نولکشور صاحب دام عنایتہ کے

بدرجۂ تکمیل پہونچایا فقط

تمام شد جلد ہفتم

عہدنامجات

داخلہ نمبر